جلد اوّل

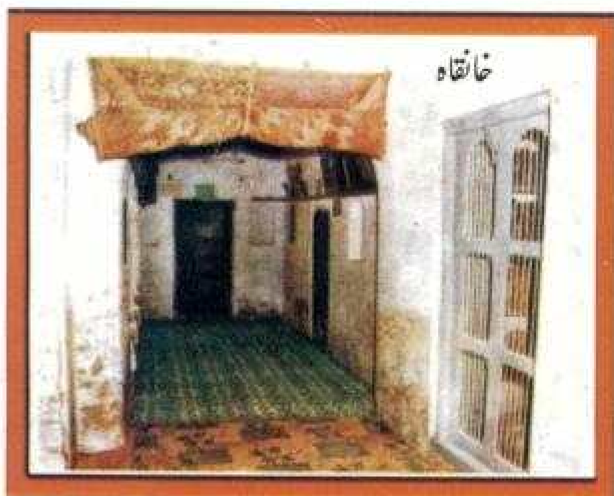
روحانی امراض کی اصلاح کے لئے
تیر بہدف ہزاروں الہامی اصلاحی نسخے

روحانی معالج

حکیم الامت مجدد الملت
حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

تلخیص ''تربیت السالک'' مع اضافہ جدیدہ
برصغیر کے عظیم روحانی مطب ''خانقاہ امدادیہ اشرفیہ''
تھانہ بھون کا فیضان عام... جہاں زندگی کے ہر شعبہ کے
ہزاروں افراد نے اپنی اصلاح کرائی اور بھٹکی ہوئی
انسانیت واصل بحق ہوئی روحانی امراض سے
متعلق سوالات کے الہامی جوابات

تبویب
اُستاد العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ
(بانی جامعہ خیر المدارس ملتان)



اضافہ جدیدہ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری رحمہ اللہ
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ
حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ
حضرت مولانا فقیر محمد صاحب رحمہ اللہ
عارف ربانی حضرت حاجی محمد شریف رحمہ اللہ
عارف باللہ حضرۃ ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمہ اللہ
جیسے اکابر خلفاء کرام کی خط وکتابت کا اضافہ

اِدارہ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

روحانی معالج

روحانی معالج

ملخص تربیت السالک

جلد اوّل

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

کی خدمت میں لکھے گئے روحانی بیماریوں کے متعلق

ہزاروں سوالات کے الہامی جوابات

تبویب
استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ
(بانی جامعہ خیر المدارس ملتان)

تلخیص
صوفی محمد اقبال قریشی مدظلہ
خلیفہ مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ
وحضرت اقدس الحاج محمد شریف صاحب رحمہ اللہ

اِدارۂ تالیفاتِ اَشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

روحانی معالج

تاریخ اشاعت............ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ

ناشر............ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت............سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ...چوک فوارہ...ملتان | مکتبہ رشیدیہ...... راجہ بازار...... راولپنڈی
ادارہ اسلامیات...... انارکلی...... لاہور | یونیورسٹی بک ایجنسی...خیبر بازار...... پشاور
مکتبہ سید احمد شہید......اردو بازار......لاہور | ادارۃ الانور ...... نیوٹاؤن......کراچی نمبر 5
مکتبہ رحمانیہ..... اردو بازار ...... لاہور | مکتبہ المنظور الاسلامیہ .جامعہ حسینیہ.. علی پور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K
(ISLAMIC BOOKS CENTERE
119-121- HALLIWELL ROAD
BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

حکیم الامت مجدد الملت تھانوی رحمہ اللہ کا مجددانہ کارنامہ...اصلاح بذریعہ خط و کتابت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم الی یوم الدین

اما بعد! اللہ تعالیٰ نے گزشتہ صدی میں حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ سے تجدید دین کا جو عظیم الشان کا کام لیا وہ کسی بھی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں۔ اسلامی علوم اور اصلاح ملت کیلئے ہر میدان اور ہر شعبہ میں تجدیدی کام کیے۔ چونکہ آپ منجانب اللہ مقام مجددیت پر فائز کیے گئے تھے اس لئے آپ کی تقریر، تحریر، تالیف، تدریس و تبلیغ اور مواعظ و ملفوظات میں جو برکت رکھی گئی وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ آج تقریباً پون صدی گزرنے کے باوجود آپ کی ہر تقریر و تحریر کا فیض چار سو پھیل رہا ہے اور پھیلتا رہے گا اور موافق و مخالف ہر چھوٹا بڑا کوئی بھی آپ کی تعلیمات سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔

آپ کے تجدیدی کارہائے نمایاں میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے طالبین حق کی اصلاح کیلئے خط و کتابت کا سلسلہ جاری فرمایا کہ جو شخص جس شعبہ زندگی میں ہے دنیا بھر میں جہاں ہیں بھی ہے وہیں رہتے ہوئے بذریعہ خط اپنے دینی سوالات، روحانی امراض، اشتغال و اعمال کے بارے میں لکھتا اور آپ کو منجانب اللہ جو جواب القاء ہوتا تحریر فرماتے۔ ان خطوط کا انداز یہ ہوتا کہ سائل نصف صفحہ پر سوال لکھتا اور بقیہ نصف صفحہ جواب کیلئے خالی چھوڑ دیا جاتا۔ اس طرح سوال اور جواب دونوں محفوظ رہتے اور حضرت اپنی نگرانی میں اُن کی نقل اپنے پاس محفوظ کرا لیتے۔ آپ کے ہاتھوں میں یہ کتاب اُنہی محفوظ اور منتخب خطوط کا مجموعہ ہے۔

اس مجددانہ کارنامے کو مختصر الفاظ میں ''اصلاح بذریعہ خط'' کا نام دیا جا سکتا ہے جس سے اکابر خلفاء اور علماء نے ہی استفادہ نہیں کیا بلکہ گرد و نواح کے ہزاروں حضرات نے آپ سے مکاتبت کی اور اپنی جگہ رہتے ہوئے علوم اشرفیہ سے مستفید ہوئے۔

آپ کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ خطوط کے جواب میں آپ سائل کی حالت اور اس کی

ضرورت کا پورا پورا خیال فرماتے کسی کے مختصر سوال کے جواب میں بضرورت منجانب اللہ اس قدر طوالت فرمائی کہ جواب مستقل رسالہ بن گیا۔ بعض دفعہ سوال مفصل ہے تو جواب حسب ضرورت مختصر۔ یہ آپ کے کمال اخلاص کی علامت ہے۔ آج کی مصروف زندگی میں جبکہ دور دراز کا سفر کرنا اور شیخ کی خدمت میں رہ کر اپنا تزکیہ کرانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ ان حالات میں بذریعہ خط اپنی اصلاح کرالینا کس قدر عظیم نعمت ہے یہ ہر شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

تربیت السالک کے مطالعہ کا طریقہ

سالکان طریقت کیلئے لکھے گئے آپ کے الہامی جوابات روحانی امراض کیلئے کس قدر نسخہ شفا ہیں اور ان کی کیا قدر و منزلت سمجھ میں آ سکتی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمہ اللہ نے اپنے خلیفہ حضرت شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد صاحب رحمہ اللہ سے فرمایا کہ تربیت السالک کا مطالعہ اس طرح کرو کہ سائل کا سوال بغور پڑھا جائے پھر حکیم الامت رحمہ اللہ کا تحریر فرمودہ جواب پڑھنے سے پہلے خود سوچا جائے کہ اس کا جواب کیا ہو سکتا ہے۔ دو تین مرتبہ سوچا جائے پھر حضرت کا لکھا ہوا جواب پڑھا جائے تو حضرت کے مقام و مرتبہ کا اندازہ ہوتا ہے۔

خطوط کے جواب میں یہ پہلو بھی نمایاں نظر آتا ہے کہ آپ کا معاملہ ہر شخص کے حال و مزاج کے موافق ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے حلقہ ارادت میں زندگی کے تمام شعبوں سے منسلک حضرات کی ایک جماعت تھی جنہوں نے اپنی اصلاح کے بعد اپنے اپنے شعبہ میں رہتے ہوئے خدمت خلق و اصلاح خلق کے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ اکابر علماء، ہمعصر مشائخ، تاجر، ڈاکٹر، وکیل، دانشور، تاریخ دان، صحافی، ادیب، امیر، غریب، نواب و رئیس غرض ہر شخص نے اپنے اپنے ظرف کے مطابق آپ سے استفادہ کیا۔ بچے بڑے خواتین و حضرات ہر ایک کے ساتھ آپ کا منفرد اندازِ تربیت تھا۔

نمونہ کے طور پر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے صاحبزادے مولانا محمد زکی کیفی رحمہ اللہ کا بچپن میں زندگی کا پہلا خط جو حکیم الامت رحمہ اللہ کی خدمت میں لکھا اس کا جواب نقل کیا جاتا ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ لکھتے ہیں۔

بھائی جان نے جب بچپن میں لکھنا سیکھا تو حضرت والد صاحب رحمہ اللہ نے ان سے سب سے پہلا خط حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے نام لکھوایا۔ اس خط کا جو جواب حضرتؒ نے مرحمت فرمایا وہ ایک مستقل سبق بھی ہے اور بھائی کیلئے ایک عظیم سرمایہ سعادت

بھی۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ "برخوردار سلمہ السلام علیکم مع الدعا' تمہارے حروف دیکھ کر دل خوش ہوا۔ تمہاری علمی وعملی ترقی کی دعا کرتا ہوں۔ خط ذرا اور صاف کرلو اس سے مکتوب الیہ کو بھی سہولت وراحت ہوتی ہے اس نیت سے ثواب بھی ملتا ہے۔ دیکھو! میں تم کو بچپن سے صوفی بنا رہا ہوں' دردسر کا یہ تعویذ سر میں باندھ لو سب گھر والوں کو سلام ودعا۔ اشرف علی۔

عام لوگ سوچیں گے کہ خط صاف کرنے کا تصوف سے کیا واسطہ؟ لیکن یہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصیت تھی کہ انہوں نے شریعت وطریقت کے اہم ترین تقاضوں یعنی آداب معاشرت' اخلاق اور صفائی معاملات کی طرف اپنے متعلقین کو اس وقت بطور خاص متوجہ فرمایا جب دین کے ان شعبوں کو دین سے خارج سمجھ لیا گیا تھا اور اد وظائف یا نوافل میں سستی پر حضرتؒ نے کبھی عتاب نہیں فرمایا' لیکن اگر کوئی شخص آداب معاشرت یا معاملات وغیرہ میں کوتاہی کرتا یا ایسا کام کرتا جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے تو اس پر سخت گرفت فرماتے تھے۔

حضرت کی شان جامعیت کو واضح کرنے کیلئے ذیل میں ایک خط اور اس کا جواب ملاحظہ فرمایئے جسے حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ نے اپنی مجالس میں ذکر فرمایا ہے۔ ایک مرتبہ مولانا عبدالماجد صاحب اور مولانا عبدالباری صاحب ندوی کا خط پہنچا اس وقت مولانا عبدالباری صاحب حیدرآباد جامعہ عثمانیہ میں پروفیسر تھے۔ دو ڈھائی مہینہ کی چھٹی ہوئی تو انہوں نے حضرت کو لکھا کہ حضرت چھٹی ہو رہی ہے اور جی یہ چاہتا ہے کہ یہ وقت ہم وہیں گزاریں تو آیا دیوبند میں رہ کر یہ وقت گزاریں یا تھانہ بھون میں جو آپ کا مشورہ ہو حضرت نے بڑا عجیب اصولی جواب دیا فرمایا کہ اگر جامعیت مقصود ہے تو دیوبند چلے جاؤ اور اگر جمعیت مقصود ہو تو تھانہ بھون چلے آؤ مولانا ندوی نے لکھا کہ مجھے جمعیت مقصود ہے اس لئے تھانہ بھون ہی حاضر ہوں گا چنانچہ یہی کیا۔

ایک اور خط کا جواب سنئے اور سر دھنئے

ایک بزرگ سے سنا کہ ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں لکھا کہ پہلے میرا تعلق آپ کے شیخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ سے تھا لیکن جتنا نفع مجھے آپ سے ہو رہا ہے وہ مجھے اُن سے نہیں ہوا۔ حضرت فرماتے ہیں کہ میں حیرت میں رہ گیا کہ اس کا کیا جواب لکھوں اس لئے کہ اگر میں اس کی نفی کرتا ہوں تو یہ خلاف واقع ہے کہ اس جو محسوس کیا وہی لکھا اور اگر اس کی تصدیق کی جائے تو اس سے اپنے شیخ کی تنقیص لازم آتی ہے۔ اب کیا جواب لکھا جائے آپ خود بھی سوچئے۔ حضرت فرماتے ہیں کہ جب میں نے قلم اٹھایا تو اللہ تعالیٰ

نے دل میں یہ بات ڈالی اور میں نے لکھا کہ ”چھوٹوں کو چھوٹوں سے ہی نفع ہوتا ہے“۔
یعنی یہ تمہارا مقام ہی نہیں تھا کہ تمہیں حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ سے فائدہ ہوتا“
تیرا سادہ سا فقرہ مصرہ منشور ہوتا تھا

بعض مرتبہ آپ اپنے لکھے ہوئے جوابات کو سن کر فرماتے کیا یہ جواب واقعی میرا لکھا ہوا ہے؟ پھر فرماتے اب اگر میں چاہوں تو ایسا نہیں لکھ سکتا یہ اللہ کا فضل ہے کہ وہ جس سے چاہیں کام لے لیں۔

ایک صاحب تھانہ بھون اسٹیشن پر اترے تو ایک سکھ اسٹیشن ماسٹر نے پوچھا کہ کہاں جانا ہے؟
ان صاحب نے بتایا کہ حضرت کی خدمت میں جا رہا ہوں۔
سکھ نے کہا کہ حضرت کو میرا بھی سلام دیجئے گا۔
ان صاحب نے آکر حضرت کو سلام پہنچایا تو تو آپ نے جواب میں
”اللہ تعالیٰ سکھ کو سکھ عطا فرمائیں پھر فرمایا کہ اصل سکھ تو اسلام میں ہے“

اسی طرح آپ کے مکتوبات کی برکات ہیں کہ آپ کی قلم سے نکلا ہوا مختصر جملہ بھی دل کی دنیا بدلنے اور اصلاح کیلئے نسخہ کیمیا ثابت ہوا۔

حضرت کے ہاں منظم نظام الاوقات تھا اور تمام خطوط کے جوابات روز کے روز تحریر فرما کر سپرد ڈاک کر دیئے جاتے اور سفر و حضر کی ہر حالت میں فوری جواب لکھنے کا معمول تھا تا کہ سائل کو زحمت انتظار نہ ہو۔

میرے شیخ حضرت حاجی محمد شریف صاحب رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ بعض دفعہ آپ خطوط کا جواب بعد عشاء لالٹین کی روشنی میں لکھنے بیٹھتے اور اذان فجر ہو جاتی۔ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت کی خدمت میں خط لکھتے اور ہمیں اندازہ ہوتا کہ فلاں دن خط پہنچے گا پھر وہاں سے روانہ ہوگا اور فلاں دن ہمیں موصول ہوگا تو ہمارے اندازے کے مطابق ٹھیک وقت پر جواب مل جاتا۔

حضرت کو بعض اوقات جواب کے بارے میں انشراح نہ ہوتا تو بلا تکلف تحریر فرما دیتے کہ اس کو دوبارہ لکھا جائے۔ فی الحال جواب کے بارے میں انشراح نہیں ہو رہا۔
ایک خاتون جن کا آپ سے اصلاحی تعلق بھی تھا انہوں نے ایک مرتبہ خط میں لکھا کہ حضرت مجھے آپ سے محبت ہے حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا کہ عورت کیلئے اس طرح لکھنا مناسب نہیں بلکہ یہ لکھا جائے کہ مجھے آپ سے عقیدت ہے۔ اس طرح آپ جہاں

الفاظ کی تعلیم دیتے تھے وہاں آپ کا کمال احتیاط بھی ظاہر ہے۔

ایک مرتبہ آپ خطوط کے جواب لکھنے بیٹھے لیکن کوئی جواب ذہن میں نہ آتا تھا فرماتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ سوچنے پر ذہن میں آیا کہ اہل خانہ جو کہیں گئے ہوئے تھے اور مجھ سے گھر کی مرغیوں کو کھولنے کا کہہ گئے تھے جو میں بھول گیا تھا بس میں نے گھر جا کر مرغیوں کو کھولا پھر آ کر جواب لکھنا شروع کیا تو طبیعت میں انبساط پیدا ہو گیا۔ اس سے آپ اندازہ فرمائیں کہ حضرت کے تمام امور کیسی میں خدائی نصرت کارفرما تھی۔

آپ کے تحریر فرمودہ خطوط کے جوابات دین و دنیا کی اصلاح و فلاح کیلئے کس قدر مفید اور تیر بہدف ہیں اس بارے میں رمزی اٹاوی اپنے اشعار میں یوں عکاسی کرتے ہیں۔

تری حاضر جوابی سے ہر ایک مسرور ہوتا تھا ۔۔۔ ترا سادہ سا فقرہ مصرعہ منشور ہوتا تھا
تو شاگرد رشید ایسا کہ استاذ زماں نکلا ۔۔۔ زمین ہند کا ذرہ چراغ آسمان نکلا
ترے حکمت بھرے نسخوں سے بوئی علم آتی ہے ۔۔۔ فضا کے روح میں جو نور بنکر پھیل جاتی ہے
مطالب جن کے قاری کو غذائے فکر دیتے ہیں ۔۔۔ تغافل کیش روحوں کو پیغام فکر دیتے ہیں
یہ خدام شریعت ہیں جو مانند پیغمبر ہیں ۔۔۔ وہ دریا کیسا ہو گا جس کے یہ قطرے سمندر ہیں
کہیں مدت میں ساقی بھیجتا ہے ایسا مستانہ ۔۔۔ بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستور میخانہ

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے تحریر فرمودہ روحانی امراض سے متعلق سوالات کے لکھے ہوئے جوابات جو کہ "تربیت السالک" کے نام سے ضخیم دو جلدوں میں موجود ہے اور الحمدللہ عرصہ دراز سے اکابر مشائخ اور ظاہر و باطن کی اصلاح کیلئے نسخہ اکسیر ہے۔

اس عظیم کتاب کا تعارف حضرت کے خلیفہ مولانا عبدالحیٔ صاحب رحمہ اللہ (پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن) کی قلم سے سنئے۔

"یہ ایک عجیب و غریب کتاب ہے جو علاوہ نادر اور عدیم النظیر ہونے کے مفید و دلچسپ بھی اسی قدر ہے کہ جس کو اس فن سے قدرے مناسبت ہو تو وہ بغیر تمام کئے نہیں رہ سکتا اس کی ضرورت و احتیاج مبتدی سے لے کر شیخ الشیوخ تک کو ہے جو اس سے بے نیاز نہیں۔ یہ کتاب اصل میں روحانی مشکلات و امراض کا مطب ہے چنانچہ سالکین کے سوالات کے جواب میں جو حضرت مجدد الملت حکیم الامت

مولانا تھانویؒ نے تحریر فرمایا یہ اسی کا مجموعہ ہے جس میں ان سینکڑوں غلطیوں کا جو اس فن میں مدت دراز سے پیدا ہوگئی تھیں قلع قمع کیا گیا ہے۔ شاعرانہ مبالغہ نہیں وہم پرستی نہیں بلکہ مشاہدہ و تجربہ ہے کہ اگر اس کتاب کا روزانہ ورد رکھا جائے تو ان شاء اللہ ایک دن یار آید بکنار منزل مقصود پر فائز ہوگا''۔

مولانا موصوف نے تربیت السالک کی پہلی مرتبہ تلخیص بھی کی جس پر حکیم الامت رحمہ اللہ کے تقریظی کلمات ہیں اور حضرت ہی کا تجویز فرمودہ نام ''آئینہ تربیت'' ہے جو کہ ''تربیت السالک'' کے اُس دور میں شائع شدہ سات حصوں کا خلاصہ ہے جسے ادارہ نے اپنے سلسلہ ''ملفوظات حکیم الامت'' کی جلد ۲۵ کے آخر میں شامل کیا ہوا ہے۔

عصر حاضر کے جدید ذوق اور مصروفیت کے اس دور کی وجہ سے دل میں تقاضا پیدا ہوا کہ ''تربیت السالک'' کی تلخیص کردی جائے اور خلفاء اکابر کے نایاب خطوط بھی شامل کردیئے جائیں۔ بندہ نے اپنے اس خیال کو حضرت صوفی محمد اقبال قریشی صاحب مدظلہ (جو کہ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کی تعلیمات پر گہری نظر رکھتے ہیں اور علوم اشرفیہ کی ترتیب وتالیف کا خاص ذوق رکھتے ہیں) کے سامنے پیش کیا۔ ماشاء اللہ حضرت صوفی صاحب مدظلہ مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کے خلیفہ ہیں اور حضرت حاجی محمد شریف صاحب رحمہ اللہ سے بھی مجاز ہیں۔ اس لئے اس علمی و اصلاحی کام کیلئے حضرت ہی کو فرمائش کی۔ آپ نے اپنی علالت وعدیم الفرصتی کے باوجود کمال اخلاص اور حسن وخوبی کے ساتھ تھوڑے عرصہ میں اس عظیم کام کو پایہ تکمیل تک پہنچادیا۔ فجزاهم الله خير الجزاء

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے مسترشد خاص حضرت اقدس نواب عشرت علی خان قیصر مدظلہ العالی کی دعاؤں اور توجہات سے یہ کتاب شائع ہوئی۔

اللہ پاک ہماری اس جدید کاوش کو شرف قبولیت سے نوازیں اور ان الہامی وروحانی نسخوں کو مرتب، ناشر اور جملہ قارئین کی صلاح وفلاح کا ذریعہ بنائیں۔ آمین۔

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعين

والسلام محمد اسحٰق غفرلہٗ (رجب المرجب ۱۴۲۹ھ بمطابق جولائی 2008ء)

تمہید

تبویب تربیت السالک وتنجیۃ الہالک

منصب مشیخت ایک بہت بڑا منصب ہے کیونکہ دعوۃ الی اللہ منصب نبوۃ ہے اور منصب مشیخت اس کی نیابت ہے۔ لہٰذا اس کے اعظمیت میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

اس منصب کے لوازم میں سے دو امر ایسے ہیں جن پر مدار ہے صاحب منصب کے محق اور مدعی کے امتیاز کا اول یہ کہ طالبین کی استعداد اور خصوصیات مزاج کے پہچاننے میں مہارت تامہ رکھتا ہو۔ دوسرے شان ارشاد و تربیت اس میں علی وجہ الکمال ہو۔ مشائخ کی عظمت شان ان کی شان ارشاد و تربیت ہی سے معلوم کی جاتی ہے اور ان کے شہرت کی بناء عندالخواص یہی شان وارشاد و تربیت ہوتی ہے جو شیخ اپنے زمانہ اس شان ارشاد میں سب مشائخ موجودین پر فوقیت رکھتا ہے۔ اس کو قطب الارشاد کہا جاتا ہے جیسے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ اور حضرت غوث پاک قدس اللہ سرہ وغیرہ وغیرہ یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ ان حضرات اکابر کا طرز تربیت کیا تھا اور کیا اب بھی مشائخ کا وہی طرز ہے یا اس میں تغیر و تبدل ہو گیا ہے امر اول کے متعلق یہ عرض ہے کہ ان اکابر کا مقصود اصلاح نفس اور مامورات شرعیہ کا اخلاص کے ساتھ بجالانا اور منہیات سے احتراز کرنا تھا اور شیخ و مرید میں مریض و طبیب کا سا تعلق تھا اور اصلاح ایک مستقل فن تھا۔ جیسا کہ تدبیر الاطباء کے لفظ سے مفہوم ہوتا ہے اور دعویٰ مشیخت کا صدق اسی وقت مسلم ہوتا تھا کہ شیخ عبادات کے علل و امراض اور ان کے طرق معالجات سے بخوبی ماہر و واقف ہو اور مرید کو ان امور کی تعلیم اور ان پر کاربند کرتا ہو اور بوقت ضرورت سیاست سے بھی کام لیتا ہو اور مرید کو ان امور میں مطلق العنان نہ چھوڑتا ہو۔ آہستہ آہستہ ایسا انقلاب ہوا کہ قریب قریب یہ فن مردہ ہو گیا۔ عوام تو کیا خواص بلکہ اخص الخواص جو کہ مسند ارشاد پر متمکن ہوتے ہیں ان میں بھی اکثر اس فن کی حقیقت سے ناواقف ہو گئے۔ جب طبیب ہی بیمار ہو یا اصول کے موافق علاج نہ کرے تو پھر بیماروں کے اچھے ہونے کی کیا صورت، کیونکہ رائے العلیل علیل (حقیۃ ادھکما) بس مشائخ محققین کے یہاں بھی ارشاد و تربیت کا انحصار صرف تعلیم اذکار و اشغال میں ہو گیا۔ مشائخ نے اپنا فرض منصبی اسی تعلیم کو سمجھا اور طالبین نے ان کی پابندی کو اور ان پر کیفیات و احوال کے طریان کو وصول الی اللہ سمجھا اگرچہ باطن رزائل کبر و حسد وریا وغیرہ اخلاق مذمومہ سے ملوث ہو۔ حالانکہ کیفیات کا حصول دلیل

مقبولیت عند اللہ کی نہیں کیونکہ خاص تدبیرات سے یہ فاسقوں بلکہ کافروں کو بھی حاصل ہوجاتی ہے۔ عادۃ اللہ ہمیشہ سے جاری ہے۔ کہ طریق مردہ کے احیاء کیلئے ہمیشہ انبیاء وعلماء ومجددین کو قائم فرماتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عادۃ مستمرہ کے موافق اس زمانہ میں بھی علماء ومشائخ کو قائم فرمایا۔ منجملہ ان کے حضرت مجدد الملت محی السنۃ قاطع البدعت سیدی ومولائی شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ العالی بلاشبہ اس صدی کے مجدد اور غزالی وقت حکیم الامت ہیں۔ آپ کی شان تربیت وارشاد مشائخ متقدمین جیسی ہے۔ تصوف کی مبہم اور مجمل حقیقت قرنوں کے بعد ایسی صاف اور منقح ومفصل کردی ہے کہ اس کی حقیقت سمجھنے میں کسی قسم کا خفا باقی نہیں رہا ہے۔ میں بآواز دہل کہتا ہوں کہ جس کا جی چاہے آپ کی کتابوں اور ملفوظات سے اس کا فیصلہ کرلے۔ عیاں راچہ بیاں۔ یوں یہ مضامین آپ کی قریب قریب سب کتابوں میں ملتے ہیں مگر اس موضوع میں تربیت السالک خصوصیت کے ساتھ بے نظیر کتاب ہے۔ جو چھپ کر متفرق رسالوں میں وقتاً فوقتاً مدت طویلہ سے شائع ہورہی ہے جس میں فن اصلاح وتربیت کا بیش بہا خزانہ ہے۔ آج تک فن تربیت میں کوئی کتاب ایسی مدون ومرتب نہیں ہوئی جس میں اصول وفروع تربیت مدون ہوں۔ ہر قسم کے حالات جو سالکین کو پیش آتے ہیں اور ان کے متعلق تحقیقات جو حضرت مدظلہ نے بیان فرمائی ہیں۔ اسی طرح اعمال وحالات کے متعلق سوالات اور ان کے جوابات کا کافی ذخیرہ ہے کہ فہیم آدمی کو اس کے مطالعہ سے کافی مناسبت اس فن سے ہوسکتی ہے اور فن کی حقیقت خوب منقح ہوسکتی ہے اور مزید یہ کہ ہر قسم کے مسائل وتحقیقات ہیں جو کم وبیش ہر شخص کے حالات پر منطبق ہوجاتے ہیں جس سے اپنے حال کے اچھے یا برے ہونے کی کافی اطلاع ہوجاتی ہے۔ میرے خیال میں اس کا ہر مسلمان کے پاس رہنا نہایت ضروری ہے مگر چونکہ اس کے مضامین ایک دوسرے کے ساتھ مخلوط تھے جس کی وجہ سے ایک قسم کی تحقیقات مجتمعانہ مل سکتی تھیں اور مجتمع کا نفع ہونا منتشر سے ظاہر ہے۔

اس لئے مولانا مولوی عبد المجید صاحب سلمہ کے استدعا پر مولانا مولوی خیر محمد صاحب سلمہ جالندھر نے اس کی نہایت لطیف تبویب فرمادی ہے۔ کل مضامین دس ابواب پر منقسم ہوگئے ہیں۔ اب اور بھی اس کے مضامین کے سمجھنے میں سہولت ہوگئی اور بہت عمدہ مجموعہ ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ دونوں مولانا صاحبان کی سعی مقبول فرمائے اور سب مسلمانوں کو اس سے منتفع فرمائے اور حضرت مدظلہم العالی کے فیوض وبرکات کو مدت مدید تک بایں خیر وخوبی جاری رکھے۔ آمین۔

عرض مرتب

تربیت السالک حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ کی وہ مجددانہ' مقبول عوام وخواص تصنیف ہے جس کے مطالعہ کی ترغیب حضرت حکیم الامت" خود کتاب کی طباعت سے پہلے دیتے تھے چنانچہ ایک مسترشد خاص کو تحریر فرماتے ہیں۔
تربیت السالک کے بعض حصص الامداد میں چھپے ہیں اور بعض قلمی ہیں سب دیکھ لیجئے۔ (تربیت السالک) اسی طرح ایک مرتبہ فرمایا راہ ولایت معلوم کرنے کیلئے تربیت السالک ہے۔(خاتمۃ السوانح)

تبویب تربیت السالک دو ضخیم جلدوں میں 2360 صفحات میں شائع ہوئی ہے۔
حق سبحانہ وتعالیٰ نے اخی فی اللہ برادر محترم حضرت الحاج مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب ملتانی مدظلہ کے دل میں یہ بات القاء کی کہ دور حاضر میں ان ضخیم جلدوں کا مطالعہ عدیم الفرصت طالبین وسالکین سے مشکل ہے ان علوم ومعارف وحکم کو ایک جلد میں سمانے کی کوشش کی جائے۔ سوالات مختصر کیے جائیں۔ اسی طرح جوابات میں ذاتی معاملات (ادعیہ وغیرہ) کو حذف کیا جائے۔ مکررات درج نہ کئے جائیں وغیرہ اس طرح ان میں اختصار ہوجائے گا یہ کہہ کر انہوں نے دونوں جلدیں میرے پاس بھجوادیں۔ کئی روز دعائیں کرتا رہا اور مطالعہ کرتا رہا۔ اس کے بعد شرح صدر ہوا تو از حد نافع محسوس ہوا جو کچھ ہوسکا پیش خدمت ہے حق سبحانہ وتعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائیں اور ناشر و ناکارہ کیلئے ذریعہ نجات بنائیں۔

دعاؤں کا از حد محتاج

بندہ محمد اقبال قریشی غفرلہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی مبارک قلم سے ایک تعزیت نامہ

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خطبہ

تربيت السالك وتنجية الهالك

(از حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ)

بعد الحمد و الصلوٰة فقد قال الله تعالیٰ ولكن كونوا ربانين الآيه وهو الذى يرى الناس بصغار العلوم قبل كبارها كما قال ابن عباس رضى الله عنه۔

یہ آیت بنا بر تفسیر مذکور تربیت دینیہ کو بلحاظ استعداد مامور بہ بتلا رہی ہے۔ جس کے مختلف و متعدد شعبوں میں ایک خاص قسم تربیت کی علماً و عملاً قریب قریب مفقود ہو رہی ہے۔ اور وہ تربیت باطن کی ہے۔ باعتبار مقامات و احوال و افعال و آثار و ارادت و خطرات کے اور تجربہ ہے کہ بدون اس تربیت خاص کے اصلاح باطن کی نہیں ہوتی اور جس کو بدون اس کے اصلاح سمجھا جاتا ہے وہ خود حالت غیر مقصود ہے اور اس غلطی میں بکثرت مستفیدین و مفیدین مبتلا ہیں۔ الحمد للہ والمنۃ کہ شیخین جلیلین حضرت مولانا و مرشدنا الحافظ الحاج الشاہ محمد امداد اللہ صاحب تھانوی ثم المکی۔ اور ان کے خلیفہ اعظم حضرت مولانا و ہادینا الحافظ الحاج رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہما کی خدمات بابرکات کی حاضری و کثرت لزوم کی بدولت اس تربیت کے اصول صحیحہ جو گوش و ہوش تک پہنچے وہ اپنے لئے بھی اور دوسرے طالبین کیلئے بھی غلطیوں سے نکالنے والے اور تشویش و کلفت سے بچانے والے اور امر حق تک پہنچانے والے اور شفا و جمعیت کے بخشنے والے ثابت ہوئے اس لئے اپنا بھی دل چاہا اور بعض اکارم احباب نے بھی تحریک فرمائی کہ اس قسم کے جو خطوط آیا کریں اور ان کے جواب جایا کریں اگر وہ نقل کر لئے جایا کریں اور جب کچھ معتدبہ حصہ ہو جایا کرے وقتاً فوقتاً شائع کر دیئے جایا کریں۔ تو مبتلی بہ کیلئے ایک نہایت بکار آمد دستور العمل تیار ہو جائے۔

چنانچہ شوال ۱۳۲۹ھ سے اس کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعائے اتمام کرتا ہوں اور اس کا نام تربیت السالک رکھتا ہوں اور ان مضامین میں بعضے سوال و جواب کی شکل میں ہیں اس کی علامت س اور ج ہے اور بعضے جو اپنے حال کی اطلاع دیتے ہیں اور اس پر رائے ظاہر کی جاتی ہے۔ اس کو بلفظ حال و تحقیق لکھا گیا ہے اور گو یہ مضامین دقیق اور لذیذ نہیں ہیں مگر نسخہ طبیہ میں نہ غموض ہوتا ہے اور نہ کسی کو اس پر وجد ہوتا ہے۔ ایسے مضامین غامضہ علمیہ کی امداد الفتاویٰ میں نقل ہونے کا التزام کیا گیا ہے اور امداد الفتاویٰ میں جو مضامین اس رسالہ کے رنگ کی نقل کر دی گئی ہیں۔ اس رسالہ میں ان کے لے لینے کا بھی ارادہ ہے اور ایک خط کے مضامین کو دوسرے خط کے مضامین سے متمیز کرنے کیلئے درمیان میں ایک فاصل بنا دیا گیا تا کہ ہر خط کے اجزاء کا تناسق سہولت سے سمجھ میں آسکے۔ کتبہ: اشرف علی عفی عنہ

اُصول خط و کتابت

ذیل میں حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ رحمہ اللہ کے خلیفہ خاص حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمہ اللہ کی تالیف ''اشرف السوانح'' سے ماخوذ حضرت کے خط و کتابت کے سلسلہ میں اصول و مذاق بتایا گیا ہے۔

ایک خط میں ایک ہی سوال

حضرت والا مختلف النوع مضامین کا ایک خط میں اجتماع گوارا نہیں فرماتے مثلاً اگر مسائل فقہیہ اور احوال و مسائل سلوک ایک ہی خط میں پوچھے جاتے ہیں تو چونکہ مسائل فقہیہ زیادہ اہم ہیں اور ان کے جواب میں تعجیل ضروری ہے اس لیے صرف ان کا جواب مرحمت فرما دیتے ہیں بشرطیکہ مراجعت کتب کی ضرورت نہ ہو جس کی ضرورت حضرت والا کو اکثر فرصت نہیں ملتی اور احوال و مسائل سلوک کے متعلق تحریر فرما دیتے ہیں کہ جدا خط میں پوچھے جائیں اور بعض اوقات زجر (تنبیہ) کے لیے بالکل جواب نہیں دیا جاتا۔

سلیقہ مندی سے سوال پوچھے جائیں

اسی سلسلہ میں یہ بھی فرمایا کرتے ہیں کہ لوگ بڑے بڑے رسالے بھیج دیتے ہیں کہ ان کا جواب لکھو یہ میں لکھ دیتا ہوں کہ میرے پاس اتنا وقت تو کہاں ہے کہ سب کا یکجائی جواب لکھوں۔ ہاں آپ یہ کریں کہ پہلے ایسے مقامات منتخب کرلیں جو آپ کے نزدیک محتاج جواب ہوں پھر ان مقامات میں سے ایک خط میں صرف ایک مقام میرے پاس بھیج دیا کریں جب اس کا جواب پہنچ جائے اور وہ طے ہو جائے خواہ ایک ہی خط میں یا متعدد خطوط میں تو پھر اسی طرح دوسرا مقام بھیج کر اس کا جواب حاصل کرلیں۔ اسی طرح برابر مجھ سے خدمت لیتے رہیں اور جب سب مقامات کا جواب ہو جائے اس کو جمع کر کے شائع کردیں۔ اھ

یہ فرما کر فرمایا کرتے ہیں کہ مجھے خدمت سے انکار نہیں بشرطیکہ طریقہ سے خدمت لی

جائے اور صرف وہی کام مجھ سے لیا جائے جو میرے کرنے کا ہو اور جو خود کر سکیں اس کو خود کیا جائے۔ سارا بوجھ مجھی پر نہ ڈال دیا جائے۔ اس طرح تو اگر کوئی عمر بھر بھی مجھ سے خدمت لیتا رہے تو میں نہایت خوشی کے ساتھ حاضر ہوں کیونکہ میرا تو کام یہی ہے کہ میں اپنے بھائی مسلمانوں کی خدمت کروں جتنی بھی ہو سکے اور جیسی بھی ہو سکے۔

تصنع و تکلف سے پرہیز

حضرت والا خط و کتابت میں عبارت کے تکلف اور تصنع کو بہت ناپسند فرماتے ہیں کیونکہ اس میں تلبیس کی زیادہ گنجائش ہوتی ہے اور کاتب کے مافی الضمیر کا صحیح اندازہ نہیں ہوسکتا۔ بالخصوص طالبین طریق باطن کو تو بہت اہتمام کے ساتھ اس سے روکتے ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی محض اظہار لیاقت کے لیے بلا ضرورت عربی میں خط لکھتا ہے تو بجائے عربی میں جواب لکھنے کے اردو میں یہ تحریر فرما دیتے ہیں کہ میں تو بے تکلف عربی عبارت لکھنے پر قادر نہیں اور آپ ماشاء اللہ قادر ہیں تو آپ مجھ سے اکمل ہوئے لہٰذا اکمل کو ناقص سے رجوع نہیں کرنا چاہیے آپ کسی کامل سے رجوع کیجئے۔

بلا تاخیر جوابات کی روانگی

حضرت والا کو خطوط کے بلا تاخیر جواب دینے کا اسقدر اہتمام ہے کہ شاید و باید۔ یہاں تک کہ خطوط لکھنے والے پہلے سے حساب لگا لیتے ہیں کہ فلاں دن جواب آئے گا۔ اور اگر ڈاک خانہ کی غلطی سے (اور اکثر یہی سبب ہوتا ہے) یا اور کسی خاص وجہ سے اس روز جواب نہیں پہنچتا تو متردد ہو جاتے ہیں چنانچہ بعض نے یہ خیال کر کے کہیں تاخیر کا سبب نصیب اعداء علالت طبع نہ ہو ہر وقت خط نہ پہنچنے پر فوراً دریافت خیریت کا عریضہ لکھا۔

اکثر دیکھا گیا کہ پچاس پچاس خطوط روزانہ آئے جن میں اکثر طویل ہوتے ہیں۔ مگر سب کے جواب سے ہمروزہ فارغ ہوتے رہے خواہ عصر سے مغرب تک اور مغرب سے عشاء بلکہ عشاء کے بعد تک برابر مشغول رہنا پڑا۔ اور جس زمانہ میں سفر فرمایا کرتے تھے تو کئی کئی دن کی ڈاک یکجائی پہنچتی تھی اس حالت میں خود احقر نے بارہا دیکھا کہ جب تک اکثر خطوط کا جواب لکھ کر کام کو اپنے

قابو میں نہیں کر لیا راتوں کو سوئے نہیں بلکہ ایسا بھی ہوا کہ وعظ سے آدھی رات کو فارغ ہو کر تشریف لائے اور واپسی پر ڈاک کو لے بیٹھے اور دردِ سر کی حالت میں بھی سر کو بار بار ہاتھ سے دباتے جاتے اور جواب لکھتے جاتے۔ جب کوئی عرض کرتا کہ حضرت اس وقت آرام فرمالیں اور خطوط کے جوابات صبح تحریر فرما دیجئے گا تو فرماتے ہیں کہ میری طبیعت پر کام کا تقاضا اتنا ہوتا ہے کہ اگر میں کام پڑے رہنے کی حالت میں سونا بھی چاہوں تو نیند نہیں آسکتی پھر کام ہی کیوں نہ کروں۔اھ

انضباطِ اوقات

حضرت والا کے انضباط اوقات اور روز کا روز کام ختم کر دینے پر بڑے بڑے اہل محکمہ اور اہل ضابطہ حیران ہو ہو گئے ہیں اور ان کو ماننا پڑا ہے کہ بلا اعانت خداوندی اور قوت روحانی کے کوئی شخص اتنا اور اس شان کا دماغی کام شب و روز کر نہیں سکتا اور ایک دو روز کی بات نہیں بلکہ حضرت والا کی تو ساری عمر اسی حالت میں گزری ہے اور اس ضعف پیری میں بھی بعون اللہ تعالیٰ وہی عالم ہے۔

واقعی دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی ہے کہ اکثر و بیشتر بعد مغرب بھی بعد عشاء بھی قبل فجر بھی لالٹین جلائے ہوئے اور بعد عصر بھی وقت غروب تک آنکھوں پر زور دے دے کر برابر مطالعہ اور تحریر کا کام کرتے رہتے ہیں۔ بس بلا مبالغہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک مشین ہے جو کسی قوت غیبیہ برقیہ کے سہارے رات دن بلا تکان چل رہی ہے۔ وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

عورت کے خطوط کے جواب کی شرط

متعدد مصالح کی بناء پر جن میں سے بعض مختلف مواقع پر غالباً ذکر بھی کی جا چکی ہیں۔ حضرت والا کسی عورت کے خط کا جواب اس وقت تک نہیں تحریر فرماتے جب تک وہ اس خط پر اپنے شوہر یا کسی محرم کے دستخط کرا کر نہیں بھیجتی۔ یہاں تک کہ ایک بے پردہ بڑے درجہ کی عورت کو بھی جو ایک کالج کی پرنسپل تھی اپنے اس معمول سے مطلع فرما دیا اور پھر اس نے بھی اپنے شوہر کے دستخط کرا کر بھیجے۔ اس معمول سے وہ عورتیں مستثنیٰ ہیں جو اہل قرابت ہیں یا جن کے مردوں سے مثل اہل قرابت کے تعلق ہے۔

جن کے نام خط

از جانب اشرف علی — بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے جو جن اس لڑکی پر ہے اگر وہ
مومن ہے تو اس وجہ سے کہ سب مومن آپس میں بھائی
ہیں بھائی ہونے کے واسطے سے اس سے میری درخواست
ہے کہ خدا تعالیٰ سے خوف کر کے اسکو چھوڑ دے کیونکہ
کسی کو ایذا دینا خصوصاً مومن کو ایذا دینا سخت گناہ
اور مواخذہ کا فعل ہے اگر اس لڑکی کو ایذا نہ ہو تو
اسکے دوسرے عزیزوں کو سخت تکلیف ہے اور اگر
مومن نہیں ہے تو اولاً اس سے بھی درخواست صلح کی ہے
اور اگر صلح منظور نہیں تو اسماء الٰہیہ سے علاج کیا جاویگا

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کا خط ایک جن کے نام

از جانب اشرف علی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بعد حمد و صلوٰۃ کے جو جن اس لڑکی پر ہے اگر وہ مومن ہے تو اس وجہ سے کہ سب مومن آپس میں بھائی ہیں... بھائی ہونے کے واسطے سے اُس سے میری درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ سے خوف کر کے اسکو چھوڑ دے۔ کیونکہ کسی کو ایذا دینا خصوصاً مومن کو ایذا دینا سخت گناہ اور مؤاخذہ کا فعل ہے اگر اس لڑکی کو ایذا نہ ہو تو اسکے دوسرے عزیزوں کو سخت تکلیف ہے اور اگر مؤمن نہیں ہے تو اولاً اُس سے بھی درخواست صلح کی ہے اور اگر صلح منظور نہیں تو اسماء الٰہیہ سے علاج کیا جاویگا۔

نوٹ: یہ خط رامپور کے ایک صاحب مسمی انعام الحق صاحب کی درخواست پر کہ اُس کی صاحبزادی پر جن تھا۔ تحریر فرمایا تھا۔

عکس تحریر

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمہ اللہ

از فقیر امداد اللہ عفی عنہ بخدمت بابرکت عزیز دلم مولوی رشید احمد صاحب [illegible]

[illegible]

سلامت جمیع عزیزان و دوستان سلام دعا قبول باد اور مضمون [illegible]

مختصر سوانح حیات حکیم الامت رحمہ اللہ

آبائی وطن: حضرت حکیم الامتؒ کے حسب ونسب کا تعلق تھانہ بھون (ضلع مظفر نگر یوپی انڈیا) کے ایک مقتدر خاندان سے تھا آپ کے آباؤاجداد صاحب علم ووجاہت واہل منصب تھے۔

آپ نسباً فاروقی تھے اور مسلکاً صابری چشتی تھے حضرت شاہ حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ ارشد تھے اور منجانب اللہ تعالیٰ تمام علوم ظاہری وباطنی سے متصف ہوکر زبان اہل حق پر حکیم الامت مجدد ملت محی السنۃ اور حجۃ اللہ فی الارض تھے۔ ان تمام اوصاف کا شاہد ناطق ان کا دین متین کا تحریری وتقریری اصلاحی وتجدیدی کارنامہ تبلیغ واشاعت دین ہے جو ان کی حیات ہی میں مسلمانوں کے ہر طبقہ کے خواص وعوام میں اپنی جامعیت ونافعیت کی بناء پر مقبول ہوا اور ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیلا اور شائع ہوا اور خلق اللہ کو مستفیض کیا۔

پیدائش

آپکی ولادت باسعادت ۵ ربیع الثانی ۱۲۸۰ھ چہار شنبہ کی صبح صادق کے وقت بمقام تھانہ بھون ظہور میں آئی۔

تحصیل علم

بچپن میں فارسی وحفظ قرآن سے وطن ہی میں فارغ ہوئے پھر علوم دینیہ کی تکمیل دارالعلوم دیوبند سے ۱۲۹۵۔۱۳۰۱ھ میں ہوئی اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۲۰ سال تھی۔

آپ کی دستار فضیلت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کے متبرک ہاتھوں سے ہوئی آپ کے اساتذہ میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ اور مولانا محمد یعقوب صاحبؒ دیوبندی کی توجہات خصوصی آپ کے ساتھ وابستہ رہیں۔

تدریس واصلاح کا آغاز

تعلیم سے فارغ ہوکر آپ صفر ۱۳۰۱ھ میں بسلسلہ ملازمت مدرسہ جامع العلوم کانپور تشریف لے گئے اور وہاں چودہ سال تک درس وتدریس میں مشغول رہے اس عرصہ میں آپ کے عارفانہ مواعظ وملفوظات اور تہذیب وتربیت باطنی کا سلسلہ بھی جاری رہا جس کو اہل ذوق واہل بصیرت قلمبند کرتے رہے اس زمانے میں ابتداء ہی سے آپ کے علوم ظاہری وباطنی کے فیوض سے خواص وعوام میں بڑی ہردلعزیزی اور جاذبیت پیدا ہوگئی تھی۔

خانقاہِ امدادیہ میں قیام

قیام کانپور میں حضرتؒ نے اس طرح اپنی ابتدائی زندگی کے چودہ سال گزارے پھر خود اپنے شیخ

حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکیؒ کے ایما اور منشاء سے صفر ۱۳۵۱ھ میں مدرسہ کانپور سے قطع تعلق کر کے اپنے وطن اور اپنے پیرو مرشد کی یادگار خانقاہ امدادیہ میں قیام پذیر ہو گئے اور تھانہ بھون میں مستقل سکونت اختیار کر لی حضرت شیخ نے مکۃ المکرمہ سے تحریر فرمایا۔

''بہتر ہوا کہ آپ تھانہ بھون تشریف لے گئے امید ہے کہ خلائق کثیر کو آپ سے فائدہ ظاہری و باطنی ہوگا اور آپ ہمارے مدرسہ اور مسجد کو از سر نو آباد کریں گے میں ہر وقت آپ کے لئے دعا کرتا ہوں''۔

حج، بیعت اور شیخ کی وصیت

آپ نے پہلا حج بعمر بیس سال اپنے والد ماجد کے ہمراہ ۱۳۰۱ھ میں کیا تھا اور ۱۳۱۱ھ میں جب دوبارہ حج کرنے تشریف لے گئے تو حسب خواہش پیرو مرشد حضرت امداداللہ مہاجر مکیؒ انکی خدمت میں چھ ماہ تک مقیم رہے حضرت شیخ سے دست بدست بیعت ہونے اور دولت باطنی سے فیض یاب اور بہرہ اندوز ہونے کے بعد حضرت شیخ کی ان دو وصیتوں کے ساتھ واپس آ گئے رخصت کرتے وقت حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا تھا۔

میاں اشرف علی.......... دیکھو ہندوستان میں پہنچ کر تم کو ایک حالت (باطنی) پیش آئے گی عجلت نہ کرنا۔ کبھی کانپور کے تعلق سے دل برداشتہ ہو تو پھر دوسری جگہ تعلق نہ کرنا توکل بخدا تھانہ بھون جا کر بیٹھ جانا۔ چنانچہ ۱۳۱۵ھ میں کانپور سے مدرسہ کا تعلق ترک کرنے کے بعد حضرت مستقلاً تھانہ بھون میں مقیم ہو گئے۔

مرکز اصلاح وتجدید

خانقاہ امدادیہ میں توکلاً علی اللہ قیام پذیر ہونے کے بعد حضرتؒ کی ساری زندگی تقریباً نصف صدی تک تصنیف و تالیف میں اور مواعظ و ملفوظات ہی میں بسر ہوئی ملک و بیرون ملک ہزاروں طالب حق و سالکین طریق، تعلیم و تربیت باطنی و تزکیہ نفس سے فیض یاب اور بہرہ اندوز ہو کر بحمداللہ امت مسلمہ کے رہبر اور مرشد بن گئے جن کا فیضان روحانی اب تک جاری و ساری ہے۔ (ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء)

حضرت کا سانحہ ارتحال

وفات سے چند سال قبل ہی سے حضرت مرض اسہال میں مبتلا رہے اور کسی علاج سے صحت نہ ہوئی بالآخر ۱۶۔ ۱۷ رجب ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۹۔ ۲۰ جولائی ۱۹۴۳ء سہ شنبہ کی شب نماز عشاء کے وقت ۸۲ سال ۳ ماہ ۱۱ دن کی عمر میں یہ سواد ہند کا نیر اعظم تقریباً نصف صدی تک دین مبین کی ضوفشانی کے بعد غروب ہو گیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مدفن: مدفن قصبہ تھانہ بھون میں خانقاہ امدادیہ کے شمال جانب قبرستان موسومہ تکیہ میں حضرت رحمۃ اللہ کی آخری آرام گاہ ہے۔ (مآثر حکیم الامت)

برد اللہ مضجعہ وجعل الجنۃ مثواہ

فہرست عنوانات

☆......☆......☆......☆

رُوحانی مُعالج

ملخص

تربیت السالک

(جزاوّل)

باب ۱

بیعت وصحبت شیخ

بیعت کی غرض اصلاح دین ہے

حال: برکت تصرف حضور عالی بیعت فرمالینے کے بعد بھی غلام کے گھر میں سے جن کا خلل جاتا رہا اور سال بھر سے زائد کی تپ کافور ہوگئی۔ اب بالفعل نہ مریضہ کو شکایت ہے اور نہ بچہ پر کچھ اثر ہے۔ میری بڑی سالی کو اپنی بہن کی حالت سن کر کمال اشتیاق بیعت پیدا ہوا ہے۔ چونکہ ان کے میاں کے درمیان میں مناقشہ تھا اس لئے میں نے درستی اخلاق کی نصیحت کردی ہے اور کہہ دیا ہے کہ اس کے بعد حضرت کو بیعت کیلئے لکھوں گا اور ان کو جلدی ہے۔ جیسا ارشاد ہو۔

تحقیق: صحت مرض سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرما دیں اور ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھیں مگر ان کی بہن کو جو یہ قصہ دریافت کر کے اشتیاق بیعت ہوا یہ ان کی ناواقفی کی دلیل ہے۔ نہ یہ کوئی کمال ہے اور نہ اس کو باطن سے کچھ تعلق ہے اور نہ یہ خود بھی یقینی ہے کہ صحت میں بیعت کو کچھ دخل نہیں ہے۔ بیعت تو اصلاح دین کیلئے ہے۔ اس لئے ان کو اسباب میں حقیقت سے آگاہ کردیا جائے۔ پھر ان کی جو رائے ہو۔ ذوق وشوق ویکسوئی یہ مقاصد نہیں کام شروع کیجئے اور مقصود رضا کو سمجھئے۔ (تربیت حصہ اول 4)

جس پیر کے اکثر مرید بے نمازی ہوں وہ قابل بیعت نہیں۔ س۔ جس پیر کے مرید اکثر بلکہ قریب قریب کل بے نمازی ہوں کیا وہ شخص بیعت کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ج۔ صلاحیت نہیں رکھتا۔

ولایت کا دینا پیر کے اختیار میں نہیں

س۔ کیا ولایت ایسی شے ہے کہ جس کو پیر چاہے یوں کہہ کر کہ تجھ کو امانت سونپتا ہوں دے سکتا ہے۔

ج۔ ولایت ایسی چیز نہیں بعض کیفیات میں ایسا ہوسکتا ہے جو کہ ولایت میں کچھ دخیل نہیں۔ (تربیت حصہ اول ص 7)

ارتکاب کبائر سے بیعت فسخ نہیں ہوتی

حال: اس ناکارہ کا جہاز بحر کبائر میں غرق ہو رہا ہے۔ چند بار مرتکب کبائر کا باوجود ہر بار توبہ کے ہو گیا ہے۔ سوانح حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ سے ارتکاب کبائر سے فسخ بیعت ہو جانا معلوم ہوا تو یہ مضمون دیکھ کر اور بھی سخت پریشان ہوں خاص توجہ و ہمت اس ذلیل کے قلب کی طرف مبذول فرما کر اصلاح قلب فرما دیں اور خبر لیں۔

تحقیق: فسخ بیعت کا مضمون میرے نزدیک صحیح نہیں۔ اگر حضرت قدس سرہ سے منقول ہے تو ماؤل ہے۔ فسخ برکات بیعت کے ساتھ اور اگر غیر کا ہے تو حجت نہیں جو کام آپ کے کرنے کا ہو میں اس میں کیا خبر لوں۔ (تربیت حصہ اول 20)

طالب کو خستہ حالی بھی شیخ سے ظاہر کرنی چاہیے

حال: اپنی حالت ظاہر کرنے کو اکثر جی چاہتا ہے مگر پھر ساتھ ہی یہ خیال آجاتا ہے کہ ان خرافات کو کیا عرض کروں۔ تحقیق ضرور۔ ظاہر کرنا چاہیے۔ (تربیت حصہ اول 35)

معاصی سے تنفر پیدا ہونے کا طریق صحبت ہے

حال: میری طبیعت کچھ عرصہ سے بہت خراب ہو گئی ہے۔ طبیعت معصیت کی جانب مائل اور جن بری باتوں سے مجھے تنفر تھا۔ اب ان سے تنفر نہیں پاتا ہوں۔

تحقیق: یہ باتیں دور سے نہیں ہوا کرتیں چند روز یہاں رہنا چاہیے۔ مگر جب آنے کا خیال ہو اول تعین وقت میں مجھ سے مشورہ کر لیا جاوے۔ (تربیت حصہ اول ص 40)

مرشد سے بے حجاب ہو کر مستفید ہونا چاہیے

حال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہ گرفتار وحشت عرض کرتا ہے۔ آج کل وحشت کا دورہ ہے لیکن غلبہ نہیں۔ حضرت میرے کسی خیال کو قیام نہیں ایسے اوہام طاری ہوتے ہیں جو عقل سے دفع نہیں ہوتے بلکہ عقل نہیں رہتی۔ ضروری جائز کام جن کی ہر فرد بشر کو ضرورت ہے اور نہایت آسانی سے انجام دیتے ہیں۔ نہایت مشکل دکھائی دیتے ہیں اور ہرگز ہوس جرأت نہیں ہوتی۔ حضرت کیا پتھر ہوں کس کو کہوں اور کون سنے۔ یبوست وغیرہ علالت وہ بھی موجود ہے۔ خبر نہیں

کیوں ہے۔ باوجود یہ کہ دوسرا کوئی تعلق نہیں۔ اگر کچھ ہے تو برداشت نہیں ہوتی۔ لیکن اپنے آپ کو کہاں چھوڑ دوں اگر کچھ ذوق پیدا ہوتا ہے تو جہاں کی رہنمائی کا خیال اگر تنگی ہوتی ہے تو ہر ایک سے نفرت کسی بات کو قرار نہیں۔ بھلا جس میں نقیضین جمع ہوں اس سے کیا ہو سکتا ہے۔ بخدا میں بیکار ہوں۔ کوئی چیز مجھے اپنی ایسی نہیں معلوم ہوتی جو اس سے نفع لوں۔ بخدا میں کچھ بھی نہیں کیا کہوں اور کون کون سی بات کہوں اور کہاں تک میرا رب جانتا ہے حضرت میں لاچار ہوں۔ قلم بھی بیکار ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ جب غلبہ ہوتا ہے تو کچھ نہیں رہتا۔ جہاں پڑا رہوں پڑا رہوں آپ کے پاس آتا ہوں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ وہ دورے کے دن نہیں ہوتے۔ آپ فرماتے ہیں کچھ کرو لیکن کیا کروں جو کچھ لکھا سچ لکھا لیکن غلط لکھا۔ مجبور ہوں ادھر اپنے حضرت صاحب سے شرم آتی ہے۔ وہ کیا فرمائیں گے۔ واقعی کامل ہیں لیکن میں خود خراب ہوں۔ مجبور ہوں۔ بیوقوف ہوں مجبور ہوں۔ لائق رحم ہوں۔ اللہ جانتا ہے اب گھر جا رہا ہوں۔

تحقیق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ قال الشیرازی

چند آنکہ گفتیم غم با حبیباں | درماں نہ کروند مسکیں غریباں

ماحال دل را بایار گفتیم | نتواں نہفتن درد از طبیباں

جب تک کسی ایک کو اپنا مطاع نہ بنائیگے اور اس سے بالکل حجاب نہ اٹھائیں گے اور اس کے سوا سب کو کالعدم نہ سمجھ جائیں گے۔ کچھ نہیں ہوگا۔ میں ہمیشہ یہی کہتا ہوں۔ شاید مجمل کہتا تھا۔ آج صاف صاف کہہ دیا باقی۔ دو دل بودن بجز بے حاصلی نیست۔ بے تکلف بات یہ ہے کہ اگر اپنے حضرت مرشد مدظلہ سے پورا پورا اعتقاد ہے اور ان کو پوری شفقت ہے۔ تو ان سے حجاب توڑیئے اور سب سے منہ موڑیئے اور اگر کسی جزو میں کمی ہے تو جس سے اطمینان ہو اس کی علی الاطلاق اطاعت کیجئے اور مرشد صاحب کو صرف برکت کیلئے رکھئے۔ (تربیت حصہ دوم 14,13)

غیر متبع پیر سے بیعت جائز نہیں

حال: میری ہمشیرہ ایک بدعتی کے نکاح میں ہے مگر ان کے عقائد بفضلہ تعالیٰ بہت اچھے ہیں۔ مگر ان کا شوہر ان کو مجبور کرتا ہے کہ وہ ایک بدعتی سے بیعت کریں اور یہ میرے بہنوئی ان کے کشف کے متعلق بہت کچھ کرامات بیان کرتے ہیں۔ میں نے یہ کہہ دیا کہ ان سے کہو کہ اگر تم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا دو تو بیعت کر لیں گے۔ سو انہوں نے وعدہ کر لیا ہے کہ دکھا دیں گے۔ اگر وہ دکھاویں تو کیا ان کی بیعت کر لینا جائز ہے۔ کیا کوئی خلاف شرع شخص اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھاوے تو ان سے بیعت جائز ہے یا اس کے کامل ہونے کی دلیل ہے۔

جواب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلا دینا اگر شبہ تخیل سے قطع نظر کر لیجاوے کوئی مقبولیت کی دلیل نہیں وہ ایک قسم کا تصرف ہے۔ جب تک اصل معیار یعنی اتباع شریعت و برکت صحبت نہ دیکھا جاوے اسوقت بیعت جائز نہیں۔ (تربیت حصہ دوم ص 15)

علامت تکمیل

حال: آج تین دن سے میرے دل کے اندر کسی طرح کا تردد اور پریشانی معلوم نہیں ہوتی۔ بلکہ ہروقت اطمینان ہے۔ تحقیق۔ یہ علامت تکمیل کی ہے۔ مبارک ہو۔ (تربیت حصہ دوم 27)

اجازت بیعت اور اہلیت کی شرط

حال: عرصے سے خواہش یہ تھی کہ چندے جناب کی خدمت میں رہ کر اپنی اصلاح باطنی کی کوشش کرتا۔ مگر پردہ غیب سے اب تک اس امید کا ظہور نہ ہوا اور اہل وعیال کے خیالات و نیز کم مائگی مانع ہوتی ہے اور اس تحریر کی زیادہ ایک اور بھی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات بعض بعض اشخاص مجھ سے بیعت کے طالب ہوتے ہیں اور میرے ذریعہ سے سلسلہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ میں ان کو جناب کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔ اس کے جواب میں وہ کہتے ہیں کہ ہم میں اتنی مقدرت نہیں جو ہم وہاں جائیں اور مولانا صاحب تشریف فرما ہوتے ہیں تو بیعت نہیں کرتے اور اپنے پاس بلاتے ہیں۔ لہٰذا یہ آسان ہے کہ تمہارے ذریعہ سے ہم داخل سلسلہ تو ہو جائیں گے اور یہ صورت بغیر اجازت کے ممکن نہیں اور اجازت بغیر استعداد باطنی کے مشکل آج کل خیالات اکثر لوگوں کے رسمی بیعت پر زیادہ رہا کرتے ہیں۔ یہ خیال ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ خلاف شریعت والوں کے پھندوں پر پڑ کر ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں۔

تحقیق: اصلاح باطن اگر اس غرض سے کی جاوے کہ میں لوگوں کو بیعت کیا کروں گا۔ تو ایسے شخص کی اصلاح باطن ہی کبھی نہ ہوگی۔ کبر اس کا لازم حال رہے گا اس سے توبہ کیجئے۔ پھر اصلاح

مفید ہوسکتی ہے۔ رہا لوگوں کے کسی کے ہاتھ میں پھنس جانے کے خیال سے اگر ہر شخص بیعت کی اجازت مانگنے لگے تو بعد چندے پھر وہی معذور لازم آویگا۔ جس معذور سے بچنے کیلئے یہ اجازت دی گئی تھی اور اگر اہلیت شرط ہو تو سب سے اول شرط اہلیت کی یہ ہے کہ وہ شخص اپنے کو اہل نہ سمجھے۔ پس اجازت لینے کی کسی حال میں گنجائش نہ ہوئی۔ اخلاص پیدا کیجئے۔ (تربیت السالک جلد دوم ص 30)

نسبت ایک ہی ہے

س۔ نسبتیں بکثرت معلوم ہوتی ہے۔ ج۔ فرمایا نسبت ایک ہی ہے۔ الوان اس کے مختلف ہیں۔ کسی کو خشیت ہوتی ہے اور کسی کو محبت اور کسی کو حضور مع اللہ ہوتا ہے۔ اور ظہور اس کا اس کی استعداد کے موافق رہتا ہے۔ (تربیت حصہ اول ص 32)

نسبت سلب نہیں ہوتی

سوال۔ کیا نسبت سلب کرنے سے سلب ہو جاتی ہے یا نہیں۔

جواب۔ اصل نسبت جو عبارت ہے حضور مع اللہ سے جو کسی کے سلب کرنے سے سلب کس طرح ہوسکتی ہے۔ ہاں صدور معصیت سے سلب ہو جاوے تو یہ دوسری بات ہے۔ البتہ کیفیت شوقیہ جو ایک نوع کی حق تعالیٰ کے ساتھ ہے سالک کو ہو جاتی ہے جو لوگ اس سلب کی مشق کرتے ہیں وہ اس کو سلب کر سکتے ہیں جس طرح نشاط کے وقت اگر طبیعت کو حزن پیدا ہو جاوے تو وہ کیفیت نشاط کی جاتی رہتی ہے۔ اسی طرح تصرف سلب سے وہ کیفیت شوقیہ جاتی رہتی ہے اور ایک قسم کی افسردگی وغباوت ہو جاتی ہے مگر پھر ذکر کی برکت سے عود کر آتی ہے۔ (حصہ دوم ص 34)

نسبت بدون مجاہدہ بھی حاصل ہوتی ہے

سوال۔ عام مومن جو تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس میں مشغول نہیں ہوتے ان میں بھی صاحب نسبت ہوتے ہیں۔ یا نہیں کیونکہ بعض لوگ باعتبار تہذیب نفس اخلاص اور اعمال کے بہت اچھے اور ایمان اور تقویٰ میں کامل ہوتے ہیں۔

جواب۔ فرمایا بعض ان سے بھی اچھے ہو جاتے ہیں جو تزکیہ نفس اور ریاضت ومجاہدہ سے سالہا سال میں تحصیل نسبت کرتے ہیں اور پھر بھی ناقص کے ناقص ہی رہتے ہیں۔ لیکن

فرق اتنا ہوتا ہے کہ اہل ریاضت کو اس کا علم اور حضور ہو جاتا ہے اور انکو اپنے صاحب نسبت ہونیکا بھی علم نہیں ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ مقبول بندے ہیں۔ (تربیت مذکور ص 34)

صاحب نسبت کی پہچان کا طریقہ

سوال ۔ اہل اللہ اور صاحب نسبت کے پہچاننے کا کوئی خاص طریقہ ہے۔ یا صرف اعمال واحوال سے پہچانے جاتے ہیں۔

جواب ۔ فرمایا کہ اعمال واحوال سے بھی پہچانے جاتے ہیں لیکن احوال میں تھوڑے کشف کی بھی ضرورت ہے کہ اپنے کو سب خیالات سے خالی کر کے اس کی طرف متوجہ ہوں۔ پھر جو حال اپنے اندر معلوم ہو۔ اس صاحب نسبت میں وہی نسبت ہے اور صرف کشف سے بھی ادراک ہوتا ہے۔ مگر اس کا احسن طریقہ اعمال سے پہچاننے کا ہے کہ اس میں اتباع کامل شرع کا ہے۔ یا نہیں۔ کامل بمعنی مستقیم یہ تو علامت ہے خود اس کے کمال کی باقی تکمیل کی علامت اس کی صحبت کا موثر ہونا ہے۔ (تربیت حصہ دوم 35)

نہایت سلوک مثل بدایة ہے

سوال ۔ ابتدائے سلوک میں واردات قلبیہ سالک کو بکثرت پیش آتے ہیں اور بعد ازاں رفتہ رفتہ غلبہ اس کا یوماً فیوماً جاتا رہتا ہے اور عام لوگوں کی سی حالت سالک کی بھی ہو جاتی ہے۔

جواب ۔ فرمایا کہ ہاں اس کے یہی معنی ہیں وہ احول امور عادیہ بن جاتے ہیں اور عادیات میں جوش وخروش نہیں ہوتا۔ (حصہ مذکور 36)

نسبت اور رضا میں فرق

سوال ۔ لوازم نسبت سے یہ امر ہے کہ سالک کو اس قدر ملکہ یادداشت کا راسخ اور امر طبعی بن جاوے۔ کہ اعمال شرعیہ باضطرار بلا تکلف اس سے صادر ہونے لگیں اور ناگواری نہ ہو اور رضا میں بھی یہی بات ہے۔ پھر دونوں میں فرق کیا رہا۔

جواب ۔ فرمایا پہلی صورت اعمال امور اختیاریہ میں ہے۔ مثلاً نماز روزہ ذکر وغیرہ میں سہولت اور بے تکلفی ہو جاوے۔ ناگواری نہ ہو اور دوسری صورت احوال وامور غیر اختیاریہ میں ہے مثلاً کوئی

بلا اور مصیبت پیش آوے اور اس میں ناگواری اور شکایت کا اثر پیدا نہ ہو۔ (حصہ مذکور ص 32)

توجہ شیخ کا اثر

سوال۔ اکثر اولیاء اللہ کے حالات میں پایا جاتا ہے کہ فلاں شیخ نے فلاں شیخ کو ایک نظر اور توجہ میں ولی اور خدا رسیدہ بنا دیا اور تکمیل کر دی۔

جواب۔ فرمایا اس میں استعداد اور صلاحیت اعمال امور اختیاریہ کے کرنے کی ہو جاتی ہے۔ تکمیل نہیں ہوتی ہے تکمیل تو جب ہی ہوگی جب بقصد عمل کرے گا۔ ایک نظر اور توجہ میں ولی اور خدا رسیدہ بنا دینے کے یہی معنی ہیں۔

ولایت کے معنی

سوال۔ ولایت کس سے عبارت ہے۔

جواب۔ ارشاد فرمایا کہ ولایت مقبولیت کو کہتے ہیں اور نسبت بھی اسی کو کہتے ہیں۔ (حصہ مذکور ص 38)

تحقیق: بیعت واجب نیست اصلاح اعمال واجب است و تقدیم واجب واجب است' آرے اگر بیعت موقوف علیہ اصلاح بودے ہم واجب بودے۔ واذلیس فلیس کار شروع فرمائند واز حالات مطلع فرمودہ باشند ہر گاہ مناسب خواہم دید انکار نخواہم کرد۔ (حصہ مذکور ص 41)

بزرگوں کے حالات کا مطالعہ قائم مقام صحبت شیخ ہے

حال: احقر تاہنوز موضع بہادر گنج میں درس تدریس میں مشغول ہے۔ قلب میں وسعت کی صورت دکھائی دیتی مگر اس کیلئے غالباً صحبت شیخ کی ضرورت ہے اور ادھر نفقہ کا وجوب اس امر سے مانع ہے کہ کسی کی خدمت میں جا پڑوں۔ اس کیلئے کیا تدبیر ہے۔

تحقیق: ایسی حالت میں بزرگوں کے حالات و مقالات کے مطالعہ کا التزام بھی انشاء اللہ تعالیٰ بجائے صحبت شیخ کے نافع و کافی ہے۔ اگر میرے مواعظ برابر مطالعہ میں رہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ سب شکایات دور ہو جائیں گی۔ (حصہ سوم ص 20)

پیر کے نوازنے کا مطلب

سوال۔ مرشدین جب کسی مرید سے خوش ہوتے ہیں تو ان کو دولت عظمیٰ سے نوازتے

ہیں۔اس کا کیا مطلب ہے۔مرید طاعت بجالا ئیگا اسقدر مقبول الٰہی ہوگا پس ہر ادائے طاعت پر اس کی مقبولیت متزائد ہوتی رہتی ہے پھر پیر کے نوازنے کے کیا معنی ہیں۔

جواب۔یہ بعد مجاہدات وطاعت کے ہوتا ہے جیسا بعد مطالعہ کے سبق سمجھنے کی خوب استعداد ہوتی ہے پھر سمجھنے کا فیض استاد کی طرف منسوب ہوتا ہے۔(حصہ مذکور ص 27)

ہر شخص کی تربیت اس کی استعداد کے موافق ہوتی ہے

حال:افسوس دل کسی کام کا نہیں رہا قویٰ مضمحل ہو چکے۔سیاہ سفید ہونے کو آئے مگر دل اسی طرح تیرہ وتاریک اعمال میں غفلت ہے اور طبعی فطری آزادی سونے پر سہاگہ کا کام دے رہی ہے۔طبیعت ابتداء سے شورش پسند واقع ہوئی ہے۔نیک حالت ہو یا بد سب میں شورش کا امتزاج ہے۔زمانہ پیری کا اگرچہ قریب آ گیا ہے مگر حضرت جنوں کی وحشت انگیز شورش روبہ ترقی ہے۔

بجوش آورد پیری بیشتر در عشق خون ما قدخم کار ناخن کرد باداغ جنوں ما

کبھی کبھی ویسے ہی یا وعظ میں رقت ہوتی ہے۔آنکھیں ڈب ڈبا آتی ہیں۔مگر اسی وقت یہ خیال آتا ہے کہ رونے دھونے سے کچھ نہیں ہوتا۔

عرفی مگر بہ میسر شدے وصال صد سال می تواں بہ تمنا گریستن

پھر آنسو پی جاتا ہوں اور ضبط کرتا ہوں۔

گراں افتادہ لنگر کوہ درد سینہ فرسارا خدا صبر وہد لہائے از جار فتہ مارا
عمر رفت و سفر عشق بآخر نرسید گریہ آغاز بنا کامئے انجام کینم
جنوں را کارہا باقی ست بامشت غبار ما کہ بازیگاہ طفلاں می شود خاک مزار ما
سرآمد زندگی وزنا رسائیہای خود دستے بزلف او ترد بخت پریشاں روزگار ما
نہ جاں را وصل دلخواہی نہ دل را قوت آہے من حسرت نصیب از زندگانی تہمتے دارم
نہ در کنعان نہ در بازار مصرش میتواں دیدن بیابان گرد حیرت کرد شوقش کارواں ہارا

ونعم ما قال العارف الجامی قدس سرہ

عاشقاں از ہیبت تیغ تو سر پیچیدہ اند جامی بیچارہ را چوں دیگراں پنداشتی
ماحال دل را بایار گفتیم نتواں نہفتن درد از حبیباں

مجالست صلحاء کا نافع ہونا

حال: اپنے خیال سے میں نے بظاہر یہ تدبیر کر رکھی ہے کہ اپنے ہم خیال حضرات سے بکثرت ملتا ہوں بلکہ سب سے زیادہ کثرت سے حضرت خواجہؒ سے ملتا رہتا ہوں اور وہاں پہنچ کر کسی قدر تشفی بھی ضرور ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ اکثر اوقات نیک ذکر اچھی باتیں فرماتے رہتے ہیں۔ زیادہ تر آنجناب کی تصنیفات کا زیادہ شغل رہتا ہے دوسرے یہ کہ دعوات عبدیت کے حصے مطالعہ میں بکثرت رکھتا ہوں۔ یہ تدبیریں مسکن ضرور ہوتی ہے یعنی تسکین تو ہوتی ہے لیکن بہت کم اب جو ارشاد حضور ہوگا عمل کرونگا۔

تحقیق۔ ہاں یہ بہت اچھا معمول ہے لیکن خواجہ صاحب سے یا کسی اپنے ہم مشرب سے تنہائی میں ملئے۔ جب مجمع زیادہ ہو جاوے اٹھ جائے۔ راقم عارض ہے کہ اتفاق سے میرا کانپور جانا ہو گیا اور یہ سب جواب میں نے زبانی کہہ دیئے جو بہت نافع ہوئے۔ (حصہ مذکور ص 40)

ڈر کا علاج اور تصور شیخ

اول یہ خط آیا تھا

حال: احقر آپ کا خادم ہے دو جوگی بیٹھے تھے ان کو دیکھ کر ڈر گیا تھا۔ اس روز جب آپ کا وعظ سنا تو اس وقت بھی جوگی نظر پڑے تھے اور ہم ڈر کر حضور کے سامنے رونے لگے۔ حضور نے تسلی دی پھر ڈر جاتا رہا۔ آج پھر ایک فقیر کو دیکھ کر ڈر گیا۔ سخت پریشانی ہے اور کام کرنے میں دل نہیں لگتا اور وظیفہ سبحان اللہ والحمد للہ الخ 25 مرتبہ اور فارغ رہا تو سو مرتبہ پڑھتا ہوں امید کہ میرے مناسب علاج کوئی یا دعا ارشاد فرمایا جاوے اور اردو کی مناجات بھی پڑھتا ہوں۔ فقط

اس کا یہ جواب گیا تھا

درود شریف پڑھا کرو۔ اور میرا خیال کر لیا کرو۔ اسی وقت کا خیال جب میں وعظ کہہ رہا تھا اور پھر حال سے اطلاع دو اور یہ خط بھی ساتھ بھیجنا۔

اس جواب کے بعد پھر یہ خط آیا

جناب والا نے جو تجویز میرے لئے فرمائی ہے اس سے مجھ کو افاقہ ہو گیا اب جوگی بھی

نظر نہیں پڑتا اور دہشت بھی نہیں معلوم ہوتی۔ ہاں البتہ صرف سینہ پر کچھ گرمی محسوس ہوتی ہے۔ حضور نے یہ لکھا تھا کہ جو حالت ہو اس کو مع میرے اس خط کے روانہ کرنا۔ لہٰذا اپنی حالت مع اس پہلے خط کے ارسال خدمت ہے۔ والسلام۔

پھر یہ جواب دیا گیا

افاقہ سے دل خوش ہوا۔ الحمدللہ ابھی درود شریف اور تصور مرقوم خط سابق کا معمول جاری رکھو اور گاجریں تراش کر اس پر شکر چھڑک کر رات کو شبنم میں رکھ کر صبح کھالیا کرو۔ اور پھر اطلاع دو۔ ربیع الاول 34ھ۔ (حصہ مذکور ص 64)

طالب کا طریق علاج خود تجویز کرنا مذموم ہے

سوال۔ ایک عرض یہ ہے کہ کوئی مراقبہ بنظر محفوظ رہنے کے گناہ سے ارشاد ہو کہ اللہ پاک اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمادیں اور اس کی برکت سے و برکت دعائے حضرت گناہوں سے محفوظ رہوں۔

اس کا یہ جواب گیا

جواب۔ کیا آپ ہی خود اپنے لئے طریق علاج بھی تجویز فرماسکتے ہیں۔ افسوس جو میں نے علاج بتلایا یعنی ہمت اس کو ردی کردیا اور خود تجویز کیا تو آپ جب خود شیخ ہیں پھر دوسرے سے کیوں رجوع فرماتے ہیں۔

سلسلہ امدادیہ کی امتیازی شان

حال: دیگر عرض یہ ہے کہ بعض اوقات حقوق العباد کے بارے میں قلب پر اس قسم کا بوجھ پڑتا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ جان غم میں گھلی جاتی ہے جب تک کہ اسکا کچھ تدارک نہیں ہوتا چین نہیں آتا۔

تحقیق: مبارک ہو یہی حالت موافقۃ للسنۃ مابہ الامتیاز ہے۔ سلسلہ امدادیہ کا اور علامت ہے اس کے قبول کی۔ (حصہ چہارم ص 76)

حال: میری طبیعت بھی چاہتی ہے کہ جیسے آپ چلتے ہیں ویسے چلوں اور جیسے آپ گردن مبارک کو بائیں طرف کبھی کبھی سینہ کی طرف جھکا دیتے ہیں اسی طرح جھکاؤں اور جیسے آپ

داڑھی آدھی پھاڑ کر رومال سے پونچھتے ہیں پونچھوں اور نماز سے فارغ ہو کر جب حضرت منہ پھیر کر بیٹھتے ہیں تو ہاتھ سے کرتے بعض دفعہ ہٹایا کرتے ہیں ہٹایا کروں۔ یہ سب ادائیں مجھے بہت اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ اگر کچھ حرج نہ ہو تو اجازت فرمادیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتا ہوں کہ یا اللہ اپنے فضل سے مجھ میں اخلاق اور عادات اور طرز اور انداز حضرت کا پیدا کر دے

تحقیق اور ایسا انہماک جو دوسری ضروریات میں مخل ہو مضر ہے۔ (حصہ پنجم ص ۸۱)

اشتیاق صحبت شیخ و مکاتبت بھی قائم مقام صحبت کے ہے

حال: بہت جی چاہتا ہے کہ شرف ملازمت وصحبت حاصل کروں مگر مشاغل عدیدہ مہلت نہیں دیتے۔

تحقیق: یہ اشتیاق بھی نفع میں قریب قریب پاس ہونے کے ہی ہے۔ خصوصی جبکہ مکاتبت بھی رہے۔ (حصہ پنجم ص 97)

حضرات مشائخ کو سورہ اخلاص ایصال ثواب

حال: بندہ نے کئی سال سے یہ معمول رکھا ہے کہ روزانہ وتر کے بعد تین تین مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھ کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی حضرت خواجہ معین الدین اجمیری' حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی' حضرت مولانا محمد قاسم' حضرت مولانا رشید احمد' حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی' حضرت مولانا میاں جی نور محمد حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم ولایتی قدس اللہ اسرارہم کی ارواح طیبہ کو اس کا ثواب پہنچاتا ہے۔ روزانہ 45 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتا ہے اور اخیر میں یہ کہہ دیتا ہے کہ اے اللہ اس مجموعہ کا ثواب ان بزرگوں کی ارواح کو پہنچادے اس معمول میں کچھ حرج تو نہیں ہے۔

تحقیق: قاعدے سے تو مضائقہ نہیں مگر آپ کے سوال سے آپ کے مذاق کا کچھ پتہ چلا۔ جو غالباً میرے مذاق کے موافق ہے۔ اس لئے اپنے مذاق کی اطلاع کرتا ہوں۔ اگر آپ کا بھی یہی مذاق ہو تو آپ اس عمل کو چھوڑ کر ویسے ہی ان سب حضرات کیلئے دعا رضائے حق و درجات مزید کی کیا کیجئے۔ میرا مذاق یہ ہے کہ مقصود نفس کو اس عمل سے یہ ہوتا ہے کہ ان کو

ثواب بخشا جائے تو ان کی ارواح طیبہ خوش ہو کر حق تعالیٰ کی جناب میں التجا کر کے یا باذن حق میری طرف توجہ کر کے مجھ کو باطنی نفع یا اس نفع میں ترقی وقوت کا سبب بنیں گے۔ سو میں اس کو توحید خالص کے خلاف سمجھتا ہوں اور ان حضرات کے ادب کے بھی خلاف کہ ان کو ثواب بخشا جاتا ہے۔ اپنی غرض کیلئے میری ایک مبسوط تحریر اس باب میں ہے جو تتمہ ثانیہ امداد الفتاوی بابت 21,32 کے صفحہ 8 لغایتہ 12 میں طبع ہوئی ہے جو قابل ملاحظہ ہے۔ (حصہ پنجم 97)

بیعت جلدی کر لینا یا نہ کر لینا شیخ کے قلبی رجحان پر موقوف ہے

جلدی بیعت کر لینے میں پیچھے بڑی خرابی نکلتی ہے جن جن باتوں کی آپ شکایت فرمایا کرتے تھے وہ سب ذرہ ذرہ صحیح پاتا ہوں۔

ایک ایک قطرہ کا مجھے دینا پڑا حساب ۔۔۔ خون جگر ودیعت مژگان یار تھا

دوسری طرف اہل بدعت وضلالت کا شیوع اور ہمہ گیری بعض دفعہ اس قدر مجبور کر دیتی ہے کہ خیال ہوتا ہے کہ جو شخص بھی درخواست بیعت کرے اس کو بلا تامل بیعت کر لیا جاوے اگر اور کچھ نہ ہوا تو اہل ضلالت کے پنجہ سے تو چھوٹ جاویگا۔ مگر اس بارہ میں جو ارشاد عالی ہو اس کو باعث نجات تصور کرونگا۔

تحقیق: عین وقت پر جس شق کو دل زیادہ قبول کرے انشاء اللہ تعالیٰ اسی میں خیر ہوگی۔

(مطبوعہ الامداد بابتہ ماہ رمضان 13'35' ص113)

شیخ کو عدم حال کی اطلاع دینا بھی مفید ہے

حال: اپنا حال آج کل یہ ہے کہ کوئی حال نہیں۔ تحقیق۔ اس کی اطلاع بھی نافع ہے بعض اوقات اس میں بھی کوئی بات ہوتی ہے۔ (مطبوعہ الامداد 35ھ 116)

اپنے شیخ کے متعلق کیا اعتقاد ہونا چاہئے

حال: بزرگ دنیا میں بہت ہوں گے مگر نہیں معلوم دل کسی کا معتقد فضیلت نہیں ہوتا۔ کسی بزرگ کو حضور کے مقابلہ میں بزرگ سمجھنا ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کفر کا خیال کرتا اگر بزرگوں کی نسبت ایسا خیال برا ہے تو حضور میرے اصلاح قلب کیلئے دعا فرمائیں۔

تحقیق: شدت محبت میں ایسے مبالغہ سے انسان معذور ہے اور اصل صرف اس قدر ہے کہ اپنے

شیخ کی نسبت ایسا سمجھے کہ مجھ کو میری کوشش سے اس سے زیادہ نفع پہنچانے والا میسر نہ ہوگا باقی بزرگی کی کمی زیادتی یہ اللہ کو معلوم ہے۔ بس اس اعتقاد میں کوئی غبار نہیں۔ (مطبوعہ الامداد 35ھ ص 119)

تصور شیخ بقصد مضر ہونا

سوال۔ تصور حضور والا کا اذکار میں کم ترین کو نفع دیتا ہے اگر حکم والا صادر ہو تو تصور شیخ برابر جاری رکھوں۔

جواب۔ شیخ کا تصور بالخصوص نماز میں قصداً خلاف سنت اور بعض حالات میں بے حد مضر ہو جاتا ہے۔ البتہ بلاقصد اگر آئے تب بھی اختیار سے اس کو باقی نہ رکھا جاوے ذکر کی طرف یا مذکور کی طرف التفات تازہ کر لیا جاوے۔ اگر اس پر بھی باقی رہے تو وہ مبارک حالت ہے اس کو نعمت سمجھ کر خدا کا شکر کیا جائے۔ کہ ناشی ہے محبت شدیدہ سے مثل دوسرے خیالات فاسدہ کے اس کو واجب الدفع نہ سمجھا جاوے۔ کہ خیال مانع عن اللہ خیال موصل الی اللہ کی برابر نہیں اگر سمجھ میں نہ آیا دوبارہ تفصیل دریافت کر لی جاوے۔ (الامداد بابتہ رمضان 35ھ ص 120)

بیعت ہونے کا مناسب طریقہ

حال: میں جناب مولانا .... کے حلقہ میں داخل ہوا تھا کچھ عرصہ تک حلقہ میں شامل رہا۔ اب مولانا کے یہاں کی حالت بہت نازک ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ کشف ایسا یقینی سمجھا جاتا ہے کہ اس پر ملازمین پر احکامات جاری کئے جاتے ہیں اور پوچھا جاتا ہے کہ کیا دیکھا۔ دیوبندیوں کو فاسد العقیدہ کہا جاتا ہے۔ میلاد شریف میں قیام کیا جاتا ہے اور کئی آدمی مل کر سلام پڑھتے ہیں۔ مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں پھول لٹائے جاتے ہیں ایک صاحب کو کشف ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور پھول اٹھاتے ہیں یا پھول اٹھا کر اپنی گود میں رکھتے ہیں۔ ایک شخص مولانا کے خاص ملازموں میں ہے وہ نماز نہیں پڑھتا ہے۔ اس کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ اس میں کوئی عیب نہیں ہے صرف ایک عیب ہے کہ نماز نہیں پڑھتا۔ ان خرافات کا کہاں تک بیان کر کے جناب کا وقت خراب کروں۔ میں نے اب حلقہ سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ اسم ذات جس قدر ہو سکتے ہیں پڑھ لیتا ہوں اور جناب سے امیدوار ہوں کہ میری دستگیری فرمائی جاوے

اور مجھ کو بیعت سے مشرف فرمایا جاوے اور جیسا حکم فرمایا جاوے ویسا عمل کروں۔ فقط

تحقیق: ایک دفعہ جلدی کر کے اب تک پچھتا رہے ہیں کبھی دوسری بار پھر نہ پچھتانا پڑے۔ لہذا بیعت میں تعجیل مناسب نہیں۔ اچھی صورت یہ ہے کہ جس سے بیعت ہونے کا قصد ہو پہلے اس کے پاس مہینہ دو مہینہ قیام کر لیا جاوے۔ جب ہر طرح قلب مطمئن ہو جاوے جب درخواست کی جاوے اگر درخواست کے وقت دوسرے کا قلب بھی مطمئن ہوگا تو قبول کرلے گا اور اگر اس نے کچھ عذر کیا تو اور قیام کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس طرح کرنے سے دوسرے کا انکار طویل نہ ہوگا۔ ایسی بیعت کا لطف دیکھنے کے قابل ہوگا۔ باقی یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے کہ جس کو سنا اس کے پیچھے ہوئے بقول کسی شاعر کے۔

لختے بر واز دل گزر دہر کہ زپیشم   من قاش فروش دل صد پارہ خویشم

(مطبوعہ الامداد بابتہ شوال 35ھ۔ ص 124)

متعلقین پر عتاب کرنا مقتدیٰ کا منصب ہے

اہل مکان کو شرع کے خلاف چلنے سے ان پر غضب ناک ہو جاتا ہوں۔ تحمل نہیں کر سکتا۔ یہاں تک کہ ایسی نوبت پہنچی کہ مکان والے سب مجھ پر خفا و ناراض ہوئے۔ حضرت والد صاحب بھی دلگیر ہیں۔ بلکہ مجھ کو دیوانہ سمجھ رکھا ہے۔

تحقیق: یہ منصب مربی اور مقتدیٰ کا ہے کہ اپنے متعلق پر عتاب کیا جاوے۔ آپ خود ابھی اپنے کام سے فارغ نہیں ہوئے۔ آپ کو کسی سے الجھنا مناسب نہیں۔ اگر مدرسہ میں دل مطمئن رہتا ہے تو مدرسہ ہی میں زیادہ رہا کیجئے۔ ذکر بلا اتصال بھی نافع ہوگا۔ (الامداد شوال 35ھ ص 129)

طالب میں بجائے تجویز خود تفویض ہونی ضروری ہے

حال: میں نے پہلے عریضہ میں دلائل الخیرات اور ربنا اتنا الخ کے پڑھنے کی اجازت کے واسطے عرض کیا تھا صرف مقصود میرا یہ ہے کہ میری آخرت درست ہو جائے۔

تحقیق: جو مصلحت آپ نے اجازت مانگنے میں لکھی ہے وہ ٹھیک ہے۔ مگر اس کا یہ طریق نہیں جو آپ نے تجویز کیا کہ نسخہ خود تجویز کیا اور طبیب سے اجازت مانگی جاتی ہے بلکہ طریق اس کا یہ ہے کہ اپنی پوری حالت کسی معتقد فیہ کے سامنے پیش کر کے اپنے کو اسکی تفویض میں دیدیا جائے۔ جو نسخہ میرے لئے تجویز کیا جاوے گا میں اس کا استعمال کروں گا

چونکہ ایسے مضمون کا آپ کا کوئی خط نہیں آیا لہٰذا میں کوئی متعین مشورہ نہیں دے سکتا ہوں۔ جب ایسا خط آئے گا انشاء اللہ مشورہ عرض کروں گا۔ (الامداد بابت ذیقعدہ 35ھ ص 138)

طالب کا اپنے علم کو کافی سمجھنا مذموم ہے

حضرت اس کا سبب اکثر یہ ہوتا ہے کہ طالب اپنے علم کو کافی سمجھے ہوئے ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے خلاف دوسری بات کی وقعت دل میں نہیں ہوتی اگر یہ ہے تو اس سے بڑھ کر راہ خدا کا کوئی رہزن نہیں۔ (والسلام الامداد بابت صفر 36 ص 156)

شیخ میں قوت برقیہ گمانے کرنا پسند نہیں

سوال۔ خدائے تعالیٰ آپ کی برقی قوت کو کسی قدر اس طرف بھی لگائے رکھے جو اس ناکارہ کی دین و دنیا سنور جائے۔ واللہ میرا اس دنیا میں کوئی یار نہیں ہے۔ ایک صرف آپ کے دم پر بے فکری ہے۔

جواب۔ آپ کی محبت کی وجہ سے یہ شکایت ہے کہ آپ نے میری نسبت قوت برقیہ کا گمان کیا اور اس کو اپنی طرف کھینچنے کی دعا کی۔ آپ نے اچھی قدر کی۔ ہم کو تو یہ ناز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حاجی صاحب کی برکت سے ان شعبدوں سے ہم کو محفوظ رکھا۔ آپ نے ہمارے سارے ناز پر پانی ہی پھیر دیا۔ اگر آپ کو محبت نہ ہوتی تو کچھ شکایت نہ تھی۔ نیز قوت برقیہ کو دین کے سنورنے میں کیا دخل۔ بلکہ دنیا بھی اکثر بگڑتے ہی دیکھی۔ (حصہ مذکور ص 158)

محبت شیخ کلید کامیابی ہے

حال: معمولات تو بفضلہٖ تعالیٰ جاری ہیں۔ الحمد للہ کسی روز ناغہ بھی نہیں ہوتے۔ ڈیڑھ دو بجے اٹھ جاتا ہوں اسی وقت سے برابر صبح تک مشغولی رہتی ہے۔ بعض روز عجیب حال ہوتا ہے کہ معلوم بھی نہیں ہوتا کہ یہ سب معمولات بیداری میں کئے گئے ہیں۔ یا بحالت نوم ادا ہوئے۔ کچھ خبر نہیں ہوتی جس کا رنج وافسوس برابر رہتا ہے اور استغفار کرتا ہوں اور کیا عرض کروں نہ کوئی حال ہے اور نہ کوئی کیفیت ہے۔ اس وجہ سے عریضہ کہتے ہوئے شرم بھی آتی ہے۔ اگر کوئی چیز ذریعہ نجات سمجھتا ہوں تو وہ یہ ہے کہ خدام والا کی محبت اپنے دل میں بے حد پاتا ہوں جس کے سامنے اپنے تمام عزیزوں کی محبت کی کوئی حقیقت نہیں حتیٰ کہ اب اپنے

والدین کی محبت سے بھی بدرجہ زائد پاتا ہوں۔اسی کو مدار نجات اور مفتاح سعادت یقین کرتا ہوں اور کیا عرض کروں۔احقر کیلئے دعا فرمائی جاوے۔

تحقیق: آپ کہتے ہیں کہ کوئی حالت اور کیفیت نہیں۔ڈیڑھ بجے رات سے صبح تک مشغول رہنا اس کے سامنے کیفیت اور حال کیا چیز ہے۔بعض تواضع خود نعمت ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کیجئے۔استقامت اور برکت کی دعا کیجئے اور کام میں لگے رہئے حالات سے اطلاع دیتے رہئے گو وہ حالت آپ کے نزدیک قابل اطلاع نہ ہوں اور جو بے خبری کی حالت لکھی ہے۔اگر وہ نیند کا غلبہ ہے تب تو وہ امر طبعی ہے نہ محمود نہ مذموم اور اگر نیند کا غلبہ نہیں تو یہ ربودگی اثار ذکر سے ہے جو محمود ہے گو مقصود نہیں اور جو محبت کا تذکرہ لکھا ہے حقیقت میں یہ شرط طریق ہے اور اعون فی الوصول گو اس محبت کا متعلق اس کا اہل نہ ہو مگر محب کو اس کے اعتقاد کی بنا پر بے حد نفع ہوتا ہے۔(الامداد بابتہ صفر 32ھ‘ص 121)

خودرائی طریق میں مذموم

آخر خط میں اپنا علاج آپ نے خود تجویز کیا ہے۔کہ اگر سلسلہ میں داخل کر لیں۔تو شاید مفید ہو تو آپ مثل اس مریض کے ہیں کہ طبیب کے نسخہ لکھنے کے بعد ایک نسخہ خود لکھ کر طبیب کو دکھاتے ہیں کہ شاید یہ نسخہ زیادہ مفید ہو۔(الامداد ماہ ربیع الاول 32ھ ص 129)

نفس کا محاسبہ اعمال اور شیخ کو اس کی اطلاع

حال: نفس کو قطع محبت کیلئے خادم کا خیال ہے کہ ایسا کرے روزانہ اپنے حالات ادائیگی نماز پنج وقت جماعت یا بے جماعت۔وقت پر یا قضاً‘ وظیفہ چھ سو مرتبہ کلمہ شریف کا بعد نماز عشاء چھ رکعت قبل از وتر وعشاء قلمبند کرتا ہوں تین چار یوم بعد خدمت حضور ہی میں ارسال کر دیا کروں۔آہستہ آہستہ نفس پر سختی کرتا جاؤں۔نفس خود بخود عادی ہوتا جائیگا۔

جواب۔بہت مبارک ہے اور انشاء اللہ نافع ہوگا۔(الامداد ربیع الاول 32‘ص 174)

اطلاع حالت کا نافع ہونا

حال: اس نالائق غلام سے ایک بہت بڑی خطا یہ ہوئی ہے کہ جب سے حاضر خدمت

ہوا ہے صرف ایک مرتبہ اپنا حال خدمت عالی میں عرض کیا ہے۔اس خطا کی نہایت ادب سے معافی چاہتا ہوں اور آئندہ کیلئے عہد کرتا ہوں کہ حالات سے جلد از جلد اطلاع دیتا رہوں گا۔حضوروالا کے کرم سے امید قوی معافی کی ہے۔آئندہ ایسی خطا نہ ہوگی۔

تحقیق۔ہاں اطلاع کرتے رہنا بے حد نافع ہے۔(الامداد ربیع الاول 36ھ ص176)

محبت شیخ طریق میں بے حد نافع ہے

حال: کل سے حضوروالا کی محبت کا بے حد غلبہ ہے۔دل چاہتا ہے کہ حضور پر سے اپنی جان قربان کردوں اور میرے بدن سے کھال اتار کر اگر اس کا جوتہ بنا کر حضور کے پائے مبارک میں پہنا دیا جائے تو دل ٹھنڈا ہو۔اب اپنے عشق ومحبت کو حضرت کی طرف نسبت کرنے کو دل چاہتا ہے۔یعنی اپنے کو عاشق کہوں اور حضرت کے اتباع کو باعث رضا خداوندی سمجھتا ہوں۔دل چاہتا ہے کہ تمام اقوال وافعال اور حرکات وسکنات میرے حضوروالا کے مطابق ہوجائیں اور قلب میرا حضور کے قلب کے مشابہ ہوجائے تاکہ میں وہی باتیں پسند کروں جو حضور کو پسند ہوں۔

تحقیق۔یہ محبت طریق میں بے حد نافع ہے۔(الامداد بابتہ ماہ ربیع الثانی 36ھ ص186)

شیخ کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا

حال: کل بعد نماز جمعہ سے یہ دل چاہ رہا ہے کہ میں حضرت کی خدمت میں ایک پگڑی پیش کروں اور حضرت والا اس کو اپنے سر مبارک پر باندھیں اور میں اپنی آنکھوں سے حضرت کے سر مبارک پر وہ پگڑی دیکھوں۔اس کی نسبت کیا ارشاد ہے کہ اگر اجازت ہو تو پیش کروں۔یہ خیال خود بخود دفعۃً پیدا ہوگیا ہے۔جو ارشاد ہوگا اس کے موافق تعمیل کرونگا۔

تحقیق: دو چار روز کے بعد اگر پھر تقاضا ہو تو بہت ہلکے داموں کی مضائقہ نہیں اور اگر تقاضا نہ رہے تو بتکلف نہ لایا جائے۔(الامداد بابتہ ماہ ربیع الثانی 36ھ ص190)

شیخ کے ملابس سے حصول برکات

حال: آج اہلیہ صاحبہ 6 بجے صبح رخصت ہوئیں۔یہ عجیب بات ہے کہ جس روز سے وہ یہاں تشریف لائیں تھیں قلب میں عجیب کیفیت سکون وانبساط اور اطمینان پیدا ہوا۔میں

نے اس کو خیال سمجھ کر التفات نہ کیا۔ ایک دن خواجہ صاحب نے بھی کہا کہ میری بھی یہی حالت ہے کہ مجھے اپنی حالت میں اس دن سے بڑا فرق محسوس ہوتا ہے۔

تحقیق: مقدمہ اولیٰ "قال اللہ تعالیٰ ھن لباس لکم وانتم لباس لھن"

مقدمہ ثانیہ۔ جس شخص سے دینی تعلق ہوتا ہے اس کے لباس سے عرفی جس کو زیادہ ملابست بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اول تو صرف جلد سے ہوتی ہے دوسرے زیادہ مدید نہیں ہوتی۔ برکت محسوس ہوتی ہے نتیجہ تو اس لباس شرعی سے جو کہ زیادہ ملابست رکھتا ہے۔ کیونکہ اول تو وہ باطن تک پہنچی ہوتی ہے۔ دوسرے مدید ہوتی ہے۔ برکت محسوس ہونا کیا بعید ہے اور میرا وجدان ومشاہدہ اس وقت تک یہ ہے کہ وہ خدا کی بندی بفضلہ تعالیٰ خود بھی بعض برگزیدہ صفات خاصہ سے موصوف ہے۔ تو اس صورت میں وہ سب جمع ہو گئے۔ (الامداد بابتہ ماہ جمادی الاول 36ھ ص 196)

آسانی کی درخواست فضول ہے

سوال۔ احقر بعارضہ ضعف دماغ علیل ہے تلاوت وذکر موقوف ہے۔ اللہ پاک کی یاد کرنے اور خصوص ذکر وتلاوت کے کرنے کو طبیعت بے حد چاہتی ہے۔

جواب۔ افسوس آپ نے بھی کوئی کام کی بات نہیں لکھی۔ یہ خوب فرمائش کی ہے کہ کوئی آسان یا دقیق طریقہ جس میں دماغی محنت نہ ہو بتلایا جاوے۔ تو کیا آپ کا یہ گمان ہے کہ آسان طریقہ کے ہوتے ہوئے اہل طریق بندگان خدا پر مصیبت ڈالتے ہیں۔ اگر یہ گمان ہے تو ایسوں سے پوچھنا ہی لاحاصل ہے اور اگر یہ گمان نہیں ہے تو اس فرمائش کے کیا معنی ہیں اس جہل کا علاج اور نیز طریقہ کی تعیین بدون پاس رہے ممکن نہیں آگے آپ کو اختیار ہے۔ اگر احقر سے آپ کی تسلی نہ ہو تو آپ کو خوشی سے اجازت ہے کہ جس شیخ سے چاہیں رجوع کریں۔ مگر خدا کیلئے وہ شیخ النار نہ ہوں شیخ النور ہوں۔ امید ہے کہ آئندہ کوئی فضول مضمون آپ کی طرف سے نہ آوے گا۔ ضروری خدمت سے عذر نہیں۔ (الامداد بابتہ ماہ رجب 36ھ ص 205)

شیخ سے حسن ظن کا نافع ہونا

حال: اس سے پہلے کے یعنی کل کے عریضہ میں میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا تھا

کہ حضور والا نے جو حسبنا اللہ کا پڑھنا بلاتعداد بتلایا ہے تو مجھے خیال ہی نہیں رہتا۔ بہت ہی کمی کے ساتھ کبھی کبھی جب یاد آ جاتا ہے تو پڑھ لیتا ہوں اور ہنوز وہ عریضہ حضور کی خدمت میں نہ پہنچا ہوگا کہ آج ہی بلا اختیار خود بخود قلب سے حسبنا اللہ جاری ہوگیا جس کی کہ زبان نے بھی شرکت کی۔ اب سوا اس کے کہ یہ حضور کی کرامت سمجھی جاوے اور کیا ہوسکتا ہے۔

تحقیق۔ آپ کو یہ حسن نافع ہوگا خواہ وجہ کچھ ہی ہو۔ (الامداد بابتہ ماہ رجب 36ھ ص 211)

ضرورت اتباع شیخ

حال: اب میں عجب معذوری کی حالت میں ہوں۔ اپنی بدقسمتی پر آنسو بہاتا رہتا ہوں۔ کہ کوئی صورت بہتری کی نظر نہیں آتی۔ قصد السبیل بھی آج ختم ہو چکی ہے۔ اصلاح الرسوم اور فروع الایمان زیر مطالعہ ہیں۔ ان کے مطالعہ سے طبیعت میں بہت کچھ اطمینان حاصل ہوا ہے لیکن بعض وقت پھر وہی ناامیدی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ کوئی مناسب علاج تجویز فرما دیا جاوے۔

تحقیق۔ کسی محقق صاحب حال وکمال سے تعلق راسخ کر کے اس کا اتباع کیا جاوے۔ (ص ۲۱۹)

اصول طریق جاننے کا مطلب

حال: آج ملفوظات حضرت کے نمبر 120 میں دیکھا کہ بدون اصول طریق کے جانے ہوئے فقط ذکر پر قناعت کرنے سے جمعیت حاصل نہیں ہوتی جس کے بغیر کوئی کام درست نہیں ہوتا۔

تحقیق: مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے سب اصول جان لے پھر ذکر شروع کرے بلکہ مطلب یہ ہے کہ کام کرتا رہے اور حالات سے اطلاع دیتا رہے۔ اس اطلاع ہی کے ضمن میں اصول کی تعلیم ہو جاویگی اور جتنے اصول معلوم ہوتے جائیں ان کی پابندی ہوتی رہے۔ (تربیۃ السالک۔ مطبوعہ الامداد بابتہ ماہ شعبان المعظم 1336ھ ص 225)

شیخ سے قرب وبعد میں فرق

حال: ایک عجیب بات اس وقت عرض کرتا ہوں کہ جب تک میں حضرت کی خدمت سے دور رہتا ہوں اکثر یہی حال جوش وغیرہ کا رہتا ہے اور جہاں سامنے گیا بس یہ معلوم ہوتا

ہے کہ جیسے کسی نے جلتی آگ پر پانی کا چھینٹا ڈال دیا۔ وہاں جا کر لذت تو بے حد رہتی ہے مگر یہ جوش و خروش طبیعت میں نہیں رہتا۔ نہ معلوم کیا بات ہے۔

تحقیق۔ بُعد میں شوق کا غلبہ ہوتا ہے۔ قرب میں انس کا وھذا ھو۔ "مقتضی سلامة الفطرة ویکون خلافه بعارض"۔ (تربیۃ السالک مطبوعہ الامداد ماہ رمضان المبارک 36ھ ص 238)

اتباعِ شیخ کے معنی

سوال۔ حضرت کی خدمت میں نہایت ادب سے اتنا عرض کرتا ہوں خدا کے واسطے صرف بارہ تسبیح کے ذکر کی خواہ جہر سے یا اخفا کے ساتھ مقررہ تعداد کی اجازت مرحمت فرما دیجئے۔ میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ ایسی جگہ ذکر کروں گا کہ کسی شخص کو اطلاع نہ ہوگی اور دل میں چلتے پھرتے ذکر خفی ہی جاری رکھوں گا۔ اگر حضور والا اجازت مرحمت فرما دیں گے تب بھی میں راضی ہوں چونکہ بہت دل بے قرار ہے اس لئے عرض کر دیا۔ آئندہ جو حضور کی مرضی ہو وہی درست ہے۔ مریض کا دل تو بد پرہیزیوں کو چاہا ہی کرتا ہے۔ لیکن طبیب اگر منظور کرے تو مریض کی موت ہی آجائے۔

جواب۔ جزاک اللہ اتباع کے یہی معنی ہیں اور یہی اتباع مفتاح نجاح وفلاح ہے۔ باقی میں آپ کو دوبارہ تمام کارخانہ کے افتتاح کی اجازت دے چکا ہوں۔

(تربیۃ السالک مطبوعہ الامداد ماہ رمضان المبارک 36ھ ص 245)

آثارِ عبدیت و سرایت سنت

حال: ہفتہ عشرہ سے قلب کے اندر از غیب یہ تقاضا شروع ہے کہ حالات باطنہ سے حضور کو مطلع کر کے علمی ترقی و عروج درجات باطنہ کی درخواست کروں۔ لہٰذا بہ تقاضائے مذکورہ کچھ جھوٹ موٹ عرض کرتا ہوں۔ اب یہ حالات جیسے ہوں مذموم ہوں خواہ محمود محض حضور کی توجہ انور فیض کے ثمرے ہیں ورنہ کیا ہستی بچہ شیر خوار کی بحر ناپیدا کنار میں غوطہ زنی کرے۔ جزاک اللہ آمین ثم آمین۔ بفضلہ تعالیٰ وبدعائے حضور طبعاً عبادت کی رغبت و معصیت سے نفرت پیدا ہوگئی۔ ادنیٰ سے ادنیٰ معصیت کو سبب پرسش و ادنیٰ خیر کو موجب نجات معلوم کر لیا۔ گو ہر لحظہ غفلت و معصیت ہی میں گزرتا ہے۔ قلب ذکر سے بے حد مانوس ہو گیا۔ اب زیادہ دیر تک

مہلت نہیں دیتا۔ بیداری میں دس پانچ منٹ بھی غفلت قلب پر گراں ہے۔ دیر تک کسی دوسری طرف متوجہ ہونے سے اضطراب شروع ہوجاتا ہے اور یوں ہی بحالت غیر مشغولی ملکہ یادداشت کے اعتبار سے ذکر و مذکور کے ساتھ ایک خاص تعلق ولگاؤ رہتا ہے۔ مشغولی میں نہ تنگی ہوتی ہے نہ طبیعت اکتاتی ہے۔ پوری جمعیت رہتی ہے۔ ذوق وشوق سوز وگداز سرور ومستی علم ویقین رضا وتسلیم انس ومحبت میں ترقی محسوس ہے۔ تصور اسم ذات کا رہتا ہے۔ وساوس وخطرات کو اسی تصور سے دفع کرتا رہتا ہوں۔ مطلوب محض ذات حق ہے صفات پر چنداں نگاہ نہیں۔ ذکر حبیب کے سامنے جملہ لذات دنیا پر خاک ڈالتا ہوں۔ لغو وفضول گوئی پر ندامت ہوتی ہے۔ سکوت وخلوت محبوب ہے۔ شرکت مجمع وجماعت سے تو قطعاً بزور روک دیا گیا۔ بسط کو غلبہ ہے ضبط پر بآسانی قدرت ہے۔ نیستی وپستی کا یہ غلبہ ہے کہ اگر اختیار ہو تو از خود زمین میں دھنس جاؤں۔ دعویٰ کا وہم تک بھی نہیں ہوتا۔ دل میں یہی بات گڑی ہے کہ اس پرسش پر صاف یہی کہہ دوں گا کہ الٰہی سراپا تقصیر وار ہوں اور بالکل مفلس، میرے پاس جز امید مغفرت اور کچھ بھی نہیں۔ کشف وکرامات نگاہ میں ہیچ بے قدر ہیں۔ خلوت سے زیادہ خدمت ہی پسند ہے۔ اسی کی توفیق کی درخواست سے ہجر یار سے دل بے قرار ہے۔ زندگی سے جی بیزار ہے۔ دنیا بلا وقیدسی لگی ہے۔ اس سے جلد چھوٹنے کی تمنا ہے۔ اصلی وطن کی رغبت ہے۔ یہاں کی بود وباش سے سخت بیکلی ہے۔ ولولہ شوق ہجرت سے قلب لبریز ہے۔ مدینہ طیبہ میں مرنے کی ہوس ہے۔ بلا ومصیبت میں تشویش وپشیمانی نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ گاہے تو اس کی طلب پیدا ہوجاتی ہے۔ ادنیٰ وضروری تعلق بھی گراں ہے حتیٰ کہ جامہ تن بھی بار ہے۔ اہل دنیا سے پوری فراغت حاصل ہے۔ نہ کسی سے خوف ورجا ہے۔ نہ کسی کے مدح ومذموم کی پرواہ مت وتقویت میں افزائش ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ ہے۔ ہر صورت میں ان کو اپنا شفیق ہی جانتا ہوں۔ بس ختم ہوئی احقر کے تکلف وریا کی تحریر جو حالات قابل اصلاح ہوں امید کہ ان کی اصلاح فرمائی جاوے۔ ع

ما حال دل را بایار گفتیم   نتواں نہفتن درد از طبیباں

امید کہ دعائے ترقی وتوجہ باطنی سے ہمیشہ ہمیشہ یاد فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو مقام اقرب عطا فرمادیں۔ آمین۔ فقط ہاں ہر چند احقر وساوس نفسانی سے بالکل بے پرواہ ہے مگر

تاہم اس ملعون کے نیت وارادوں سے گاہے سخت تکلیف و پریشانی ہوتی ہے۔
تحقیق۔ ماشاء اللہ حالات رفیعہ ہیں۔ سب کا حاصل عبدیت خالصہ وسرایت سنت ہے۔ مبارک ہو۔ (تربیۃ حصہ ششم 36ھ ص 14)

شیخ سے قرب روحانی کی صورت حال

حال: میں ایک غریب شخص ہوں حضور کی تصانیف کے مطالعہ سے اشتیاق دیدار کا ہوا۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپ کے دیدار سے مشرف کر دیا۔ میں ارادہ مکان جانیکا رکھتا ہوں۔ پھر حضور کی خدمت میں آنیکی توقع نہیں کیونکہ راہ خرچ آمدورفت کا چھبیس روپے ہے۔ علاوہ اس کے خوراک' اس خیال سے دل پر نا امیدی چھا جاتی ہے۔ حضور میرے حق میں جو بہتر ہو تجویز کریں۔
تحقیق: دوری جسمانی مضر نہیں اور قرب روحانی اس طرح رہتی ہے کہ ہمیشہ اطلاع حالات واتباع تعلیمات کا التزام رکھا جائے۔ (تربیۃ السالک حصہ ششم ص 27)

صحبت شیخ نافع ہے گو کام تھوڑا ہو

حال: تخمیناً بیس روز سے ایسی طبیعت کمزور ہے کہ معتدبہ محنت نہیں ہوسکتی۔ اتفاق سے میری تمام مشاغل دینی ودنیوی سب کے سب دماغی ہیں۔ اس لئے معدہ ودماغ دونوں میں فتور محسوس ہوتا ہے اور بعض اوقات تکلیف ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے عریضہ روانہ کرنے میں عرصہ مدید ہوگیا۔ خصوصاً ایسے وقت میں کہ بجائے حال کے بدحالی ہو رہی ہے۔
تحقیق: دلگیر نہ ہونا چاہئے ایسے عوارض سب کو پیش آتے ہیں جن سے انشاء اللہ تعالیٰ کچھ ضرر نہیں۔ المعذور ماجور لا مازور' ضعف دماغ کو مانع تشریف آوری نہ قرار دیا جائے۔ اگر کام بھی زیادہ نہ کیا جائے پاس رہنا بھی نافع ہے۔ بنفع معتدبہ۔ (حصہ مذکور 28)

ابتداء نسبت کی علامت

حال: آج کل احقر کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ احقر کے دل میں کوئی نئی بات پیدا ہوگئی ہے جس کی وجہ سے یاد الٰہی ہر وقت دل میں رہتی ہے۔ کسی وقت ذہول نہیں ہوتا ہے۔
تحقیق۔ ابتداء ہے نسبت کی مبارک ہو۔ (حصہ مذکور ص 54)

حال: معمول شب بارہ تسبیح و دن بارہ ہزار اسم ذات کیفیت کل صبح سے ایک حالت طاری تھی جس کو بعینہ قلمبند کرنا مشکل ہے۔ مگر تمثیلاً عرض کرتا ہوں کہ دنیا میں اگر کسی سے تعلق اور لگاؤ ہوجائے اس وقت اسی کی طرف ہر وقت خیال لگا رہتا ہے۔ اس کی رضامندی کی دھن اور ناراضگی کا ہر وقت خیال رہتا ہے۔ اس ماجرہ کے علاوہ کوئی دوسرا خیال یا کوئی دوسری بات جس کو اس محبوب سے کوئی تعلق نہ ہوتو وہ خیال و بات بری معلوم ہوتی ہے اور طبیعت میں ایک قسم کا تکدر پیدا ہوتا ہے اور اسی وقت اس محبوب کی طرف طبیعت کا رجوع ہوتا ہے۔ اسی طرح میری حالت ہو رہی ہے کہ ایک قسم کا ایسا تعلق معلوم ہوتا ہے کہ ہر وقت اسی طرف خیال کے رہنے سے دل میں سکون و راحت محسوس ہوتی ہے۔ اگرچہ اس حالت میں ایک قسم کا ثقل بھی ہے مگر اس ثقل سے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ بلکہ راحت و چین ہے اور اگر کوئی چیز مخالف اس خیال کے پیش آتی ہے تو نہایت تکدر ہوتا ہے اور فوراً اسی خیال کی طرف توجہ ہوجانے سے سکون و راحت ہوجاتی ہے یہ حالت کل کی تھی آج بعد تہجد بمع اس حالت کے ایک امر پیدا ہوا کہ عالم میں خداوند تعالیٰ جل جلالہ ہی موجود ہیں۔ ماسوائے پروردگار کے سب مظاہر ہیں اور پروردگار ظاہر ہے اور اس کی مثال یوں سمجھ میں آئی کہ جیسے بجلی گھر میں سب روشنیوں کا مجمع ہوتا ہے اور جس کسی لالٹین کو روشنی ملتی ہے وہ اسی مجمع سے ملتی ہے یہ بالکل سیاہ ہی سیاہ ہے اور جب اس مجمع والا اس روشنی کو بند کردیتا ہے تو سب لالٹینیں سیاہ ہوجاتی ہیں تو دیکھنے والا جب لالٹین کو روشن دیکھتا ہے تو سمجھتا ہے کہ یہ روشنی اس کی نہیں ہے بلکہ اس کارخانہ بجلی سے آرہی ہے۔ یہ سب لالٹین مظاہر اس مجمع روشنی کے ہیں۔ مثلاً کفار صفت مضل کا مظہر ہیں اور مومنین صفت ہادی کے مظہر ہیں اور نیز صبح سے پستی و نیستی بہت غالب ہو رہی ہے۔ جو ہوشیاری سابق میں تھی بالکل معدوم ہے اور جو کوئی کام دیکھتا ہوں یا کرتا ہوں تو یوں سمجھ میں آتا ہے کہ سب امور کے کرانے والا تو اللہ تعالیٰ ہے فقط انسان کو ایک واسطہ قرار دیا ہے۔

تحقیق۔ الحمدللہ نسبت باطنیہ و حالت فنا و توحید شروع ہوئی۔ اللہ تعالیٰ تکمیل فرما دے۔ (حصہ مذکور 27)

برکات صحبت

حال: حضرت کی خدمت بابرکت میں آنے سے پہلے کسی کیلئے دل میں بغض تھا کسی کیلئے محبت تھی جب کبھی ان لوگوں سے کوئی یاد آتا تھا کسی کیلئے دل میں محبت معلوم ہوتی تھی کسی کیلئے

بغض معلوم ہوتا تھا۔اب دل میں ان باتوں کا پتہ ہی نہیں۔یوں معلوم ہوتا ہے کہ دل میں جتنی جگہ ہے سب کو اللہ تعالیٰ کی یاد اور محبت نے گھیر لیا ہے۔ تحقیق۔مبارک ہو۔(حصہ مذکور 54)

اجازت بیعت

حال: احقر کا حال یہ ہے کہ آج کل جب کبھی گھر سے خط آتا ہے اس میں کوئی غمی یا خوشی کی خبر ہوتی ہے۔یا اور کوئی غمی یا خوشی کی خبر سناتا ہے تو جس وقت سنتا ہوں اس وقت قلب پر کچھ اثر ہوتا ہے۔بعد میں بالکل اس طرف کچھ خیال ہی نہیں رہتا ہے دل پر ایک اطمینان اور سکون ہر وقت رہتا ہے۔خیال ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رہتا ہے بعض وقت ذکر کی حالت میں کسی اعضاء میں حرکت محسوس ہوتی ہے۔دیگر عرض یہ ہے کہ احقر کو والدین آج دو سال سے بلا رہے ہیں حتیٰ کہ رمضان شریف سے پہلے جب میں یہاں آیا تو تین چار خط متواتر آئے کہ جلدی آؤ اور بہت مجبور کر ڈالا تھا۔مگر میں نے سب کے جواب میں یہی لکھا کہ جب تک میں یہاں حضرت کی خدمت میں چھ سات مہینہ نہیں رہوں گا میں ہرگز نہیں آسکتا۔اس پر وہ لوگ خاموش ہو گئے تھے۔اب پھر خطوط آنے لگے۔کہ جلدی آجاؤ بجائے چھ سات مہینہ کے آٹھ مہینے ہو گئے۔اب تمہیں کچھ عذر باقی نہیں رہا۔آج راہ خرچ بھی آ گیا۔بلانے کی وجہ یہ ہے کہ میرے بڑے بھائی صاحب کی شادی کرانی چاہتے ہیں مگر وہ بغیر میرے جانے کے شادی کرتے نہیں۔گو حضرت کسی کو مشورہ دیتے نہیں مگر میں امید کرتا ہوں کہ بندہ کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ کر کے مشورہ دیکر ممنون فرمائینگے۔

تحقیق: سب حال پڑھا دل خوش ہوا۔انشاء اللہ تعالیٰ روز بروز ترقی ہوگی۔اب چونکہ بعد جسمانی مضر نہ ہوگا۔اس لئے وطن جانا مصلحت ہے اور میں بنام خدا آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ اگر کوئی طالب صادق اللہ تعالیٰ کا نام اور راستہ پوچھے یا بیعت بھی ہونا چاہے اس کی درخواست منظور کر لیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ سے مخلوق کو نفع ہوگا اور یہ بھی اجازت دیتا ہوں کہ اس اجازت کی اطلاع اپنے خاص خاص محبین کو کر دیں۔(حصہ مذکور ص 74)

طالب کا ثمرات کو خود تجویز کرنا خلاف ادب ہے

حال: جس وقت بندہ دورہ پڑھتا تھا۔ایک رات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب

میں دیکھا تھا اس وقت بہت عمدہ حالت تھی اور اب کم ہوگئی۔ اب جی چاہتا ہے کہ پھر زیارت سے مشرف ہوں اور اس وقت ذوق وشوق الٰہی پیدا ہو جائے۔ لہٰذا دل بہت متفکر ہے۔

تحقیق۔ آپ ثمرات اور ان ثمرات کے طرق کو خود تجویز کرتے ہیں تو پھر آپ خود ہی شیخ ہیں۔ پھر ہم ناکاروں کی طرف کیوں رجوع کرتے ہیں۔ (حصہ مذکور ص 77)

بیعت بدون مناسبت نافع نہیں

حال: نہایت ادب سے عرض ہے کہ اگر حضرت کے خلاف مرضی نہ ہو نیز بندہ کے حق میں مضر نہ خیال فرمایا جاوے تو فقط تبرک اور پورا تعلق پیدا ہونیکے واسطے بیعت سے مشرف فرمایا جاوے۔ شاہان چہ عجب گر نبوازند گدارا۔

تحقیق: بدون مناسبت بیعت نافع نہیں اور آپ کو ابھی مناسبت نہیں ہوئی اوپر کی درخواست اس کی دلیل ہے اور نیز آئندہ مضمون بھی۔

حال: اگر خلاف مرضی تو نہیں بلکہ یہ وہ بھی اگر مرضی ہو تو زبانی کچھ نصیحت وغیرہ جو طبیعت چاہے فرما کر مشرف فرمایا جاوے۔

تحقیق: یہ بھی دلیل ہے عدم مناسبت کی میری روزمرہ کی تفہیمات مفصلہ کے بعد بھی اس مبہم ومجمل درخواست کی ضرورت رہی۔

تحقیق: بیعت و مفصل تعلیم موقوف ہے مناسبت وصحبت پر وہ ابھی حاصل نہیں۔ اسکے حصول کے منتظر رہے گا۔ باقی مجمل تعلیم غائبانہ بھی ممکن ہے۔ فی الحال آپ قصد السبیل پر اور ادمیں اور تبلیغ دین پر معالجات امراض نفسانیہ میں عمل شروع کیجئے اگر مجھ کو حالات سے اطلاع ہوتی رہے گی۔ سلسلہ تعلیم کا جاری رکھوں گا۔ بشرطیکہ یہ خط بھی ہمراہ آئے۔ تہجد بعد نماز عشاء پڑھیے۔ حسن پرستی کے متعلق یہ سوال ہے کہ میلان میں تو اختیار نہیں لیکن عمل میں تو اختیار ہے۔ پھر کیوں نہیں ترک کرتے۔ (حصہ مذکور ص 77)

وجہ ضرورت شیخ اور شیخ کے پاس قیام کی شرط

حال: جناب عالی کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ مسکین کی اصل زبان آردی ہے۔

اب مسکین نے عربی کتابیں شروع کر کے فقہ میں کنز و شرح الوقایہ و فرائض شریفہ و تفسیر جلالین، و مشکوٰۃ شریف پڑھی ہیں اور باقی اپنی استعداد کے موافق کتب کا مطالعہ کرتا ہوں اور احیاء العلوم کسی قدر استاد سے پڑھی ہے اور بقیہ کا خود ہی دو تین بار مطالعہ کیا ہے۔ اب مجھ کو سلوک کی کتابیں دیکھنے کی خواہش ہوئی کہ مفاخر العلیہ لابن عباد الشاذلی و حکم لابن عطاء اللہ السکندری والتنویر فی اسقاط التدبیر و لطائف المنن للشعرانی وغیرہ کتب کا مطالعہ کرتا ہوں۔

تحقیق: آپ کے حالات سے دل خوش ہوا۔ میں صاحب کمال نہیں ہوں اور خدمت سے انکار نہیں لیکن آنکی شرط ہے وہ یہ کہ چند روز تک جو میں کہوں سنتے رہیں کوئی سوال نہ کریں اور میرے اقوال میں غور کیا کریں۔ پھر بولنے کی اجازت ہے۔

طریق میں تفویض شرط ہے

حال: خدا جانے کیوں مجھے معارف لدنیہ و مکتوبات امام ربانی وغیرہ یا مکتوبات حضرت مولانا شاہ خلیل الرحمٰن قدس سرہٗ وغیرہ زیادہ پسند آئے۔ اسی وجہ سے نقشبندیہ خاندان سے ایک خاص انس پیدا ہو گیا ہے۔ لہٰذا جناب عالی سے گزارش ہے کہ اگر کوئی صورت فلاح دارین کی بوسیلہ جناب اقدس ہو سکتی ہے تو دریغ نہ فرمائیں اور سلسلہ نقشبندیہ میں باللہ و بالرسول اس ناچیز کو شرف بیعت سے مشرف فرمائیں۔

تحقیق: مجھ کو تخصیص کے ساتھ خدمت کرنے سے عذر ہے۔ نیز ایسی تخصیص خلاف تفویض ہے اور تفویض ہی اول شرط ہے طریق کی۔ (حصہ مذکور ص 111)

محبت شیخ کا واسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے

حال: حضرت والا اتباع سنت کا بہت ہی اہتمام رکھتا ہوں۔ اگر ذرا سی خلاف سنت کوئی بات ہو جاتی ہے تو دل میں کھٹک جاتی ہے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایسی نہیں معلوم ہوتی جیسی جناب کی معلوم ہوتی ہے۔ بعض اوقات اس سے بہت قلق معلوم ہوتا ہے۔ اس کا کوئی طریقہ ارشاد فرمایا جائے۔

تحقیق: یہ محض شبہ ہی شبہ ہے واقع میں محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زیادہ ہے۔ خود مجھ

سے محبت ہونے کا واسطہ حضور ہی کا تعلق ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو اتباع سنت کی یہ کیفیت کیوں ہوتی۔ باقی یہ کہ منشا اس شبہ کا کیا ہے۔ سو حقیقت یہ ہے کہ بعض امور میں بعض خواص طبعیہ ہوتے ہیں چنانچہ قرب جسمانی واختلاط حسی میں طبعی خاصیت ہے۔ عزام وولولہ کی جو کہ محبت مامور بہا سے ایک امر زائد ہے اور بفضلہ تعالیٰ حب مامور بہ حضور ہی کے ساتھ زیادہ ہے۔ (حصہ مذکور ص 2)

حب خدا اور رسول و شیخ کیلئے دعا کرنا

حال: حضرت بعد نماز کے جو میں حب خدا اور حب رسول اور حب شیخ کیلئے دعا کرتا ہوں اس میں کوئی خرابی ہو تو مطلع فرمادیں۔

تحقیق: حدیث میں منصوص ہے اللھم ارزقنی حبک وحب من یحبک پس دعا عین سنت ہے۔ (حصہ مذکور 5)

رسالہ الیم فی السم در طریق سلوک

یہ ایک خط کا جواب ہے جس میں ایسا وظیفہ یا طریقہ پوچھا گیا تھا جس سے طاعات میں ترقی اور معاصی سے اجتناب میسر ہو۔ اس کا جواب حسب ذیل دیا گیا۔ طاعات اور معصیت دونوں امر اختیاری ہیں جن میں وظیفہ کو کچھ دخل نہیں رہا۔ طریقہ سو طریقہ امور اختیاریہ کا بجز استعمال اختیار کے اور کچھ بھی نہیں۔ ہاں سہولت اختیار کیلئے ضرورت ہے۔ مجاہدہ کی جس کی حقیقت ہے مخالف (بمعنی مقاومت) نفس اس کو ہمیشہ عمل میں لانے سے بتدریج سہولت حاصل ہو جاتی ہے۔ میں نے تمام فن لکھ دیا۔

نوٹ:۔ آگے شیخ کے دو کام رہ جاتے ہیں ایک بعض امراض نفسانیہ کی تشخیص۔ دوسرے بعض طرق مجاہدہ کی تجویز۔ جو کہ ان امراض کا علاج ہے۔

رسالہ الطم فی السم در ماہیت اصلاح

(جو ایک صاحب کو بطور خط لکھا گیا تھا) غیر اختیاری کے درپے نہ ہونا اختیاری میں ہمت کرنا اس میں جو کوتاہی ہو جاوے اس پر استغفار اور اس کا تدارک اور توفیق کی دعا کرنا یہی اصلاح ہے۔ فقط (تربیت از النور ماہ رجب 48ھ ص 591)

اصلاح اعمال کا بیعت وذکر وشغل سے مقدم ہونا

حال: خادم کو بیعت سے مشرف فرما کر معرفت الٰہی کی تلقین فرمائی جاوے۔
تحقیق: بیعت وذکر وشغل سے مقدم اصلاح اعمال ہے جس کا طریقہ معلوم کرنے کیلئے کم ازکم میرے چالیس پچاس مواعظ اور رسالہ اصلاح الرسوم وآداب المعاشرت وتہذیب السالکین کا مطالعہ ضروری ہے اور بدون اس کے ذکر وشغل سب بیکار ہے تو اول اس سے فراغت کر لیجئے۔ کام تربیت سے اچھا ہوتا ہے ورنہ جس مکان کی بنیاد خام ہوگی۔ مکان جلد منہدم ہو جائیگا۔ اس پر نہ طالبوں کو نظر ہے نہ مشائخ کو اس لئے نفع نہیں ہوتا۔ (النور ص 2)

ضرورت اطلاع حالات واتباع شیخ

حال: اور خادم کے اکثر حالات کی تحقیق مواعظ اور تربیۃ السالک میں ملتے ہیں۔ ان حالات کی بھی حضرت کو اطلاع دینا ضروری ہے یا نہ۔
تحقیق: یہ مناسب ہے کہ اپنے اس حال کو معہ تحقیق مواعظ وتربیت کے نقل کر کے اطلاع دیں تا کہ اگر کسی خصوصیت کے اقتضاء سے اس میں کچھ کمی بیشی قابل تنبیہ ہو تو متنبہ کر دیا کروں۔
حال: حضرت کوئی تدبیر ایسی بھی نکل آئے تو کیا اچھا ہو کہ میرا بھی کام بن جائے۔
تحقیق: کام کرتے رہیں اور خبر دیتے رہیں یہی راستہ ہے پہنچنے کا اسی سے سب پہنچے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پہنچا دے گا۔ (النور صفحہ 23)
حال: یہ پریشانی ہے کہ میرے اندر ایک وحشت کا بھی مرض ہے ایک کام دیر تک کرنے سے گھبرا جاتا ہوں۔ پڑھانے میں ایک تو مختلف اسباق ہونے کی وجہ سے تجدد رہتا تھا۔ دوسرے برسوں سے اس کی عادت پڑ گئی تھی۔ اس وجہ سے اس سے دل نہیں ملول ہوتا تھا۔ مگر ذکر میں تھوڑی دیر کے بعد دل گھبرانے لگتا ہے۔ پھر ہمت کمزور۔
تحقیق: اگر قوت کمزور نہیں تو ہمت تو ارادہ کا نام ہے۔ جس کا فوری کرنا فعل اختیاری ہے اور گو گھبرانا اختیاری نہیں اس لئے اس کا رفع بھی اختیاری نہیں مگر اس کے مقتضاء پر عمل نہ کرنا اور کام پورا کر لینا تو اختیاری ہے بس اسی پر فضل ہو جاتا ہے تربیۃ السالک کا مطالعہ اس اصل کی شرح کر دے گا۔

حال: اور کبھی کبھی خواب سے دل میں فرحت بھی ہوتی ہے کہ یہ اچھا ہوگا۔
تحقیق: یہ خیال صحیح ہے حدیث شریف میں اچھے خواب کو بشارت فرمایا ہے۔
حال: بہر حال حضور کو عرض حال کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور اکثر گناہ سے طبیعت رکتی رہتی ہے۔
تحقیق: یہ علامت ہے قلب کے روبصحت ہونے کی اس عادت کو ترک نہ کریں۔
رجب 34ھ (النور محرم 1342ھ ص 227)

حال: حضور نے سفر سے اجتناب کیلئے فرمایا تھا لیکن بصورت مجبوری ایک سہ چار روزہ سفر کرنا پڑا۔ شرکت نکاح ہے۔ صاحب نکاح مجھ سے ناراض تھے۔ میرے نہ جانے سے تمام ناراضگی مجھ پر آتی ہے اور میں ناراض نہ تھا۔ ادھر انتظام میں بھی کچھ خدمت بندہ سے متعلق ہے۔ جناب بھی دعا کے ساتھ اجازت عنایت فرمائیں۔ اس کی برکت سے اور ہمت بھی کروں گا۔ انشاء اللہ کام میں حرج نہ آئیگا۔
تحقیق: اجازت وممانعت کرنے والا میں کون ہوں۔ مگر رائے میری اب بھی نہیں بدلی۔ ان کا شبہ ایک کارڈ سے رفع ہوسکتا ہے۔ یعنی طریق رفع کا یہ ہے۔ اگر یہ طریق ان کیلئے کافی نہ ہوتو آپ پر کیا ملامت ہے۔ البتہ اگر ان سے اندیشہ ضرر ہوتو اور بات ہے۔ رہا خدمت انتظامی سو خود وہ انتظام ہی فضول ہے۔ آئندہ آپ کو اختیار ہے۔ طبیب صرف مریض کی خواہش سے نسخہ نہیں بدلتا۔ (النور رجب 46ھ)

حال: بعض مرتبہ ذکر کرتے وقت ایسی حالت ہوتی ہے کہ اپنے پاس والوں کی آواز بھی نہیں سنائی دیتی ہے یہ کیا بات ہے۔
تحقیق: ایسا استفہام خلاف ادب ہے۔ طالب کے دو کام ہیں۔ ایک اطلاع حالات دوسرا تحقیق اعمال کہ کیا عمل کروں۔ (النور رجب 1346ھ)

حال: عظامی نامہ جواب عریضہ فدویہ بدین ارشاد صادر ہوا کہ معمولات کے ساتھ حالات بھی لکھا کرو۔ ابتداء میں کچھ خواب کا حال لکھا گیا تھا۔ اب اس کا جواب یہ ملا کہ ہم کو تعبیر خواب سے مناسبت نہیں ہے۔ اس سبب سے کچھ حالات تحریر کرنیکی جرأت نہیں ہوئی۔

تحقیق: کیا حالات خواب ہی میں منحصر ہیں۔ بیداری کے کچھ حالات نہیں ہیں۔ کیا بیہودہ عذر ہے۔ (النور شوال 1346ھ)

سوال۔ ایک صاحب نے وساوس سے اپنی پریشانی لکھی اور وہ وساوس بھی اس شان کے تھے کہ جیسالا اور یہ کی حالت ہے۔ کہ شاک وشاک فی انہ شاک۔ ان کو حسب ذیل جواب دیا گیا۔

جواب۔ مجھ کو اس باب میں بحمد اللہ اتنا کافی تجربہ ہے کہ شاید کسی کو ہو اس تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ یہ سب وسوسے ہیں اور اس کے وسوسے ہونے نہ ہونے میں جو شک پیدا ہوتا ہے وہ بھی وسوسہ ہے۔ اگر میرے صاحب تجربہ ہونے میں شبہ پیدا ہو وہ بھی وسوسہ ہے۔ بالکل پرواہ نہ کی جائے۔ میری تقلید کر لی جائے۔ اس میں طریق نجات تقلید ہی ہے۔ تحقیق مضر ہے۔ یعنی تکلیف دہ ہے۔ مگر گناہ اس میں بھی نہیں۔

مجاز کا خدمت دین سے پہلوتہی کرنا

سوال۔ اگر اپنے اندر قوت خدمت دین کی پائے اور بوجہ اس کی کہ وہ اپنے تک نااہل جانتا ہے اور خیال فتنہ میں مبتلا ہونے کا ہے تو ایسے حال میں اس کی پہلوتہی سے عنداللہ ماخوذ تو نہیں ہوگا۔

جواب۔ نہیں جبکہ دوسرے اہل کام کرنے والے ہوں۔

کسی کا بدون اجازت شیخ تعلیم کرنے میں مجاز ہونا

سوال۔ حضرت کا ایک ملفوظ اس طرح یاد ہے کہ اگر کسی وجہ سے شیخ اجازت نہ دے اور مرید اپنے اندر اہلیت پائے تو تعلیم کا مجاز ہے۔ یہ شیخ کی حیات میں یا بعد۔

جواب۔ حیات میں جب اس سے اطلاع کر کے اذن لے سکتے ہیں تو بدون اس کی اجازت کے ضرورت کیا پڑی۔

سوال۔ اور اس کی اہلیت کی معیار کیا ہے۔

جواب۔ ذوقی امور بیان میں نہیں آتے۔ جب ایسا ہوتا ہے اور قلب بھی سلیم ہو خود ایسا قلب شہادت دینے لگتا ہے اور قلب سلیم ہوتا ہے شیخ کامل کے اثر میں رہ کر تربیت پانے سے۔

سوال۔ اور یہ جان کر بھی اس کام کو انجام نہ دے تو ماخوذ عنداللہ تو نہ ہوگا۔

جواب۔ نہیں جب کہ دوسرا اہل ہو۔ (النور صفر 1340ھ)

حصول اجازت کیلئے شرط

تحقیق: بہت اچھا حصول اجازت کیلئے جیسے حصول نسبت شرط ہے ایک یہ بھی شرط ہے کہ وہ شخص طرق تربیت واصلاح سے واقف ہو جائے۔ تاکہ طالبین کی خدمت کر سکے۔

طالب کو رائے دینے کا حق نہیں

حال: حضرت اگر میرے لئے کوئی تدبیر امالہ کی مناسب ہو تو وہ ارشاد فرمائی جائے۔

تحقیق: مریض کو رائے دینے کا کچھ حق نہیں۔ ورنہ وہ طبیب ہوگا۔

حال: میں نے حضرت کی اس ابتلاء کے متعلق جہاں تک تحریرات دیکھی ہیں یہ یاد پڑتا ہے کہ وہ سب ازالہ کی ہیں۔ تحقیق۔ "بل کذبوا بمالم یحیطوا بعلمہ ولما یاتھم تاویلہ"

حال: اس سے خیال ہوتا ہے کہ شاید امالہ کی تدبیر میں مفاسد کا بھی احتمال ہے۔

تحقیق: طالب کا خیال ہی کیا۔ کیا پدی کیا پدی کا شوربا۔

حال: حضرت میرے لئے حضرت کی دعا اور توجہ کی نہایت ضرورت ہے۔ اگر کوئی تدبیر ہو جس سے حضرت مہربان ہو جائیں تو ارشاد فرمائیں۔

تحقیق: "لم الھم ما اردتم بہ"

حال:

تو چنیں خواہی خدا خواہد چنیں می دہد یزداں مراد متقیں

مراد ما ہمہ موقوف یک کرشمہ تست ز دوستان قدیم ایں قدر دریغ مدار

تحقیق۔ عدم دریغ کو دریغ سمجھ لینے کا کیا علاج

حال: اوراد و وظائف ذکر وغیرہ جیسا کہ آں جناب نے ارشاد فرمائے تھے یا بذریعہ قصد السبیل حکم فرمایا تھا۔ بحمد اللہ جاری ہیں کوئی مراقبہ تحریر فرمادیجئے جو باعث تسکین دل بے قرار ہو۔ طبیعت گھبرایا کرتی ہے جس کیلئے ایک مرتبہ اور بھی عرض کر چکا ہوں۔ برائے خدا کوئی تدبیر فرمائیے۔

تحقیق: مراقبہ کا مناسب یا نافع ہونا یا گھبراہٹ کو مرض سمجھنا اور اس کی تدبیر مراقبہ کو

تجویز کرنا اپنی رائے سے اس کا آپ کو کیا منصب حاصل ہے۔ کیا یہ ایسا ہی نہیں کہ مریض طبیب سے کہے کہ میرے لئے کوئی سہل تجویز کر دو۔ تو ایسا شخص خود طبیب ہوا۔ مریض کیا ہوا۔ پھر بڑا کام تو مرض ہی کی تشخیص ہے۔ باقی تشخیص کے بعد تجویز یہ تو کتابوں سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جب مرض ہی کی تشخیص کر لی تو کتابوں میں تدبیر مل جائے گی۔ طبیب اور پیر سے رجوع فضول ہے۔ باطنی احوال کے ساتھ اور سوال نہ چاہئے۔ (النور رجب 1340ھ)

شیخ کے سوائے معمولات پر دوسرے کو اطلاع نہ دینا

سوال۔ بعض دوست آپس میں پوچھتے ہیں اکثر تم کیا کرتے ہو۔ آج کل ایک دوسرے سے اپنے معمولات بیان کرتے ہیں۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ اپنے معمولات کسی کو نہ بتلانے چاہئیں۔

جواب۔ نہ بتلانا چاہئے۔ (النور شعبان 1340ھ)

سوال۔ دیگر آنکہ مبتدی سالک کو اپنی کوئی حالت یا خواب بجز شیخ کے کسی معتمد یا غیر معتمد سے بیان کرنا چاہئے یا نہیں۔

جواب۔ ہرگز نہیں۔ (النور ربیع الاول 1345ھ)

حال: ان ہی یار طریقت صاحب نے فرمایا تھا کہ حضرت مولانا مدظلہ سے دوازدہ تسبیح کی اجازت لیکر شروع کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ رضا و محبت الٰہی کے منازل جلد طے کرو گے۔ بندہ ڈرتے ڈرتے طلب اجازت کی استدعا کرتا ہے۔ اگر مناسب حال ہو۔ ورنہ اپنی جہالت اور قصور فہم کو اس غلط خیال کا باعث قرار دیکر استدعا عفو قصور کرتا ہے۔ ''والکاظمین الغیظ والعافین الآیہ''۔

تحقیق: ان کو منع کر دیجئے کہ مشوروں سے معاف کیجئے۔ مجھ کو گراں گزرا۔ پس اپنے معمولات لکھ دیا کیجئے جو مناسب ہوگا تعلیم کیا جائے گا۔ (النور جمادی الاولیٰ 1345ھ)

پیر کو بواسطہ سلام پیام نہ پہنچانا اور ادب کا مدار عرف پر ہونا

سوال۔ النور کو بھی دیکھتا ہوں۔ اس میں حقوق پیر کے متعلق نمبروار چند امور شمار کئے گئے ہیں۔ اس میں دو نمبر احقر کے خیال میں نہیں آتے ایک تو یہ کہ پیر کو بذریعہ کسی کے سلام و پیام نہ پہنچائیں۔ حدیثوں سے اس کا ثبوت ہوتا ہے۔

جواب۔ حدیث سے جواز ثابت ہوتا ہے نہ کہ وجوب اور مشائخ اس کے جواز کے منکر نہیں کہ حدیث سے معارضہ ہو اس کو خلاف ادب کہتے ہیں اور ادب کا مدار عرف پر ہے۔ اس لئے اختلاف ازمنہ سے وہ مختلف ہوسکتا ہے۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مزاح کرنا ثابت ہے اور اب بزرگوں کے ساتھ مزاح کرنا خلاف ادب سمجھا جاتا ہے۔ (النور شعبان 1340ھ)

پیر کی نشست گاہ کی طرف نہ تھوکنا

سوال۔ دوسرے یہ کہ پیر جس جگہ ہو اس طرف تھوک نہ پھینکے۔ اگرچہ اس وقت پیر موجود نہ ہو۔ حدیث لاتطرونی کے صریح مخالف ہے۔

جواب۔ اطراء کہتے ہیں حد شرعی سے تجاوز کرنے کو اگر کوئی شخص تادبا ایسا کرے مگر اعتقاد میں کچھ خلل نہ ہو تو وہ کس حد شرعی سے نکل گیا۔

شیخ کو ہدیہ دینے کے شرائط

حال: خدمت سے مدعا یہ تھا کہ اگر قبول کی جائے تو اپنی پاک اور طیب کمائی سے کچھ نہ کچھ جب جی میں جتنا آئے ارسال کیا کروں۔

تحقیق: اس میں یہ شرطیں ہیں۔ 1۔ پابندی نہ ہو۔ 2۔ اتنی مقدار نہ ہو جو طبیعت پر گراں ہو۔ 3۔ یہ غرض نہ ہو کہ میری توجہ بڑھے گی۔ (النور شعبان 40ھ)

حال: ایک بات قابل دریافت یہ ہے کہ بعض احباب جو کبھی کبھی کوئی چیز میرے لئے ہدیہ بھیج دیتے ہیں میں نے اپنے نفس کو طمع سے بچانے کیلئے ان کے ہدایا نرمی کے ساتھ واپس کرنے شروع کردیئے۔ چنانچہ ایک صاحب کا میرے نام خط آیا تھا کہ جب میں سہارنپور آیا تھا تو تجھ سے مجھے بہت راحت پہنچی تھی۔ میں تیرے لئے ایک جوڑہ جوتہ بھیجوں گا۔ میں نے ان کو لکھ دیا کہ میری راحت رسانی کا تذکرہ نہ ہوتا تو شاید میں یہ ہدیہ قبول کرلیتا مگر اب تو خلوص میں شبہ ہوگیا۔

تحقیق: بالکل صحیح رائے ہے اور خلوص میں شبہ کیا معنی عدم خلوص یقینی ہے۔ افسوس ہے لوگ اہل دین کو کیسا حقیر سمجھتے ہیں۔

بیعت بعد مناسبت کے کرنا

حال: داخل سلسلہ ہونے کو جی چاہتا ہے۔ اصرار اس وجہ سے نہیں کرتا۔ کہ شاید کمترین کے حال کے موافق نہ ہو ورنہ سوائے اس آستانہ کے غلام کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہجا ہے۔ حضور سلسلہ میں داخل کریں چاہے یوں ہی رکھیں۔ حالت اعتقادی کی نسبت غلام اسی قدر عرض کرنا کافی سمجھتا ہے کہ دوسری جماعت میں نشست و برخاست تک سے طبیعت مکدر ہوتی ہے۔

تحقیق: جس میں آپ کو خوشی ہو مجھ کو عذر نہیں۔ (النور رمضان 1340ھ)

طالب و شیخ میں مناسبت کی ضرورت

سوال۔ بندہ صاحب سے کچھ ذکر و شغل کے بارے میں پوچھ لیا کرتا تھا چونکہ اب ان کو تکلیف دینا نہیں چاہتا میں ان کی رائے کے خلاف ہوں اور وہ ہمارے مسلک کے خلاف اس لئے ان سے کچھ پوچھنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ اس لئے عرض خدمت ہے کہ جناب ضرور بتلا دیں۔ یا کسی اور شخص کے سپرد کردیں۔ جن سے پوچھ لیا کروں۔

جواب۔ مجھ کو کیا عذر ہے تم سے تعلق مثل اولاد کے ہے۔ فی الحال مولوی۔ صاحب کے سپرد کرتا ہوں۔ یہ پرچہ انکو دکھلا دینا۔ وہ کچھ تعلیم کردیں گے اور جب ان کو پچیس بار اپنے حالات کی اطلاع کر چکو۔ اس کے بعد اگر دل چاہے گا مجھ سے پوچھ لیا کرنا اور اس کی بھی اجازت ہے کہ ان ہی سے پوچھتے رہو۔ (النور ذی الحجہ 1340ھ)

حال: بعض بزرگوں سے کچھ محبت تھی۔ وہ بھی ضعیف ہو گئی ہے۔ پہلے بعض بعض وقت میں سمجھتا تھا۔ کہ یہ جو بعض بزرگوں سے محبت ہے۔ شاید شیخنا کی محبت میں مخل ہو۔ وہ بھی نہیں رہی الحمد للہ یکسوئی ہے۔

تحقیق: توحید مطلب یہی ہے اصل یہ ہے کہ پہلے آپ پر ظاہریت کا غلبہ تھا اس لئے ان ہی بزرگوں سے زیادہ مناسبت تھی جن پر ظاہر کا غلبہ ہے۔ حاجی صاحب سچ کہتا ہوں کہ اہل باطن اس وقت بہت کم ہیں الا ماشاء اللہ اور اب خدا کا شکر ہے کہ آپ پر باطن کا غلبہ شروع ہونے لگا ہے۔ خدا تعالیٰ تکمیل فرمائیں۔ ان آثار سے بہت خوش ہوا اور یہ آثار ہیں آپ کے قلب سے حجاب رفع ہونے کے جو کہ آپ کے اور میرے درمیان میں حائل تھے۔ اب اس مناسبت کے برکات انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے۔ مگر آپ خود ان برکات وغیرہ

کے منتظر نہ رہیں۔ سب پر خط نفی کھینچیں۔ (النور رجب 45ھ)

تجدید بیعت

سوال۔ اب ایک عرض میری یہ ہے کہ مدت سے میرا جی چاہتا ہے کہ میں درخواست حضرت سے بیعت کی کروں۔ اگر حضرت کی مصلحت کے خلاف نہ ہو تو حضرت والا مجھ کو صوری بیعت بھی فرمالیں۔ حقیقت میں تو بیعت ہے ہی اور گو پہلے آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔ مگر وہ جوش کا زمانہ تھا۔ اسوقت کی اور حالت تھی۔

جواب۔ اگر استخارہ کرنے کے بعد بھی اس کو رجحان ہو تو اطلاع دیجئے۔ (النور ذی الحجہ 40ھ)

شیخ سے عدم مناسبت کے اسباب

حال: النور میں دو ایک مقام پر بعض خادمین کی نسبت دیکھا کہ حضور نے تحریر فرمایا کہ تم کو مجھ سے مناسبت نہیں۔

تحقیق: دعا کرتا ہوں اور مناسبت کی کمی اعمال کے تساہل سے نہیں ہوتی۔ بات کے نہ سمجھنے سے یا نہ ماننے سے ہوتی ہے۔ جب یہ نہ ہو تو کوئی خوف کی بات نہیں۔ (النور ربیع الثانی 41ھ)

بیعت لینے میں طالب کے اخلاق کو دیکھنا نہ تعلیم کرنے میں

سوال۔ دو شخص ہمارے پاس آئے اور کہا کہ خدا کا راستہ بتاؤ۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ لوگوں میں اخلاص کم نظر آتا ہے اور بعض لوگ تو ایسے ہیں کہ ذکر اذکار وغیرہ پوچھ تو جاتے ہیں لیکن کرتے نہیں۔ اس لئے میں نے ان کو کہا کہ آپکا آنا اس وقت اور کام کے واسطے آنا ہوا ہے۔ اگر کہیں وقت خاص اس کام کے واسطے آپ آئینگے تو انشاءاللہ تعالیٰ جو بزرگوں کا بتایا ہوا ہے۔ وہ بتلادوں گا۔

جواب۔ آپ کی خوش فہمی اور اخلاص سے بے حد مسرت ہوئی۔ میرے نزدیک بیعت میں تو ان سب احتمالات کی رعایت محمود ہے مگر تعلیم کیلئے کسی احتمال کی طرف التفات نہ کریں۔ سب کو طریقہ بتلادیں اسکی برکت سے انشاءاللہ تعالیٰ اخلاص میسر ہو جانے کی توقع ہے۔ (النور ربیع ثانی 41ھ)

ارتکاب معصیت سے بیعت کا فسخ نہ ہونا

سوال۔ اگر کسی شخص سے کوئی گناہ کبیرہ ہو جائے۔ مثلاً زنا یا حرام کام اور وہ پیر سے مرید

ہے گناہ ہونے پر اس کی بیعت بدستور رہتی ہے۔ یا کہ دوبارہ ہونے کی ضرورت ہے۔
جواب۔ اس سے بیعت تو نہیں ٹوٹتی مگر اس کی برکت جاتی رہتی ہے۔ جیسے کوئی سخت بد پرہیزی کرے تو اس کی حیات تو منقطع نہیں ہوتی۔ مگر صحت اور قوت بعض اوقات ایسی برباد ہو جاتی ہے کہ موت سے بدتر حالت ہو جاتی ہے۔ (النور ربیع الثانی 41ھ)

شیخ کے پاس آنے کی شرط

بعض وقت بہت شوق دل میں پیدا ہوتا ہے کہ کچھ ذکر بعد نماز تہجد کے ان لوگوں کی طرح کرے جو لوگ اپنے مرشد کی خدمت میں رہ کر حسب الارشاد انکے کیا کرتے ہیں اور ایسے موقع پر فوراً یہ خیال بھی پیدا ہوتا ہے کہ مجھ سا کوئی بدقسمت اور گنہگار دنیا میں نہ ہوگا۔ کیونکہ قریب نو سال کے گزرے ہیں کہ احقر دولت بیعت سے بہرہ اندوز ہوا اور ابھی تک موقع حصول نعمت قدم بوسی اور آستانہ بوسی حاصل نہ ہوا۔
تحقیق: اگر معاش سے اطمینان ہو یعنی ان چند روز کے واسطے اپنے اور اہل وعیال کے گزر کے قابل کوئی ذخیرہ ہو تو مطلع فرمادیں تاکہ مشورہ دوں۔ (النور صفر 42ھ ص 156)

مرید کرنے کیلئے اہلیت کا شرط ہونا

سوال۔ شخصے از عوام الناس از شیخ خود تلقین یافتہ بود۔ چندیں شبے با چشم گریاں وسینہ بریاں اندرون مسجد محلہ خود خفتہ بود بخواب دید کہ ناگاہ جناب رسالت مآب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف آوردند وفرمودند کہ اے شخص برو نزد مولوی عبدالرحمٰن رفتہ مرید شو پس آں شخص مذکور از خواب خود بیدار گشتہ نزد من آمد و باصرار گفت کہ مطابق فرمودہ جناب رسالت مآب مرا تلقین کن پس ایں سخن شنیدہ من از خود رفتم و گفتم اللہ اکبر من کیم کہ محکوم علیہ جناب رسالت مآب شوم چرا کہ من بنفس خود آنقدر صلاحیت ندارم اکنوں با چشم تر دنگوسر عرض کردہ آید کہ بحق بندہ دربارہ شخص مذکور چگونہ مصلحت می بینند۔ ارشاد فرمایند آفتاب ہدایت منور باد۔
جواب۔ شیخ او کجاست وچہ حالت دارد صرف تلقین مضائقہ نیست بابت مرید کردن تاوقتیکہ شمارا نہ بینم چیزے نتوانم گفت چرا کہ خواب حجت شرعیہ نیست وبرائے مرید کردن اہلیت شرط است۔ (النور ربیع الاول 42ھ)

بیعت کی ضرورت

حال: ابھی تک اس پر یقین تھا کہ جو فعل سنت نبوی کی طرف کھینچتا ہو وہ مقبول ہے۔ بعضے آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ تصوف کے نام سے آگاہ نہیں اور شب و روز عبادت میں مصروف ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قربان پھر اگر تصوف میں پڑ کر بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے تو دست بیع ہونے سے کیا جدید نفع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت اسلامی کافی ہے۔

تحقیق: یہ یقین صحیح ہے بیعت طریقت کی ضرورت عام نہیں لیکن اس میں دھوکہ ہوتا ہے کہ باوجود اس خاص حالت کے پھر بھی نفس میں بعض امراض خفیہ ہوتے ہیں کہ وہ بدون تنبیہ شیخ محقق عارف کے سمجھ میں نہیں آتے اور اگر سمجھ میں بھی آجاتے ہیں تو علاج ان کا سمجھ میں نہیں آتا۔ اس لئے تعلق شیخ ہی سے ضروری ہوتا ہے۔ (النور ربیع الاول 46ھ)

آثار عدم مناسبت با شیخ

حال: یہ عجیب حالت ہے کہ باوجود آپ سے ایسی عقیدت محبت ہونے کے بھی اور ہر وقت تصور آپ کا رہنے کے یہ خبیث مرض ہے کہ آپ کے سامنے تو آپ سے عقیدت محبت گھٹ جاتی ہے اور آپ کے پیچھے بہت ذوق و شوق بہت انس محبت مگر جہاں صورت دیکھی اور ذرا بھی پاس بیٹھا وحشت ہوتی ہے اور طبیعت مکدر رہتی ہے یہ کیا وجہ ہے اس حالت سے بہت پریشان رہتا ہوں خدا کیلئے اس کا جلدی تدارک کرو۔

جواب۔ یہ محبت و عقیدت میں کمی نہیں ہے بلکہ بوجہ عدم مناسبت کے وحشت ہے۔ اس وحشت سے شبہ ہو جاتا ہے قلت محبت کا اور عدم مناسبت کے وحشت ہے اس وحشت سے شبہ ہو جاتا ہے قلت محبت کا اور عدم مناسبت اس وجہ سے ہے کہ پاس زیادہ نہیں رہے۔ مزاج نہیں پہچانا اور اسی مزاج ناشناسی سے بعض افعال بھی خلاف مزاج آپ سے صادر ہو جاتے ہیں۔ جس سے قلب پر بار ہوتا ہے۔ اسکا بھی آپ کے قلب پر اثر توحش کا ہوتا ہے۔ اس کا علاج کچھ ضروری نہیں کیونکہ مضر نہیں لیکن اگر باوجود غیر ضروری ہونے کے علاج ہی کو دل چاہتا ہے تو زیادہ پاس رہنے کا ورنہ بار بار آنے جانے کا انتظام کرو۔

حب شیخ کا علامت حب اللہ ہونا

حال: چند روز ہوئے کہ ایک وقت نماز پڑھنے کی حالت میں حضور کا خیال اور اللہ جل شانہ کا تصور بندھا نماز کی توفیق عطا کرنے پر خدا کا احسان اپنے ذہن میں آیا اور حضور کے فیض کے باعث راہ راست ہونے کا خیال ہوا۔ تو حضور سے ایسی محبت معلوم ہوئی کہ جیسے حضور کا تصور میرے دل کے اندر سرایت کر گیا اور میرے دل میں حضور ہی کی جگہ رہی اور اللہ جل شانہ کا خیال تھا مگر نہ اتنا کہ حضور کے خیال پر غالب ہوتا۔ اس خیال کے بعد نماز سے فارغ ہو کر حیرت میں مستغرق رہا۔ تحقیق: اس کیفیت کی کوئی ضرورت اصلاح کی نہیں۔ کوئی کیفیت مذمومہ نہیں ناواقفی سے یہ شبہ ہو گیا کہ خدا تعالیٰ کی محبت مغلوب ہے ورنہ واقع میں غالب محبت خدا تعالیٰ ہی کی ہے۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آپ پر یہ بات پیش کرے کہ ان دو محبت میں سے ایک رہ سکتی ہے جس کو پسند کرو۔ اس وقت یقیناً حق تعالیٰ ہی کی محبت کو ترجیح دی جائیگی۔ یہ صریح دلیل ہے حق تعالیٰ کی محبت کے غالب ہونے کی مگر یہ محبت باوجود طبعی ہونے کے مشابہ عقلی کے ہے۔ اس لئے اس کے آثار لطیف ہیں جس سے شبہ ضعف کا ہوتا ہے ورنہ قوی یہی ہے اور انسان مامور بھی اس حب عقلی کا ہے۔ بالکل مطمئن رہیں۔ علاوہ بریں خود حب شیخ بھی حب حق ہی ہے کیونکہ للحق ہے لکون الشیخ واسطة الیه وصولاً الی الله تعالیٰ واسطة فی الثبوت لحب الشیخ فکان المحبوب الاول هوالله تعالیٰ والشیخ محبوباً بالعرض والموصوف بالذات اقوی من الموصوف بالعرض۔

حب شیخ وحب رسول کا مفتاح سعادت ہونا

حال: جس وقت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم یا جناب اقدس والا کا ذکر سنتا ہوں تو ایک گریہ کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور ضبط سے کام لینا پڑتا ہے۔

تحقیق: یہ تو اعلیٰ درجہ کی حالت ہے حب رسول پھر حب شیخ مفتاح سعادت ہے مبارک ہو۔ (النور ذیقعد 42ھ)

حال: دل میں حضور والا کی محبت بہت معلوم ہوتی ہے کسی وقت جو حضور اپنی ضعف

طبیعت وغیرہ بیان فرماتے ہیں اس وقت دل میں ایک تیر سا لگ جاتا ہے اور دل سے یوں نکلتا ہے لازالت شموس فیوضکم اور حضور سے پہلے ہی ہم مرجائیں تو بہتر ہے۔

تحقیق: یہ محبت علم کی کلید ہے وصول الی المقصود کی انشاء اللہ تعالیٰ کما مرجوا بہ۔

حب شیخ

التماس ہے کہ حضرت بعد نماز سر پر ہاتھ رکھ کر جو دعا پڑھتے ہیں اور پیشانی پر جو لکھتے ہیں اور جس دعا میں محبت پڑھتے ہیں ان کی مجھے بھی اجازت دیدیں اگر تکلیف نہ ہو تو نفع بھی تحریر فرمادیں اور یہ دعا بھی اور جو پیشانی پر حضرت لکھتے ہیں میں نے اوروں سے دریافت کرلیا ہے۔

تحقیق: میں پھر بھی سب لکھے دیتا ہوں۔ سر پر ہاتھ رکھ کر یہ پڑھتا ہوں۔ بسم اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن۔ یہ حصن حصین میں ہے۔ نفع اس کے مضمون سے ظاہر ہے۔ پیشانی پر لفظ اللہ کہتا ہوں۔ نفع اس کا کسی دلیل سے معلوم نہیں بچپن سے عادت ہے جس میں محبت ہے وہ یہ ہے اللھم اعط محمد الوسیلة وجعل فی المصطفین محبة وفی العالین درجته وفی المقربین دارہ۔ قاضی ثناء اللہ صاحبؒ نے کسی تصنیف میں حدیث سے نقل کیا ہے۔ مع نفع کے جو یاد نہیں رہا۔ بچپن میں دیکھا تھا۔ (النور ربیع الاول 44ھ)

حال: میرے ماویٰ میں نے تو حضرت کی باتیں مختصر طور پر سے کوئی دوسو سے اوپر جمع کی ہیں جس سے اگر خدا نے چاہا تو ببرکت حضرت اعلیٰ کے اپنی زندگی و دنیا و آخرت میں بہت نفع اٹھاؤں گا۔

تحقیق۔ اگر دل گوارا کرے ان کو صاف کر کے مجھ کو دکھلا دی جائیں۔ نظر ثانی سے قابل وثوق بھی ہوجائینگی اور دوسروں کو نافع ہوجانے کے بھی قابل ہوجائیں گی۔

حال: مگر خواہش خادم کی یہ ہے کہ حضرت کے معمولات وروش وانداز کے کچھ اصول معلوم ہوجائیں۔ تو اپنے معمول بتانے میں بہت آسانی ہوتی۔

تحقیق: اول تو مجھ کو اس قدر فرصت نہیں دوسرے ایک جلسہ میں اس قدر جزئیات کہاں یاد آسکتے ہیں۔ اس کے ضبط کا طریقہ یہی ہے کہ دیکھتے جائیں ضبط کرتے جائیں۔ تاہم مولوی محمد مصطفیٰ صاحب نے معمولات اشرفی کے نام سے ایک مجموعہ کافیہ لکھا ہے اس سے

کافی مدد کی امید ہے۔ (النور شعبان 44ھ)

حال: مگر صرف اپنے اس خیال پر تقویت ہے کہ تو ایک ایسے چشمہ فیض تک پہنچ گیا ہے کہ آنانکہ خاک رابنظر کیمیا کنند۔ یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں سے کوئی صادق الیقین صادق الاعتقاد صادق العطش بغیر سیراب ہوئے نہیں آیا۔

تحقیق: خیر میں کیا چیز ہوں مگر یہ سب حضرت حاجی صاحبؒ کے برکات ہیں جو ایک بیس نل سے جاری ہیں۔ (النور شعبان 45ھ)

شیخ ملقن کی ہر خرابی کا اثر طالب پر نہ ہونا

حال: میرے جی میں ایک شبہ ہے وہ یہ کہ میری عملی حالت خراب ہے جو لوگ اپنے نیک اعتقاد واعتماد کے ساتھ مجھ سے وابستہ ہوتے ہیں اگر ان کو میری صحبت سے برا اثر ہوا تو گویا وہ دھوکہ میری طرف سے ہوگا۔

تحقیق: اس شبہ کا جواب جو کہ اکابر طریق کے نزدیک اجماعی عمل ہے ظاہر ہے کہ یہی شبہ سب کو ہے کیونکہ کوئی اپنی حالت کو اچھی نہیں سمجھتا۔ پھر بھی یہ خدمت سب کر رہے ہیں تو اس کی بنا اجماعاً مسلم ہے۔ وہ یہ کہ دوسرے شخص پر ملقن کی ہر خرابی کا اثر نہیں ہوتا بلکہ ایک تو اس کا جو بین طور پر غیر مشروع ہو اور بکثرت ہو۔ یا قلت سے ہو اور ندامت وتدارک نہ ہو۔ یا کوئی عقیدہ ونیت میں خلل ہو مثل تلبیس وحب مال وجاہ وغیرہ ورنہ حسن ظن کا اثر غالب اور مدار نفع رہتا ہے۔ (النور رجب 44ھ)

شیخ سے استفادہ کی شرط

حال: بندہ معتقد جناب والا کے علم کی وجہ سے ہے اور محبت میری آپ کے ساتھ اخلاق حضور والا کی وجہ سے اور باقی یہ کہ جیسی محبت درمیان شیخ ومرید ہوتی ہے اور جو مشہور ما بین الناس ہے وہ میرے میں نہیں ہے تو عرض یہ ہے کہ باوجود اس کے استفادہ میں نقص ہے یا نہیں۔

تحقیق۔ نقص نہیں استفادہ کی شرط محبت عقلی ہے نہ کہ محبت طبعی۔ (النور رمضان 44ھ)

بیعت میں عجلت نہ ہونا

حال: خادم نے ماہ جمادی الثانی سنہ حال میں ایک عریضہ بدین مضمون ارسال خدمت

کیا تھا کہ خادم کو حلقہ غلامی میں لیکر بیعت سے سرفراز فرماویں۔ سلوک میں جو کچھ ارشاد ہوگا بسروچشم تعمیل کیلئے حاضر ہوں۔ تو اس کے جواب میں حضرت قبلہ کا ارشاد ہوا تھا کہ حالات سے دل خوش ہوا۔ آپ فی الحال دستور العمل عالم مشغول کا قصد السبیل سے شروع کر کے وقتاً فوقتاً حالات ومعمولات کی اطلاع دیتے رہئے انشاء اللہ سلسلہ جاری رہے گا۔ بیعت کی کچھ جلدی نہیں۔ صرف حسب الارشاد آنحضرت قبلہ حتی الوسع قصد السبیل سے عالم مشغول کے خاص دستور العلم کی پابندی ہو رہی ہے۔ جتنی فرصت ہو۔ اسی کے مطابق تعمیل ہو رہی ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ مداومت عطا فرمائے۔ تہجد کی پابندی بھی تاہنوز ہو رہی ہے۔ الحاصل حتی الوسع تعمیل ہو رہی ہے مگر بے لطف۔

تحقیق: لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ لطف کیلئے بیعت تجویز کی جاتی ہے۔ سو اولاً خود لطف مقصود نہیں ثانیاً بیعت پر اس کا ترتب ضروری نہیں۔ (النور شوال 44ھ)

بیعت کا بعد الموت نہ ہونا

حال: زید کو کسی شیخ یا مجاز شیخ سے بے حد عقیدت تھی۔ مگر بیعت یا تعلیم وتلقین کی ہنوز نوبت نہ آئی تھی۔ کہ زید قریب الرگ ہو گیا اور شیخ کو بذریعہ تار بلایا بھی مگر شیخ کے آنے پر اس کا کام تمام ہو چکا تھا۔ البتہ زید نے یہ ہوشیاری کی کہ ایک خط میں اس شیخ کے نام لکھ گیا کہ میں آپ سے بیعت یعنی مرید ہوں۔ تو آیا وہ شیخ زید کو داخل سلسلہ بذریعہ بیعت کر سکتا ہے یا نہیں۔

تحقیق: نہیں۔ باقی برکت سو وہ قبول شیخ پر موقوف نہیں۔ میت کی ارادت ومحبت سے وہ حاصل ہو گئی۔ (النور محرم 45ھ)

غیر اہل کو بیعت لینے سے ممانعت

سوال۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک موقع پر مولوی حافظ صاحب نے جن کو حضرت حاجی صاحب قبلہؒ سے بھی خلافت ہے فرمایا تھا کہ اگر کوئی تم میں سے بیعت کرنا چاہے تو بے تامل لے لو تو اچھی بات ہے ان کے اس ارشاد کے بھروسہ میں نے اکثروں سے بیعت لی اور اب بھی کبھی کبھی اس کا موقع پیش آجاتا ہے کہ بعضے اصرار کرتے ہیں۔ میں اپنے کو کسی طرح

بیعت لینے کا اہل نہیں سمجھتا اور نہ مجھ کو اس کا شوق وذوق کہ پیر میاں کہلاؤں۔ یا اس ذریعہ سے خدانخواستہ کماؤں۔ مگر بعض مواقع ایسے پیش آئے خصوصاً اپنے ہی اعزا میں کہ بعض مرد اور اکثر عورتیں مصر بیعت ہوئیں اور میں نے صرف اتنا نفع دیکھا کہ ان کی بدولت میری زبان سے بھی توبہ کے الفاظ نکلیں گے اور کچھ نہیں تو نماز وغیرہ کے پابند یہ لوگ ہو جائینگے۔

جواب۔ اول ایک مثال فرض کی جائے کہ ایک شخص مطب خلاف قواعد کرتا ہے اور مریضوں کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے کوئی خیر خواہ مریضوں کو اس ہلاکت سے بچانے کا یہ ذریعہ اختیار کرے کہ خود مطب کھول دے اور کہے کہ گو طب میں بھی نہیں جانتا مگر میرے مطب میں یہ مصلحت ہے کہ لوگ ہلاکت سے بچیں گے اور گو علاج میں بھی نہ کروں گا جس میں خطرہ کا اندیشہ ہو مگر بے خطر چیزیں بتلاتا رہوں گا۔ تو آیا اس خیر خواہ کو اس کی اجازت دی جائے گی۔ یا یہ سمجھا جائے گا کہ یہ صورت بہ نسبت مطب نہ کھولنے کے اس لئے زیادہ ضرر رساں ہے کہ مطب نہ کھولنے کی حالت میں اس ہلاکت کا سبب یہ خیر خواہ نہ ہوتا اور اب جتنے علاج نہ ہونے سے ہلاک ہونگے اس کا سبب یہ شخص بنے گا اب اگر دونوں صورتوں میں کچھ فرق نہیں تو حکم اس صورت کا معلوم کر لیجئے اور اگر کچھ فرق ہے تو بیان فرمایئے۔ رہا گمراہ ہونے سے بچانا تو زبان سے بھی ہو سکتا ہے۔ پھر کوئی نہ بچے وہ جانے اگر اس مقام پر کسی کے ذہن میں یہ صورت آئے کہ لوگوں کو بیعت کر کے پھر ان کو کسی محقق کے پاس پہنچا دے سو بعد تامل اس میں بھی مفاسد نظر آتے ہیں۔ اول تو بعضے مرید ہی دوسری جگہ رجوع نہ کرینگے۔ دوسرے چند روز میں ایسے غیر کامل پیر میں بھی ہجوم عوام سے خود بینی وعجب وریا وغیرہ پیدا ہو جائے گا اور تعلیم میں عار کے سبب کبھی جہل کا اقرار نہ کرے گا ضلوا فاضلوا کا مصداق بنے گا۔ (النور صفر 45ھ)

شیخ پر اعتراض کا باعث محرومی ہونا۔

حال: جناب نے مجلس عام میں فرمایا تھا کہ شیخ پر اعتراض کرنا باعث محرومی ہے۔ جناب عالی واللہ جو میری محبت اور عقیدہ جناب پر ہے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے لیکن بعض بعض اوقات از خود بغیر قصد کے یہ خیال دل میں آجاتا ہے کہ حضرت ایسے کیوں کرتے ہیں اور ایسے کیوں کرتے ہیں۔ پھر تعوذ پڑھتا ہوں کہ یہ تو اعتراض ہے لیکن خیال کر کے دیکھتا ہوں

تو جانتا ہوں کہ یہ اعتراض بداعتقادی کے سبب سے نہیں ہوتے۔
تحقیق: چونکہ غیر اختیاری ہے اور پھر بقدر اختیار اس کو دفع بھی کرتے ہیں۔ اس لئے مضر نہیں لیکن یہ زیادہ بہتر ہو کہ عقل خداداد سے کام لے کر اس کی کنہ کو سمجھ لیجئے۔ (النور ربیع الثانی 45ھ)

خلاف شرع پیر سے بیعت فسخ کرنے کا وجوب

حال: میں ایک شخص سے مرید ہو گیا۔ بعد مرید ہونے کے معلوم ہوا کہ وہ شخص عقائد فاسد رکھتے ہیں اور مذہب ان کا ہمہ اوست ہے۔ لہٰذا ایک عجیب پریشانی میں پڑا ہوں۔ اب فرمایئے کہ کیا کروں وہ بیعت توڑ سکتا ہوں یا نہیں۔
تحقیق: توڑ دینا واجب ہے۔ حال: اس بیعت توڑنے کی خبر پیر صاحب کو کر سکتا ہوں یا نہیں۔
تحقیق: اگر کسی جھگڑے کا اندیشہ نہ ہو تو خبر کر دینا بہتر ہے ورنہ خود اپنا ارادہ ہی کافی ہے۔

فسخ بیعت کا طریقہ

حال: بیعت توڑنے کا طریقہ کیا ہے۔
تحقیق: پکا ارادہ کر لے کہ اس سے تعلق نہ رکھوں گا۔ (النور 45ھ)

شیخ کا زجر و توبیخ کرنا

سوال۔ میں نے ایک جگہ دیکھا ہے کہ اولیاء اللہ کا ایک طائفہ ہوتا ہے۔ جو اپنے کو بلقب ملامتیہ شمار کرتے ہیں کہ اہل ظاہر کو انکے افعال منکر معلوم ہوتے ہیں اور قابل اعتراض سمجھ کر ان پر لعن طعن کرتے ہیں مگر ان کاملین کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ قصداً اس فعل کو اختیار کرتے ہیں کہ جس سے لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوں۔ چنانچہ احقر کے نزدیک یہی سمجھ میں آتا ہے کہ آں جناب نے بھی طائفہ مذکورہ میں اپنے کو شمار کر کے اس فعل یعنی زجر و توبیخ وغصہ (جو بظاہر اہل ظاہر کے نزدیک خلاف معلوم ہوتا ہے اور کتنے دیکھ کر یضل به کثیرا اور یهدی به کثیرا کے مصداق بنتے ہیں) کو اختیار فرمایا ہے۔ تو حضور نے ایسا طرز محمود و مصلح اختیار فرمایا ہے کہ صالحین و طالبین کی اس سے جلد اصلاح ہو جاتی ہے۔
جواب۔ بجز ایک جملہ کے سب خیالات درست ہیں۔ وہ یہ کہ قصداً اس فعل کو اختیار

کرتے ہیں کہ جس سے میں لوگوں کی نظروں میں ذلیل وخوار ہوں۔ آہ کیونکہ میں قصد سے ایسانہیں کرتا۔ (النوررجب 45ھ)

معالجہ ایک ہی شیخ سے کرانا چاہئے

حال: تا کہ حضور کا التفات کامل ہو بہت سے معمولات جو حضور کے مشرب یا مصلحت کے خلاف تھے چھوڑ دیئے۔

تحقیق: یہ آپ کی محبت اور طلب کی دلیل ہے مگر اس میں ہنوز تتمیم کی ضرورت ہے۔ جس کو میں اب تک صراحۃً اس لئے نہ کہتا تھا کہ کہیں کسی غلط بین کو میری نسبت ایسے مشورہ دینے سے ایک جلیل الشان بزرگ کے متعلق قلت ادب کا شبہ نہ ہو جس میں بحمد اللہ تعالیٰ مبرا ہوں۔ گو اشارۃً میں اکثر اس پر متنبہ کرتا رہا مگر آج آپ کے اس جملہ نے کہ بہت سے معمولات الخ اجازت دی کہ ذرا صاف عرض کروں وہ یہ کہ کبھی دو طبیبوں کا طرز علاج یا تحقیقات طبی مختلف ہوتا ہے اور کبھی باوجود اتحاد دونوں کے خود مریض کے حالات باوقات مختلفہ مختلف ہوتے ہیں۔ میں نے دوسرے طبیب کے ہاتھ میں وہ ایسے وقت پہنچا ہے کہ اگر اس وقت میں طبیب اول کا علاج بھی جاری رہتا تو وہ بھی اپنا علاج بدل ڈالتا۔ حاصل مشترک دونوں صورتوں کا یہ ہے کہ بعض اوقات مریض کو اس کی ضرورت ہوتی ہے کہ اعتقاد تو طبیب اول سے بھی کامل رکھے۔ مگر دونوں کی تحقیق یا اصول علاج کو مجتمع نہ کرے۔ بلکہ طبیب ثانی کے طریق میں اپنی شفا کو منحصر سمجھے۔ اس تمہید کے بعد عرض ہے کہ آپ کو بھی ضرورت ہے۔ پس خدا گواہ ہے کہ میں محض خیر خواہی اور اس کے ساتھ بصیرت ویقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ جن امور کو آپ احوال سمجھ رہے ہیں یہ سب آپ کا ضعف قلب وضعف دماغ ہے اور جتنے خیالات آپ کے ذہن میں ہیں وہ توحید وجودی کے مضامین سنے ہوئے ہیں۔ ان سب کو اپنے لئے مضر اور باطل سمجھ کر صرف اعمال ظاہرہ وباطنہ کو مقصود اور رضائے حق کو غایۃ المقصود سمجھ کر کام کیجئے۔ تو لنھدینھم سبلنا کا وعدہ نقد دیکھئے گا۔ وقال الذی امن یاقوم اتبعون اھدکم سبیل الرشاد۔ (النوررمضان 45ھ)

خدا تک پہنچنا بیعت پر موقوف نہیں

حال: بندہ نے آج تک اس امر کی درخواست خدام اعلیٰ میں پیش نہیں کی کہ فدوی کو خادموں میں لے کر مشرف فرمایا جائے۔اس کی وجہ ایک تو یہی ہے کہ ناکارہ میں اس کی صلاحیت ہی نہیں کہ مرید ہونے کی التجا کرے۔اب بالفعل الامداد میں ملازمان عالی کا مضمون مبارک شائع ہوا ہے کہ خدا تک پہنچنے کیلئے عمدہ راستہ یہی ہے کہ ایک کامل پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر ان کے تابع ہو جاؤ۔

تحقیق: کیا اس سے مراد بیعت ہے اگر یہ سمجھا گیا ہے تو غلط ہے۔اور تابع ہونا آپ کا فعل اختیاری ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ زید کا خدا تک پہنچنا عمرو کے فعل اختیاری پر موقوف نہیں ہوسکتا اور ظاہر ہے کہ بیعت کا قبول دوسرے کا فعل ہے خوب غور کیجئے۔(النور رمضان 45ھ)

سوال۔بجواب نیاز نامہ ایں احقر حضور نوشتہ اند کہ ایا بیعت موقوف علیہ است کہ فیض را عرض است کہ ایں سوال از لیاقت بندہ برون ست اما در ذہن بندہ چنیں آید کہ بیعت فیض تام را موقوف علیہ ست' فقط۔جواب۔خلاف واقع ست فقط۔

بیعت ہونے کے شرائط

حال: میں نے گزشتہ سال اپنی بیماری میں خواب دیکھا تھا کہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوں اور یہ عرض کر رہا ہوں کہ مجھے چھ ماہ کی مدرسہ سے تعطیل ہے۔اب اس مدت میں میرے لئے کہاں رہنا مفید ہے آنحضرت نے یہ فرمایا کہ تم اس زمانہ تعطیل میں مولانا صاحب کی خدمت میں رہو۔یا میرے پاس تھانہ بھون۔بعد اسکے امسال پھر خواب اسی بیماری میں دیکھا کہ میں حضور میں حاضر ہوں اور مرید ہونے کی درخواست کر رہا ہوں۔ چنانچہ حضرت نے ہاتھ میں ہاتھ لے لیا اور بیعت فرما رہے ہیں یہ دو خواب دیکھے ہیں۔ حالانکہ میں حضرت مولانا صاحب سے بیعت ہوں۔

تحقیق: پورا جواب اس کا تو زبانی ہوسکتا ہے تحریر میں کیا کیا مضمون لاؤں مگر بقدر ضرورت چند امور لکھتا ہوں۔

1۔اگر ایک جگہ بیعت ہو کر دوسری جگہ تعلیم واصلاح کا تعلق رکھے کچھ حرج نہیں۔ خصوص جب بیعت کی جگہ سے مناسبت کم ہو اور دوسری جگہ مناسبت زیادہ ہو۔

2۔ جس جگہ تعلیم واصلاح کا تعلق رکھنا چاہئے۔ سب سے اول ضرور ہے کہ وہاں کا طرز وانداز معلوم کرلے تاکہ بعد میں توحش نہ ہو۔

3۔ اور چونکہ ہر مربی کا طرز علیحدہ ہے اس لئے طرز معلوم کرنے کے بعد اس طرز کے قبول کرنے کیلئے پورے طور سے اپنے کو آمادہ کرلے اور آمادگی یہ ہے کہ اس کے اختیار کرنے میں خواہ کوئی تکلیف ہو یا کوئی ذلت ہو یا کوئی ضرر جسمانی یا مالی یا نفسانی سب کو گوارا کرلے۔

4۔ میرا طرز تربیت کے باب میں قدرے سخت ہے جس کا تحمل کرنا بجز عاشق اصلاح کے ہر شخص سے نہیں ہوسکتا۔

5۔ اس لئے قبل تعلق اصلاح کے اگر چندے میرے پاس ٹھہر کر مزید بصیرت حاصل کرلی جاوے اور اپنے نفس کیلئے بصیرت سے فیصلہ کرلیا جاوے۔ اس فیصلہ کے بعد سلسلہ استصلاح کا شروع کرنا مصلحت ہے۔

6۔ بالخصوص رذیلہ کبر کا علاج میرے نزدیک اہم بھی بہت ہے اور سخت بھی زیادہ ہے حتیٰ کہ زجر باللسان وضرب بالئبان تک کی نوبت آجاتی ہے۔

7۔ مرض کبر اکثر میں غالب اور شائع ہے۔ خصوص جس نے مدرسی یا وعظ گوئی کی صدارت بھی کبھی حاصل کی ہو۔

8۔ اقسام کبر کے اس کثرت سے ہیں کہ لاتعد ولاتحصیٰ اور اکثر ان میں ادق واغمض اس قدر ہیں کہ بجز محقق کے کسی کی نظر بھی وہاں تک نہیں پہنچتی اور اس میں علماء ظاہر کو بھی اس محقق کی تقلید بلا تفحص حقیقت کے کرنا پڑتی ہے ان سب امور میں غور کرکے کچھ لکھنا ہو لکھو۔ فقط۔ (النور صفر 46ھ)

ضرورت تربیت

حال: جمعیت دل در نیاز ونماز ودیگر عبادات مطابق حدیث احسان دست نہ دہد چشم اینکہ از روئے معتقد پرورے تربیت ایں خواہند نمود باقی بجز درخواست دعا چہ نویسد۔

تحقیق: تربیت باقاعدہ اگر مطلوب است تصریح نمایند عذر نخواہد بود واگر محض رسماً ایں لفظ تربیت نوشتہ اند مقصود محض دعاست پس دعا می کنم مگر محض دعا دریں طریق کافی نیست چنانچہ دعائے تولد فرزند بدون زوجہ۔ (تربیت السالک 545 از النور جمادی الثانی 1346ھ)

ضرورت شیخ کامل

حال: ایک صاحب نے درمنصود کے ترجمہ کی عبارت درباب تواضع کے نقل کر کے اس پر عمل کرنے کیلئے اس کا ایک محمل متعین کر کے اس کے صواب وخطا ہونے کے متعلق استفسار کیا ان کو حسب ذیل جواب دیا گیا۔

تحقیق: طب کی کتابیں اطباء کیلئے ہیں نہ کہ مریضوں کیلئے' مریضوں کیلئے تو طبیب کا قول ہی کتاب ہے۔ آپ جیسے بزرگوں کے یہ ذمہ ہے کہ محض کتابوں پر عمل نہ کیا جائے بلکہ اپنے حالات کسی مصلح کے سامنے پیش کر کے علاج پوچھنا چاہئے۔ البتہ اگر مصلح کوئی کتاب دیکھنا تجویز کر دے۔ اس وقت وہ کتاب بھی بمنزلہ مصلح کے خطاب کے ہے۔ (تربیت از النور بابت رجب 49ھ 594ص)

اصلاح باطن کیلئے ضرورت شیخ کامل

حال: احقر کو عرصہ سے حضرت والا سے عقیدت ومحبت ہے اور مجھے یہ شوق ہے کہ بزرگوں سے جو چیز حاصل کی جاتی ہے وہ حاصل کروں اور میں ایک اناڑی آدمی ہوں مجھے یہ کچھ نہیں معلوم کہ بزرگوں سے کیا چیز حاصل کی جاتی ہے۔ لہٰذا حضرت والا ارشاد فرمادیں کہ بزرگوں سے کیا چیز حاصل کی جاتی ہے اور اس کے مطابق مجھے عامی مشغول کو طریقہ تعلیم ارشاد فرمادیں۔ جس پر کاربند ہوں۔ جزاکم اللہ فی الدارین خیرا۔

تحقیق: نفس میں کچھ امراض ہوتے ہیں ان کا علاج کتابوں میں لکھا ہے۔ مگر جیسے جسمانی امراض کا علاج کتابوں میں لکھا ہے لیکن پھر بھی طبیب کی ضرورت ہوتی ہے اسی درجہ نفسانی امراض کے معالجہ میں شیخ یعنی معلم کی ضرورت ہوتی ہے اگر یہ بات سمجھ میں آ گئی ہو تو پھر آگے امراض بتلاؤں گا پھر اس کے سمجھ جانے کے بعد علاج بتلاؤں گا۔ (تربیت از النور ماہ رمضان 49ھ 201ص)

حال: عرض یہ ہے کہ بزرگوں سے حاصل کرنے کی کیا چیز ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے۔

تحقیق: کچھ اعمال مامور بہا ہیں ظاہرہ بھی باطنہ بھی نیز کچھ اعمال منہی عنہا ہیں۔ ظاہرہ بھی باطنہ بھی ہر دو قسم میں کچھ علمی وعملی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ مشائخ طریق طالب کے حالات سن کر ان عوارض کو سمجھ کر ان کا علاج بتلادیتے ہیں ان پر عمل کرنا طالب کا کام ہے اور اعانت طریق کیلئے کچھ ذکر بھی تجویز کر دیتے ہیں اس تقریر سے مقصود اور طریق دونوں معلوم

ہو گئے۔(تربیت بابت النور جمادی الاول 50ھ ص 630)

شیخ سے مناسبت پیدا ہونیکا طریق

حال: ایک بات عرض کرنیکی جرأت کرتا ہوں اگر چہ ڈر بھی لگتا ہے۔ کہ گستاخی نہ ہو مگر حدیث میں آتا ہے کہ بعض صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ من احب الناس الیک یارسول اللہ اس لئے کچھ جرأت ہوتی ہے کہ یہ سوال خلاف سنت نہ ہوگا۔ یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اہل طریق میں جن کو حضرت سے تعلق ہے۔ سب سے محبوب آپ کو کون ہے خود بخود یہ سوال دل میں آیا اس لئے لکھ دیا بار بار تقاضا ہوا ورنہ جرأت نہ کرتا۔ اگر حضرت والا اخفا کا امر فرمائیں گے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ تازیست کسی کو خبر نہ کرونگا۔

تحقیق: میں بتلانے میں پس پیش نہ کرتا۔ اگر کوئی اسکا مصداق ہوتا۔ برخوردار من سچ بات یہ ہے کہ اب تک

ہر کسے از ظن خود شد یار من   وز دروں من نہ جست اسرار من

پوری مناسبت کسی کو نہیں ہوئی اور اجنبیت کا مدار وہی ہے ممکن ہے کہ اس کا منشا میری ہی کمی ہے۔

حال: میرے خیال میں تیسرے سوال کا مع جواب تربیت میں نقل ہو جانا سالکین کیلئے زیادہ نافع معلوم ہوتا ہے۔ شاید کسی اللہ کے بندہ کو حضرت سے پوری مناسبت حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو جائے۔ میری جو حالت اس جواب کو دیکھ کر ہوئی واللہ میں کیا عرض کروں سچ فرمایا۔

ہر کسے از ظن خود شد یار من   وز دروں من نجست اسرار من

حضرت والا اتنا اور عرض کرتا ہوں کہ واللہ مجھے حضرت کے اسرار معلوم ہو جانے کی بہت طلب ہے اور یہی اس سوال کا منشا بھی ہوا۔ اگر اس نالائق کے ضبط و تحمل سے زیادہ وہ اسرار نہ ہوں۔ تو خدا کرے مجھ کو معلوم ہو جائیں۔ باقی دریافت کرنے کی جرأت اس لئے نہیں کرتا کہ چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ دوسرے میں سستی اور کاہلی کے سبب ہرگز اس قابل نہیں کہ اسرار مشائخ پر مطلع ہونیکی درخواست کروں باقی اتنی عرض ضرور ہے۔ کہ میرے لئے دعا فرمائی جاوے۔ کہ حق تعالیٰ مجھے حضرت سے مناسبت تامہ عطا فرمادیں۔ آمین۔

تحقیق: عزیز من بہتر تیسرا مضمون بھی نقل کرادیا جائے۔ مجھے صرف یہ خیال مانع ہوا تھا

کہ احباب کی دلشکنی نہ ہو۔ باقی جب اس سے اہم مصلحت نقل میں ہے۔ میں موافقت کرتا ہوں۔ برخوردار من میرے اسرار ہی کیا ہوتے۔ مولانا کا قول تو میں نے تبرکاً نقل کردیا ہے۔ مراد میری یہ ہے کہ میرے مذاق سے پوری مناسبت کسی نے پیدا نہیں کی۔ سو عزیز من یہ بات میرے کرنے کی نہیں خود اہل محبت کا فعل ہے۔ تتبع اور استحضار اور اتباع اسکا طریق ہے واللہ الموفق اور اس مناسبت کے بعد خود بخود مجھ کو اظہار اسرار کا جوش ہوگا۔ اگر کچھ اسرار ہوں گے یا نئے پیدا ہوجائیں گے۔ (تربیت از النور ماہ جمادی الثانی 1346ھ ص 447)

حال: حضرت والا یہاں آکر ایک نفع تو محسوس ہوا کہ ظاہری فراق نے دل کو تڑپا دیا۔ اب میں ہوں اور حضرت کی یاد اور حضرت کی ہر ہر چیز کی محبت ہر وابستہ کی محبت وعظمت یہ سوچ کر ان کی آنکھیں حضرت کی دیدار سے مشرف ہیں۔ ہر وابستہ درگاہ کو اپنے سے ہزار درجہ افضل سمجھتا ہوں اور سب کی محبت دل میں پاتا ہوں۔

تحقیق: اگر فراق غیر اختیاری ہوتا تو یہ آثار حکمت تھے۔ مگر فراق اختیاری میں ان آثار کا تخیل اپنے فعل میں دعوے حکمت کا ہے جو خود خلاف حکمت ہے۔

حال: یہی وجہ تھی کہ میں حضرت کی زبان پر اپنے تذکرہ ہی کا طالب رہتا ہوں۔ کہ ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے۔ بعض صحابہ بھی آپس میں کہا کرتے تھے۔ هل ذکرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم بشیء۔ یہی مقصد تھا اور بس۔

نوٹ۔ از ناقل۔ ان صاحب نے ایک مقیم خانقاہ کو لکھا تھا کہ میرا جو ذکر حضرت کسی مجلس میں فرمایا کریں۔ اس سے مجھے مطلع کرتے رہیں۔ اس پر حضرت نے تنبیہ فرمائی تھی۔

(تربیت ص 661' النور ذی الحجہ 49ھ)

سوال۔ مشائخ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کے بدون امر کوئی دنیاوی اور دینی کام نہ کرے جناب نے اکثر دنیوی استفسارات سے مجھے روکا ہے۔ اس کی بابت بندہ کو کیا ہدایت ہے۔

جواب۔ مشائخ نے جو فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بدون اجازت نہ کرے یعنی بعد اطلاع کے اس کو منع کردے۔ تو نہ کرے پس مراد امر سے اجازت ہے نہ امر ایجاب۔ (تربیت حصہ اول ص ۴۹)

صحبت شیخ کی ضرورت

حال: میرا عجیب سلسلہ ہوگیا ہے ایک وحشت سی اٹھتی ہے جملہ اوقات میں فرق آ گیا ہے۔ حیران ہوں اور پریشان ہوں کہ یہ کیا معاملہ ہے حضور اس کا علاج فرمادیں۔

تحقیق: حالت موجودہ میں کم از کم ایک مہینہ کیلئے آپ کا آنا مصلحت ہے۔ بعض امور کیلئے قرب جسمانی کی ضرورت ہے۔ (تربیت حصہ پنجم 102)

حال: اس کے ساتھ ہی یہ دل چاہتا ہے کہ حضور کے قدموں کی خاک کاش اس احقر کی آنکھوں میں لگائی جاوے تاکہ یہ اندھا آنکھوں والا ہو جائے۔

تحقیق۔ اپنے ملقن کی محبت کلید سعادات ہے

حال: اور تیسری بات یہ ہے کہ حضور سے علیحدگی کے وقت میں نہایت ہی جوش وخروش رہتا ہے اور دل میں یوں کہتا ہوں کہ اب اگر حضرت سے ملوں گا تو قدموں پر گر پڑوں گا اور خوب بوسہ دونگا اور یوں کروں گا۔ غرضیکہ ان جذبات کا اظہار نہیں کرسکتا۔ واللہ سچ عرض کرتا ہوں کہ بعض وقت تنگ آ کر یہ کہتا تھا کہ سب چھوڑ چھاڑ کر چلو حضرت کی خدمت میں۔

بعض اوقات خط لکھتے وقت روتے روتے براحال ہو جاتا تھا مگر حضور ہی کے خوف سے نہیں آتا تھا کہ ناراض ہونگے۔ ورنہ بندہ کبھی کا آ گیا ہوتا۔

خاک ایسی زندگی پر ہم کہیں اور وہ کہیں

یہاں آنے کے بعد وہ جوش وخروش سب جاتا رہا۔ جیسے آگ پر پانی چھڑک دیا جائے۔ حضرت والا اس کا کیا باعث ہے محبت کی کمی تو نہیں ہے۔

شیخ کی صورت مثالیہ کا قلب پر بلا کسب مرتسم ہونا نعمت ہے

حال: مطالعہ رسالہ روح الارواح کیا ہے جس سے دیکھتے وقت طبیعت کو رقت ہوئی بعدہ ویسی ہی قساوت پیدا ہوگئی۔ ذکر اسم ذات کرتے وقت حضور کی صورت مثالیہ قلب پر مرتسم ہوجاتی ہے اور لفظ اللہ کی ضرب خفیف اس صورت مثالیہ پر پڑتی ہے جس سے متوہم

ہو جاتا ہوں کہ کیا یہ صورت جائز ہے یا ناجائز بعض اوقات ایسا غلبہ ہوتا ہے کہ پنجگانہ نماز میں حضور کی صورت مبارک کا خیال جما رہتا ہے۔ غرض یہ رابطہ بعض اوقات بہت غالب ہوتا ہے اور بعض اوقات قساوت سے کچھ بھی نہیں۔

تحقیق: ماشاء اللہ مجموعی حالت بہت اچھی ہے مجھ کو تو مسرت ہوئی۔ رقت کی کمی بیشی یہ تغیر مذموم نہیں جتنا ہو جائے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ انشاء اللہ حالات محمودہ میں ترقی ہوگی۔ صورت مثالیہ کا بلا اختیار پیدا ہونا نعمت عظمی ہے۔ لوگ شغل کر کے اس کو پیدا کرتے ہیں جو ہمارے یہاں پسندیدہ نہیں۔ آپ کو حق تعالیٰ نے بلا کسب عطا فرمایا ہے۔ شکر کیجئے اس صورت پر ضرب پڑنے سے حرج کیا ہے اور عدم جواز کی تو کوئی وجہ ہی نہیں۔ اچھا ہے آپ کی برکت سے شاید مجھ پر اچھا اثر ہو جائے۔ والسلام۔

ابتدائے نسبت باطنیہ

حال: آج کل احقر کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ احقر کے دل میں کوئی نئی بات پیدا ہوگئی ہے جس کی وجہ سے یاد الٰہی ہر وقت دل میں رہتی ہے کسی وقت ذہول نہیں ہوتا ہے۔

تحقیق۔ یہ ابتدا ہے نسبت کی مبارک ہو۔

باب ۲

اخلاق حمیدہ

خلوت وسفر اور تدبیر وتوکل میں تفصیل

حال۔ جب سے حضور سے جدا ہوا ہوں بعضے اناس دنیا نے گرفت کرلیا ہے اول زبان درازی کیونکہ طالبوں کو بعضے افعال واقوال شنیعہ سے بدون سخت گوئی اور زبان درازی کے باز رکھنا دشوار ہے۔ دوم عورت کو راہ شریعت اور خلق سنی کے مطابق چلانا اور اس کی بدخلقی سے صبر کرنا بندہ کو نہایت دشوار ہے دعاء خیر فرماویں اور ارشاد فرماویں کہ طالبوں کو علم دین اور اخلاق کی تعلیم دینا بہتر ہے یا زیارت مقبرہ اولیاء اور سفر سالک کیلئے یا اسباب وتدبیر وتوکل کرنا بہتر ہے یا بے اسباب میرے فہم کے مطابق ارشاد فرمادیں۔ انشاء اللہ حضور کے ارشاد سے تسلی ہوگی۔

تحقیق: دعائے خیر کرتا ہوں وہ حدیث یاد کیجئے المومن الذی یخالط الناس ویصبر علی اذا ھم خیرمن المومن الذی لا یخالط الناس ولا یصبر علی اذاھم مبتدی کیلئے خلوت بہتر ہے اور منتہی غیر عالم کیلئے سفر بغرض زیارت مقابر وسیاحت مضر نہیں اور مبتدی کیلئے مضر ہے اور عالم کیلئے مانع عن النفع ہے اور ضعیف الہمۃ ومعیل کیلئے اسباب وتدبیر بہتر ہے اور قوی الہمۃ مجرد کیلئے توکل۔ والسلام۔ (تربیۃ حصہ اول ص 9)

تحصیل محبت خدا اور رسول وازالہ محبت غیر اللہ کا طریق

حال: کوئی دعا ایسی تحریر فرماویں کہ جن سے محبت خدا اور رسول خدا کی زیادہ پیدا ہو اور خوف الٰہی دل پر طاری ہو اور محبت غیر اللہ دل سے جاتی رہے یا کم ہوجائے اور خدا کے سوا غیر کا خوف دل میں مطلق باقی نہ رہے۔

تحقیق۔ صوفی نشود صافی تا درنکشد جامی ۔۔۔ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

مدت تک ذکر شغل اور مطالعہ کتب مفیدہ اور صحبت اہل اللہ پر دوام کرنے سے یہ دولت نصیب ہو جاتی ہے اس کیلئے کوئی خاص وظیفہ نہیں ہے۔ (تربیت حصہ اول ص ۱۵)

خشوع پیدا ہونیکا طریق

حال: مکان پر الحمدللہ تنہائی ہے۔ مگر خطرات بہت آتے ہیں کہ گھبرا جاتا ہوں زبان چلتی ہے مگر توجہ نہیں ہوتی اور تلاوت کے وقت بسا اوقات بالکل ہی قلب کو غفلت ہوتی ہے بعض دفعہ تو یہ حالت ہوتی ہے کہ اگر انتہا پر نشان نہ رکھ دوں تو آگے بڑھتا چلا جاتا ہوں نماز کی بھی یہی کیفیت ہے کہ حضور نصیب نہیں ہوتا نہ اخلاص و خشوع۔

تحقیق: تجربہ ہے کہ جب بقصد خشوع ذکر و تلاوت و نماز میں مداومت کے ساتھ مشغولی ہوتی ہے تو خشوع و تمام کیفیات محمودہ پیدا ہو جاتی ہیں دیر ہونے سے پریشان نہ ہو جایئے کام کئے جایئے انشاء اللہ کلبہ احزان شود روزے گلستان غم مخور۔ (تربیت حصہ اول ص ۲۱)

حال: نماز میں حتیٰ المقدور خشوع و خضوع کی بے حد کوشش اور فکر کرتا ہوں اور صورت تو شاید بن جاتی ہو مگر حقیقت کا کہیں پتہ نہیں چلتا بالآخر بزبان حال بکمال عجز و ندامت عرض کرتا ہوں کہ اس سے زیادہ میری طاقت سے باہر ہے اور کامل نماز کی توفیق عنایت فرمائے۔

تحقیق: نماز کی تکمیل جس طرح حضور قلب سے ہوتی ہے ندم و نیاز سے بھی ویسا ہی تدارک نقصان ہو جاتا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی عطا ہو جائے گا۔

سوال۔ خشوع سوا اللہ اللہ و دیگر اذکار میں معنی کا سمجھ لینا کافی ہوگا کیا۔

جواب۔ اس سے زیادہ نفع یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے دیکھنے کا خیال رکھا جاوے۔ کما قال تعالیٰ الذی یراک حین تقوم و تقلبک فی الساجدین۔ (تربیت حصہ ششم ص ۶)

آثار محبت

حال: جب آپ یہاں آکر واپس تشریف لے جاتے ہیں اس روز نہ کھانے کو نہ سبق پڑھانے کو کسی کو جی نہیں چاہتا اور ایک مردگی کی سی حالت ہو جاتی ہے جس کے آثار جسم پر بھی ظاہر ہو جانے لگتے ہیں ویسے کوئی الم نہیں ہوتا۔

تحقیق: اس کا سبب محبت ہے جو امر محمود ہے۔ (تربیت حصہ اول ص ۲۴)

حال: حضور کی قدمبوسی حاصل کرنے کو بہت جی چاہتا ہے۔ اکثر حضور کو خواب میں دیکھتا ہوں۔

تحقیق: یہ آثار محبت سے ہے جو اس طریق میں بے حد نافع ہے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 6)

حال: نہ اچھے کپڑے کی خواہش ہے نہ اچھے کھانے کی طلب ہے یہی دل چاہتا ہے کہ اگر عیال واطفال نہ ہوتا تو مدینہ طیبہ میں جا کر رہتا۔ تا کہ جنت البقیع میں دفن ہو جاؤں یا تھانہ بھون میں آ کر حضور کی ہمسائیگی میں عمر بسر کروں۔

تحقیق: جب حق ہے۔

حال: کیونکہ یہ بات اکثر روز دل میں آتی ہے کہ تھانہ بھون شریف یا مدینہ طیبہ میں تیاری کرنا چاہئے پھر اغلب یہ فکر ٹھہری ہے کہ جنوری کے بعد چار مہینہ کے قیام تو تھانہ بھون میں کروں اور جو مناسب میرے حال کے امر ہو ارشاد فرمادئیں۔

تحقیق: اور تو کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ (تربیت حصہ ہفتم صفحہ 21)

حال: معلوم نہیں میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بھی ہے یا نہیں۔

تحقیق: خود یہ فکر ہی دلیل محبت ہے اور دلیل مستلزم ہے مدلول کو پس محبت انشاء اللہ تعالیٰ یقینی ہے۔

حال: ذکر کے وقت یہ خیال کر کے (یا بم او را یا نیا بم جستجوئے میکنم) اس قدر روتا ہوں کہ پڑھنا دشوار ہو جاتا ہے رات کو جب لیٹتا ہوں تو بہت دیر تک نیند نہیں آتی لیٹے لیٹے رویا کرتا ہوں۔

تحقیق: یہ سب بھی دلائل ہیں محبت کے۔ (النور صفحہ 505)

حال: ذکر میں بعض دفعہ یوں جی چاہتا ہے کہ کوئی آ کر تلوار سے میری گردن جدا کر دے اور ایک ایک بوٹی جدا جدا پھینک دے اور اسی پر میرا خاتمہ ہو جائے۔

تحقیق: اثر محمود ہے محبت کا۔ قال ابن المصورؒ۔

اقتلونی یا ثقاتی ان فی موتی حیاتی (النور ص 302)

غلبہ محبت اللہ و محبت شیخ

حال: یکے از ارشد خلفاء از احقر العباد بخدمت عالی جناب قبلہ وکعبہ سیدی ومحبوبی دام

ظلھم العالی اسلام علیکم، کئی روز تک محبت الٰہی کا نہایت غلبہ رہا اور یہ خیال غالب ہوا کہ اگر بعد مرنے کے حق تعالیٰ سے کچھ حجاب ہوا تو کیا کروں گا اور اس بات کا بہت صدمہ رہا ہر چند طبیعت کو سمجھایا کہ مایوسی نہ چاہئے مگر اپنی نااہلی اور نالائقی پر نظر تھی کہ ایسا ہو تو کچھ عجب نہیں اس لئے کہ میں سخت نااہل ہوں کچھ اطاعت اور شکر نہیں ہو سکتا اور خیال کرتا تھا کہ گو جنت کی کوئی نعمت نہ ملے مگر حق تعالیٰ سے کسی درجہ میں حجاب نہ ہو پھر یہ حالت صبر کے ساتھ مغلوب ہوئی مگر شوق اب بھی ہے اور آرزو یہی ہے کہ حجاب کسی درجہ میں نہ ہو گو جو کچھ ذرہ محبت الٰہی حضور کی برکت سے میسر ہے وہ تو عرصہ سے ہے مگر اس بار غلبہ بہت رہا اب کئی روز سے حضور والا کی محبت کا بہت غلبہ ہے گو محبت شدیدہ اور عظمت عظیمہ جو میرے قلب میں ہے۔ حضور والا کی اس کا اظہار مجھ سے نہ ہو سکے۔

پرسوں جب جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا جب سے کسی قدر چین ہوا ہے ورنہ بڑا سخت حال تھا زبانی عرض کرنیکی تاب نہیں اس لئے تحریر کیا والسلام۔

تحقیق: محبی محبوبی زاد اللہ تعالیٰ عرفاناً وقرباً۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ مبارک ہو ماشاء اللہ دونوں حالتیں رفیع ہیں۔ اول حالت تو ظاہر ہے حدیث میں شوق لقاء کا مطلوب ہونا اسکے کمال رفعت کی صریح دلیل ہے اور اس کا غالب اور معتدل ہونا یہ سب اسکے الوان حسب اختلاف احوال ہیں اور یہ سب محمود اور اعتدال زیادہ محمود اور اوفق بالسنۃ ہے کما ورد شوقا الی لقائک فی غیر ضراء مضرۃ اور دوسری حالت وہ بھی حب اللہ ہی کا ایک طریق اور لون ہے گو بواسطہ ہی اور بعض احوال میں بعض مصالح اس پر بہ نسبت حالت اولیٰ کے زیادہ مرتب ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ سر تا سر محمود ہے شبہ نہ فرماویں رہا خیال رحلت سے متاثر ہونا یہ اسی محبت کا طبعی خاصہ ہے اور محمود کے آثار وخواص سب محمود ہیں باقی چونکہ یہ امر طبعی عارضی ہے یہ ایک حال پر نہیں رہتا۔ نیز چونکہ یہ حب فی اللہ ہے اس لئے حق تعالیٰ ایسے موقع پر مدد فرماویں گے جیسا کہ صحابہ کیساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد معاملہ فرمایا گیا۔ (تربیت حصہ دوم ص 16)

علامت عبدیت

حال: ظہر کی نماز کے بعد جب میں ذکر کرنے لگا تو مجھے دو باتوں کی فکر ہوئی ایک یہ کہ

خاتمہ میرا کس حالت پر ہوگا کیونکہ اس وقت تو خدا کے فضل سے ہوش وحواس درست ہیں پھر بھی مجھ کو وسوسے ہوتے ہیں اور اس وقت تو نہ ہوش رہے گا اور نہ حواس درست رہیں گے۔ اس وقت کیا حالت ہوگی دوسرے یہ کہ آخرت میں انجام معاملہ کس طرح ہوگا کیونکہ اپنے اعمال کی طرف نظر کرنے سے سوائے اعمال بد کے اعمال نیک نظر نہیں آتے۔

تحقیق۔ یہ عبدیت کی علامت ہے اور یہ اعلیٰ درجہ کی حالت ہے۔ (تربیۃ حصہ دوم صفحہ 26)

حال: میرے گھر کے لوگ اللہ اور رسول کے ایسے عاشق ہیں کہ کوئی بات شریعت کی ان کو کسی طرح سے ناگوار نہیں ہوتی۔ بس اب حضور ان کو بھی کچھ تعلیم فرماویں نمازی ہیں کئی مرتبہ پوچھا کہ اپنا حال مولانا کو لکھو کہتی تھیں کہ میرا حال ہی کیا ہے۔ الحمدللہ ان کو کوئی وسوسہ ہی نہیں آتا۔

تحقیق: ان کا یہ خیال کہ میرا حال ہی کیا ہے یہی تو بڑا حال ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں عبدیت ہے خداتعالیٰ مبارک کرے ان کے مناسب لا الہ الا اللہ ہے۔ ہر وقت یہی خیال رکھیں اور کسی وقت کیلئے ایک عدد سہل بھی مقرر کرلیں اور پھر حالات سے گاہ گاہ اطلاع دیں۔

حال: حضور مجھ کو نماز کے قضا ہونے سے ایسا صدمہ نہیں ہوتا کہ میں بے چین ہوجاؤں بلکہ یوں خیال ہوتا ہے کہ صدمہ کیوں نہیں ہوتا قضا ہوجائے ہوجائے کوئی رنج نہیں ہوتا۔ بعض معصیت کے ارتکاب سے بے حد رنج ہوتا ہے اور بعض کے ارتکاب سے بہت کم یا بالکل نہیں۔

تحقیق: رنج تو سب پر ہوتا ہے مگر قسمیں رنج کی مختلف ہیں ایک قسم کی یہ بھی ہے کہ رنج نہ ہونے پر رنج ہو جس کا حاصل یہ ہے کہ بعض گناہ پر طبعی رنج ہوتا ہے بعض پر عقلی چنانچہ رنج طبعی نہ ہونے پر رنج ہونا دلیل ہے رنج عقلی کے ہونے پر۔

حال: بعض وقت یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ حالت بالکل گندی ہے بس حضور کی تحریرات کو دیکھ کر شکر کرتا ہوں سمجھ میں نہیں آتا کہ حالت تو ایسی بدتر اور اس پر حضور کی شفقت ڈر لگتا ہے کہ کہیں کسی روز یہ بھنڈارہ نہ پھوٹے تو پھر پوری پوری رسوائی ہو۔

تحقیق: پھر حرج ہی کیا ہے یہ خیال کہ کہیں رسوائی ہو یہ بھی حجاب ہے یہ بھی اٹھنا چاہئے۔ (صفر 34ھ تربیت حصہ ۴ ص ۵۷)

آثار محبت وعبدیت

حال: ذکر میں سوز گداز اور طبیعت کو جوش آجاتا ہے اور کوئی آواز مسموع ہوتی ہے لیکن خیال کرتا ہوں تو کچھ پتہ نہیں چلتا جیسے ذکر گونج کر کان میں پڑتا ہے یہ آواز ہے یا خیال خام ہے خیر کچھ ہو اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا ہوں کیونکہ مقصود خدا کی ذات برتر ہے لیکن اچھی معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق: سب حالات ماشاء اللہ محمود ہیں یہ آواز اکثر اپنے ہی اندر کی ہوتی ہے گو بعض لوگ اس کو علی الاطلاق عالم غیب کی آواز سمجھتے ہیں اور یہ صحیح نہیں اگر چہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے لیکن تاہم یہ بھی اس لئے محمود ہے کہ یہ ذریعہ ہوتا ہے یکسوئی اور دفع خطرات کا اس لئے اس پر شکر کریں لیکن چونکہ مقصود نہیں اس لئے اس کو کمال نہ سمجھیں نہ اس طرف التفات کریں اور یاد رکھیں کہ محمود ہونے کو مقصود ہونا لازم نہیں اور سوز وگداز آثار محبت سے ہے اسی طرح فکر مطلوب اور گریہ یہ سب آثار محبت سے اور اپنے کو ہیچ سمجھنا آثار عبدیت سے ہے یہ سب احوال مطلوبہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماویں اور تصور اولاً ذات حق کا ہونا چاہئے جس طریق سے سہل ہو کوئی طریق اس کا معین نہیں بہتر یہ ہے کہ اس طرح خیال رکھیں کہ وہ ہم کو دیکھ رہے ہیں اور اگر کسی وقت ذات حق کا تصور نہ جم سکے اور خطرات پریشان کریں تو قلب کی طرف اس طرح سے توجہ رکھیں کہ وہ اللہ اللہ کرتا ہے اور وہ عورت دنیا ہے خدا تعالیٰ کا شکر کیجئے کہ اس سے بچنے ہی کا قصد کیا انشاء اللہ محفوظ رہیں گے۔ (تربیت حصہ دوم صفحہ 40)

حال: (کچھ حالات باطنی لکھنے کے بعد یہ لکھا تھا) مگر اب کچھ ایسی حالت ردی ہوگئی ہے کہ سب احوال وکیفیات وعادی کا ذبہ معلوم ہوتے ہیں میرے اندر ان میں سے کسی کا بھی اثر نہیں رہا۔ فیالیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیا منسیا اپنے سے بدتر کسی کو بھی نہیں پایا کافر بھی مجھ سے اچھا ہوگا کیونکہ اس کو تو کچھ میسر نہیں ہوا اور مجھے خدا نے نعمت دی تھی مگر میں نے گناہوں سے اس کی بے قدری کی۔

تحقیق: یہ حالت اس موہوم مزعوم حالت سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ وہ ہستی اور دعوی تھا اور یہ نیستی اور فنا۔ چراغ مردہ کجا نور آفتاب کجا۔ (تربیت حصہ پنجم ص 115)

حال: میں نے جو آپ سے کسی اہل تکوین کے پاس چندے قیام کرنیکا خیال عرض کیا تھا (اور یہ تھا بھی پرانا خیال) خدا کا شکر ہے کہ بالکل زایل ہو گیا اللہ صاحب آپ کو جزا دیں مجھ کو اپنی ناقابلی خوب معلوم ہے فقط مداومت علی الفرائض اور ترک کبائر کی توفیق مطلوب ہے اور اسی کو (اگر حاصل ہو جائے) معراج جانوں گا۔ مگر ذکر میں جب جوش اٹھتا ہے تو طلب کرنے لگتا ہوں اور رنگارنگ مناجات کرتا ہوں۔

تحقیق: اہل تکوین کی صحبت کے خیال کے زوال سے نہایت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور اس کے بعد جو حالت لکھی ہے الی قولکم منتہی بنالیتا ہوں اس پر اس سے بھی زیادہ خوشی ہوئی۔ الحمدللہ حق تعالیٰ نے عبدیت کا ایک مطلوب درجہ عطا فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ اس میں ترقی ہوگی سماع کا خیال غیر اختیاری ہے۔ اس پر ملامت نہیں ہاں اس کے مقتضا پر عمل نہ کیا جائے کہ مضر ہے البتہ بطور خود تنہائی میں کچھ اشعار وغیرہ خوش الحانی سے پڑھنا مضائقہ نہیں خواہ کوئی زبان ہو اور کراہت کا جو منشا تھا وہ بھی محمود تھا یعنی صورت اتباع کا بھی متروک نہ ہونا اور یہ بھی محمود ہے یعنی معنی کا صورت پر غالب آجانا اور خدا تعالیٰ اس سے بھی کہیں ترقی عطا فرمائے گا یعنی جامعیت بین الصورۃ والمعنی اور اپنی ناکارگی جسمی جو لکھی ہے وہ مضر باطن نہیں بےفکر رہیں والدہ کو چھوڑنا تو یہ ہے کہ ان کو ناخوش کر کے باوجود اسکے کہ وہ آپکی محتاج خدمت ہوں یا بہت طویل مدت کیلئے ان سے مفارقت کر کے آویں ورنہ زیادہ یہاں رہنا اور گاہ گاہ ان سے ملکر آجانا یہ چھوڑنا نہیں امید ہے کہ وہ بھی بخوشی اس کو گوارا کر لیں گی۔ (النور ص ۱۹۴)

توکل

سوال۔ اس وقت تحریر عریضہ سے مقصود ایک شبہ کا حل ہے وہ یہ کہ بندہ اپنے اخراجات وغیرہ میں حتیٰ الامکان شریعت کا پاس رکھتا ہے یعنی اخراجات واجبہ کے بعد اخراجات مستحبہ میں صرف کرتا ہے مگر اسی قدر کہ قرض نہ ہونے پائے گو پس انداز کچھ نہ ہو۔ چنانچہ اس بناء پر اپنے بزرگوں یا عزیزوں کی کوئی خدمت کرتا ہوں یا کوئی قرض وغیرہ مانگتا ہے اس کے ساتھ جو تبرع کرتا ہوں تو اس قاعدہ کو مدنظر رکھ کر اپنی وسعت تک خدمت وتبرع کرتا ہوں۔

جواب۔ یہ توکل کی کمی نہیں ہے اور احادیث مذکور فی السوال کے خلاف نہیں ہے پہلی

حدیث میں وثوق بما فی یدی العبد کی ممانعت ہے امساک لما فی یدی العبد کی ممانعت نہیں ہے اور دوسری حدیث میں یہ انفاق مقید ہے ما فی الوسع کے ساتھ بدلیل دوسری نصوص کے پس علاج کی ضرورت نہیں۔ (تربیت حصہ دوم ص 42)

حال: ہمیشہ یہ مدنظر رکھا کہ ہر امر میں حق سبحانہ وتعالیٰ پر بھروسہ رکھوں۔ خصوصاً روزی کے معاملہ میں مگر حالت یہ ہے کہ جب آمدنی رک جاتی ہے خواہ تین ہی روز کو ہو تو طبیعت پر بلا اختیار پریشانی آجاتی ہے حالانکہ اللہ میاں ایسے موقع سے دے دیتے ہیں۔ جہاں خیال بھی نہیں ہوتا۔ آمدنی ہونے پر اطمینان ہو جاتا ہے پھر دیر ہونے پر پریشانی ہو جاتی ہے اور میرے گھر میں یہ کیفیت ہے کہ جب تنگی ہو تو اس کو پریشانی کبھی نہیں ہوتی بلکہ یوں کہتی ہے کہ اللہ میاں ہمیں دیں گے ہم فکر نہیں کرتے اس سے مجھ کو اپنے اوپر سخت افسوس ہوا کرتا ہے کہ عورت کی ذات مجھ سے فوق کر گئی تو اب میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حالت میری محمود ہے یا غیر محمود ہے اگر غیر محمود ہے تو کیا علاج کروں۔

تحقیق: دونوں کی حالت محمود ہے اور یہ تفاوت طبعی ہے چونکہ عورتوں میں عاقبت اندیشی فطرۃً کم ہوتی ہے اور مردوں کی قوت فکریہ زیادہ کام کرتی ہے اس وجہ سے یہ تفاوت ہے۔ (تربیت حصہ سوئم ص 21)

حال: آج سے سات یوم پیشتر ایک دن تقریباً دس بجے دن کے اس قدر طبیعت گھبرائی اور دل بہت گھبرایا کہ قطعی قصد کیا کہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر کم از کم آٹھ یوم حاضر رہوں۔ میرے متعلقین بھی میرے ہمراہ ہی ہیں جس قدر میری آمدنی سے پس انداز ہوتا جاتا ہے اس کو قرض میں دیتا جاتا ہوں میری آمدنی کا ذریعہ جو ہے الحمدللہ کہ وہ غیر محدود ہے محض توکل اس کی اصل ہے۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے کہ دولت یقین وتوکل عطا فرمائی جب ایسا یقین نصیب ہوا ہے انشاء اللہ تعالیٰ کوئی پریشانی نہ ہوگی۔

حال: تو اب میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر حضور اجازت دیں تو صرف آٹھ یوم کیلئے میں حاضر خدمت ہو جاؤں شاید اس 8 یوم کی قلیل مدت میں میری اس حالت میں کچھ افاقہ ہو۔

تحقیق: مجموعہ حالت موجودہ میں آنیکی ممانعت نہیں۔

حال: یا جو تدبیر حضور ارشاد فرمائیں عمل کروں اپنے خیال سے میں نے بظاہر یہ تدبیر کر رکھی ہے کہ اپنے ہم خیال حضرات سے بکثرت ملتا ہوں بلکہ سب سے زیادہ کثرت سے حضرت خواجہ صاحب سے ملتا رہتا ہوں اور وہاں پہنچ کر کسی قدر تشفی بھی ضرور ہوتی ہے۔

تحقیق۔ ہاں یہ بہت اچھا معمول ہے لیکن خواجہ صاحب سے یا کسی اپنے ہم مشرب سے تنہائی میں ملئے جب مجمع زیادہ ہو جائے اٹھ جایئے۔

حال: حضرت اس تنگی اور فاقہ مستی اور تکلیفوں کے زمانہ میں جو قلب کی حالت تھی ایک ماہ کے اندر ہی اس خاص حالت میں دن رات کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ اگر چہ الحمدللہ اس کا اثر باقی تو ضرور اب بھی معلوم ہوتا ہے لیکن کمی بھی ضرور ہے۔

تحقیق: ایسی کمی بیشی پر نظر نہ چاہئے بعض اوقات دعویٰ ناشکری کا شائبہ ہو جاتا ہے۔

ہر چہ از دوست میر سد نیکو ست خواہ عسرت یا فراخی۔ (النور ص 420)

حال: اب بحمد اللہ اچھے اچھے کھانے پینے اور پہننے کی طرف التفات نہیں ہوتا بلکہ جو کچھ مل جاتا ہے یا مل جائیگا اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور انشاء اللہ کروں گا جو کچھ سامنے آ جاتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا مفت مل گیا اور بڑی قدر ہوتی ہے۔

تحقیق: مبارک مبارک فقط تربیت حصہ ہفتم ص ۲۸۔

طریق ازدیاد محبت خدا و رسول

سوال۔ محبت خدا و رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہو جائے۔

جواب۔ اسی کا طریقہ تو بتلایا گیا ہے احکام شرعیہ کو بجالانا اور ذکر کی کثرت کرنا۔ (تربیت حصہ سوئم ص 6)

توفیق توبہ کامیابی کی علامت ہے

حال: جزاء الاعمال کے پڑھنے اور ذکر اور تکشف کے مندرج ہدایات پر عمل کرنے سے یہ ضرور اثر ہوا ہے کہ اگر کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو قلب کو محسوس ہو جاتا ہے اور شب میں محاسبہ کے وقت توبہ کر لیتا ہوں میں اسی اثر کو اپنے حق میں بہت سمجھتا ہوں۔

تحقیق: بیشک کامیابی عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشیں۔ (تربیت حصہ سوئم ص 7)

یادخدا پیدا ہونیکے ذریعہ میں ترقی کرنا

سوال۔ اکثر آدمی کو جو فقط کلمہ شریف کے یا اسم ذات کے ذکر کرنے سے یادخدا بیداری میں اور نیند میں حاصل ہوئی ہے ان لوگوں کو اور کیا عمل دوسرا بتلانا اچھا ہے۔

جواب۔ ان لوگوں کو نئی چیز بتلانے کی ضرورت نہیں۔ اگر ان کو فرصت اور ہمت اور قوت اور مزاج میں صحت ہو تو وہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں انہی کو بڑھا دیں۔ (تربیت حصہ سوم ص 19)

حصول رضاحق کا طریق

سوال۔ مجھ کو کوئی دعا ایسی ارشاد فرمائیں جس سے مجھ کو لذت طاعت اور نفرت از معصیت حاصل ہو اور وسوسہ شیطانی مندفع ہو۔

جواب۔ ان سب کیلئے ذکر اللہ ہی ہے باقی لذت خود مقصود نہیں۔ مقصود اصلی رضاء حق ہے اور طریقہ اس کا ذکر وطاعت ہے۔ (تربیت حصہ سوئم ص 26)

تعلق مع اللہ بڑھ جانا اصل مقصود ہو

حال: الحمد للہ نماز تہجد اور ذکر اسم ذات فرمودہ آنجناب اپنے وقت پر ڈیڑھ ماہ سے ہونے لگا ہے۔ دعا کا ملتجی ہوں کہ خداوند تعالیٰ توفیق مداومت عنایت فرمادیں کبھی تو حالت ذکر میں سرور اور قلب میں فرحت معلوم ہوا کرتی ہے اور کبھی کسی روز ہر چند ضرب لگاتا ہوں قلب پر اثر ہی نہیں ہوتا۔ حلق کے تلے ہی نہیں اترتا۔

تحقیق: حق تعالیٰ برکت واستقامت عطا فرمائے ذکر میں مسرت وفرحت ودولت عظمی ہے اور اس پر مجھ کو بڑی ہنسی آئی کہ قلب پر اثر ہی نہیں ہوتا آپ اثر کس چیز کو سمجھتے ہیں۔ تعلق مع اللہ بڑھ جانا اصل اثر مقصود یہ ہے سو الحمد للہ یہ حاصل ہے۔ بوجہ عدم معرفت یہ پریشانی ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی تسلی بھی نصیب ہو جائیگی۔ اطمینان سے کام میں لگے رہئے اور حالات سے مطلع کرتے رہئے۔ والسلام۔ (تربیت حصہ چہارم 52)

غلبہ توحید

حال: ایک اور امر قابل گزارش یہ ہے کہ پہلے میں اکثر اشعار مشتمل بر استمداد وتشفع

بجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتا تھا اور درود شریف بھی محض عادۃ پڑھ لیتا ہوں اور جی نہیں لگتا برخلاف اس کے قرآن شریف میں اب زیادہ جی لگتا ہے ارشاد عالی کا منتظر ہوں۔
تحقیق: یہ توحید کا غلبہ ہے جو کہ مقاصد میں سے ہے شکر کیجئے۔(تربیت حصہ چہارم 21)
حال: تھوڑے عرصہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر باجہ کی آواز اضطراراً کبھی کان میں پڑتی ہے تو عجیب توجہ الی اللہ محسوس ہوتی ہے مگر قصداً سماع سے رکتا ہوں یہ تنزل تو نہیں بوجہ مخالفت سنت کے ظاہراً۔
تحقیق۔ یہ غلبہ ہے توحید کا کہ مصنوع جاذب ہوتا ہے صانع کی طرف اور گو یہ امر ہر مصنوع میں مشترک ہے مگر آواز خوش میں بعض خاص خصوصیات ہیں جو اہل فن کے نزدیک معروف ہیں اور میلان امر فطری ہے اور ناشی عن سلامۃ الحس ولطافۃ الادراک اور امر فطری کوئی مخالفت سنت کے نہیں بلکہ متقی کیلئے یہ میلان اعون فی الدین ہے۔ کیونکہ باوجود میلان کے اس کے مقتضاء پر عمل نہ کرنا اقرب الی التقوی ہے۔

شہوت دنیا مثال گلخن ست — کہ ازو حمام تقوی روشن ست

اور بعض حالات میں اس سے طبعی نفرت ہونا یہ ناشی ہے غلبہ حال سے جو کہ مبتدی یا متوسط کو ہوتا ہے۔ فقط۔(تربیت حصہ پنجم ص 127)
حال: آج نماز فجر سے لیکر اب تک یہ حالت طاری ہے کہ جمیع اعضائے خود و جمیع انسان وحیوان وجماد سے ایسی محبت ہوگئی ہے کہ بار بار اپنے اعضاء کو بوسہ دیتا ہوں اور نیز دوسروں کو بوسہ دینے کو جی چاہتا ہے حتیٰ کہ خنزیر و کتے کے بوسہ کو بھی طبیعت کا تقاضا ہے اور اسی وقت سے لرزہ براندام و پسینہ براندام رہتا ہوں اور اسباب سے بوجہ بالکل علامت ہونے کے نظر اٹھ گئی ہے۔ حقیقۃ موثر حق سبحانہ تعالیٰ ہی ہیں۔
تحقیق: مبارک ہو یہ غلبہ توحید کا ہے انشاء اللہ اس سے آگے دوسرے مقام ارفع پر ترقی ہوگی جس کو آپ خود دیکھیں گے اس وقت بتلا دیا جائے گا۔(تربیت حصہ ششم ص 81)

آثار عبدیت ونزول کامل

خط یکے از اجازت یافتگان

آج کل بندہ کو شب و روز مرغ و ماہی کی طرح گزرتا ہے جب سے حضور کا عنایت نامہ مسمیٰ

یہ اجازت نامہ صادر ہوا ہے بجا آوری ارشاد کر رہا ہوں مگر تماشا یہ ہے کہ ان لوگوں کی حالت جو داخل سلسلہ ہو جاتے ہیں قابل رشک ہوتی جاتی ہے اور میں خود لائق تف ہو گیا ہوں دل کا چراغ بالکل بجھا جا رہا ہے۔ رات دن لوگوں کی فکر میں رہتا ہوں کہ یہ بنا وہ بگڑا اپنی کچھ خبر نہیں اور اکثر اوقات ایسا بے خبر رہتا ہوں کہ مجھے اپنے تن و جان کی بھی خبر نہیں رہتی خیالات موت آج کل اس قدر حادی ہو گئے ہیں کہ رات بھر رونا اور بے چینی اپنا آرام ہے زندگی کی راحت سب ختم ہو گئی۔ پہلے آزادی کے ساتھ رہا کرتا تھا گو الحمد للہ کبائر کا مرتکب تو نہیں تھا مگر آزادی بہت تھی۔

تحقیق: یہ سب آثار ہیں عبدیت و نزول کامل کے اللہ تعالیٰ مبارک فرمائیں کام میں اسی طرح لگے رہیں جو کوتاہی محسوس ہو کوتاہی پر استغفار اور اس کی محسوسیت پر خدا تعالیٰ کا شکر کریں اور اپنی رائے سے کچھ تغیر و تبدل نہ کریں تفویض الی اللہ ثم الی الشیخ اپنا شعار رکھیں میں دعا حفاظت کرتا ہوں۔ (تربیت حصہ چہارم ص 65)

خوش اخلاقی سے ملنے کی وجہ

حال: ایک روز خوش اخلاقی کے بیان میں یہی بات سمجھ میں آئی کہ یہ لوگ اللہ میاں کے آدمی ہیں ان سے اچھی طرح ملنا چاہئے۔ بد اخلاقی سے ملنے سے اللہ میاں بہت بے زار ہوں گے۔ (تربیت حصہ چہارم ص 67)

علامت حقیقت شناسی

حال: بحمد اللہ جو بیشتر اکثر خیال محویت وغیرہ کا ہوتا تھا اس کا اب مطلق خیال نہیں ہے اور یہ رباعی میر درد صاحب کی باعث تسکین قلب ہے۔ رباعی

ہر چند نخد دل زحقیقت آگاہ — پائے طلبش ہست ہماں بر سر راہ
یارب تو زخود نشاں دہی یا ندہی — ما ایم ہمیں نام تو اللہ اللہ

خدا کا بے انتہا اس بندہ پر فضل ہے کہ اب کسی امر کی خواہش بجز رضائے مولیٰ دل میں پیدا نہیں ہوتی۔ تحقیق۔ یہ علامت ہے حقیقت شناسی کی مبارک ہزار بار مبارک۔

حال: اور نہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ معمولات کچھ قابل قدر ہیں۔

تحقیق۔ بالکل صحیح ہے مگر یہ بے قدری صرف اس حیثیت سے ہے کہ ہمارا عمل ہے اور

دوسری حیثیت سے بہت زیادہ قابل قدر اور نعمت عظمیٰ ہے یعنی اس حیثیت سے کہ خدا تعالیٰ کا عطیہ اور ان کی توفیق ہے۔ (تربیت حصہ چہارم ص 79)

آثار خشیت

حال: بفضلہ تعالیٰ معمول بقید اوقات جاری ہیں مگر موت کا اس قدر خوف رہتا ہے کہ حواس گم ہو جاتے ہیں۔ ہر چند کہ ارحم الراحمین کی رحمت پر بھروسہ کیا جاتا ہے تاہم حالت خوف کی غالب رہتی ہے لہٰذا گزارش ہے کہ اس بارہ میں جو ارشاد ہو وہ کیا جائے۔

تحقیق۔ یہ حالت فی نفسہ مذموم نہیں یہ اثر ہے خشیت حق تعالیٰ کا جو کہ سراسر محمود ہے البتہ اس کے ساتھ کسی قدر ضعف قلب کی بھی آمیزش ہے اس کا طبی علاج کرنا چاہئے میرا رسالہ شوق وطن بار بار دیکھنا بھی مفید ہوگا۔

حال: اور اس وقت اپنی زندگی بہت عزیز معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق: یہ اسی کی شرح ہے کوئی مستقل حالت نہیں۔ (تربیت حصہ چہارم ص 79)

حال: اور جس کام کے کرنے کا عزم ہوتا ہے تو فوراً پہلے یہ بات ذہن میں آجاتی ہے کہ اس کام کے کرنے میں یہ دینی نفع ہے اور یہ دینی نقصان ہے یعنی پہلے ہی جواز و عدم جواز پر اطلاع ہو جاتی ہے اسی وقت شکر کرتا ہوں کہ تنبہ ہو گیا۔

تحقیق: آثار خشیت سے ہے مبارک ہو۔ (تربیت حصہ پنجم ص 216)

غلبہ تفویض و توکل

حال: عرض حال یہ ہے کہ آج کل علاوہ اوامر و نواہی شرعیہ کے اور سب کاموں میں خصوصاً امور معاش میں مجھ پر حالت تفویض و توکل کا غلبہ ہے بس یہ مطابق حال ہے کہ اریدان لا اریدو اختاران لا اختار وافوض امری کله الی الله اوامر کی ادائیگی اور نواہی سے اجتناب کی توفیق کے بارے میں بھی یہ ہی مسلک اچھا لگتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے اسئل الله الجنة واعوذ بالله من النار امور خیر کی دعا اور شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

تحقیق: عین سنت کی موافقت ہے مبارک ہو۔

تعلق مع اللہ کے سامنے لطائف وانوار کی کچھ قدر نہیں

حال: اور ہاں حضرت نے تو میری تسکین کے واسطے یہ تحریر فرمایا ہے کہ کلبہ احزان گلستان ہوگیا۔ وہ جو کچھ کتابوں میں لطائف ستہ وغیرہ اوران کے انواراور احوال لکھے ہیں ان میں سے ایک چیز بھی پیش نہیں آئی بلاشبہ اگر باعتبار مایؤل کے تسکین کے طور پر فرمایا ہے تو حضرت اقدس میرے حق میں ایک اعلیٰ قسم کی پیشین گوئی ہوئی جس کو میں اپنے نزدیک بشارۃ عظمیٰ سمجھتا ہوں۔

تحقیق۔ مایؤل تو یہاں ما یحول ہے الحمدللہ نقد حاصل ہے جس کے سامنے لطائف کیا چیز ہیں اوران کے انوار کیا ہیں ان کی تمنا کرنا اب ایسا ہے۔

دست بوسی چوں رسید از دست شاہ   پائے بوسی اندراں دم شد گناہ

(تربیت حصہ پنجم 149)

غلبہ تواضع وشکر

حال: حالت بندہ کی یہ ہے کہ تعلق باری تعالیٰ قائم اور زیادہ معلوم ہوتا ہے خواہ کوئی کام کروں یا نہ کروں خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا کچھ احساس ہوتا ہے اگر کھانا کھاتا ہوں یا پانی پیتا ہوں تو قلبی رقت اس قدر ہوتی ہے کہ بیان کیا کروں اور کہتا ہوں کہ یا اللہ تیرے ایک لقمہ اور ایک قطرہ پانی کا بھی اس ناکارہ سے شکر یہ ادا نہیں ہوسکتا اور گناہ ہر وقت پیش نظر رہتے ہیں اس ہی وجہ سے اگر کوئی برا کہے تو زیادہ برا نہیں معلوم ہوتا اگر کوئی اچھا کہے تو کچھ زیادہ اچھا نہیں معلوم ہوتا بعض وقت تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے میں شرم معلوم ہوتی ہے اور یہ جی چاہتا ہے کہ کسی کو منہ نہ دکھاؤں حضرت کیا عرض کروں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ دعا فرمایئے استقامت دین اور عقل سلیم اور حسن خاتمہ نصیب ہوجائے۔

تحقیق: جو حالات آپ نے لکھے ہیں یہ وہ ہیں کہ جس کے باب میں یہ آیتیں پڑھ دینا کافی ہے۔ ”وفی ذالک فلیتنا فس المتنافسون ولمثل ھذا فلیعمل العاملون“ اللہ تعالیٰ استقامت وبرکت عطا فرمائے۔ والسلام۔ (تربیت حصہ پنجم ص 215)

آثار زہد

حال: اور جو چیز ظاہری تجمل سے اور اچھی نظر آتی ہے تو فوراً یہ جانتا ہوں کہ آج ایسی

ہے کل فنا ہو جائے گی اور اکثر وقت موت یاد رہتی ہے گاہے گاہے تو ایسی حالت ہوتی ہے کہ شاید آج کل مر جاؤں گا۔ تحقیق۔ آثار زہد سے ہے مبارک ہو۔ (تربیت حصہ پنجم ص 216)

عقلی خوف کی ضرورت

حال: اس نابکار سے مدۃ العمر میں جس قدر بڑے بڑے گناہ سرزد ہوئے ہیں اور جن کا حد و حساب نہیں ہے۔ اکثر کیا ہمیشہ بعینہ سامنے رہتے ہیں مگر باوجود اس کے بھی نفس شریر کماحقہ شرمندہ اور خائف نہیں ہونے دیتا صرف معمولی طور پر خیال آ جاتا ہے کہ ایسے ایسے گناہ مجھ سے ہوئے ہیں اور جس کی تباہ کاریاں ایسی ہوں وہ کیا خاک اپنی مغفرت کا امیدوار ہو سکتا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ تحقیق۔ طبعی شرمندگی اور خوف اگر نہ ہو عقلی کافی ہے جو کہ اختیاری ہے۔

حال: ایک خیال بہت ہی تشویش پیدا کرتا ہے کہ باوجود اپنے گناہگاری پر نظر ہونے اور اپنے کو بالکل لائق عقوبت و عذاب سمجھنے اور اپنے اعمال نہایت ہیچ اور رشے ہونے کے بھی ہمیشہ یہی خیال رہتا ہے کہ حق جل و علا شانہ اس نابکار کی مغفرت فرما دیں گے۔ نعمائے بہشت کے تصور میں اطمینان سا ہے نہ معلوم یہ کس درجہ کی غفلت اور قساوت قلبی ہے کہ ع

کام دوزخ کے کروں جنت کا ہوں امیدوار۔

تحقیق: یہ امید طبعی ہے اگر عقلی خوف اسکے ساتھ مجتمع ہو کچھ حرج نہیں۔ (تربیت حصہ پنجم ص 221)

قرب بہ صورت بعد

حال: بعض اوقات قلب خدا کی یاد سے غافل معلوم ہوتا ہے حق تعالیٰ کا جو تصور رہتا ہے اس میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری تو ادھر کی توجہ ہے مگر ادھر سے کچھ توجہ نہیں ہے اور میری طرف سے بھی جو تصور رہتا ہے اس میں بہت کمزوری محسوس ہوتی ہے۔

تحقیق: یہ بھی قرب الی المقصود ہی تھا گو بصورت بعد تھا اب صورۃ بھی قرب تجویز کر دیا۔ (تربیت حصہ پنجم ص 246)

حب حق تعالیٰ و حب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تلازم ہے

حال: دیگر یہ عرض ہے کہ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک احقر کے سامنے

لیا جاتا ہے تو فوراً بدن میں لرزہ سا پیدا ہو جاتا ہے اور درود مبارک فوراً زبان پر آجاتا ہے اور بہت دیر تک رہتا ہے اور یہ حالت رہتی ہے کہ اگر (نعوذ باللہ) میں قصداً درود شریف نہ پڑھنا چاہوں تو اس پر بالکل قدرت نہیں ہوتی اور جس وقت خدا تعالیٰ کا نام مبارک لیا جاتا ہے تو محسوس بھی نہیں ہوتا یہ تعدی فی الدین تو نہیں ہے اگر ہے تو کیا علاج ہے۔

تحقیق: اس میں طبعاً مذاق مختلف ہے بعض پر آثار حب حق کے غالب ہوتے ہیں اور بعض پر آثار حب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے غالب ہوتے ہیں اور چونکہ دونوں محبتوں میں تلازم ہے لہٰذا دونوں مذاق مقبول ومحبوب ہیں صرف لون کا اختلاف ہے حقیقت دونوں جگہ محفوظ ہے۔ مبارک حالت ہے جب اس کا غلبہ ہو اسی کا اتباع کرنا چاہئے البتہ اعتقاد عقلی امر اختیاری ہے اس کا تعلق واجب اور ممکن کے ساتھ بالذات وبالعرض ہونے میں متفاوت ہونا چاہئے۔ (والسلام) (تربیت حصہ پنجم ص 258)

غلبہ تواضع ووسعت رحمت وعظمت حق تعالیٰ

حال: قبل ازیں کسی کو خلاف سنت پر دیکھنے سے سخت بار معلوم ہوتا تھا اور دیر تک دل میں غصہ رہتا ہے اور وہ حالت اب نہیں ہے اب سوال یہ ہے کہ حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ کسی منکر بات کو دیکھ کر دل سے برا سمجھنا یا ضعف ایمان ہے تو کیا میرے ایمان میں تو کوئی نقص نہیں آیا نعوذ باللہ۔

تحقیق: منکر کو دل سے برا سمجھنا یہ اعتقاداً ہے گو طبعاً نہ ہو طبعی انکار پر بعض دوسرے اسباب غالب آجاتے ہیں ان ہی میں سے وہ کیفیت ہے جو آپ پر غالب ہے جس کا حاصل تواضع اور وسعت رحمت وعظمت حق پر نظر ہے جو کہ عین مطلوب ہے پس ان اسباب کے غلبہ سے اگر طبعی انکار کا غلبہ نہ ہو کوئی محل تردد نہیں اطمینان رکھیں۔ (تربیت حصہ پنجم ص 262)

اعتقاد ناکامی وفقدان اہلیت مدار اعظم کامیابی واہلیت کا ہے

حضرت مولانا صاحب میں عاجزی سے غلامانہ سلام عرض کرتا ہوں اور جو کچھ اس وقت میں گستاخی کروں وہ قابل معافی ہے اس لئے کہ مجھ کو تپ ولرزہ آتا ہے اور خیالات جنون کے دماغ میں دورہ کر رہے ہیں۔

اور فی البدیہہ یہ راز سمجھ میں آیا کہ بزرگان دین مقبول الٰہی ہوتے ہیں اگر کسی مردود کو قبول فرمالیں تو وہ مقبول الٰہی ہو جائے مگر ہائے افسوس پیمانہ صبر کا لبریز ہو گیا قوت امساک کہاں۔

عاشق نامراد کے تا دریار خود رسد　　آنکہ نوشتہ ازل دردو فراق بودہ است

پس خدائے وحدہ لاشریک کا واسطہ اسکا کہ جس کا نام لوں تو زبان جل جائے۔

مرادر دیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد　　دگر پنہاں نہم در دل زبان واستخواں سوزد

ہاں وہ عرض یہ ہے کہ آپ اعلان اس امر کا کر دیجئے۔ قابل اجازت نہیں ہے یا مجھ پر راز ظاہر کیجئے اور میری مرغ بسمل حسن کو جینے دیجئے میں حلف اٹھاتا ہوں۔

جواب جو یہاں سے اس دوسرے خط کا گیا۔

(از اشرف علی عفی عنہ) بمطالعہ لطف مجسم زاد اللہ تعالیٰ لطفہ۔ السلام علیکم آتش خانہ پہنچا جس نے خود میرے جان وتن میں گرمی پھونک دی عزیز من جو اعتقاد ناکامی وفقدان اہلیت آپ کے تمام خط کا مدلول مفہوم ہے اہل طریق خصوص حضرات چشت کے یہاں وہی مدار اعظم ہے منظور نظر و نور بصر ہونے کا مبارک ہزار مبارک ہم اسی ناکامی کو کام گاری اور اسی بستہ دامی کو رستگاری سمجھتے ہیں۔ زادک اللہ تعالیٰ ھذا التذلل والتحرق والتململ والتعشق۔

مصلحت نیست مرا سیری ازاں آبحیات　　ضاعف اللہ بہ کل زماں عطشی

کوئی نومیدی مرو کہ امید ہا است　　سوئے تاریکی مرو خورشید ہاست

روز ہا گر رفت گو روباک نیست　　تو بماں اے آنکہ چوں تو پاک نیست

گر مرادت رامذاق شکر است　　بے مرادی نے مراد لبرست

ارید وصالہ ویرید ھجری　　فاترک ما ارید لما یرید۔

ترجمہ

میل من سوئے وصال ومیل او سوئے فراق　　ترک کام خود گرفتم تا برآید کام دوست

والسلام علی العاشق المستہام

کمال توبہ کی علامت

حال: ذکر کرتے وقت کبھی کبھی معاصی یاد آجاتے ہیں تو زبان سے لفظ اللہ تلک دشوار ہو جاتا ہے۔ تحقیق۔ علامات کمال توبہ سے ہے۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص 94)

وصول الی اللہ کی حقیقت

حال: ان دنوں شوق الی اللہ میں زیادتی ہے مگر کیف السبیل الیہ کا قصہ ہے جی میں کیا کیا خیال آتے ہیں مگر مجبور ہوں۔ صرف جناب کی نظر شفقت سے امید ہے کہ جس طرح شوق اور طلب کی دولت بخشی بخشائی اسی طرح مطلوب اور شوق۔

تحقیق۔ تعلق حجاب است و بے حاصلی   چو پیوند ہا بگسلی   واصلی

بس وصل قرب حق یہی قطع تعلق عن الغیر ہے جو بحمد اللہ حاصل ہے خدا تعالیٰ اس میں اور مزید فرمائے اور اس عالم میں اس سے زیادہ کی توقع ہوس ہے۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول 124)

خوف آخرت مطلوب ہے

حال: آج کل کثرت موت کا خیال رہتا ہے جب معاصی پیش نظر ہوتے ہیں تو ندامت ہوتی ہے اور عاقبت کا خوف پیدا ہو جاتا ہے کہ خدا جانے وہاں کیا معاملہ پیش آئے ایسے وقت طبیعت اچاٹ ہو جاتی ہے اور کاروبار کرنے کو دل نہیں چاہتا ہے۔

تحقیق: خوف آخرت کے سبب دنیا سے طبیعت اچاٹ ہو جانا عین مطلوب اور مصداق ہے کن فی الدنیا کانک غریب و الدنیا سجن المومن کا مبارک ہو۔ (تربیت حصہ ششم ربع دوم ص 3)

حال: کثرت بکاء جس کی وجہ خوف اور محبت ہے اذکار میں معتدل اور تلاوت و مناجات و دعوات میں اس قدر مفرط ہے کہ قرأت صلوٰۃ کی ادا اور صحت میں قصور آجاتا ہے نیز صحت جسمانی میں بھی خلل معلوم ہوتا ہے خدارا علاج شافی اور توجہ کافی کا وقت ہے۔

تحقیق: یہ تو عین مطلوب ہے اس کا ازالہ کیوں کیا جائے اگر صحت جسمی میں مخل ہے اس خلل کا علاج طبی فرمایئے۔ حال۔ احقر نے پہلے سرگردانی دیکھی ہے اگر موجودہ مسلک میں کوئی خلل سدراہ ہوا تو مجھے خسارہ عظیم کا احتمال ہے۔

تحقیق: بدون خود سدراہ کرنے کے سدراہ نہیں ہو سکتا۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 66)

اصلاح باطن جو فرض ہے

حال: کچھ عرصہ سے ایک جدید خیال پیدا ہو گیا ہے۔ وہ یہ کہ زمانہ طالب العلمی میں بالکل اصلاح باطن کی ضرورت نہیں بلکہ اس طرف اس زمانہ میں توجہ کرنا حصول تعلیم کیلئے سخت ضرر رساں ہے۔ اس خیال کی تغلیط یا تصحیح فرمائی جائے۔

تحقیق: اصلاح باطن ایک بمعنی تقویٰ وتحرز عن المعاصی ہے وہ ہر وقت فرض ہے اور تحصیل علوم میں مخل بھی نہیں اور ایک بمعنی اہتمام والتزام اذکار واشغال متعارفہ ہے وہ فرض بھی نہیں اور طالب علمی میں مخل بھی ہے۔ (تربیت حصہ ششم ربع دوم ص 3)

نسبت کے متعلق تحقیق جو طریق کا مقصود ہے

حال: میں انہی سوالات کا منتظر تھا اب میں جوابات نمبر وار لکھتا ہوں۔

1۔ میں مقصود طریق کو نسبت سمجھتا ہوں۔

2۔ نسبت کا مقصود طریق ہونا خود آپ کی زبان سے سنا ہے جبکہ آپ نے ...... کے مکان پر ہم لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو جو امر محقق ہوا ہے کہ اس طریق کا وہی مقصود ہے وہ میں بیان کرتا ہوں وہ دو چیزیں ہیں نسبت اور مقامات۔ اور جملہ مشائخ کی تصریح ہے کہ تمام احوال کا مبنیٰ نسبت ہی ہے آپ نے خود تعلیم الدین میں تصریح فرمائی ہے۔

3۔ نسبت کا عدم حصول وجدانی ہے جس طرح بھوک پیاس وجدانی ہوتی ہے اور اس کو خود اپنے لئے دو مرتبہ حاصل ہوتے دیکھا ہے ایک جب آپ حج سے واپس تشریف لائے اور میں نے ذکر شروع کیا تو ایک روز آپ نے فرمایا کہ تخم میں نے بو دیا ہے۔ آبپاشی اب تم خود کرو چنانچہ اسی روز سے انقلاب عظیم میں نے اپنے اندر پایا ہے پھر چند روز کے بعد دفعۃً وہ حالت جاتی رہی اور میں مضطرب ہو کر آپ کے پاس دوڑنے لگا اس وقت مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ آپ نے دل میں کہہ دیا کہ چونکہ پڑھنے میں نقصان ہوتا تھا اس لئے سلب کر لیا گیا ہے۔ بعد پڑھنے کے دیا جائے گا اور یہ بات نہایت وثوق اور اطمینان سے معلوم ہوئی جس کو عین الیقین کہنا چاہیے اور میں اس کو اپنے خیال میں خطرہ شیخ سمجھا جس کو سلوک کی کتابوں

میں لکھا ہے پھر دوبارہ جب میں علم سے فارغ ہوا اور ضیاء القلوب آپ سے شروع کیا جس میں تقریباً بیس آدمی تھے ختم کے روز آپ نے فرمایا کہ جس کو ذکر شغل کرنا ہو وہ بیٹھا رہے جس کو نہ کرنا ہو چلا جائے جب سب بیٹھے رہے تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ میرے پاس تھا سب میں نے دے دیا اور سب کو دوازدہ تسبیح اور شغل سرمدی اور چند ہدایات تعلیم فرمائیں اپنی بلاہت سے سمجھا کہ مطلب یہ ہے کہ جو امور نافع ترین ہم کو معلوم تھے سب بتلا دیئے یہ نہ سمجھا کہ نور ولایت اور تخم سعادت ابدی عنایت ہوا ہے اور جو اثر پایا ثمرہ ذکر سمجھا اسی روز مکان میرا جانا ہوا مکان پر شادی کیلئے عزیزوں نے شور مچا کر کے قلب پریشان کر دیا نیز قبض جسمانی یعنی مرض قبض کی شکایت ہو گئی جس سے معدہ پُر رہتا تھا اور کھانا بھی بنسبت مدرسہ کے اچھا ملا زیادہ کھا جاتا تھا رات چھوٹی ہوتی تھی آنکھ نہیں کھلتی تھی اس لئے معمولات ادا نہ کر سکا۔ تیس دن پورے کر کے میں جلدی سے کانپور بھاگا وہاں جا کر پھر بدستور سابق معلوم ہوا کہ آپ نے دل میں کہہ دیا کہ ہم نے نسبت دی تھی جو تو نے ضائع کر دی جب یہ معلوم ہوا کہ غم کا پہاڑ سر پر پھٹ پڑا لیکن پھر میں نے سوچا کہ اگر اس کا تدارک ممکن ہے تو عمل ہے اس لئے پھر کام میں مشغول ہوا مگر قہر خداوندی یہ نازل ہوا کہ ایک شخص کریہ المنظر کا عشق پیدا ہو گیا اور حق تعالیٰ سے بالکل ذہول پیدا ہو گیا جس کی مدافعت پھر آپ ہی کے تصرف سے ہوئی پھر آپ تھانہ بھون چلے آئے ورنہ عدم نفع ذکر کی مجھ کو شکایت نہیں میرا قلب ماسویٰ کے تعلق سے بالکل خالی ہے اشتیاق غالب رہتا ہے خود اپنی ذات میری نظر میں بدتر معلوم ہوتی ہے یہ سب ہے مگر نسبت نہیں وہ تو کسی چیز ہی نہیں وہ جب ہی حاصل ہو گی جب آپ القاء فرمائیں گے اگر ترا عمر نوح بودے وہمہ عمر دریں راہ صرف کردے آتش نیافتے کہ از ما بتو رسیدہ است کسی بزرگ کا قول ہے۔

تحقیق: 1,2 کا جواب صحیح ہے 3 کی نسبت عرض ہے کہ اس کے حصول وعدم حصول کا حکم کرنا بناء علے الوجدان موقوف اس پر ہے کہ اول اس کی حقیقت متعین کی جائے کیونکہ ہر وجدانی چیز نسبت نہیں اگر کسی شخص کو بھوک لگتی ہو اور پیاس نہ لگتی ہو مگر وہ شخص پیاس کو بھوک سمجھتا ہو اور اس بناء پر شکایت بھوک نہ لگنے کی کرے تو یہ حکم غلط ہو گا اگرچہ بھوک وجدانی چیز ہے۔

باقی جو قصہ آپ نے لکھا ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حقیقت نسبت کی وہی تھی جو آپ کو حاصل ہوئی تھی اور پھر نہ رہی۔ اگر مجھ پر اعتماد ہونا چاہئے میں اوروں سے تو نہ کہتا مگر آپ سے اس لئے اخفا نہیں کرتا کہ آپ طالب ہیں طالب سے تواضع کرنے کو میں رہزنی سمجھتا ہوں اس لئے کہتا ہوں کہ مجھ پر اعتماد ہونا چاہئے پس اگر مجھ پر اعتماد ہے تو خوب سمجھ لیجئے کہ وہ کیفیت نسبت کے الوان میں سے ایک لون تھا جس میں میری کیفیت جوش کو ممزوج تھی جو ابتداء میں غالب الوقوع ہے میں بھی مبتدی تھا اور آپ اب خود مجھ کو بھی معلوم ہوا ہے کہ اس زمانہ کی اور اس زمانہ کی کیفیات میں ایسا فرق ہے جیسا موسلا دھار بارش میں کہ جوش وخروش بے حد مگر زمین کیلئے نافع کم اور ننھے ننھے رشحات میں کہ جوش ندارد مگر نافع بہت زیادہ پس وہ لون غیر ثابت تھا آپ میں بھی مجھ میں بھی اور اب بحمد اللہ تعالیٰ ثابت ہے آپ نے جو کیفیت اپنی لکھی ہے من قولکم میرا قلب ماسویٰ کے تعلق سے الخ یہ لون اکمل ہے نسبت کا مبارک ہو اور حقیقت نسبت کی صرف یہ ہے کہ حق تعالیٰ سے قلب کو ایسا تعلق ہو جائے کہ اس کی یاد اور اطاعت غالب رہے وبس اب یہ خواہ قبض کے ساتھ ہو خواہ بسط کے ساتھ ہو خواہ فرح کے ساتھ ہو خواہ انس کیساتھ خواہ ہیبت کیساتھ ہو بس اور زیادہ طمانیت کا شوق ہو مشائخ سے مل لیجئے پھر جو دل میں ہو کہنے کی اجازت ہے۔

غلبہ بغض فی اللہ

حال: کسی کو خلاف شرع مثلاً داڑھی منڈاتے ہوئے یا بے نمازی یا معمولی آدمی جیسے مزدور وغیرہ ان لوگوں کو سلام کرنے کو جی نہیں چاہتا اور نہ طبیعت اس پر اقدام کرتی ہے یہ تکبر تو نہیں۔

تحقیق: نہیں بلکہ غیرت دین ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس امر کو بھی قلب میں مستحضر کر لیا کریں کہ ممکن ہے کہ اس کا کوئی عمل عند اللہ میرے سب اعمال سے افضل ہو اس لئے یہ مجھ سے افضل ہو۔ (تربیت حصہ ششم ربع دوم ص 19)

حضور وخلوص کے مراتب مختلف ہیں

حال: بحمد اللہ تمام معمول بدستور جاری ہیں اسم ذات میں بعض روز زیادتی ہوگئی ایک لاکھ سے زائد شمار ہوگیا مگر ایک بار بھی خلوص اور حضور سے ادا نہ ہوا اور نہ اب تک ہوتا ہے مگر الحمد للہ

بدول کوئی روز بھی نہیں ہوتا بلکہ یہی شوق اور آرزو ہے کہ تا حیات اس سے بھی زائد مشغول رہے۔

تحقیق: یہ بھی اثر خلوص اور حضور ہی کا ہے اس میں بھی مراتب ہیں اللہ تعالیٰ اس سے اکمل درجہ نصیب کرے مگر حاصل کی کیوں نفی کی جائے کہ احتمال افضاء الی الکفران کا ہے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص1)

محبت کے الوان مختلف ہیں

حال: گاہے گاہے چھوٹی بی بی کی ذیل حالت یاد آنے پر ان کے ملنے کا خیال آتا ہے آیا یہ جناب کی محبت میں مضر تو نہیں بی بی کی یہ حالت ہے کہ میرے یہاں آنے پر سخت روتی تھی اور میرے بعد ان کی یہ حالت ہوگی کہ میرے کپڑے وغیرہ نکال کر دیکھ دیکھ کر روتی ہوگی۔ میری محبت ان سے اس قدر نہیں لیکن اس کی حالت پر غلبہ رحم ہوتا ہے۔

تحقیق: یہ محبت شرعاً مطلوب ہے اور کوئی مطلوب شرعی دوسرے مطلوب میں مضر نہیں ورنہ دونوں کا اجتماع مامور بہ محال ہوگا اور یہ باطل ہے پس مضر ہونا بھی باطل ہے اور راز اس کا یہ ہے کہ یہ دونوں محبتیں جدا جدا رنگ کی ہیں پس ایک رنگ میں ایک بڑھی ہوئی ہے دوسرے رنگ میں دوسری بڑھی ہوئی پس کچھ منافات نہیں۔ (تربیت حصہ ہفتم ص2)

نسبت کے مختلف الوان

سوال۔ اکثر بزرگوں کو متعدد سلاسل سے اجازت حاصل ہوئی ہے تو کیا ان حضرات کو متعدد نسبتیں مثلاً نسبت چشتیہ ونقشبندیہ مجیزین سے حاصل ہوئی تھیں یا محض اجازت ہی ہوئی تھی اور متعدد نسبتوں کا ایک شخص میں جمع ہونا ممکن ہے اسی طرح ایسا شخص جس کو متعدد سلاسل سے اجازت ہے جس شخص کو اجازت دی تو اس کو بھی متعدد نسبتیں حاصل ہونا چاہئیں لیکن حضرات چشتیہ میں آثار دیگر سلاسل کے نہیں معلوم ہوتے اور اگر ہیں تو کس طرح تعدد نسبت کا حال معلوم ہوسکتا ہے۔

جواب۔ نسبت ایک حقیقت واحدہ ہے اختلاف استعداد سے اس کے الوان مختلف ہوتے ہیں جس میں چشتیت وغیرہ کی خصوصیت نہیں ممکن ہے کہ ایک چشتی اور ایک نقشبندی کی نسبت ایک لون کی ہو اور ممکن ہے کہ دو چشتیوں کی نسبت کا لون مختلف ہو اس طرح اختلاف اوقات سے اس لون میں اختلاف ہوسکتا ہے پس صاحب اجازت کے لئے نسبت

کا حصول شرط ہے خواہ اس کا لون کچھ ہی ہو اور خواہ مجیز اور مجاز کے الوان بھی مختلف ہوں اس تحقیق کے بعد کوئی اور سوال متوجہ نہیں ہوتا۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 3)

غلبہ ادب

حال: ذکر کرتے وقت یا کوئی اور کام کرتے وقت یہ خیال آتا ہے کہ خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے خاص کر رات کو لیٹتے وقت یہ خیال غالب ہوتا ہے کہ پلنگ پر توشک وچادر وغیرہ لگا کر پیر پھیلا کر آزادی کے ساتھ لیٹنا بڑی بد تہذیبی ہے جبکہ خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔

تحقیق۔ سبحان اللہ ماشاء اللہ۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 5)

اس کے بعد دوسرا خط آیا

حال: گزارش یہ ہے کہ بہ سبب ادب کے حضرت کا نام لینا دل گوارا نہیں کرتا۔

تحقیق۔ پھر برائی کیا ہوئی جس کی فکر میں پڑ گئے۔

حال: پھر یہ وسوسہ آتا ہے کہ دادا پیر سے لگا کر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی صاحب کے نام لینے میں کیوں ادب نہیں کرتے بلکہ فخر سمجھ کر خوشی خوشی نام لیتے ہو اس وجہ سے حضور کو اطلاع دی۔

تحقیق: مشاہد اور غائب میں بعض آثار متفاوت ہوتے ہیں خصوص بعض طبائع کو اعتبار سے اس کا بھی کچھ حرج نہیں۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 56)

آثار تواضع

حال: اور اپنے اخلاق رذیلہ کے متعلق کیا عرض کروں پہلے سے بہت فرق ہے مگر اپنے بڑوں کی مسکنت اور بے نفسی دیکھ کر اپنی عاجزی اور انکساری کو کبر شمار کرتا ہوں اور شیخ شیرازیؒ کا یہ شعر یاد آتا ہے کہ

گدا اگر تواضع کند خوئے اوست

تحقیق: شکر کیجئے یہ بھی اثر تواضع ہی کا ہے۔ (تربیت حصہ ہفتم 28)

حال: احقر کو ایک مرض اور وہم یہ ہو گیا ہے کہ اپنی گندے نام کے قبل یا بعد کون سے

الفاظ لکھوں جو غایت درجہ پر ارذلیت اور انکساریت پر دال ہوں۔
تحقیق۔خیال اچھا ہے مگر تعین میں اپنی رائے پر عمل نہ کیجئے بلکہ مشورہ لیں۔

توبہ کی ضرورت

حال: اگر میں کسی کام سے توبہ کرتا ہوں اور وہ بلا قصد سرزد ہو جاتا ہے تو بار بار توبہ کرنے میں شرم معلوم ہوتی ہے۔
تحقیق: یہ طبعی بات ہے مگر اس پر عمل نہ کیا جائے۔فقط۔
حال: کبھی کبھی طبیعت گناہ کبیرہ کی طرف مائل ہو جاتی ہے مگر بفضلہٖ سرزد بہت کم ہوتے ہیں۔
تحقیق: شکر کیجئے فقط۔(تربیت حصہ ہفتم ص66)

رضاء بالقضاء

حال: قلب کو فرصت ہی نہیں ملتی کہ الی اللہ خوب متوجہ ہو کثرت سے تو مدرسہ کا کام ہے پھر لوگوں کی آمدورفت پھر بعض خویش و اقارب کے لڑکے کی نگرانی پھر مکان کے ترددات آنا جانا ان لغویات میں تمام دن رات خراب ہوتا رہتا ہے کبھی خیال ہوتا ہے کہ شاید اس میں بھی ثواب ملے اللہ تعالیٰ بھی خدمت کی برکت سے نجات دیں یہ بھی دین ہے مگر بدمزہ طور سے اس کے متعلق کیا کروں۔تحقیق۔بس چونکہ برمخت بہ بندوبستہ باش۔(تربیت حصہ ہفتم 54)

خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں تربیت

حال: اللہ تعالیٰ کی محبت زیادہ ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کم ہے۔
تحقیق: کم نہیں ہے بہت ہے مگر اللہ تعالیٰ کی اور زیادہ ہے سو یہ ترتیب عین مقتضا ہے حقیقت کا۔(تربیت حصہ ہفتم 29)

خلوت کا فائدہ

سوال۔احقر کا معمول مدت دراز سے روزانہ یہ ہے کہ بعد نماز فجر کے حجرہ کے اندر دروازہ بند کر کے درود و وظائف ذکر وغیرہ میں مشغول رہتا ہوں کیا خلوت کے شغل وظیفہ میں جلوت کے وظیفہ و ذکر سے زیادہ قرب حاصل ہوگا یا کم یا مساوی کیونکہ وظائف و ذکر

دونوں صورت میں برابر پڑھی گئی مگر جلوت میں نہ وہ سرور حاصل ہوتا نہ وہ بات پیدا ہوتی ہے جو خلوت میں ہوتی ہے۔

جواب۔ موصل الی المطلوب اس معنی کر تو نہیں جو آپ نے لکھا ہے پس اتنا نفع ہے کہ اس کیفیت سے حضور قلب ورغبت میں زیادتی ہوئی ہے اور یہ معین ہے دوام علی العمل کا اور یہ اصل طریق ہے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 63)

تکلف اور ادب میں فرق

حال: اور دل یوں چاہتا ہے کہ آپ سے میرا دل خوب مل جائے ابھی تک کچھ اچھی طرح سے دل کھلا نہیں ہے تکلف معلوم ہوتا ہے اور بہت سی باتیں اس تکلف کی وجہ سے آپ سے پوچھ نہیں سکتا۔

تحقیق: یہ تکلف نہیں بلکہ ادب ہے تکلف میں انقباض ہوتا ہے یعنی پاس بیٹھنے سے بات کہنے سے دل رکتا ہے جب یہ نہیں تو تکلف نہیں۔

حال: اور دل یہ چاہتا ہے کہ بغیر پوچھے حضرت سے کوئی کام نہیں کرنا چاہئے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کا ادب تو باقی رہے اور یہ جھجک اور تکلیف نہ رہے۔

تحقیق: پوچھنا تو فعل اختیاری ہے کون منع کرتا ہے۔ (تربیت حصہ ہفتم 25)

اعتقاد وعدم قبولیت توبہ کا مذموم ہونا

حال: اب تکلیف اس قدر بڑھ گئی ہے کہ صبر نہیں ہوسکتا ہر وقت استغفار پڑھتا ہوں توبہ کرتا ہوں روتا ہوں مگر نہ رونا قبول ہے نہ توبہ قبول ہے۔

تحقیق: ایسا سمجھنا بالکل غلط ہے کیا قبول ہونا یہی ہے کہ تکلیف رفع ہو جاتی۔ اگر اس سے اچھی چیز مل جائے مثلاً اجر وثواب تو کیا اس کو قبول نہ کہیں گے جیسے کوئی کسی سے پیسہ مانگے اور وہ روپیہ دیدے تو کیا یوں کہہ سکتے ہیں کہ درخواست منظور نہیں ہوئی۔

حال: حضور کوئی دعا یا کوئی وظیفہ ایسا تجویز فرمادیں اور تحریر فرمادیں کہ جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ مجھے اس تکلیف سے شفا عنایت فرمادیں۔

تحقیق: اس سے بڑھ کر رضا بقضا ہے اجر میں بھی اور راحت میں بھی ہاں دعا بھی

جاری رہے باقی اس کیلئے وظیفہ کیا پڑھتے۔

حال: اب اوپر سے رمضان شریف آ گئے جمعہ جماعت قیام نماز تو چھوٹ رہا ہے اگر روزہ بھی نہ ہوئے تو بڑی بے نصیبی ہے۔

تحقیق: کیا خدا تعالیٰ امور غیر اختیاریہ للعبد سے اپنے بندہ کا خسارہ یا حرمان تجویز فرماتے ہیں۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 66)

آثار خشیت

حال: تیسری بات یہ ہے کہ بعض اوقات خادم بوجہ معذوری یعنی بیماری کے خوف سے سردی کیوقت غسل باوضو کا تیمّم کرتا ہے تو قلب کو اطمینان نہیں ہوتا وسوسہ سار رہتا ہے اور نفس مشورہ دیتا ہے کہ نماز تو ضروری ہے تیمّم سے پڑھو لیکن تلاوت قرآن نہ کرو اور پھر کہتا ہے کہ جب تجھ کو خدا کی محبت کا دعویٰ ہے تو جان کا پاس کیوں کرتا ہے اور بیمار ہونے سے کیوں ڈرتا ہے حالت مرض میں غسل کرلے۔

تحقیق: طبعاً ایسا خلجان دلیل ہے خشیت کی جو کہ مطلوب ہے مگر عقلاً فتویٰ کے قبول اور اس پر عمل کرنے میں تنگی نہ ہونا چاہئے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 31)

خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں تلازم ہونا

حال: اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کی محبت دل میں نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اس قدر نہیں۔ تحقیق۔ خدا تعالیٰ کی محبت کیلئے لازم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت۔ مگر حق تعالیٰ کی محبت آپ کو طبعی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عقلی چونکہ یہ محبت دوسرے لون کی ہے اس لئے آپ کو شبہ ہوا عدم کا ورنہ وجود الملزوم یستلزم وجود اللازم۔ (النور ص 95)

حال: اکثر خیال دل میں رہا کرتا ہے کہ مجھ سے تمام دنیا والے اچھے ہیں حتیٰ کہ ہندوؤں کو دیکھتا ہوں تو کہتا ہوں کہ یہ ہزار درجہ مجھ سے اچھے ہیں۔ کچھ کام تو دنیا ہی کا صحیح کر لیتے ہیں اور میں تو کسی کام کا نہیں رہا۔ خیال بعض مرتبہ ہو جاتا ہے کہ خودکشی کرلوں۔ مگر حرمت کا خیال آ جاتا ہے کہاں تک عرض کروں نظر توجہ فرمادیں۔ ورنہ خوف میرے خراب ہو جانے کا ہے۔

گو براہوں یا بھلا جیسا ہوں میں سنگ تیرے در کا کہلاتا ہوں میں

تحقیق: یہ حالت از بس رفیع ہے یہ کمال شکستگی ہے جس کے ثمرات از بس رفیع ہیں جن کی طرف حدیث ''من تواضع لله رفعه الله'' میں اشارا واقع ہے۔ عارفین نے تصریح فرمائی ہے۔ ''مومن مومن نباشد تا آنکہ خود راز کافر فرنگ بدتر نہ پندارد'' یعنی حالانہ کہ اعتقاداً۔ ایسا شخص انشاء اللہ تعالیٰ گمراہ نہیں ہوتا۔ اصل ضلالت کی عجب ہے مگر اس حالت کی طرف چنداں التفات نہ کیجئے۔ کام میں لگے رہئے کہ التفات مضر ہے کہ اس سے کبھی یاس اور کبھی کبر تواضع کا پیدا ہوجاتا ہے۔ وھذا اشد من الکبر المحض (النور ص 219)

غلبہ حب فی اللہ و بغض فی اللہ

حال: ایک بات ذوقاً آج کل یہ معلوم ہوتی ہے کہ اہل معقول وفلاسفہ کے الفاظ تنزیہ باری تعالیٰ سے بھی قلب کو تنفر معلوم ہوتا ہے اور اہل شرائع کی تشبیہ بھی اچھی معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق: ایسا ہی ہونا چاہئے اور راز اس میں یہ ہے کہ حکماء کی تنزیہ خارج عن الحدود ہے اور اہل شرائع کی تشبیہ داخل فی الحدود۔ (النور ص 181)

عبدیت کا مقصود ہونا

حال: شروع ماہ فروری میں کچھ اختلافی کیفیت پیدا ہوگئی تھی جو ہر سال کا معمول ہے کہ ان ایام میں ہوجایا کرتی ہے اس وقت وظیفہ کی برکت سے جو فوائد محسوس کررہا تھا اس میں کمی محسوس ہوئی اس وقت مجھے بہت انتشار رہا تھا۔

تحقیق: اس سے کبھی انتشار نہ کیا جائے جو اصلی مقصود ہے ورد سے وہ خود مرض میں بھی حاصل ہے یعنی عبدیت۔ (النور ص 184)

اعتدال کی ضرورت

حال: کل ایک طالب علم کو میں نے بیوقوف پاگل کہہ دیا تھا اس کو ناگوار گزرا تو میں نے اس سے بہت لجاجت سے تمام طلبہ کی جماعت کے سامنے معافی چاہی پھر دیگر طلبہ سے بھی معافی چاہی کہ میں نے کسی کو پاگل وغیرہ الفاظ سخت کہے ہوں تو معاف کردیں آئندہ نہ کہوں

گا سو بحمد اللہ اب میں ہمت کے ساتھ زبان تھام کر پڑھاتا ہوں مگر غصہ ضرور آجاتا ہے۔
تحقیق۔ شاباش جزاک اللہ۔ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ مگر شاگردوں کو ان کی کوتاہی پر اتنا کہہ دینا مذموم نہیں اور اس طرح سے استغفار کی ضرورت نہیں بلکہ بعض اوقات خلاف مصلحت ہے کہ سبب ہے ان کی جسارت وجرأت وفساد اخلاق کا البتہ زجر میں اعتدال سے تجاوز نہ ہو اور علی ہذا مریدین وعیال وخدم ونحوہم من التابعین۔ (النور 197)

عشق للہ کا عشق اللہ ہونا

حال: غلام کو جناب والا سے رات اس قدر محبت کا جوش تھا کہ نیند نہیں آتی تھی اور یہ محض حضرت کی شفقت کا اثر نظر آتا تھا ورنہ غلام کا دل تو بہت ناپاک ہے اب یہ جی چاہتا ہے اور خداوند کریم کی بارگاہ میں تمنا ہے کہ خداوند تعالیٰ حضرت کی جان کو خادم کی جان بنادے اور میری بالکل ہستی نیست ونابود ہوجائے۔
تحقیق۔ السلام علیکم۔ عشق للہ کہ وہ عشق اللہ ہی ہے مبارک ہو اور روبہ ترقی ہو۔

مصلحت نیست مرا سیری ازاں آبحیات ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشے

مگر اسی قید کے ساتھ جو حدیث میں ہے من غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ جس کا حاصل یہ ہے کہ شدت عشق میں نہ جسم کو ضرر پہنچے نہ دین کو۔ (النور ص 602)

آثار غلبہ توحید وفناء وعبدیت وتمکین بعد التلوین وفرق مابین نسبت وملکہ یادداشت وغیرہ

حال: گزارش خدمت سراپا خیر وبرکت میں یہ ہے کہ آج کل ببرکت صحبت حضرت والا الحمد للہ اس احقر پر لقاء اللہ کا اشتیاق بہت غالب رہتا ہے کسی چیز کو دیکھ کر جی خوش نہیں ہوتا کہ جب تک دیدار حق نصیب نہ ہو لاکھ چیزیں دیکھ بھی لیں تو کیا بعض مرتبہ قلب کو یہ بے چینی ہوتی ہے کہ اگر معاذ اللہ حق تعالیٰ شانہ ہم سے بعید ہوتے تب بھی اس قدر اضطراب نہ ہوتا افسوس تو یہ ہے کہ وہ قریب ہیں اور دور میں ہی ہوں اس وقت اکثر یہ شعر پڑھتا ہوں۔

واشد ما بلغی الحب من الھوی قرب الحبیب ولا یکون بلاق

ہر وقت ایک دھن لگی رہتی ہے (اللھم زد فزد) کہ لقاء رب کا کونسا وقت ہوگا بعض دفعہ یہ

بدن ظاہر میں خار معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ قید نہ ہوتی تو روح مجرد ہو کر لقاء رب تعالیٰ حاصل کرتا پھر رضاء اللہ تعالیٰ پر راضی ہوتا ہوں کہ جب تک یہ قید مقدر کر رکھی ہے بسر و چشم منظور ہے مگر اس قید سے رہا ہو کر خدا کرے میں مجوبین میں سے نہ ہوں۔ استغفر اللہ واعوذ باللہ من ذلک اس خطرہ سے زیادہ مجھے کوئی خطرہ نہیں کہ کہیں خدانخواستہ بعد موت کے حجاب نہ ہو جائے۔

تحقیق: یہ خطرہ عین ایمان ہے اور یہی بشارت ہے عدم حجاب کی قال تعالیٰ " الذین یخشون ربھم بالغیب لھم مغفرۃ واجر کبیر۔

حال: اللھم رزقنی لذۃ النظر الی وجھک الکریم وشوقا الی لقائک اللھم انی اعوذ بک ان تصدعنی وجھک یوم القیامۃ۔ (تحقیق) آمین۔

حال: اپنے حال زبوں سے روتا ہوں تو اس سے کسی قدر خوش بھی ہوتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے واصلین سے وابستہ تو کر رکھا ہے۔ والحمد للہ علی ذالک کیا عجب ہے ایک دن ان کی برکت سے مجھے بھی وصول ولقاء اللہ حاصل ہو جائے۔

بود موری ہوسے داشت کہ در مکہ رسد ۔۔۔ پائے بر دست کبوتر زدو ناگاہ رسید
اے خسرو خوباں نظری سوئے گدا کن ۔۔۔ رحمے بمن سوختہ بیسروپا کن

آج کل ذکر میں تصور نور وغیرہ مجھ سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ اس سے طبیعت الجھتی ہے۔ صرف تصور ذات بسیط کرتا ہوں۔

تحقیق: الحمد للہ یہ عین مذاق حضرت مرشدؒ ہے اور یہی بالکل میرا وجدان ہے۔

حال: اگر حضرت حق کو اسی بے چینی میں رکھنا منظور ہو تو بسر و چشم منظور ہے۔ راضی ہوں رضا کا طالب ہوں اور اگر باب وصال مفتوح ہو جائے تو زہے قسمت وہ تو اصلی حالت ہے جس کی طرف فطرتاً دل کو میلان ہے کیونکہ پہلے تو وصال ہی وصال تھا۔ فراق کا نام نہ تھا یہ فراق بعد میں طاری ہوا۔ دیکھئے اس فراق کے بعد پھر وہ دولت وصال ونعمت حضور نصیب میں ہے یا نہیں۔

اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشے تو شکایت کیا ۔۔۔ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

تحقیق: گو یہ حال خاصہ جس کا منشاء ہے غلبہ رضا فی نفسہ عالی ہے مگر بعض انضمام اتقاء کے اس لون سے اکمل دوسرا لون ہے۔

اگر بخششیں زہے یا نہ بخششیں تو کروں زاری کہ اس بندہ کی کیوں خواری مزاج یار میں آئی

حال: ثم اقوا بقلب کئیب وصوت حزین۔

تری ھل یعود الشمل بعد تفرق ‏ ‏ مشتت قلب المستھام طویل

فیالیت امی لم تلدنی اواننی ‏ ‏ شفیت بینبوع الوصال غلیلی۔

تحقیق۔ لیام حسن الظن بابداله ھکذا۔

ارانی یعود الشمل بعد تفرق ‏ ‏ مشتت قلب المستھام طویل

فیادر امی ولد تنی لاننے ‏ ‏ ساشفی بینبوع الوصال غلیلی

حال: اس وقت بجز ذکر وتلاوت قرآن کسی چیز کو جی نہیں چاہتا' نہ کتاب کو نہ اختلاط بالناس کو جو ارشاد ہو بجالاؤں۔

تحقیق: میں نے خود اس کو پسند رکھا ہے گو عمل کی ہمت نہ ہو تم کو اس کے خلاف کیا بتاؤں۔

حال: ایک بات قابل عرض یہ ہے کہ جن حالات پر حضرت کوئی بشارت تحریر فرماتے ہیں ان کے اظہار و نقل فی کتاب التربیۃ سے قلب میں ندامت طاری ہوتی ہے اور شرم آتی ہے کہ کس منہ سے اس کو ظاہر کروں۔ ہائے میں تو کسی لائق بھی نہیں' واللہ کچھ نہیں۔ یہ حضرت کے کلمات بشارت سچ یہ ہے کہ محض فضل خداوندی اور حضرت کی برکت۔

کہاں وہ اور کہاں یہ نکہت گل ‏ ‏ نسیم صبح تیری مہربانی

جی یوں چاہتا ہے کہ میری بلا اطلاع صاحب نقل فرمادیا کریں کہ ان سے اس قدر حجاب نہیں آتا۔

تحقیق۔ ہے تو بہت بہتر مگر وہ ذرا سست ہیں لیکن تاکید کر کے نقل کرالیا کروں گا جو جو تحریریں نقل نہ ہوئی ہوں مجھ کو دے دو میں ان کو نقل کیلئے دے دوں۔ (رمضان 34ھ)

حصول جمعیت ومحبت کا طریق

حال: فقیر ہمیشہ اپنے معمولات فرمودہ حضور والا کو ادا کرتا ہے مگر افسوس ہے کہ میرے دل میں جمعیت نہیں ہوتی اور محبت و درد زیادہ نہیں ہوتا زیادہ کیا ہے ہی نہیں اس سے دل متفکر رہتا ہے کہ کہیں تباہی میں نہ پڑ جاؤں۔

تحقیق: اگر مثنوی معنوی و دیوان حافظ کے دو دو صفحے روزانہ مطالعہ کر لئے جائیں تو

نافع ہوگا۔(النورص 419) آثار وصول الی اللہ۔

حال۔میرے آقا میری بھی رسائی ہوگی یا نہیں

تحقیق۔چونکہ آپ کو خدا تعالیٰ نے مجاہدہ کی توفیق دی ہے اوراس پر وعدہ ہے رسائی کا اور وعدہ خلافی کا احتمال نہیں۔انشاء اللہ تعالیٰ ضرور رسائی ہوگی۔(النورص 505)

توجہ الی اللہ کے حصول کا طریق

سوال۔جس سے ہمیشہ توجہ الی اللہ ہو جائے اس کا کوئی علاج مرحمت فرمادیں۔

جواب۔توجہ جو درجہ عمل میں ہے وہ اختیار میں ہے اس کا علاج قصد اور استحضار اور جو توجہ درجہ حال میں ہے وہ توجہ کے درجہ مذکورہ سے از خود حاصل ہو جاتی ہے۔(النورص 523)

آثار حیاء

حال: دست بستہ گزارش یہ ہے کہ کام کیے جاتا ہوں اور یکسوئی بھی ہے اب بفضلہ تعالیٰ خدا اور رسول ہی کی محبت سب پر غالب ہے۔خلوت محبوت ہے کبھی ذکر کے وقت بیساختہ آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور دیدار حق کا بے حد اشتیاق ہوتا ہے لیکن دعا نہیں کرتا شرم کے مارے کیونکہ نہ اعمال ہیں نہ کمال۔

تحقیق: یہ ایک حال ہے اور محمود ہے جب حیاء کامل ہو جائیگی یعنی مقام بن جائے گی پھر دعا ہونے لگے گی۔(النور 526)

خشوع کی حقیقت

حال: تراویح میں قرآن شریف سنانے میں خشوع وخضوع نہیں ہوتا ہے حالانکہ ہر رکعت کو جب کھڑا ہوتا ہوں تو خیال کرتا ہوں کہ خیال جناب حق تعالیٰ کی طرف عجز و نیاز کے ساتھ رکھوں گا مگر جب قرآن شریف شروع کرتا ہوں تو اس خیال میں قرأت ختم ہو جاتی ہے کہ کہیں بھول نہ جاؤں اور رکوع وسجدہ میں بہت افسوس ہوتا ہے حضرت والا دعا فرمادیں کہ میری یہ تمنا پوری اور اگر ان کو یہی منظور ہے تو اس میں خوش ہوں۔

تحقیق: خشوع سکون کا نام ہے اور یہ خیال کہیں بھول نہ جاؤں حرکت ہے جو سکون کی

ضد ہے اور کوئی شے اپنی ضد کے ساتھ مجتمع نہیں ہوتی اور یہ خیال طبعاً لازم ہے اس لئے حصول خشوع اس حالت میں عادۃ متعذر ہے تو اس کا اہتمام ہی تکلف مالا یطاق ہے لیکن یہ خشوع نہ ہونا مضر اور قابل افسوس اس لئے نہیں کہ جو مقصود ہے خشوع سے کہ غیر مقصود کی طرف توجہ نہ ہو وہ حاصل ہے پس گویا خشوع اگر صورتاً نہیں مگر معنیً حاصل ہے۔ کیونکہ یہ خیال تکمیل ہے طاعت کی اور طاعت مقصود ہے پس یہ توجہ الی المقصود ہے چنانچہ بعض احادیث فضل خشوع میں لم یحدث فیھما نفسہ بشئی من الدنیا اور بعض میں الا بخیر وارد ہے اس کی توضیح رسالہ تشرف اول کتاب الصلوۃ میں قابل مطالعہ ہے۔ ہاں طبعاً ناگواری یہ نظیر ہے استغفار عن الغین کی۔

تذکیر نعمت۔ یہ تحقیق منجملہ مِنْ عظیمہ الٰہیہ ہے جس میں کسب کا دخل نہیں اس کی بے قدری نہ کی جائے میں بھی اسی میں مبتلا تھا۔ حق تعالیٰ نے حقیقت منکشف فرمائی آگے اپنی ہمت ہے۔ فقط۔ (النور 534)

آثار بغض فی اللہ

حال: جب کوئی قضیہ کسی بددین سے اس کی بددینی پر ہوجاتا ہے تو جو غیظ وغضب طیش وحدت سے اس وقت پیدا ہوتا ہے اور دل یہ چاہتا ہے کہ اس ظالم بددین کا قلع قمع کر دیا جائے اور تاوقتیکہ قلب اس سے فارغ نہیں ہوجاتا اسی قسم کے واردات حالات محمودہ مذمومہ کا ورود اور اس کی جانب کشش ومیلان بہت تیزی کے ساتھ رہتا ہے۔ کہ تحمل دشوار ہوجاتا ہے اور اپنے دل ودماغ پر بھی اثر برا پڑتا ہے غرضیکہ مجاہدہ شدید اس وقت کرنا پڑتا ہے تاوقتیکہ بغض للہ کا ذکر رہتا ہے گو حد پر رہنے کا اہتمام ہر وقت کیا جاتا ہے اور آئندہ حسب تحریر جناب والا اور کیا جائے گا کہ اس میں کمی ہوجائے۔

تحقیق: یہ بغض فی اللہ عین مطلوب ہے اور اثر غیر اختیاری ہے افعال میں تعدیل کا اہتمام رکھنا چاہئے۔

حال: اور اس قسم کے واردات خطرات جو ہر وقت غیظ وغضب بمقابلہ بددین پیدا ہوئے اور اس کی جانب میلان وکشش ہوئی کہ جو قابل اطمینان نہیں یہ محمودہ ہیں یا مذمومہ یہ ہیں جانب اللہ کشش ہے یا باتباع ہوا ہے۔

تحقیق: جب تک معصیت کا صدور نہ ہو نفس سے ناشی نہ سمجھائے۔ (النور 430)

خلوص وخشوع کے حصول کا طریق

حال: آج یہاں پر استسقاء کی نماز ہوئی تو بعض نماز دعا میں معمول سے بہت زیادہ دیر لگی اس سے امام وغیرہ پر یا دعا کے دیر تک مانگے جانے پر اعتراض مقصود نہیں حاشا وکلا اور ایسا بعض دوسرے مواقع پر بھی ہوا ہے تو دعا کے بہت دیر تک مانگے جانے سے بعض مرتبہ دل گھبرا جاتا ہے اور جو خشوع وخضوع ابتداء میں ہوتا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔

تحقیق: خلوص فعل اختیاری ہے اسی طرح خشوع بھی ایسی حالت میں اس نیت کو بدل دے کہ لوگ اعتراض کریں گے بلکہ اس نیت سے شریک دعا رہے کہ جو عمل نفس پر شاق ہوتا ہے اس میں اجر زیادہ ملتا ہے۔ کمافی الحدیث واسباغ الوضوعلی المکارہ ونحوہ بس یہ خلوص حاصل ہو گیا اور توجہ سے دعا میں مشغول رہے گو توجہ میں تکلف رہے اس سے خشوع حاصل ہو گیا اور خشوع کیلئے رقت یا دلچسپی لازم نہیں۔ اسی طرح خلوص کیلئے اس وسوسہ کا قطع ہونا کہ لوگ اعتراض کریں گے لازم نہیں جیسا سائل کو ان ہی دو امر کا دھوکا ہوا۔ (النور ص 580)

شکر کی حقیقت

حال۔ شکر کی حقیقت شریعت میں کیا ہے

تحقیق: جو حالت طبیعت کے موافق ہو خواہ اختیاری ہو غیر اختیاری ہو اس حالت کو دل سے خدا تعالیٰ کی نعمت سمجھنا اور اس پر خوش ہونا اور اپنی لیاقت سے اس کو زیادہ سمجھنا اور زبان سے خدا تعالیٰ کی تعریف کرنا اور اس نعمت کا جوارح سے گناہوں میں استعمال نہ کرنا یہ شکر ہے۔ (النور ص 595)

تحصیل شکر کا طریقہ

حال: احقر کا مقصود بھی تحصیل شکر کیلئے علاج پوچھنا تھا امید ہے کہ حضرت سلمہ اس کے تحصیل کا طریقہ اور معین ارشاد فرمائیں گے۔

تحقیق: اس کی ماہیت کے اجزاء سب افعال اختیاریہ ہیں ان کو بتکرار صادر کرنا یہی

طریقہ تحصیل اور یہ طریقہ تسہیل ہے۔ (النور ص 600)

تحصیل زہد کا طریقہ

حال: تحصیل زہد کیلئے حضرت والا علاج وطریق تسہیل مرحمت فرمائیں اور اس کی ماہیت شرعیہ بھی ارشاد فرمائی جائے۔

تحقیق: قلۃ رغبت فی الدنیا اس کی ماہیت ہے۔ طریق تحصیل مراقبہ اس کے فانی ہونیکا اور غیر ضروری کی تحصیل میں انہماک نہ کرنا اور طریق تسہیل صحبت زاہدین کی اور مطالعہ حالات زاہدین کا۔ (النور 601)

صدق واخلاص کی حقیقت اور اس کی تحصیل کا طریقہ

حال: صدق واخلاص کی حقائق شرعیہ اور ان کے حصول کیلئے علاج اور معین تحریر فرمایا جائے۔

تحقیق: جس طاعت کا ارادہ ہو اس میں کمال کا درجہ اختیار کرنا یہ صدق ہے اور اس طاعت میں غیر طاعت کا قصد نہ کرنا یہ اخلاص ہے اور یہ موقوف ہے۔ ما بہ الکمال کے جاننے پر اسی طرح غیر طاعت کے جاننے پر اس کے بعد صرف نیت اور عمل جزو اخیر رہ جاتا ہے یہ دونوں اختیاری ہیں طریق تحصیل تو اسی سے معلوم ہوگیا آگے رہا معین وہ استحضار ہے وعدہ وعید کا اور مراقبہ نیت کا۔

اس کے بعد ان کا دوسرا خط آیا جو مع جواب ذیل میں درج ہے

حال: اخلاص وصدق کے متعلق حضرت سلمہ نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ سمجھ میں آگیا مگر مزید انشراح کیلئے اگر حضرت سلمہ ان کے حقائق کی امثلہ سے شرح فرمادیں تو انطباق میں زیادہ سہولت ہوگی۔

تحقیق: مثال صدق کی نماز کو اسی طرح پڑھنا جس کو شریعت نے صلوٰۃ کاملہ کہا ہے یعنی اس کو مع آداب ظاہرہ وباطنہ کے ادا کرنا علیٰ ہذا تمام طاعات میں جو درجہ کمال کا شریعت نے بتلایا ہے۔ مثال اخلاص کی نماز میں ریا کا قصد نہ ہو جو کہ غیر طاعت ہے رضائے غیر حق کا قصد نہ ہو جو کہ غیر طاعت ہے اور اس کے متعلقات ظاہر ہیں۔ (النور 613)

اخلاص اور خشوع وخضوع میں فرق

حال: نیز اس سے بھی مطلع فرمایا جائے کہ اخلاص میں اور خشوع وخضوع میں کچھ فرق ہے یا نہیں۔

تحقیق: اخلاص راجع ہے نیت کی طرف اور خشوع وخضوع سکون ہے جوارح وقلب کا حرکات منکرہ ظاہرہ یا باطنہ سے اگرچہ ان حرکات میں نیت غیر طاعت کی نہ ہو پس اخلاص خشوع سے مفارق ہو سکتا ہے۔

حال: کسی طاعت میں غیر طاعت کا تو قصد نہ ہو مگر دوسری طاعت کا قصد ہو جیسی نماز کی حالت میں ریا کا قصد تو نہیں اور نہ کسی اور فعل غیر طاعت کا قصد ہے مگر نماز کی حالت میں قصداً کسی شرعی مسئلہ کا مطالعہ کرتا ہے یا کسی سفر طاعت کا نظام اس حالت میں قصداً سوچتا ہے۔

تحقیق: یہ مسئلہ دقیق ہے قواعد سے اس کے متعلق عرض کرتا ہوں اس وقت دو حدیثیں میری نظر میں ہیں ایک مرفوع جس میں یہ جزو ہے **صلی رکعتین مقبلا علیھما بقلبہ** دوسری موقوف حضرت عمرؓ کا قول جس میں یہ جزو ہے **انی لاجھز جیشی وانا فی الصلوٰۃ** مجموعہ روایتیں سے اخلاص کے دو درجہ مفہوم ہوئے ایک یہ کہ جس طاعت میں مشغول ہے اس کے غیر کا قصداً استحضار بھی نہ ہو اگرچہ وہ بھی طاعت ہی دوسرا درجہ یہ کہ دوسری طاعت کا استحضار ہو جائے اور ان دونوں میں یہ امر مشترک ہے کہ اس دوسری طاعت کا اس طاعت سے قصد نہیں مثلاً نماز پڑھنے سے یہ غرض نہیں کہ نماز میں یکسوئی کے ساتھ تجہیز جیش کریں گے پس حقیقت اخلاص تو دونوں میں یکساں ہیں اس میں تشکیک نہیں عوارض کے سبب ان میں تفاوت ہو گیا اور درجہ اول اکمل اور دوسرا درجہ اگر بلا عذر ہے تو غیر اکمل ہے اور اگر عذر سے ہے تو وہ بھی اکمل ہے۔ جیسے حضرت عمرؓ کو ضرورت تھی اور اس کا معیار اجتہاد ہے لیکن ہر حال میں اخلاص کے بالکل خلاف نہیں البتہ خشوع کے خلاف ہونا نہ نظری ہے میرے ذوق میں بصورت عذر یہ خلاف خشوع بھی نہیں اگر ضرورت ہو اب اس پر سوال کو منطبق کر لیجئے۔

حال: یا نماز صرف اس غرض سے پڑھتا ہے کہ کوئی ناواقف آدمی میری اس نماز کو دیکھ کر اپنی نماز درست کرے ایسی طاعت کا قصد نماز میں مخل اخلاص ہے یا نہیں۔

تحقیق: اس میں خود نماز سے مقصود غیر نماز ہے اس میں بظاہر خلاف اخلاص ہونے کا شبہ ہوسکتا ہے مگر میرے ذوق میں اس میں تفصیل ہے کہ شارع کیلئے یہ خلاف اخلاص نہیں وہ اس صورت تبلیغ کے مامور ہیں اور غیر شارع کیلئے مامور بہ نماز میں خلاف احتیاط ہے اور خاص تعلیم کیلئے مستقل نماز کا حرج نہیں۔ (النور 214ص)

رضا بالقضاء کی حقیقت اور اسکے تحصیل کا طریقہ

حال: رضا بالقضا کے حصول کیلئے کوئی علاج تحریر فرمایا جائے اور اس کا معیار اور مقدار بھی ارقام فرمایا جائے کہ انسان اس کے متعلق کس قدر کا مکلف ہے اور اس کا شرعی مفہوم مصطلح کیا ہے۔

تحقیق: رضا بالقضاء کی حقیقت ترک اعتراض علی القضاء ہے اگر الم کا احساس ہی نہ ہو تو رضا طبعی ہے اور اگر الم کا احساس باقی رہے تو رضا عقلی ہے اور اول حال ہے جس کا عبد مکلف نہیں اور ثانی مقام ہے جسکا عبد مکلف ہے۔ تدبیر اسکی تحصیل کی استحضار رحمت وحکمت الہیہ کا واقعات خلاف طبع ہیں۔

حال: حضرت مجھے اپنی حالت میں ایک شبہ ہوتا ہے کہ وہ یہ کہ ان نقصانات مالیہ سے طبیعت میں قلق وصدمہ بہت ہے گو زبان سے کسی طرح کا اظہار بھی نہیں ہے۔ مگر نقصانات پر آمادگی بھی نہیں ہے مجھے یہ حالت رضا بالقضاء کے خلاف معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق: قلق طبعی بلکہ مال کی بھی حب طبعی نہ مذموم ہے نہ رضا بالقضاء کے منافی ہے رضا کی حقیقت ہے ترک اعتراض علی اللہ تعالیٰ سو جو کیفیت آپ نے حکم عقلی کی لکھی ہے یہی رضا ہے۔ (النور ص 620)

توکل مستحب کی تحصیل کا طریقہ

حال: حضرت سلمہ (توکل کے) درجات مستحبہ کے متعلق بھی کچھ ارشاد فرمائیں گے جس سے فرائض پر عمل کرنا سہل ہو جائے۔

تحقیق: توکل مستحب کیلئے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ فطرۃً قوت قلب اور حقوق واجبہ کا ذمہ نہ ہونا یا اہل حقوق کا بھی ایسا ہی ہونا کیا یہ شرائط متحقق ہیں۔ (النور ص 618)

صبر کی حقیقت اور اس کی تفصیل

حال: صبر کے متعلق دریافت کرنا ہے کہ صبر پر جو وعدہ ثواب کا ہے وہ کسی صورت میں یعنی کوئی شخص کسی انتقام یا تکلیف کے دور کرنے پر قادر ہو اور نہ کرے اور صبر کرے تب اجر ملے گا یا قادر نہ ہو پھر صبر کرے اس پر بھی اجر ملے گا مثلاً کسی نے زید کے تھپڑ مارا اور وہ انتقام پر قادر نہیں یا زید کا لڑکا مر گیا اس پر کہا جاتا ہے کہ صبر کرو یا اس کا مال چوری ہو گیا لوگ کہتے ہیں کہ صبر کرو اس صورت میں وہ مجبور ہے اس کے دفیعہ یا انتقام پر قادر نہیں ایسی صورت میں صبر کس طرح کیا جا سکتا ہے۔

تحقیق: بے صبری کی متعدد صورتیں ہیں انتقام بالمثل لینا۔ اس کا ترک کرنا صبر ہے یہ مشروط ہے قدرت کے ساتھ دوسری صورت زبان سے برا بھلا کہنا سامنے یا پس پشت یا بددعا دینا غیر قادر علی الانتقام بھی اس پر قادر ہے اس کیلئے اس کا ترک کرنا صبر ہے۔ اسی طرح اہل میت کو مدافعت پر قادر نہیں لیکن نوحہ وشکایت پر تو قادر ہیں ان کی یہ بے صبری ہے اور اس کا ترک کرنا صبر ہے اور جو کسی فعل پر بھی قادر نہ ہو جیسے اندھا ہے کہ دیکھنے پر بالکل قادر نہیں مگر تصور یا عزم بصورت ابصار یا تمنائے ابصار للابصار پر تو قادر ہے اس کی بے صبری یہ ہے اور اس کا ترک صبر اور ہر شخص کو اسکے مناسب صبر پر اجر ملتا ہے یہ تفصیل تو اجر صبر میں ہے اور ایک اجر خود تکلیف پر بھی ہوتا ہے اس میں صبر کی قید نہیں اگر صبر کیا تو دو اجر ملیں گے ایک صبر کا دوسرا تکلیف کا اور اگر صبر نہ کیا تو تکلیف کا اجر ملے گا اور بے صبری کا گناہ ہوگا جیسے ایک شخص نماز پڑھے اور روزہ نہ رکھے نماز کا ثواب ملے گا اور روزہ نہ رکھنے کا گناہ ہوگا امید ہے کہ سب سوالات حل ہو گئے ہوں گے۔ (النور 619)

آثار عبدیت

حال: الحمدللہ معمولات کا بدستور التزام ہے احیاناً اگر کچھ قصور ہوتا ہے تو اس کی تلافی کی کچھ زیادہ کاوش بھی نہیں ہوتی قلب میں ایک اطمینان اور لذت سی رہتی ہے۔

تحقیق: یہ لذت حقیقت پر نظر رہنے کی ہے اور کاوش نہ ہونا اثر ہے عبدیت اور تفویض کا مگر بعض اوقات اس میں احتمال ہو سکتا ہے احتیال نفس للبطالۃ کا لہٰذا حتی الامکان تلافی کا

کر لینا ولو قلیلاً سد باب ہے احتمال مذکور کا۔

حال: خاص بات جو روز بروز مرکوز خاطر ہوتی چلی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ آج کل مناقشہ میں خواہ وہ دینی ہو یا دنیاوی خواہ اپنی ذات کے متعلق ہو یا اور کسی کے مطلقاً دخل دینے کو جی نہیں چاہتا ہر وقت علیک بخاصۃ نفسک کا ایک نشہ سا رہتا ہے کیونکہ دیکھتا ہوں کہ اشح مطاع اور ہوی متبع اور اعجاب کل ذی رای برأہ اور دنیا موثرۃ کی گھٹا چار طرف محیط ہو رہی ہے۔ اس وقت یہی جی چاہتا ہے کہ کسی طرح ایمان سلامت لے جائیں کاش کہ غنم تتبع بہا شغف الجبال میسر آجائے یا ایمان کے ساتھ بطن الارض میں جگہ مل جائے بار بار تیینی شجرۃ کا تعہد کا خیال آتا ہے اور یوں تمنا ہوتی ہے کہ کوئی مجھ کو نہ جانے اور نہ میں کسی کو جانوں اور اسی طرح جان۔ جان آفریں کو سپرد کردوں مگر کیا کروں ہم نابکاروں کو جھگڑوں سے پوری رہائی نہیں ملتی۔

تحقیق: جب رہائی بھی بحکم رہائی ہے۔ یہ مذاق خاص اس ناکارہ کا بھی ہے گو اب تک کم ہمتی سے میسر نہیں ہوا مگر اب کچھ اس کے اسباب میں یہ نظر آتا ہے خدا کرے اس میں کوئی غائلہ مضمر نہ ہو۔

حال: جس حالت میں وہ رکھے اس کا شکر ہے۔

تحقیق: یہ شعبہ ہے تفویض کا جو اس رغبت سے بھی افضل ہے گو ضعفا کیلئے ثانی انفع ہو۔ (تربیت ششم ربع ص 6)

تحقیق فضیلت حب عقلی بر عشق

سوال۔ ایک بات قابل دریافت ہے وہ یہ ہے کہ صراط مستقیم میں مولانا اسماعیل صاحب شہیدؒ نے حب ایمانی یا عقلی کو حب نفسانی یا عشق پر بہت کچھ ترجیح دی ہے اور طریق عشق کو ایک حد تک مذموم ثابت کیا ہے حالانکہ بڑے بڑے صوفیہ کرام مولانا رومؒ جامیؒ وغیرہ نے عشق کی مدح سرائی کی ہے۔ اسباب میں حضرت کی جو تحقیق رائے ہے اس سے مفصل مطلع فرمایئے۔

جواب۔ اول یہ مقدمات سمجھنا چاہئے۔ اول فضیلت دو طرح کی ہوتی ہے ایک باعتبار ذات شے کی دوسری باعتبار کسی حالت خاصہ کی اول کو فضیلت ذاتیہ دوسری کو اضافیہ کہنا

مناسب ہے دونوں کمالات ولایت کے مستفاد ہوتے ہیں کمالات نبوت سے اس لئے جو کمال ولایت کا جس قدر کمال نبوت کیساتھ مشابہ ہوگا وہ دوسرے کمال سے جو مشابہت میں کم ہے افضل ہوگا۔ سوم عشق ایک خاص درجہ ہو محبت کا اس میں ہیجان وغلیان ہوتا ہے۔ ان مقدمات کی بعد جاننا چاہئے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام میں جو صفت محبت الٰہی کی ہوتی ہو اس میں ہیجان نفسانی نہیں ہوتا۔ اس لئے بالیقین ہی نوع محبت کی فی نفسہ افضل ہوگی مگر کسی خاص استعداد و صلاحیت کے اعتبار سے تربیت باطن میں دوسری نوع کا انفع واوفق ہونا ممکن ہو جیسے کہ گوشت فی نفسہ افضل الاغذیہ ہے لیکن کسی خاص طبیعت کی اعتبار سے آش جو کو اصلح کہا جاتا ہو پس مولانا شہیدؒ فضیلت ذاتیہ کے مرتبہ میں حب ایمانی کو ترجیح دے رہے ہیں اور بعض آثار مغلوبیت کے اعتبار سے جب نفسانی کو مضر بتلا رہے ہیں اور دوسرے حضرات صوفیہ رحمھم اللہ فضیلت اضافہ کے مرتبہ میں عشق کی مدح کرر ہے ہیں کیونکہ ایسے مضامین اکثر اہل حال کے کلام میں وارد ہیں جن کو تحقیقات عامہ مقصود نہیں یا مراد ان حضرات کی اصطلاحاً عشق سے مطلق کمال محبت ہو جو شامل ہے محبت ایمانی کو بھی اور مقصود مذمت کرنا ہو اس شخص کی جس میں یہ کمال نہیں ہے جیسے حدیث میں ہے لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ الحدیث پس دونوں توجیہ پر مولانا اور صوفیہ کے کلام میں تعارض نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ (از الکشف ص 1)

باب ۳

اخلاق رذیلہ

معاصی سے بچنے کا علاج ہمت واستغفار ہے

حال: خیال ہوتا ہے کہ اس حیات سے تو ممات بہتر ہے آئندہ کو معاصی سے تو چھٹکارا ہوگا اس کا علاج آپ کے ہاتھ میں ہے میں منتظر ہوں کیا کروں اس کا علاج ارقام فرماویں۔ تحقیق۔ اول ہمت اور جو کوتاہی ہو جائے۔ استغفار۔ (تربیت حصہ اول ص 7)

زبان درازی کا علاج

حال: زبان درازی کا عیب مجھ میں بہت ہے اکثر بیکار کلام اضطراراً کیا کرتا ہوں کیا کروں۔ تحقیق۔ ہمت اور بعد صدور استغفار و تقلیل اختلاط۔ (تربیت حصہ اول ص 13)

غیبت اور بے فائدہ کلام سے پرہیز کا طریق

حال: جب کسی کے پاس بیٹھنے سے غیبت اور دیگر کلام بیکار کا اندیشہ ہو تو آنے جانے والوں کو جلد رخصت کر دینا اور عزلت گزیں رہنا مناسب ہے یا کیا۔

تحقیق: ان کو رخصت کرنے کی جگہ خود اٹھ جانا بہتر ہے رخصت کرنے میں دلشکنی ہوتی ہے۔ (تربیت حصہ اول 12)

کم ہمتی کا علاج ہمت ہے۔

حال: صحیفہ گرامی حضور والا صادر ہوا معزز وممتاز فرمایا غفلت کی مشرح کیفیت نہ لکھنے کی حضور سے معافی مانگتا ہوں مطلب اس عاجز کا یہ ہے کہ ذکر میں کچھ کمی ضرور معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق: اس کا تدارک تو امر اختیاری ہے ہمت کر کے ذکر پر دوام کیجئے کم ہمتی کا علاج بجز ہمت کے اور کیا بتلاؤں۔ (تربیت حصہ اول ص 19)

تحقیق: آپ کی حالت کوئی عجیب نہیں ہے ایسا اتفاق بہت لوگوں کو ہوتا ہے۔ سبب اس کا کم ہمتی اور علاج اس کا قوت ہمت ہے اس قوت ہمت کی اعانت کیلئے البتہ دو تدبیریں ہیں اول درجہ کی تدبیر تو یہ ہے کہ اگر ممکن ہو کسی اہل اللہ کی خدمت میں چندے حاضر رہ کر ہر طرح اس کا اتباع کریں اور اگر اتنی مہلت نہ ملے تو دوسرے درجہ کی تدبیر یہ ہے کہ کیمیائے سعادت روزانہ پابندی اور غور کے ساتھ دیکھا کیجئے اور وقتاً فوقتاً حالات سے اطلاع کرتے رہئے باقی قوت قدسیہ نہ میرے اندر ہے اور نہ اس کا اثر ڈالنا مجھ کو آتا ہے میں محض ایک طالب علم آدمی ہوں۔ (تربیۃ حصہ سوئم ص 13)

نظر بد کا علاج

حال: ثانیاً عرض یہ ہے کہ اپنی دو بی بی کے سوا اجنبیہ عورتوں کا خیال بھی دل میں آتا ہے جب کسی وقت کسی اجنبیہ پر نظر پڑ جاتی ہے اس کا خیال بھی دل میں آتا ہے اور اس کے دیکھنے کو دل چاہتا ہے خوبصورت ہو یا نہ ہو۔

تحقیق: یہ بے شک مرض ہے اس کا علاج مجاہدہ ہے یعنی بزور مخالفت کرنا نفس کی اور صدور خطا پر کوئی جرمانہ اس پر مقرر کرنا مثلاً ایک نظر پر بیس نفلیں اس سے انشاء اللہ پوری اصلاح ہو جائے گی۔

سوال۔ پرسوں احقر خواب سے بیدا ہوا تو یہ اسم پاک زبان پر جاری تھا۔ اللہ جمیل وھو الجمال۔ سو اس کی تفصیل اور تعبیر کا محتاج ہوں۔ (پھر ذکر شغل کے متعلق کچھ حالات ارقام ہیں پھر اخیر میں لکھا ہے) چونکہ نشست زیادہ دکان پر رہتی ہے۔ اکثر مستورات ہر قسم کی نظر کے سامنے سے گزرتی ہیں بار اول نظر پڑنے سے تسکین نہیں ہوتی جی یہ چاہتا ہے کہ اس کو پھر دیکھوں پھر بالقصد نظر نیچے کر لیتا ہوں اس کا علاج چاہتا ہوں اور اپنی حالت کا استفسار۔

جواب۔ یہ علاج ہے اس مرض کا جو آپ نے آخر میں لکھا ہے یعنی یہ بات بتلائی گئی ہے کہ جب کسی جمیل کی طرف میلان ہو تو اس وقت اس حدیث کے مضمون کا تصور اور مراقبہ کرنا چاہئے کہ حقیقی جمیل وہ ہے دوسرے کی طرف نظر نہ کرنا چاہئے اور حدیث میں دوسرا جملہ یحب الجمال ہے وھو الجمال کا جاری ہونا غلطی ہے متخیلہ کی۔ اس سے اشارہ ہے اس طرف کہ

وہ جمال معنوی کو محبوب رکھتا ہے اور وہ جمال معنوی معصیت سے زائل ہو جاتا ہے تو اس سے اجتناب چاہئے پس اس مراقبہ سے نفس کا وہ تقاضا جاتا رہے گا۔ (تربیت حصہ چہارم ص 32)

حال: راستہ وغیرہ میں کہیں نگاہ بد کا موقع ملتا ہے تو اپنے دل سے یوں کہتا ہوں کہ اگر تو اپنے کو نگاہ بد سے بچالے تو تیری بہت بڑی کرامت یہی ہے۔

تحقیق: بالکل صحیح ہے اللہ تعالیٰ علم وفہم میں زیادہ برکت فرمائے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 81)

ایک عرصہ دراز سے نظر بازی کے مرض میں مبتلا ہوں اگرچہ شکر ہے کہ نظر بازی کے ساتھ زنا سے بصر وقلب سے تو محفوظ ہوں مگر یہ لپکا اور اس میں حظ ملنا مقدمہ اسی آفت کا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ حضور کے صدقہ سے اب اس مرض میں بمقابلہ پہلے کے بہت زیادہ کمی آگئی ہے۔ بجائے اس کے کہ پہلے ہر عورت کو حتیٰ کہ مواشی اور دیگر جانوروں کے مقامات مخصوص پر نظر ڈالنے کو بار بار تقاضا ہوتا تھا جس سے مجبور ہو کر بار بار نظر پڑتی تھی۔ اب بفضلہ تعالیٰ پڑتی ہوئی نظر کو کوئی روکتا ہے اور فوراً نیچی نظر کر لیتا ہوں مگر اپنی بیوی اور ہیئت صحبت کا خیال اکثر پیش نظر رہتا ہے چونکہ یہ حلال اور منکوحہ کا خیال ہے۔ اس لئے اس سے بچنے کی زیادہ کوشش نہیں کرتا ہوں نہ معلوم یہ مناسب ہے یا نہیں دعا فرمائی جائے کہ بجائے اس مشغولی کے ذکر و یاد حق کی مشغولی نصیب ہو۔

تحقیق: عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ کا پرچہ حرفاً حرفاً پڑھا جواب عرض کرتا ہوں موجودہ حالت میں روزگار چھوڑنے سے اس سے زیادہ ظلمت کا اندیشہ ہے جو تشویش معاش سے پیش آتا ہے جس قدر ہو سکے کئے جائیں جو کوتاہی ہو استغفار کیجئے خواب نہایت مبارک ہو کیا بد اعمالیوں کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں ہو سکتی۔ خیالات سے کس کی نماز پاک ہوتی ہے حتی الامکان قلب کو حاضر رکھنا چاہئے جو فرو گذاشت ہو جائے اس پر استغفار کرنا چاہئے مرض نظر کا علاج بجز ہمت اور استحضار عذاب کے کچھ نہیں ہے باقی منکوحہ کو خیال معصیت تو بالکل نہیں اور حد سے زائد ایسا ہی ہے جیسا بہت سا گھی کھانے سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 110)

حال: الحمدللہ ثم الحمدللہ ببرکت توجہ حضرت اقدس از صفات ذمیمہ مثل بغض وحسد

وغیبت وطمع بالکل متنفرست لیکن حب مال تا ہنوز مشکل اوست ومرض چشم بازی نیز مستاصل نگشتہ برائے دور شدن ایں ہر دو مرض طالب دعا ودواست۔

تحقیق: نظر فعل اختیاری ست ہمت نمایند وحب مال بچہ معنی ست آیا میلان یا اخلال حقوق واجبہ۔ (تربیت حصہ پنجم ص 203)

حال: اصل مرض یہ ہے کہ بسا اوقات دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ مجھے حسین عورتیں دیکھیں اس لئے نفس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ایسے راستہ سے چلے کہ اس میں حسین عورتیں میری طرف دیکھیں اکثر اوقات اس راستہ کو چھوڑ کر جاتا ہوں مگر پھر نفس سرکش غالب آجاتا ہے اور اسی راستہ پر لے جانا چاہتا ہے۔

تحقیق: فعل اختیاری کا علاج بجز قصد وہمت کے اور کیا ہوسکتا ہے البتہ اس ہمت کی تقویت سے کوئی جرمانہ اپنے اوپر مقرر کرنا مناسب ہے۔ جب ایسی لغزش ہوجائے سو رکعت نفل پڑھنا چاہئے۔

حال: اکثر اوقات جی یہ چاہتا ہے کہ کپڑے خوب صاف ہوں اور ہر وقت صاف ستھرا رہوں اور جب نیا کپڑا بدلتا ہوں تو خیال ہوتا ہے کہ لوگ میری طرف دیکھیں خصوصاً عورتیں۔

تحقیق۔ علاج یہ ہے کہ قصداً کپڑے نہایت متبذل پہنیں۔

حال: اصل مرض میں بھی بہت کمی ہے۔ اتفاقیہ کبھی کسی نامحرم کی طرف آنکھ اٹھ جاتی ہو۔ اس سے کفارہ کیلئے اور وقتوں میں تو فرصت نہیں ملتی البتہ مغرب کی نماز کے بعد روزانہ 6 نوافل پڑھنے کا معمول کرلیا ہے۔

تحقیق: اس سے فائدہ کم ہوگا جرمانہ کی نفلیں اس دائمی معمول کے علاوہ ہونا چاہئیں ورنہ معمول دائم سے زجر نہیں ہوتا کیونکہ نفس کہتا ہے یہ تو ہر حال میں پڑھنا ہی ہے خواہ نگاہ بد ہو یا نہ ہو پھر نگاہ بد کیوں چھوڑوں یہ بھی نفس کہے گا کہ اس سے تو کفارہ ہو ہی جائے گا۔ پھر کیوں پرہیز کروں اور مستقل طور پر پڑھنے سے چونکہ پڑھنا گراں ہوگا اس گرانی کے سبب وہ نگاہ بد سے بچے گا۔ (النور ص 174)

حال: نگاہ بد کے متعلق تو صرف اس قدر عرض کردینا شاید کافی ہو کہ

من قاش فروش دل صد پارہ خویشم — لختے برواز دل گزر دہر کہ ز پیشم

اس کے متعلق اگرچہ اتنا ضرور کرتا ہوں کہ جب کسی پر نگاہ پڑی فوراً جبراً ادھر سے نگاہ ہٹالی اور تیزی سے اس جگہ سے چلا گیا اور استغفار کر لی۔

تحقیق: استغفار سے اتنی جلدی صاف نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ آئندہ جب ایسے موقعہ پر چند بار ضبط نفس ہو اس کے نور سے دل میں صفائی پوری ہوتی ہے اس میں ہمت قوی چاہئے۔

حال: عاجزانہ یہ امر قابل گزارش ہے کہ غلام میں جب شورش ہوتی ہے خواہ وہ خود بخود ہو یا اشعار پڑھنے سے تو ساتھ ہی اس کے ان امور کی طرف قلبی لگاؤ ہو جاتا ہے۔ جو اوائل عمر میں کسی غیر محرم کی طرف نظر کرنے سے یا خود بخود نظر پڑ جانے سے اس کی کوئی اور ادا مرغوب طبع ہو گئی تھی اور قوت متخیلہ میں وہ محفوظ ہو گئی اور حالتوں میں تو اس میں ضعف وانحطاط رہتا ہے لیکن مذکورہ بالا وجہ سے قوت ہو جاتی ہے۔

تحقیق: ایسی حالت میں اشعار کا شغل بالکلیہ ترک کر دیں کہ وہ سبب اختیاری ہے اس ہیجان کا اور جب بے اختیار شورش ہو جائے اسکی وہی تدبیر ہے جو آپ نے لکھی ہے۔ (النور ص 480)

حال: حاضر خدمت ہو کر جس مرض کے متعلق عرض کیا تھا اس مرض کا تدارک غض البصر کا مطالعہ فرمایا تھا لیکن جب سے یہاں آیا صرف ایک مرتبہ اس کا مطالعہ کیا گیا لیکن ایک ہی مرتبہ دیکھنے سے بفضلہ اتنا نفع ہوا کہ مرض گیا تو نہیں لیکن جانے کے قریب قریب ہو گیا۔

تحقیق:۔ اس کا رفع اور ضعیف ہو جانا بھی اسی پر موقوف ہے ہے کہ ایک مدت تک اس پر عمل نہ ہو پھر دب جاتا ہے گو میلان پھر بھی رہے۔ (تربیت حصہ ۵۸)

ترفع کا علاج

حال: کچھ عرصہ سے اپنے اندر آثار ترفع کے پاتا ہوں چھوٹی عمر کے یا نیچے کے طالب علموں سے سلام وکلام کرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے عارسی آتی ہے اور وہ تمام امور جو پہلے بآسانی اور بلا تکلف جیسا کہ طلبہ کا طرز عمل ہونا چاہئے انجام پاتے تھے اب وقت سے پورے ہوتے ہیں اور ان کے کرنے میں شرم سی آتی ہے اکثر باتوں میں اپنی وقعت کا خیال رہتا ہے اور ایسے امور کی ارتکاب کی طرف رغبت ہوتی ہے جس سے ایک امتیاز پیدا ہو۔

تحقیق: انسان صرف مکلف اس کا ہے کہ ان اخلاق رذیلہ کے مقتضیات پر عمل نہ کرے رہا یہ کہ اقتضایات ہی زائل یا ضعیف ہو جائیں اس کا انسان مکلف ہے نہ یہ بسہولت میسر ہو سکتا۔

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی

اور نہ بوجہ تحصیل علوم کے آپ کیلئے اسکا یہ وقت ہے بس آپ جس قدر مکلف ہیں آپ اس پر اکتفاء کیجئے۔ یعنی دل میں اعتقاد رکھیں کہ میں سب سے کمتر ہوں اور اس اعتقاد کیلئے اپنے مصائب کا استحضار معین ہوگا اور جن کی بے وقعتی ذہن میں آئے ان کی خوب تکریم کیجئے اور تکلف سے ان سے سلام کیجئے گو نفس کو نا گوار ہو نا گواری غیر اختیاری ہے۔ اس پر مواخذہ نہیں ہے لیکن معاملہ اختیاری ہے اس میں اخلال موجب مواخذہ ہے انشاء اللہ اس سے خود منشاء فساد بھی ضعیف ہو جائے گا۔ (واللہ الموفق) (تربیت حصہ اول ص 25)

بداعمالیوں پر حسرت وافسوس عجب نہیں

حال: بعد نماز مغرب اکثر تھوڑی دیر بیٹھ کر اپنی بداعمالیوں پر حسرت وافسوس اور بارگاہ ایزدی میں التجا و دعا بہبودی دارین کیا کرتا ہوں اور اکثر اس وقت کسی قدر رقت بھی ہو جاتی ہے جو بہ تکلف کی جاتی ہے مگر اس کے بعد طبیعت میں ایک اطمینان اور فرحت محسوس ہوتی ہے جو نہ معلوم شائبہ عجب اور شرارت نفس تو نہیں۔

تحقیق۔ نہیں بلکہ مبارک حالت ہے۔

عشق کا علاج

حال: بوقت شام سفر میں راستہ میں ایک نہایت حسین عورت گھوڑے پر سوار بطور سیر نکلی جس کو دیکھ کر میں اور میرا دل قابو میں نہیں رہا اور اپنی عمر میں ایسا حسن نہیں دیکھا۔ اس عورت کے دیکھنے سے میرے بائیں طرف درد پیدا ہو گیا جس وقت وہ عورت ہنسی میرے سر سے پیر تک ایک قسم کا زہر جاتا ہوا معلوم ہوا جس کی وجہ سے مجھ کو طیش بہت ہو گئی اور ایک جنون کے مرض میں مبتلا ہو گیا۔ اب عرصہ چھ ماہ سے صرف اس عورت کا خیال و تصور ستاتا ہے۔

تحقیق: السلام علیکم۔ ایک وقت خلوت کا مقرر کر کے لا الہ الا اللہ 500 بار اس طرح

سے کہ لا الہ کے ساتھ تصور کیا جائے کہ اسکے تعلق کو قلب سے خارج کیا اور الا اللہ کے ساتھ یہ تصور کہ خدا اور رسول کی محبت کو داخل کیا شروع کیجئے اور اس کے بعد اپنے مرنے کا مراقبہ کہ دنیا سے رخصت ہو کر خدا کے روبرو جانا ہے اگر وہ اس کا سوال کریں گے تو کیا جواب دوں گا اور کیا منہ دکھلاؤں گا اور اس کے مرنے کا تصور کہ مر کر گل سڑ کر کیڑے پڑ جائیں گے صورت بگڑ جائے گی کہ دیکھنے والے کو بھی نفرت ہوگی اور وقت فرصت میں استغفار کی کثرت پھر دو ہفتہ کے بعد حالت سے اطلاع دیجئے اور ساتھ ہی یہ خط بھی بھیجئے۔

کثرت کلام کا علاج

سوال۔ اکثر اوقات دراثنائے ہمسران وبزرگان وعزیزان کلام فضولے از زبان بیرون می آید معلوم می شود کہ انچہ ذہن وحافظہ وغیرہ کم می شود آں بکثرت کلام ست پس بحق فدوی بارہ ایں چہ باید کرد حتیٰ کہ فدوی از یک قلم اعراض آید وزبان بجز کلام لابد یہ ضرور یہ بتلفظ نیارد۔

جواب۔ علاج کثرت کلام آنست کہ بر نفس خود تعزیرے مقرر کردہ شود مثلاً ہرگاہ کلام فضول سر بر مد یک آنہ یا دو آنہ یا دو رکعت یا چار رکعت ہر چہ بر نفس نہ زیادہ سہل باشد نہ زیادہ گراں کہ از تحمل بیرون باشد لازم انشاء اللہ تعالیٰ بزودی ہر چہ تمام تر ایں مرض دفع میشود۔ (تربیت حصہ دوم ص 8)

توبہ شکنی کا علاج

حال: نفس وشیطان درپے آزار ہیں گاہ گاہ نفس کا اس قدر تسلط ہوتا ہے کہ صغائر تو کیا کبائر سے بھی پاک نہیں ہوتا۔ پختہ ارادہ کرتا ہوں کہ پھر ایسی غلطی کبھی نہ ہوگی پھر بھی ایسی حالت ہو جاتی ہے اور گزشتہ ارادہ یاد نہیں رہتا پھر ایسا ہی کرتا ہوں۔

تحقیق: کوئی گراں جرمانہ نفس پر مقرر کریں انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہوگا میرے نزدیک جب معصیت کی طرف عود ہو چالیس پچاس نفلیں اس کے تدارک کیلئے پڑھی جائیں اور پھر اطلاع دیں۔ (تربیت حصہ دوم ص 13)

عشق اجنبیہ کا علاج

سوال۔ میں کسی عورت پر عاشق بھی ہوں اور ناجنس دنیا پرست کی صحبت میں بھی ہوں اسکے

پہلے خط میں جو حالت لکھ دی ہے اب بھی وہی ہے اس حالت کا نام حضرت نے قبض لکھا ہے۔

جواب۔ اس دنیا پرست کی صحبت کو یک لخت چھوڑ دو اور اگر اس سے کوئی دنیوی ضروری حاجت متعلق ہو تو کم ملو اور نفرت قلبی کے ساتھ ملو اور اس عورت سے ظاہراً باطناً دور ہو جاؤ۔ ظاہراً تو یہ کہ اس سے نہ بولو نہ اس کی آواز کان میں پڑنے دو نہ اس کو دیکھو نہ اس کا تذکرہ کرو نہ اس کا تذکرہ کسی سے سنو اور باطناً یہ کہ اس کا تصور قصداً نہ کرو اور اگر تصور آ جائے اور کسی کام میں لگ جاؤ اور حق تعالیٰ سے بھی دعا کرتے رہو اور ذکر اللہ میں مشغول رہو۔ گو دل نہ لگے اور موت اور ما بعد الموت کو سوچا کرو اور پھر اطلاع دو۔ (تربیت حصہ دوم ص 46)

ریاء کا علاج

حال: ریا کے متعلق ایک حال یہ ہے کہ بعض مرتبہ کسی اچھے کام میں مصروف ہوتا ہوں اچانک کسی شخص پر نظر پڑ جاتی ہے تو اکثر و بیشتر یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کام کو اور اچھی طرح کریں۔

تحقیق: میرا مذاق اس میں یہ ہے کہ صرف تصحیح نیت اس میں کافی نہیں کیونکہ یہ تصحیح مقصود بالذات نہیں مقصود بالذات تحسین عمل للخلق ہے اور تصحیح نیت اس تحسین کا آلہ تاکہ غایت ریا سے بھی بچا رہوں اور مقصود نفس بھی حاصل ہو جائے تو اخلاص سے تحصیل ریا مقصود ہو وہ مقدمہ ریا ہونے کے سبب ریا ہی ہے اس صورت میں ریا سے حفاظت کی صورت صرف یہ ہے کہ اس خطرہ کے بعد عمل میں تغیر نہ کرے اور اس کے ساتھ نیت خالص رکھے مجھ کو معلوم نہیں کہ دوسرے اطباء باطن کی اس میں کیا تحقیق ہے اگر اس کے خلاف بھی ہو تب بھی میں اپنی رائے پر قائم ہوں ذوقیات میں ایک کا اجتہاد دوسرے پر حجت نہیں فقط۔ اور جلد۔ (النور ص 581)

حال: ایک خیال مجھ کو یہ ہوتا ہے کہ جلسہ میں کچھ واجبات تجوید کا بھی بیان ہونا چاہئے جس سے تجوید کا شوق ہو اور حفظ قرآن یا تجوید کا شوق ہو اگرچہ یہاں پر اس کے موافق کثرت سے ہیں مگر مجھ کو اس خیال میں یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ اپنی نمود مجھ کو معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق: یہ سوچئے کہ اگر جلسہ کے بعد ذرا بھی آپ کی مدح یا قدر نہ ہو تو آپ جلسہ سے خوش ہوں یا نہیں اگر خوش ہوں تو نمود کا محض وسوسہ ہے مضر نہیں اور اگر خوش نہ ہوں تو پھر علاج پوچھئے۔ (تربیت حصہ سوم 24)

حقیقت ریاء

حال: ہر وقت یہی دل چاہتا ہے کہ اللہ اللہ کرتا رہوں ایک لمحہ اس ذکر سے غافل نہ رہوں اور یہ بھی چاہتا ہوں کہ کسی پر یہ بات ظاہر نہ ہونے پائے جہاں تک موقع ملتا ہے اس ذکر سے غافل نہیں رہتا۔

تحقیق: اس کی کوشش ضروری نہیں کہ کسی پر اظہار نہ ہو بعض اوقات اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کام ہی چھوٹ جاتا ہے محققین نے کہا ہے کہ جیسے اظہار کا اہتمام ریا ہے۔ اخفا کا زیادہ اہتمام بھی کہ ایک قسم کا ریا ہے کہ مخلوق پر نظر تو ہوئی جب تو ان سے مخفی کرنا چاہتا ہے۔ روح ریا کی یہی ہے بس اپنے کام میں اخلاص کیساتھ مشغول رہنا چاہئے محبوب کو اختیار ہے خواہ ظاہر کر دیں یا مخفی رکھیں۔ (تربیت حصہ پنجم 204)

حال: بعض اوقات بوجہ نہ ملنے تنہائی کے ذکر کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے اور خیال آتا ہے کہ ریا پیدا نہ ہو جائے ایسے موقعہ پر نہایت دھیمی آواز سے ذکر کر لیتا ہوں۔

تحقیق: مناسب ہے اور ریا کسی کو لپٹی تھوڑا ہی پھرتی ہے وہ تو قصد سے پیدا ہوتی ہے اور جو بلا قصد ہو وہ ریاء نہیں صرف وسوسہ ریا ہے اور وسوسہ کفر کا بھی مضر نہیں چہ جائے وسوسہ ریاء۔ (النور ص 195)

سوال۔ ریاء کی حقیقت دکھلاوٹ ہے خواہ عبادت جسمانی میں ہو یا مالی میں جس میں طلب اعزاز دین من غیر اللہ ہوتا ہے اور شعبہ کبر ہے۔

تحقیق: ریاء کی حقیقت یہ ہے کہ عبادت کا اظہار کسی دنیوی غرض سے کیا جائے یا کسی فعل مباح کا اظہار کسی معصیت کی غرض سے کیا جائے اب اس کو بغور سمجھ کر ظاہر کیا جائے کہ اپنے نفس میں اس کا وجود ہے یا نہیں۔ (النور ص 564)

حال: دیگر گزارش یہ ہے کہ اس خاکسار کو جو خطرہ لاحق ہوا ہے اسے بغرض اصلاح خدمت عالی میں عرض کرتا ہے وہ خطرہ یہ ہے کہ حضور والا نے فرمایا ہے کہ چند روز کام کر کے دکھلا دو اگر باقاعدہ کام دیکھوں گا۔ اطمینان ہو جائے گا اس میں خاکسار ناقص العقل والعلم کو ظن ریا کا ہے کیونکہ دکھانے کا قصد پہلے سے موجود ہو گا لہذا اس کے متعلق تشفی بخش ارشاد

سے سرفرازی بخشی جائے تا کہ صفائی قلب کے ساتھ تعمیل ارشاد عمل میں آئے۔

تحقیق: اس دکھانے سے مقصود دنیا ہوگی یا دین ریا وہ ہے جو دنیا کی غرض سے کسی کو عمل دکھلایا جائے اور یہ جواب علی سبیل التنزل ہے۔ ورنہ حقیقت میں یہاں خود عمل ہی اس نیت سے نہیں ہوتا کہ فلاں کو اطلاع ہو عمل تو اللہ ہی کی رضا کیلئے ہوتا ہے پھر بعد صدور عمل کے اپنے معلم کو آئندہ کی مصلحت دینیہ کیلئے اس عمل کی اطلاع کی جاتی ہے۔ جیسا قرآن حفظ کرنے والا قرآن تو ثواب ہی کی نیت سے یاد کرتا ہے لیکن سبق یاد کر کے استاد کو یاد کی اطلاع اس طرح کرتا ہے اس کو سناتا ہے تا کہ یہ آئندہ خوش ہو کر تعلیم کرے اور ریاء عمل خود عمل سے غرض نمایش ہوتی ہے اور یہاں عمل سے غرض رضائے حق ہے اور اطلاع کا قصد مستقل ہے وہ بھی دین کیلئے۔ (النورص 624)

سرعت غضب کا علاج

حال: میرا مزاج سریع الغضب بہت ہے اس کی اصلاح چاہتا ہوں۔

تحقیق: سرعت غضب امر طبعی ہے اختیار سے خارج ہے نہ اس پر ملامت ہے البتہ اس کے مقتضا پر عمل جبکہ حدود سے تجاوز ہو جائے مذموم ہے اور اس کا علاج بجز ہمت کے کچھ نہیں اس ہمت میں مغضوب علیہ سے فوراً دور چلا جانا اور اعوذ باللہ پڑھنا اور اپنی خطاؤں اور حق تعالیٰ کے غضب کے احتمال کو یاد کرنا یہ بہت معین ہے اور نرمی وغیرہ مدت تک تکلیف سے سوچ سوچ کر اختیار کرنا چاہئے مدت کے بعد ملکہ ہوگا ہمت نہ ہاریئے۔ (تربیت حصہ چہارم ص 36)

غصہ کا علاج

حال: مجھ پر غصہ کا اس قدر غلبہ ہے کہ میں اپنے ہوش وحواس میں نہیں رہتا۔

تحقیق: یہ سچ ہے لیکن کیا مجھ کو ہی اس غصہ کا تختہ مشق بنانا تھا۔ جیسا آپ نے دوسروں پر غصہ کر کے مجھ کو بے ہودہ طور پر اطلاع کی جس سے مجھ کو رنج ہوا۔

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن — کہ جاہا سپر باید انداختن

حال: اور بہت برے نتائج پیدا ہوتے ہیں حضرت والا دعا فرمائیں۔

تحقیق: جس سے دعا چاہیں اس کو تو منغص نہ کرنا چاہئے۔

سوال۔ اور علاج بتلادیں۔ جواب۔ بجز ہمت و تدبیر کے کچھ علاج نہیں اور جب تک اس پر قدرت نہ ہو اور اسی طرح معاملات میں اپنی اصلاح نہ فرمائیں کم از کم مجھ کو تو خطاب تحریری و تقریری سے معاف رکھیں میرے تکدر سے آپ کی مضرت باطنی کا احتمال ہے۔ (تربیت حصہ چہارم ص 40)

حال: عرض یہ ہے کہ ایک مرتبہ میں نے لکھا تھا کہ کسی دینی امور میں اگر کوئی مخل ہوتا ہے اور مجھ کو اپنی حرکات سے برانگیختہ کرتا ہے تو مزاج میں بہت غصہ پیدا ہوتا ہے اور برداشت میں سخت تکلیف ہوتی ہے بعض اوقات تحمل نہیں ہو سکتا بعض لوگ خواہ مخواہ نیک کاموں میں مخل ہو جاتے ہیں۔

تحقیق: اگر اس غصہ سے کوئی مفسدہ دینیہ یا دنیویہ پیدا نہ ہو تو اس کے علاج کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ نافع ہے ورنہ پھر مکرر وہی مشورہ دوں گا کہ بتکلف صبر کرنا چاہئے اگر تکلیف زیادہ ہونے لگے اس جگہ سے فوراً علیحدہ ہو جانا چاہئے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 91)

حال: فدوی میں عیب ہیں جو عرض کئے جاتے ہیں اور ان کی دوا مطلوب ہے اول میرا حافظہ بہت ہی خراب ہے کوئی بات یاد نہیں رہتی مزاج میں تیزی اور غصہ زیادہ ہے اور مزاج میں جلد بازی ہے۔

تحقیق: حافظہ کی کمی ضعف دماغ سے ہے کسی طبیب سے مشورہ کرنا چاہئے۔ مزاج کی تیزی اور غصہ اور جلد بازی سے اگر کسی واجب شرعی میں اختلال نہ ہو تو فکر کی بات نہیں اور اگر اس میں بھی خلل ہوتا ہو تو علاج ضروری ہے اور اصل علاج اس کا صرف ضبط و ہمت و بتکلف عمل ہے اور اس علاج کا معین غصہ کے وقت مغضوب علیہ سے جدا ہو جانا اور اپنے گناہوں کو اور حق تعالیٰ سے خواہش معافی کو یاد کر لینا اور اعوذ باللہ بار بار پڑھنا اور انجام کے سوچنے میں لگ جاتا ہے اور یہ معلوم نہ ہوا کہ آپ کا شغل کیا رہتا ہے کیا چندے یہاں قیام کرنا ممکن ہے۔ والسلام (تربیت حصہ پنجم ص 141)

سوال۔ مجھ میں غصہ کی بہت زیادتی ہے جس کی وجہ سے میں خود بھی مجبور ہوں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ غصہ بالکل نہ کیا کروں مگر اس وقت کچھ خیال نہیں رہتا ہے۔

جواب۔ غصہ کے وقت تھوڑی سی ہمت کی ضرورت ہے کہ جس پر غصہ ہے اس کو اپنے روبرو سے علیحدہ کر دے یا خود علیحدہ ہو جائے اور پھر بھی غلطی ہو جائے تو اسکا یہی تدارک جو

آں عزیز کا معمول ہے کافی ہے اور اس کا شبہ نہ کیا جائے کہ شاید دل سے معاف نہ کیا جائے کیونکہ انسان اس سے زیادہ کا مکلف نہیں کہ اپنی طرف سے دل سے راضی کرنے کی کوشش کرے اس سے آگے اختیار نہیں تو اس کا مکلف بھی نہیں۔(تربیت حصہ پنجم ص 156)

امرد پرستی اور ترک فرائض کا علاج

سوال۔کوئی مہینہ رمضان کا ایسا یاد نہیں کہ دو چار روزے قصداً نہ توڑے ہوں اندرونی حالت تو یہ اور لباس علماء وصلحاء کا عقاید اچھے لوگوں کی غرض ظاہر تو ایسا باطن یہ کچھ درو دماغ وغیبت حسد حب جاہ حب مال اور اس پر عجب تکبر غرض جو کچھ بھی امراض قلبی ہیں سب میرے اندر ہیں اور سب سے اشد مرض یہ ہے کہ امردوں کی محبت میرے دل میں موجود ہے۔

جواب۔امراض چھپائے بڑی غلطی کی کوئی مرض لاعلاج نہیں۔مایوسی کی کوئی بات نہیں۔ ایسی نمازوں کا اندازہ کر کے ان کی قضا پڑھو۔ایسے روزوں کی بھی قضا کرو اور بعض کے نزدیک کفارہ میں تداخل ہو جاتا ہے۔ساٹھ روزے متواتر کفارہ کے رکھو اور خوب توبہ کرو۔امردوں سے ارتباط واختلاط اور نظر اور مس اور مکالمت سب ترک کرو۔اس میں جو کلفت ہو تحمل کرو۔اگر نظر فجاءۃ سے پریشانی ہو جائے صبر کرو اخلاق رذیلہ کا علاج مراقبہ موت سے کرو۔تبلیغ دین مطالعہ میں رکھو۔حقوق العباد کے ادا بقدر یاد وابراء میں سعی کرو۔اگر قدرت نہ عزم رکھو اور جتنی قدرت ہوتی جائے تدارک کرتے رہو اور ان اہل حقوق کیلئے دعا واستغفار کرتے رہو اور آئندہ تعلقات غیر ضروری کم کرو اور میرے مواعظ ہمیشہ دیکھو اور اوقات فرصت میں ملتے رہو۔اور دعا بھی کرتے رہو میں بھی دعا کرتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ یہ نسخہ کافیہ شافیہ ہے۔(تربیت حصہ چہارم ص 42)

خوشامد کا ممنوع ہونا

سوال۔بعض بزرگ ایسے ہیں کہ جن کو حقیقت میں اتنا بزرگ نہیں دیکھا جاتا جس کی وجہ سے بزرگوں کی طرح ان کی تعظیم کرنے اور ہاتھ پر بوسہ دینے کو جی نہ چاہے مگر پھر بھی ایسا کیا جائے تو کیا یہ منع ہے اور نفاق ہے۔

جواب۔اگر صرف خوشامد ہو تو ممنوع ہے اور اگر انکے معتقدین کی عداوت ومضرت سے بچنا ہو تو جائز ہے۔(تربیت حصہ چہارم ص 44)

ناغہ ہونے پر غصہ آنے کا علاج

سوال۔دوم گزارش یہ ہے کہ جو کچھ پڑھنے کا معمول ہے اگر گھر کے کام یا کہیں آنے جانے کے باعث ناغہ ہو جائے تو تمام دن یہ معلوم ہوتا ہے گویا کچھ گم ہو گیا اور ہر بات پر غصہ چلا آتا ہے اس کا کیا علاج ہے۔

جواب۔اس کا علاج یہ ہے کہ یہ نیت رکھا کرو کہ دوسرے وقت پورا کرلیں گے پھر قلق نہ رہے گا جو سبب ہے غصہ کا۔(تربیت حصہ چہارم ص55)

شہوت کا علاج

حال: اب چندایام سے حالت کچھ ٹھیک ہے اکثر جب کوئی مشتبہ چیز کھانے میں آتی ہے تو شہوات کی کثرت ہو جایا کرتی ہے۔

تحقیق: اس کا علاج بھی وہی ہمت ہے حتیٰ الامکان ایسی چیز کے کھانے سے بھی اور شہوت کے غلبہ کے وقت اس کے مقتضاء پر عمل کرنے سے بھی۔

حال: ان لڑکوں کی محبت میں بھی اگرچہ کمی تو ہے لیکن بالکل جاتی نہیں رہی ان کی شکل پر بھی نظر پڑ جاتی ہے تو دل میں ایک لذت شعلہ زن ہو جاتی ہے مگر فوراً منہ پھیر لیتا ہوں۔

تحقیق: منہ بھی پھیرنا چاہئے اور قلب یعنی توجہ بھی ہٹانا چاہئے جس کا سہل طریق یہ ہے کہ فوراً خیال کو دوسری طرف متوجہ کر دیا جائے۔(تربیت حصہ چہارم ص68)

حب مال کا علاج

حال: ان دنوں بندہ میں ایک مرض سخت و مہلک پیدا ہو گیا ہے وہ یہ کہ مال کی طمع اور اس کی تحصیل کی فکر بہت رہا کرتی ہے۔

تحقیق: علاج دو ہیں ایک یہ کہ اس کے قبائح کو وقتاً فوقتاً مستحضر کیا جائے۔دوسرا یہ کہ اس کے مقتضا کی مخالفت کی جائے یعنی جو اسباب معصیت ہوں یا جن میں انہماک ہو ان کو اختیار نہ کیا جائے۔(تربیت حصہ پنجم ص93)

حال: میں ایک متوسط حیثیت کا آدمی ہوں خرچ کے مطابق آمدنی ہے اس وجہ سے دل

کھول کر ہر جگہ صرف نہیں کرتا جیسا کہ اور لوگ ہوت نہ ہوت کا کچھ خیال نہیں کرتے اور خدا پر بھروسہ رکھ کر دل کھول کر صرف کرتے ہیں۔

تحقیق: یہ حب مال نہیں حب اعتدال ہے۔ (النور ص 473)

نام کیساتھ بلا ضرورت نسبت لکھنا مذموم ہے

تحقیق: حدیث کا تک تراہ کے وہ معنی ہیں جو متعارف ہیں یہاں کبھی موقع نہ ہوا ورنہ میں عرض کر دیتا اس کے سننے کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ یہ درجہ بفضلہ تعالیٰ بہت سہولت سے حاصل ہو سکتا ہے ایک امر متعلق تربیت کے معروض ہے وہ یہ کہ آج کل اکثر اپنے نام کے ساتھ نسبتوں کا بڑھانا اہل تفاخر کا شعار ہو گیا ہے۔ پس جب تک کہ اس میں کوئی خاص ضرورت یا معتد بہ مصلحت نہ ہو اہل تفاخر کے ساتھ تشبہ بھی واجب التحرز ہے اس لئے مناسب ہے کہ اپنے نام کے ساتھ ماتریدی کا لفظ نہ بڑھایا جایا کرے خصوصا جب عام طور سے اس کی حقیقت اکثروں کو مفہوم بھی نہیں ہوتی تو اس صورت میں اس میں کوئی مصلحت بھی نہیں بخلاف نسبت حنفی وغیرہ کے اس کی مصلحت ظاہر ہے اور وہ امتیاز ہے فرق اہل بدعت جس کو سب سمجھتے بھی ہیں والسلام۔ (تربیت حصہ پنجم ص 102)

غصہ ضبط کرنے میں فضیلت

حال: طبیعت کی یہ حالت ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی سخت بات کہتا ہے تو اس کا بدلہ لینے کو طبیعت بہت چاہتی ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ پہلے تو ایسا کر گزرتا تھا مگر اب ضبط کر لیتا ہوں مگر طبیعت متردد رہتی ہے حضور سے دعا کا خواستگار رہتا ہوں۔

تحقیق: ماشاء اللہ بہت اچھی حالت ہے اور ضبط کے ساتھ جو تردد کی شکایت لکھی ہے سو ضبط کی فضیلت اس تردد کی بدولت ہی تو ہے اگر غلجان نہ رہے تو پھر ضبط ضبط ہی نہ ہو غرض یہ کوئی بری حالت نہیں۔ (تربیت حصہ پنجم ص 106)

معصیت کو مضر نہ سمجھنا شیطانی کید ہے

حال: دوسری بات قابل عرض یہ ہے کہ احقر کو صدور معاصی سے محبت و تعلق مع اللہ کم نہیں ہوتا۔
تحقیق: یہ حالت بد ہے نیک نما۔ کلمۃ حق ارید بہا الباطل ہے۔ شیطان کا دھوکہ ہے یہ ظاہر ہے کہ محبت عبد مع الحق ظل ہے محبت حق مع العبد کی اور معصیت سے ثانی میں کمی ہوتی ہے المنافاۃ بین الرضا والسخط پس اول میں بھی کمی لازم ہے اور جو چیز کم نہیں معلوم ہوتی ہے وہ حقیقت تعلق کی نہیں وہم اور خیال تعلق کا ہے پس حالت سبب جرات ضرور ہے غرض معصیت کو علت سخت ضرور سمجھے لیکن طاعت کو موثر فی الرضا نہ سمجھے کیونکہ ہماری طاعت میں ایسا اثر نہیں ہے لیکن معصیت میں ضرور یہ اثر ہے فلا تزل قدمک۔ (تربیت حصہ پنجم ص 123)

فضول اشغالات دنیویہ کا علاج

حال: دوسری حالت ظاہری یہ ہے کہ پہلے معاملات دنیا داری کی جانب توجہ کم تھی اور دنیاوی کاموں سے جی اکتاتا تھا اور اب اشتغالات دنیا میں جی لگتا ہے اور اس کے انتظام وانصرام میں وقت زیادہ صرف ہوتا ہے لیکن دل گھبراتا ہے جی نہیں لگتا ہے۔
تحقیق: وہ اشتغالات دنیویہ اگر ضروری ہیں تو یہ مضر نہیں خاص کر دل گھبرانے کے ساتھ اور اگر فضول ہیں تو مضر ہیں علاج اس کا ان فضولیات کا ترک ہے اگرچہ تکلف کے ساتھ ہو۔
حال: تیسری بات یہ ہے کہ حظوظ نفسانی کے اشیاء وسامان جمع کرنے کو جی چاہتا ہے۔
تحقیق: اس کی مثال لکھنا چاہئے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 123)

وساوس معصیت کا علاج ومحاسبہ نفس

حال: میرے دل پر وسوسہ جات زیادہ رہتے ہیں اور بعض وقت جب کسی برے کام کی طرف رغبت دلاتے ہیں تو اللہ اپنے فضل سے بچا بھی دیتا ہے اور بعض میں مغلوب بھی ہو جاتا ہوں۔
تحقیق: اگر ممکن ہو معمولات ذیل مقرر کر لیجئے انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہوگا۔ اور پھر حالات سے اطلاع دیجئے انشاء اللہ سلسلہ تلقین کا جاری رکھوں معمولات یہ ہیں۔
نمبر 1۔ تہجد چار رکعت سے بارہ رکعت تک جس قدر سہل ہو خواہ آخر شب میں یا عشاء کے بعد۔
نمبر 2۔ بعد تہجد کے یا اور کسی وقت فرصت ہو ذکر لا الہ الا اللہ چھ سو سے بارہ سو تک اتنی

آواز سے کہ اپنی آواز کان میں پڑتی رہے اور دوسروں کو پریشانی نہ ہو کبھی کبھی درمیان میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا لیا جائے۔

نمبر 3۔ سوتے وقت محاسبہ نفس یعنی تنہا بیٹھ کر دن بھر کے گناہوں کو یاد کر کے یہ سوچنا کہ گویا میدان قیامت قائم ہے اور میں حق تعالیٰ کے روبرو حاضر ہوں اور ایک ایک گناہ پر باز پرس ہو رہی ہے اور میں لاجواب ہو جاتا ہوں اور میرے لئے سزا کا حکم ہو چکا ہے اور میں اس وقت معافی کی درخواست کر رہا ہوں بس ایسے وقت میں جس کیفیت سے معافی کی درخواست کی جاسکتی ہے اسی طرح اس وقت استغفار میں مشغول ہو جانا چاہئے اور عہد کرنا چاہئے کہ میں پھر نافرمانی نہ کروں گا اور اسی خیال میں سو رہنا چاہئے صبح اٹھتے ہی یاد کیا جائے کہ میں شب کو کیا عہد کر چکا ہوں اور جب کسی معصیت کا تقاضا ہو اس عہد کو یاد کر لیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے حاضر ناظر ہونے کا خیال کر لیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روز بروز حالت درست ہوتی جائے گی اور پھر اطلاع دی جائے۔ (تربیت حصہ پنجم 131)

فضول کلام اور فضول خیال سے پرہیز

حال: فضول بات اور فضول خیال اور فضول کام سے طبیعت بھاگتی ہے اور اگر کوئی فضول بات زبان سے نکل جاتی ہے تو تیر سا کلیجہ میں لگ جاتا ہے۔

تحقیق: دونوں حالتیں عین سنت ہیں۔ (تربیت حصہ پنجم ص 187)

کلام میں خشونت کا علاج

حال: اخلاقی حالت یہ ہے کہ اکثر لوگ اخلاق کے شاکی ہی نظر آتے ہیں بات چیت کرتے ہوئے چونکہ طبیعت اکثر منقبض ہوتی ہے تو کھل کر بشاشت سے مخاطب کی بات کا جواب نہیں دیا جاتا کیا کروں کیا نہ کروں اپنی بداخلاقی پر بڑا افسوس ہوتا ہے۔

تحقیق: اس میں ہمت کی ضرورت ہے اگر کسی سے خشونت ہو جائے دوسرے وقت اس سے معافی مانگی جائے چند بار ایسا کرنے سے اعتدال پیدا ہو جائے گا۔ (تربیت حصہ پنجم ص 217)

خوف ریاء واجب التحرز نہیں

حال: بعض وقت سخت خلجان ہوتا ہے کہ لوگوں کے سامنے ذکر کیسے کیا جائے یا چلتے پھرتے کبھی اسم ذات خفیف جہر سے ادا کیا جاتا ہے تو اس میں اگرچہ کسی کو سنانا مقصود نہیں ہوتا مگر پھر بھی خوف معلوم ہوتا ہے کہ کہیں ریاء میں داخل نہ ہو۔

تحقیق: خوف ریاء واجب التحرز نہیں۔ (تربیت حصہ پنجم ص 234)

تکبر کی حقیقت

حال: ایک بیماری تو مجھ میں یہ ہے اور جو قابل علاج ہے کہ مجھ میں کسی قدر تکبر کا مادہ ہے اس کو دفع کرنے کی تدبیر بتلایئے وہ یہ کہ پہلے تو میرے ظاہر میں تکبر معلوم ہوتا تھا اور اب ظاہر کے تکبر کو تو میں اپنے خیال میں دباتی ہوں مگر باطن میں ہوتا ہے اس طرح سے کہ اگر کوئی جاہل یا ذلیل آدمی ہوتا ہے اور اس کا میرے متعلق کچھ کام پڑتا ہے تو اس کو خدا کا بندہ سمجھ کر ظاہر میں تو موقعہ پڑنے پر اس کی خاطر تواضع کرتی ہوں مگر باطن میں یہی ہوتا ہے کہ یہ آدمی بہت برا ہے اور اپنے تئیں دل اچھا کہتا ہے گو زبان سے تو یہ توبہ کرتی ہوں مگر دل تو اپنے کو اچھا جانتا ہے یہ تکبر ہی ہوگا۔

تحقیق: اتنا سمجھنا تو غیر اختیاری ہے کہ اس پر مواخذہ نہیں ہے آگے اگر قصداً بھی اس اپنے خیال کو اچھا سمجھ کر جمایا جائے تو تکبر ہے اور اگر برا سمجھا جائے اور اس کو دور کرنا چاہا گو وہ دور نہ ہو اور یہ بھی سمجھ لیا کہ ممکن ہے کہ اس میں کوئی خوبی ہو جس کے سبب یہ عنداللہ ہم سے اچھا ہو تو پھر تکبر نہ ہوگا۔

حال: دوسرے یہ کہ بدین آدمی اور جاہل اور ذلیل قوم نفس پرور زیادہ دنیا کا شوق والا فضول باتیں بنانے والا گانے والی عورتیں نوحہ کرنے والی اور مکار آدمی غرضیکہ ایسے لوگوں سے میرے دل میں نفرت ہوتی ہے دل میں ذلیل معلوم ہوتے ہیں نا معلوم یہ تکبر ہے یا کہ کیا مگر توبہ کرتی رہتی ہوں۔ تحقیق۔ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو اوپر گزری۔

حال: پہلے تو مجھے دو چار عورتیں مغرور بتلاتی تھیں اب دریافت کیا تو مغرور نہیں بتلاتیں مگر مجھے میرے باطن میں اب بھی تکبر معلوم ہوتا ہے اس کے دفعیہ کی تدبیر بتلایئے۔

تحقیق: اوپر بتلا دیا ہے۔

حال: دیندار ہے۔ تمیزدار نیک مزاج' آدمیوں کی دل میں نہایت قدر ہوتی ہے۔ اب میرے دل میں بچوں سے بہت محبت معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق: ایسوں سے محبت عین حق تعالیٰ سے محبت ہے۔

حال: اور بچوں سے باتیں کرنے اور انہیں کا کام کرنے کو دل چاہتا ہے۔

تحقیق: بچوں سے ایسا برتاؤ دلیل ہے عدم تکبر کی۔

حال: اور اب دل سے ہر ایک کی حالت اور عادت کو آزماتا ہے کہ یہ آدمی کیسا ہے آیا دیندار ہے یا نہیں۔ تحقیق۔ آزمانے کا قصد فکر سے اگر بدون قصد معلوم ہو جائے وہ اور بات ہے۔

حال: جب میں وطن سے آئی تھی تو میرے دل میں یہی خیال آتا تھا کہ سب کی حالت ردی ہے گویا مطلب یہ کہ میری اچھی ہے بار بار اسی سے توبہ کرتی تھی مگر پھر بھی بار بار دل میں یہی خیال آتا تھا۔ آٹھ دس روز تک یہی حال رہا وطن جانے سے بہت نقصان ہوا خیر اب بفضلہ وہ خیال دل سے نکل گیا اور اللہ تعالیٰ کا دھیان دل میں بس گیا اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔

تحقیق: اللہ تعالیٰ اپنی یاد دل میں اور بسا دے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 252)

غصہ کی حالت میں کسی عاصی کو حقیر سمجھنے کا علاج

حال: چند روز سے شریعت کے خلاف کام کرنے والوں سے ایک نفرت سی معلوم ہوتی تھی جب سے حضور کی خدمت سے یہاں آیا ہوں اس وقت سے تو ایسی حالت ہو گئی ہے کہ ان کی صورت دیکھنے کو بھی جی نہیں چاہتا بات کرنا تو درکنار۔

تحقیق: دعا کرتا ہوں مگر یہ حالت بری نہیں ہاں کبھی ضعف تحمل سے تجاوز عن الاعتدال کا اندیشہ ضرور ہے حتی الامکان اعتدال سے تجاوز نہ ہونے پائے اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری تھا کہ کسی عاصی کو حقیر نہ سمجھا جائے گو اس پر غصہ آئے اس غصہ کے وقت ہی یہ بھی سوچا جائے کہ ہم میں اس سے بھی زیادہ عیوب ہیں۔ (تربیت حصہ پنجم ص 259)

حسن پرستی کا علاج

حال: کوئی حسین طالب علم یا کوئی عزیز ہوتا ہے تو ان کے ساتھ بہ نسبت اوروں کے

معاملہ میں یا گفتگو میں اچھا خیال ہوتا ہے اور برتاؤ محبت کا ہوتا ہے گو عزیزوں سے محبت کا برتاؤ مذموم نہیں۔ بلکہ مطلوب لیکن مجھ کو پرانے مرض کے عود ہو جانے کا اندیشہ غالب ہوتا ہو۔

تحقیق: اس مرض کا جتنا بقیہ موجود ہے اوس سے بھی غافل نہ ہونا چاہئے علاج اس کا یہ ہے کہ جس شخص کی گفتگو اور برتاؤ میں نفس کو لذت ہوتی ہو اس سے فوراً جدا ہو جانا چاہئے۔ اس میں ہرگز ہرگز تساہل نہ کریں میں بھی دعا کرتا ہوں۔ (تربیت حصہ پنجم ص 260)

کسی کی عیب جوئی کا علاج

حال: حضور مجھ میں تو ایک سخت عیب بھی ہو اور سختی کے ساتھ راسخ ہو گیا ہے کہ دوسروں کا عیب تو بہت بڑا معلوم ہوتا ہے حتیٰ کہ اس میں غیبت تک کی نوبت آجاتی ہے اور اپنا عیب نہیں معلوم ہوتا۔

تحقیق: دعا بھی کرتا ہوں باقی تدبیر یہ ہے کہ آپ ہر کلام سے پہلے یہ سوچ لیا کیجئے کہ اگر یہ کلام نہ کروں تو کوئی ضروری نفع فوت تو نہ ہوگا جس میں ضروری نفع کا فوت نہ ہو نا معلوم ہو اس سے زبان کو بند رکھئے۔ یہ تو زبان کا انتظام ہے باقی اس کی جڑ کا انتظام یہ ہے کہ جب کسی کے عیب پر نظر پڑے تو یوں سوچا کیجئے کہ گو اس شخص میں یہ عیب ہے مگر ممکن ہے کہ اس میں کچھ خوبیاں ایسی ہوں جن کے اعتبار سے اسکی مجموعی حالت میری مجموعی حالت سے عنداللہ احسن ہو پھر مجھ کو عیب جوئی یا عیب گوئی کا کیا حق حاصل ہے جس طرح اندھے کو یہ حق نہیں کہ کانے کو چڑاوے بار بار اس مضمون کو استحضار سے انشاءاللہ اس عیب کا استحصال ہو جائے گا اور اگر احیاناً و اتفاقاً پھر بھی اس کا صدور ہو جائے تو بطور جرمانے کے بیس رکعت نفل پڑھا کیجئے انشاءاللہ نفس سیدھا ہو جائیگا۔ (تربیت حصہ پنجم ص 262)

تذلل مذموم کے غلبہ کا علاج

حال: بعض وقت اخلاق ذمیمہ کی وساوس کا قلب پر سخت ہجوم ہوتا ہے۔ اس وقت طبیعت سخت پریشان ہوتی ہے اور دل یہ چاہتا ہے کہ کاش میں کسی بھنگی چمار کے گھر پیدا ہوتا تاکہ اپنے آپ کو بھولا ہوا تو ہوتا۔

تحقیق: یہ غلبہ ہے تذلل کا مگر ایسا غلبہ پسندیدہ نہیں جس میں غفلت عن النعمۃ ہو مسلمان

کے گھر پیدا ہونے سے نعمت اسلام نصیب ہوئی شاید وہاں نہ ہوتی ایسے وقت موجودہ حالت کے نعمت ہونے کو متحضر کرلینا ضروری ہے پھراس پرشکر۔(تربیت حصہ پنجم 265)

ہرعیب سے تنفر عقلاً مکلّف بہ ہے

حال: بفضلہ تعالیٰ ہر کام کرتے وقت سوچ کے کرتا ہوں کہ شاید یہ خلاف شریعت نہ ہو اور اپنے عیوب سے عقلاً متنفر ہوتا ہوں طبعاً بھی ہو جاتے ہیں۔

تحقیق: اس سے زیادہ کا انسان مکلف بھی نہیں۔(تربیت حصہ ششم ربع اول ص 5)

معاصی کی طرف رغبت اور عبادت میں سستی اور بزرگوں سے بدظنی کا علاج

حال: حسب الارشاد عرض کرتا ہوں مجمل طور سے یہ ہے کہ معاصی کی طرف رغبت اور عبادت میں سستی اور مزانہ آنا۔ دیگر دل میں یہ خیال کہ کوئی بزرگ نہیں ہے سب ظاہر پرست ہیں گو اپنے کو بھی اچھا نہیں سمجھتا مگر دوسرے کی طرف بھی نیکوئی کا خیال نہیں جاتا۔

تحقیق: مولانا المکرم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ جواباً عرض ہے کہ ایک تو رغبت یا سستی طبعی ہے وہ تو مضر نہیں اور ایک عقلی ہے۔یہ بفضلہ تعالیٰ متحقق نہیں اسی عقلی سے استحکام ودوام کی ساتھ کام لینے سے عادۃ اللہ جاری ہے کہ مرتبہ طبعی بھی پیدا ہو جاتا ہے مگر اس کی کوئی میعاد نہیں اسباب خارجیہ واستعداد کے اختلاف سے اس کی مدت متفاوت ہوتی ہے سو ہمت کرکے اپنے وسع تک کوشش کرتے رہیں۔انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی۔باقی یہ خیال کہ کوئی بزرگ نہیں یہ البتہ خطرناک بات ہے مراقبہ موت اسکی تدبیر نہیں اس کی متعین تدبیر بزرگوں کی خدمت میں خالی الذہن ہوکر رہنا ہے ایک مدت معتد بہا تک اور اس کے تعذر کے وقت ان سے خط وکتابت رکھنا۔مگر یہ آخر تدبیر نہایت ضعیف ہے آدمی اپنی دنیوی ضرورتوں کیلئے وقت نکال لیتا ہے یہ تو اصل ضرورت ہے اس کیلئے وقت ضرور نکالنا چاہئے۔ بدون حسن ظن کے انقیاد کا درجہ نہیں ہوتا اور بدون انقیاد کے اس طریق میں ایک قدم آگے نہیں بڑھتا واللہ الموفق۔(تربیت حصہ ششم ربع اول ص 7)

تفاخر وتکبر ریاء کا علاج

حال: جملہ عیوب میں اپنے اندر پاتا ہوں۔ تفاخر، تکبر، ریاء اور اپنی بات وتقریر کی تاویل خواہ حق ہو یا ناحق براہ کرم اس کا جو علاج ہو تحریر فرمائیں۔

تحقیق: اپنے نفس پر سزا مقرر کیجئے۔ قصداً ایسے کام کیجئے جو تفاخر کے خلاف ہوں اعمال خیر بجز فرائض وسنن کے پوشیدہ کر کے کیجئے۔ سوچ کر بولئے اور جب کسی قسم کی کوتاہی ہو جائے بیس رکعت نفلیں جرمانہ میں پڑھئے۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص10)

غصہ غیر مذموم

سوال۔ ایک حال بندہ کا یہ ہے کہ ہفتہ موجودہ میں رات کے وقت ایک مریض کو دیکھنے گیا وہ اجنبی شخص تھا اور ظاہراً بہت غریب بھی نہیں معلوم ہوتا تھا مگر اس نے کچھ دیا نہیں مرض اس کو ہیضہ تھا اور ہیضہ کی حالت یہاں یہ ہے کہ ابتداء بہت ہی معمولی سی ہوتی ہے۔ مگر ذرا دیر میں حالت بگڑ جاتی ہے۔ اس کی حالت یہ تھی کہ اس وقت شروع تھا اور وہ اس کو اپنے نزدیک بہت معمولی بات سمجھے ہوئے تھا میں سمجھ گیا تھا کہ حالت اس کی عنقریب ہی خراب ہونے والی ہے۔ نسخہ لکھ کر چلا آیا لیکن اس کا کچھ نہ دینا نہایت ناگوار معلوم ہوا تھوڑی دیر کے بعد اس کا آدمی خبر دینے آیا تو اس وقت احقر کو غصہ بہت تھا کہنے کو تو یہ تھا کہ اب دیکھنا کیا ہوتا ہے جس کو معمولی بات سمجھ رکھی ہے وہ معمولی نہیں ہے مرض ہیضہ ہے اور بھی جانے کیا کہتا مگر کسی بات کی نوبت نہیں آئی اتنا کہا کہ بہتر ہے کہ علاج کسی اور حکیم کا کر لیں میں علاج نہیں کرتا آدمی کے چلے جانے کے بعد نہایت درجہ پشیمانی ہوئی کہ مریض اس کے معنی یہ سمجھے ہوں گے کہ مرض لاعلاج ہو چکا ہے۔

جواب۔ ایسے شخص پر غصہ آنا اور اس سے اعراض کرنا ہرگز مذموم نہ تھا بلکہ اگر غصہ نہ آتا تو مذموم تھا کیونکہ اس کا یہ فعل بدتہذیبی اور بے قدری تھا جو کہ مذموم ہے اور مذموم پر غصہ نہ آنا ظاہر ہے کہ مذموم ہے اور غصہ آنا غیر مذموم ہے البتہ باوجود غصہ کے اگر اس غصہ پر عمل نہ ہوتا تو یہ زیادہ کمال کی بات ہوتی مگر صرف اس حالت میں کہ اس پر عمل نہ کرنے میں دل میں غبار بڑھ جانے کا

اندیشہ واحتمال غالب نہ ہو ورنہ امضارغصہ ہی افضل ہے اور غالب یہ ہے کہ یہاں اسی افضل کا وقوع ہو اور اگر افضل نہ سہی تو جائز کے وقوع میں تو شک ہی نہیں البتہ اگر ایسے وقت میں اس کی رعایت کی جائے کہ کوئی عنوان ایسا نہ ہو تو جو مریض کو پہنچنے سے اس کیلئے موجب پاس ہو تو بہتر ہے لیکن اگر فرط غیظ میں ایسا عنوان سمجھ میں نہ آوے اور جتنے عنوان ذہن میں اسوقت موجود ہوں ان میں اسلم واسہل کو برتا جائے تو بھی غیر ملام ہے۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص16)

ریاء کی حقیقت اور اس کے ازالہ کا طریق

سوال۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس صورت میں کہ میں حضور کی محبت کی وجہ سے جیسی حضور کی ٹوپی ہے اور لباس وغیرہ ہے اگر میں ایسا پہنوں تو ریا تو نہیں ہو جائے گی۔

جواب۔ ریا بدون قصد ریا نہیں ہوتی جب آپ کی نیت اچھی ہے یہ ریا نہیں۔

(تربیت حصہ ششم ربع اول ص26)

غرور و تکبر کا علاج

حال: اور اس خادم کے اندر غرور اور تکبر بہت ہے دوسرے لوگوں کو عقل اور ہوشیاری میں اور کبھی علم میں اور کبھی باپ دادا کی مالداری پر اپنے سے کمتر سمجھتا ہوں گو یہ مرض یہاں پر کم معلوم ہوتا ہے اپنی بستی میں بہت پایا جاتا ہے حضور اس کا علاج بتلا دیں۔

تحقیق: ایک وقت بیٹھ کر اپنے عیبوں کو سوچا کرو اور زبان سے بھی کہا کرو کہ میں بڑا بیوقوف ہوں میں بڑا نالائق ہوں آدھا گھنٹہ روزانہ اس میں صرف کرو اور پھر اطلاع دو دفعہ اس پرچہ کے۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص66)

شح نفس کا علاج

حال: واسطے اللہ خرچ کرنے کیلئے دل چاہتا ہے مگر نفس حارج ہوتا ہے۔

تحقیق: اس کی مخالفت چند بار کیجئے پھر آسان ہو جائے گا۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص110)

غیبت۔ لغو کلام۔ کبر۔ حرص کا علاج

حال: کھانے کی حرص ہے یعنی جب کبھی دعوت ہو جاتی یا کبھی کھانا معمول سے زیادہ مل

جاتا ہے تب پیٹ بھرنے پر اکتفا نہیں کرتا ہے بلکہ نیت بھر کر چھوڑتا ہے اس وقت یاد بھی نہیں رہتا کہ یہ حرص ہو بعد کھانیکے معلوم ہوتا وہ کہ اس کی تو نیت بھی بھر لی پیٹ بھرنے پر اکتفا نہیں کیا۔

تحقیق: ماشاء اللہ تعالیٰ سب حالات اور امراض کے معالجات سب ٹھیک ہیں حرص کا علاج عملی کہ وہی زیادہ مفید ہوتا ہے یہ ہے کہ پیٹ بھرنے کے بعد ہمت کے کھانا چھوڑ دیا جائے کیونکہ یہ امر اختیاری ہے چندروز کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ یہ سہل ہو جائے گا۔ (تربیت حصہ ششم طبع اول ص 112)

حرص طعام وعجب کا علاج

حال: دو امر اصلاح طلب ہیں۔

1۔ ہوس طعام کی شکایت ہے۔ 2۔ بعض اوقات گناہ سے بچنے پر یہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ تو دوسروں سے اچھا ہے اور جو گناہ میں مبتلا ہوتا ہے اس کو دیکھ کر دل میں حقیر جانتا ہوں بعض اوقات کسی اچھے کام کو کرتا ہوں اس وقت بھی یہی حالت ہوتی ہے لیکن یہ بات دن میں چار پانچ مرتبہ ہوتی ہے۔ خصوصاً نماز میں یہ وسوسہ اکثر ہوتا ہے جو نمازی پاس کھڑے ہوتے ہیں اور جلد جلد رکوع وسجود کر کے نماز کو ختم کر دیتے ہیں۔

تحقیق: حالات سے دل خوش ہوا اور دو امر کی اصلاح چاہی اس کا جواب یہ ہے۔

1۔ درجہ مباح تک کمی کرنے کی ضرورت نہیں جب دل بھر جائے گا خود بخود ضعیف ہو جائے گی۔ 2۔ یہ محض وسوسہ ہے ایسا نہ کیا جائے کہ اس وسوسہ سے بچنے کیلئے کہیں طاعت چھوڑ دو یا معصیت کا ارتکاب کرنے لگو۔ جب ایسا وسوسہ آوے بس اتنی بات کا خیال کر لینا کافی ہے کہ ممکن ہے کہ اس شخص میں کوئی خوبی ایسی ہو جس کے سبب یہ عنداللہ ہم سے اچھا ہو۔ (تربیت حصہ ۶ ص ۱۸)

حقیقت عشق مجازی جو قنطرہ حقیقت ہے

حال: کیونکہ حضرت جب عشق ہو جاتا ہے تو تمام عیبوں کی اصلاح ہو جاتی ہے جب سے اس عورت سے محبت کا مزہ معلوم ہوا ہے جس سے میں نکاح کرنے والا تھا اور نکاح نہیں کیا تب سے یہ تمنا ہے کہ خدا پاک کا عشق خدا کرے مجھ کو جلد نصیب ہو جائے اور انشاء اللہ آقائے کریم سے امید قوی ہے کہ عطا ہو گا کیونکہ اب اس عورت کی ذات سے تو محبت باقی

نہیں رہی۔ جب سے تعلق قصداً قطع کردیا اور مصلحت کی وجہ سے نکاح کرنے کا ارادہ ملتوی کردیا۔ لیکن محبت اور عشق کا مزہ اور لذت معلوم ہوگئی ہے۔

تحقیق: یہی حقیقت ہے مجاز کے قنطرہ حقیقت ہونے کی مبارک ہو۔ (تربیت حصہ ششم رابع اول ص36)

عشق اجنبیہ کا علاج

سوال۔ چھ ماہ کا عرصہ ہوا کہ ایک عورت جس کا چال چلن اچھا نہیں ہے خواہ مخواہ میری طرف رجوع ہوگئی اول تو اپنے ناز وانداز سے میرے دل کو لبھایا اور جب اپنے اوپر اس نے مجھ کو فریفتہ کرلیا تو خود بخود کشش کر بیٹھی بس اس کا کھینچنا میرے لئے قیامت کا آجانا ہوگیا عشقبازی کا مزہ درد فراق کی لذت ہجر کی کیفیت وصل کی طلب کا پورا پورا ذائقہ آگیا۔ قصہ حضرت شیخ صنانؒ کا جو منطق الطیر میں پڑھا تھا وہ ہو بہو مجھ پر صادق آگیا جو کچھ نہ کرنا تھا کیا مصرع کیا کیا نہ کیا عشق میں کیا کیا نہ کریں گے۔ درود وظائف تو درکنار نماز تک چھوٹ گئی اس کے ہی نام کا وظیفہ اور باتیں ورد زبان ہونے لگیں اور اسی کے روئے کتابی کا مطالعہ کرنے لگا۔

عشق کے مکتب میں آیا ہوں وبستان چھوڑ کر اب پڑھتا ہوں حسن وعشق قرآن چھوڑ کر

غرضیکہ اس جنون کا اس وقت پورا شباب ہے اس کے وصل کی تدبیر میں ہوں مگر کبھی کبھی خیال آجاتا ہے افسوس کیا حال ہوگیا مصرع بتوں کو پوجتا ہوں اور پھر سیدھا مسلمان ہوں۔ اسی خیال میں تھا کہ آج حضور کو خط تحریر کیا اگرچہ بہت روز سے چاہتا تھا کہ آپ کو تحریر کروں مگر وقت نہیں آیا تھا اب اس کا وقت آگیا اور خدا تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ اب اصلاح ہوجائیگی اس لئے بعجز و انکسار کے ساتھ عرض ہے کہ اس احقر کو ورطہ ہلاکت سے نکالئے اور للہ میرے واسطے دعا فرمایئے۔

جواب۔ مشفقم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اول یہ سمجھ لینا چاہئے کہ بدون ہمت کے آسان سے آسان کام بھی نہیں ہوتا دیکھئے امراض ظاہری میں علاج کیلئے دوائے تلخ وناگوار پینا پڑتی ہے چونکہ صحت مطلوب ہوتی ہے اس لئے ہمت کرکے پی جاتے ہیں اور امراض باطنی میں تو زیادہ اس کی ضرورت ہوگی جب یہ امر معلوم ہوا تو اب اس کا علاج سنئے اور ہمت کرکے بنام خدا اس کا استعمال کیجئے۔ انشاء اللہ شفائے کامل حاصل ہوگی علاج اس کا مرکب

ہے چند اجزاء سے اول اس مردار سے قطعاً تعلق ترک کر دیجئے یعنی اس سے بولنا چالنا اس کو دیکھنا بھالنا آنا جانا حتیٰ کہ دوسرا شخص بھی اگر اس کا تذکرہ کرے قطعاً روک دیا جائے بلکہ قصداً بتکلف کسی بہانہ سے اس کو خوب برا بھلا کہہ کر اس کے خلاف وخصومت کر لی جائے اس طور پر کہ اس کو ایسی نفرت ہو جائے کہ اصلاً اس کو ادھر میلان وتوقع رام ہونیکی باقی نہ رہے اور اس سے ظاہراً اس قدر دوری اختیار کی جائے کہ کبھی غلطی سے بھی اس پر نظر نہ پڑے غرض اس سے انقطاع کلی ہو جائے۔ دوم ایک وقت خلوت کا مقرر کر کے غسل تازہ کر کے صاف کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر تنہائی میں روبقبلہ ہو کر اول دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے روبرو خوب استغفار اور توبہ کی جائے اور اس بلا سے نجات بخشنے کی دعا و التجا کی جائے پھر پانچ سو سے لیکر ایک ہزار مرتبہ تک لا الہ الا اللہ کا ذکر اس طرح کیا جائے کہ لا الٰہ کے ساتھ تصور کیا جائے کہ میں نے سب غیر اللہ کو قلب سے نکال دیا اور الا اللہ کے ساتھ خیال کیا جائے کہ میں نے محبت الٰہی کو قلب میں جما لیا یہ ذکر ضرب کے ساتھ ہو۔

سوم۔ جس بزرگ سے زائد عقیدت ہو اس کو اپنے قلب میں تصور کیا جائے کہ بیٹھے ہیں اور سب خرافات کو قلب سے نکال نکال کر پھینک رہے ہیں۔ چہارم کوئی حدیث کی کتاب کا ترجمہ ہو یا ویسے ہی کوئی کتاب ہو جس میں دوزخ اور غضب الٰہی کا جو نافرمانوں پر ہوگا ذکر ہو مطالعہ کثرت سے کیا جائے۔ پنجم ایک وقت معین کر کے خلوت میں یہ تصور باندھا جائے کہ میں حق تعالیٰ کے روبرو میدان قیامت میں حساب کیلئے کھڑا ہوں اور حق تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اے بے حیا تجھ کو شرم نہیں آتی کہ ہم کو چھوڑ کر ایک مردار کی طرف مائل ہوا کیا ہمارا تجھ پر یہی حق تھا کہ ہم نے تجھ کو اسی لئے پیدا کیا تھا اے بے حیا ہماری ہی دی ہوئی چیزوں کو آنکھ کو دل کو ہماری نافرمانی میں تو نے استعمال کیا کچھ شرم بھی نہ آئی بڑی دیر تک اس مراقبہ میں غرق ومشغول رہنا چاہیے اور یہ میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ گو نفس کو تکلیف پہنچے مگر اس نسخہ کو ہمت کر کے نباہ کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ شافی مطلق ہے۔ والسلام فقط۔ (التکشف ص 17)

سوال۔ حضرت مخدومی و معظمی جناب مولانا مولوی اشرف علی صاحب۔ تسلیم باعث تحریر آنکہ میں ایک بلا میں مبتلا ہوں ایک دوست کی خفگی وناراضگی نے مجھے تباہ کر دیا۔ للہ

میری دستگیری فرمایئے توجہ خاص کے ساتھ دعا فرمایئے کہ وہ مجھ سے راضی ہو جائے اس بارہ میں اگر کوئی وظیفہ وعمل مجرب مرحمت ہو تو عین بندہ نوازی سے میرا تعلق اس کیساتھ اضطراری ہے اختیاری نہیں فسق وفجور کا وہاں خیال نہیں محض میری اوقات گزاری کیلئے واسطہ وذریعہ ہے اگر یہی حال رہا تو خدا معلوم میرا کیا حال ہوگا اور میرے حال پر نظر فرمایئے اور جلد جواب سے سرفراز فرمایئے۔ زیادہ والسلام۔

جواب۔ عنایت فرمائے بندہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ چونکہ آپ سے تعلق پیر بھائی ہونے کا ہے۔ اس لئے گستاخانہ مگر خیر خواہانہ عرض ہے۔

عشقہائے کز پئے رنگے بود | عشق نبود عاقبت ننگے بود
عشق بامردہ نباشد پائیدار | عشق راباحی وباقیوم دار
غرق عشق شوکہ غرق است اندریں | عشقہائے اولین وآخریں
عشق آن بگزین کہ جملہ انبیاء | یا فتند از عشق اوکار وکیا

طلب حق اور غیر پر نظر اللہ سے ڈریئے اور شرمایئے مانا کہ تعلق اضطراری ہے لیکن نظر اور تخیل اور اکتساب تدابیر قرب یہ تو سب اختیاری اور شرعاً معصیت ہے معصیت کے ساتھ قرب حق ورضائے حق کہاں اور اوقات گزاری سے مراد اگر لذت نظر وقرب ہے تو معصیت شریعت ہے اور اگر کفالت رزق ومصارف ہے تو خلق پر نظر معصیت طریقت وخلاف توکل ہے اور یہ جو فرمایا کہ کیا حال ہوگا سو حال کیا ہوتا غایت سے غایت موت من عشق فعف وکتم فمات فھو شہید آپ نے سنا ہوگا اور اگر حال فقر ہے تو۔

خدا گر بحکمت بہ بندد درے | کشاید بفضل وکرم دیگرے

غرض توبہ کیجئے مجھ کو یہی تعویذ اور عمل آتا ہے گستاخی معاف فرمایئے والسلام۔ (التکشف ص23)

سوال۔ عرصہ ایک ماہ کا ہوا کہ فدوی کی بہو کا انتقال ہو گیا جس کی عمر 16 یا 17 برس کی تھی اور نہایت نیک بخت اور میری فرمانبردار تھی اس کے انتقال کا مجھ کو بہت صدمہ ہوا حالانکہ میرا خیال تھا کہ دنیوی محبت کسی قدر مجھے نہیں رہی لیکن یہ غلط نکلا ہزار ہزار کوشش کرتا تھا کہ نہ رووں لیکن قلب پر ایسا اثر ہوتا تھا کہ آنسو رو کے سے نہیں رکتے تھے۔ اور ایک ہفتہ

تک سخت تکلیف رہی لیکن پھر حضور والا کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضور نے تسکین فرمائی اس روز سے واقعی تسکین ہوگئی اور خیال تکلیف دہ جاتا رہا۔

تحقیق: بیوی یا اولاد کی محبت میں یہ حالت ہوتی تو مضائقہ نہ تھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہو سے ایسا علاقہ ایں چہ معنی۔ مجھ کو تو سخت ہی ناگوار ہوا اس کا جو ضرر دین پر پہنچنے والا ہے ذرا اس سے بچو اور فکر کرو لا الہ الا اللہ کیا واہیات ہے نفس میں ضرور چھپا چور ہے نکالو جلد نکالو ورنہ یہ رنگ لائے گا گو دوسرے ہی موقعہ پر سہی افسوس یہ ثقاہت اور یہ خیانت۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 73)

خود بینی اور بد بینی کا علاج

حال: جملہ حالات باطنہ قابل شکر ہیں کسی مرض کی شکایت نہیں مگر دو عارضوں کی جڑ ہنوز قلب کے اندر بخوبی باقی ہے جس سے گاہ گاہ جمعیت میں پورا خلل واقع ہوجایا کرتا ہے ایک تو بر خویش خود بینی اور دوسرے بر غیر بد بینی۔

تحقیق: انسان نہ اس کا مکلف ہے کہ ذمائم کا مادہ ہی فنا ہوجائے اور نہ اس کا مکلف ہے ان کا وسوسہ بھی نہ آئے بلکہ صرف اس کا مکلف ہے کہ اس کا قصد نہ کرے اور اس کے مقتضاء پر عمل نہ کرے اسی پر مداوت کرنے سے اس کا مادہ بھی اور وسوسہ بھی ضعیف کالعدم ہوجاتا ہے البتہ ذکر مطلقاً اور مراقبہ اپنے عیوب کے اس اضمحلال میں معین ہوتا ہے عمل کر کے اگر ضرورت سمجھی جائے پھر اطلاع دی جائے۔ (تربیت حصہ ششم ربع دوم ص 5)

علمی و عملی عجب کا علاج

حال: حضور ایک خیال اب زیادہ آنے لگا ہے اور وہ یہ کہ جس بیان میں اخلاق حسنہ عقائد حقہ اعمال جوارح ضروریہ کی ترغیب وضرورت بیان ہوئی ہے تو خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تو مجھ میں بفضلہ پہلے سے ہی موجود ہے اور جن امورات یا رسومات سے اجتناب ضروری ہے اس پر خیال ہوتا ہے کہ تو ان سے ہمیشہ مجتنب ہی رہتا ہے تو وہ بیان کتاب دیکھنے میں بے رغبتی یا کم توجہی سے گزر جاتا ہے۔ مگر حضور کل سے خیال ہوا کہ یہ تو ظاہراً عجب معلوم ہوتا ہے اب حضور اس کا علاج فرما کر تسکین فرمادیں۔

تحقیق: یوں سمجھنا چاہئے کہ اول تو ہر عمل اور ہر خلق میں درجات کمال کے بھی ہیں جو مجھ کو حاصل نہیں دوسرے جو کچھ حاصل ہیں انکے بقاء کی بھی ضرورت ہے اور مطالعہ مکررہ بقاء میں معین ہوتا ہے۔ انشاء اللہ اس سے علمی و عملی کوتاہی کی اصلاح ہو جائے گی۔ (تربیت حصہ ششم ربع دوم ص 11)

غیبت کا علاج

سوال۔ ایک بات یہ قابل دریافت ہے کہ اگر کوئی اپنے سامنے کسی کی غیبت کرے اور اپنا دل اس کو ناگوار سمجھے اور جس کی غیبت کی ہے نہ اس کو اپنا دل حقیر و ذلیل سمجھے تو کیا جب بھی سننے والا گنہگار ہوگا اور ہاں کسی وجہ سے وہ غیبت کرنے والے کو منع بھی نہیں کر سکتا۔

جواب۔ کیا کسی حیلہ سے وہاں سے خود بھی نہیں اٹھ سکتا۔ (تربیت حصہ ششم ربع دوم ص 19)

حال: اگر کسی مجلس میں کسی کا عیب زبان سے نکل گیا تو فوراً اس کی مدح واقعی بھی کر دی استغفار و توبہ روزانہ کرتا رہتا ہوں۔

تحقیق: بالکلیہ تدارک نہ کرنے سے غنیمت ہے لیکن اس پر اکتفا نہ کیا جائے حقیقی تدارک اصلاح ہے۔

حال: اب ارادہ کر لیا ہے کہ تہجد و ذکر لسانی پر پوری پابندی کروں اگر کبھی ناغہ ہو تو کچھ جرمانہ مقرر کروں جس قدر حضرت کی رائے عالی ہو اسی طرح اگر کسی کی غیبت ہو جائے تو جرمانہ شدید مقرر کروں۔

تحقیق: میرے نزدیک نفس پر نماز بہت شاق ہے حق تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین اس لئے ایک بڑی تعداد رکعات سے جرمانہ کرنا انفع ہے جس کی تعیین رائے سے کر لی جائے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 71)

حال: کسی کی نسبت کلمہ ایسا نکل گیا جو اس کو معلوم ہوتا تو ناگوار ہوتا۔

تحقیق: اس کیلئے استغفار کی جائے اور آئندہ کیلئے عزم قوی کیا جائے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 70)

حال: میں رات کو اور دن کو جہاں بھی لیٹ جاؤں اور تلاوۃ قرآن جہاں کرنے بیٹھوں برابر مجھے آواز آتی رہتی ہے کہ دو آدمی کسی کی شکایت و غیبت یا بے جا الفاظ بول رہے ہیں اس کا علاج بتلا دیں کہ پھرتے چلتے کان میں روئی رکھا کروں یا کیا کروں۔

تحقیق: ادھر توجہ نہ کی جائے پھر گناہ نہیں۔ (تربیت حصہ ہشتم ص 77)

حال: مجمع میں جانا ہو تو غیبت ہو جاتی ہے اس وقت تو سمجھ میں نہیں آتی مگر بعد کو غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ غیبت ہوگئی اور تنہائی میں بوجہ بیماری دل گھبراتا ہے۔

تحقیق۔ ہر ایک کے پاس نہ بیٹھیں دینداروں کے پاس بیٹھیں اور اگر دیندار نہ ملیں تو خود غیبت نہ کریں اور اگر دوسرا کرے برا سمجھیں اور شرکت نہ کریں۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 98)

حال: حضور کی کتابوں کا مطالعہ بہت دلچسپی کے ساتھ کر رہا ہوں بہت کچھ اثر اپنے میں پا رہا ہوں مگر لایعنی باتوں میں زیادہ مبتلا رہتا ہوں اور اسی سبب سے زیادہ تر غیبت میں مبتلا ہو جاتا ہوں لیکن غیبت کر چکنے کے بعد فوراً مجھ کو معلوم ہو جاتا ہے کہ فلانے کی غیبت اشارۃً ہوگئی بعض وقت لایعنی بات سے اپنے آپ کو روک لیتا ہوں۔

تحقیق: حالت کے محمود ہونے سے دل خوش ہوا اللہ تعالیٰ زیادہ برکت کرے غیبت اور لایعنی باتوں سے بچنے کی صرف ایک تدبیر ہے لیکن اگر اس تدبیر پر بھی عمل نہ کیا جائے تو پھر اس تدبیر کی کوئی تدبیر نہیں اور وہ تدبیر یہ ہے کہ جو بات منہ سے کہنا ہو بولنے سے پہلے ذرا سوچ لیا جائے کہ جو بات میں کہنا چاہتا ہوں یہ معصیت یا فضول تو نہیں ہے جس میں اس کا شبہ بھی ہو اس کو منہ سے نہ کہا جائے چند روز میں انشاء اللہ بے تکلف عمل ہونے لگے گا نماز میں یکسوئی نہ ہونے کی جو شکایت لکھی ہے یہ لکھئے کہ آپ یکسوئی کرتے ہیں اور نہیں ہوتی یا آپ کرتے ہی نہیں اس شعر کا جو مصداق اپنے کو لکھا ہے اس کی نسبت بھی یہی سوال ہے کہ یہ حالت آپ کے قصد سے ہوتی ہے یا بلا قصد اگر ان سوالوں کا آپ جواب لکھیں تو یہ کارڈ ہمراہ رکھ دیں یہ بھی بجائے حاضری ہی کے ہے کہ ہمیشہ اپنے حالات سے وقتاً فوقتاً اطلاع دی جایا کرے اور اس اطلاع کے بعد جو مشورہ دیا جائے اس پر عمل کیا جایا کرے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 179)

سوال۔ بعض روز عہد بھی کرتا ہوں کہ غیبت نہ سنوں اور نہ کروں مگر پھر بھی جب مجمع میں یا دو آدمیوں کے درمیان جا پڑتا ہوں تو غیبت یا جھوٹ سننا پڑتا ہے یا خود کرنا ہوتا ہے۔

جواب۔ مجمع میں بیٹھئے اور جب غیبت ہونے لگے اٹھ جایئے۔ (تربیت حصہ دوم ص 23)

عجب کا علاج

حال: بوجہ تقاضائے نفس کہ لوازم بشریت سے ہے گاہے بگاہے فکر معیشت صورت دکھا

جاتا ہے کیونکہ نفس کو سابقہ اسی سالہ عمر کے ثروت اور لذات دنیا عیش وعشرت یاد ہیں پھر امارت کے اکثر ناجائز وسائل کو ترک کرنا ناگواری نفس کا سبب صریح ہے اس سے بڑھ کر طبابت میں ہدیہ صرف امراء سے اور وہ بھی باصرار لینا اور غربا کے اخراجات معالجہ کا خود متحمل ہونا محاسبہ نفس کی لازمی علت ہے۔ تحقیق۔ اتنے دعوے نہ کیجئے۔

حال: کچھ عرصہ سے حضور کے مؤلفہ رسالہ اعمال قرآنی میں سے وظیفہ سورہ مزمل گیارہ بار اور یا مغنی گیارہ سو بار پڑھ لینے سے غنائے قلبی تو بقدر کافی حاصل ہو چکا ہے کہ نعمت ہائے دنیا کو اخس اشیاء جانتا ہوں۔

تحقیق: عملیات وعزائم سے تقویت خود دلیل ہے ضعف توکل کی اور خلاف ہے مسلک عارفین کے تواضع کا مقتضا تو یہ ہے کہ عاصی کو برا سمجھا جائے اور اس پر سختی اور خفگی کی جائے سو دونوں کیسے جمع ہوں۔

جواب۔ اچھا برا سمجھنا درجہ احتمال میں کافی ہے یعنی یہ سمجھے کہ گو اس وقت ظاہراً یہ شخص ہم سے کمتر ہے لیکن ممکن ہے کہ اسی وقت اس کے باطن میں کوئی خوبی ہم سے زیادہ ہو یا مال میں یہ ہم سے اچھا ہو۔ پس اس کا یہ اثر ہوگا کہ اپنے کو یقیناً افضل نہ سمجھے گا اور دفع کبر کیلئے اتنا کافی ہے اور اس طرح سے احتمالاً کسی کو اچھا سمجھنا مستلزم نرمی والفت کو نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ جس شخص کا مال میں ہم سے اچھا ہونا محتمل ہو بالفعل اس کی کوئی ایسی حالت ہو کہ اس پر نظر کر کے شریعت سے ہم اس کو مبغوض رکھنے کے مامور ہوں تو ان دونوں میں کیا تنافی ہوئی اور اس احتمال کا استحضار عجب وکبر کو دفع کر دے گا فقط۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 10)

حال: جو لوگ کہ شریعت کے خلاف کرتے ہیں وہ میری نظر میں حقیر معلوم ہوتے ہیں حالانکہ میں اس کو برا سمجھتا ہوں۔

تحقیق: طبعاً حقیر معلوم ہونا کبر نہیں البتہ عقلاً اتنا سمجھ لیجئے کہ شاید یہ شخص کسی خاص حالت کے اعتبار سے عنداللہ مجھ سے افضل ہو۔ بس دفع کبر کیلئے اتنا کافی ہے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 33)

حال: جب کوئی شخص جس میں کوئی عیب ہوتا ہے سامنے سے گزرتا ہے تو اس کی حقارت کا خیال ہو جاتا ہے لیکن بفضل خدا فوراً دل سے آواز آتی ہے کہ تم سے تو اچھا ہے تم میں فلاں عیب ہے۔ تحقیق۔ یہ مجاہدہ مطلوب ہے۔

حال: احقر میں یہ عیب نظر آتا ہے کہ دوسرے کا احسان پیش نظر نہیں رہتا اور اپنا معمولی احسان بھی مدنظر رہتا ہے۔ تحقیق۔ اگر اس کے اقتضاء پر عمل نہ ہو کچھ حرج نہیں۔

حال: دوسرے یہ کہ جب کوئی شخص میری طبیعت کے خلاف کرتا ہے تو نفس احقر پر غالب آجاتا ہے اور اس سے خواہ مخواہ تنفر ہو جاتا ہے یہ بھی سخت عیب ہے دعا فرمادیں۔

تحقیق۔ دعا کرتا ہوں مگر درجہ طبعی تک ملامت نہیں اس کے مقتضاء پر عمل نہ ہو۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 38)

حال: الحمدللہ اب بیس ہزار اسم ذات اور تین پارہ قرآن مجید ہوتا جاتا ہے بعض روز ایسی حالت ہوتی ہے کہ شاید کسی مسلمان صادق الیقین کی نہ ہوتی ہو با جبر واکراہ تمام اوراد و نماز تہجد ادا کی جاتی ہے بلکہ اکثر تاخیر ہو جاتی ہے اور کسی روز اس کے برعکس یہ معلوم ہوتا ہے کہ فارغ البال سے فارغ البال کو یہ اطمینان و سرور نہ حاصل ہوگا۔ چونکہ حضور کے فیض و مطالعہ تربیۃ السالک سے اس امر کا تیقن ہو گیا ہے کہ حق تعالیٰ کی مصلحت ہے جس طرح چاہیں رکھیں لہٰذا پریشانی نہیں ہوتی ہاں یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ یہ قبض کہیں شومی اعمال سے نہ ہوتا ہو اور تجھے سالکوں کے قبض و بسط کی فکر ہے اس وقت سوا استغفار کے اور حضور کچھ نہیں سوجھتا۔

تحقیق: اگر ان تغیرات میں آپ کے قصد و اختیار و قدرت کو کچھ دخل نہیں یعنی عمل اختیاری میں کوئی کوتاہی نہیں ہوتی اور معصیت کا اختیار سے صدور نہیں ہوتا تو ان تغیرات سے کچھ غم نہیں اور اگر اختیار کو بھی کچھ دخل ہے تو اس کا تدارک آپ کے ہاتھ میں سے میں کیا کر سکتا ہوں۔ اس نکتہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھئے نفع عظیم ہوگا۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 46)

حال: جناب کی ہر تدبیر اور ہر تحقیق جو میری نسبت جناب نے فرمائی ہے بالکل درست ہے۔ میں نہایت ہی خبیث طبیعت کا آدمی ہوں خداوند کریم میرے خبث سے اپنی تمام خلقت کو بچائے اور مجھے اس سے نجات دے۔ میری حالت بے حد خطرناک ہے خدا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے میرے بداخلاق کی اصلاح فرمائے اور مجھ کو نور ایمان سے اٹھائے میں اپنے نفس سے بے حد تنگ ہوں بجز بدی کے اپنے اندر کوئی کمال نہیں پاتا ہوں میں اس مہینے کے ختم ہونے کے بعد حضرت کی خدمت میں حاضر ہونگا۔

تحقیق: میرے پاس آنے سے گو ظاہراً سمجھتے ہو کہ علاج ہوگا مگر اس کو میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا

اس سے علاج نہ ہوگا تمہارا نفس چونکہ چھوٹی جگہ علاج کو گوارا نہیں کرتا اس لئے اپنے نزدیک بڑی جگہ ڈھونڈھتا ہے اور یہ عین مرض ہے تم کو حکیم صاحب وخواجہ صاحب یعنی دونوں سے تذلل کے ساتھ علاج کرانا چاہئے۔ اس طرح سے کہ اپنے جتنے عیوب معلوم ہیں وہ بھی کہہ دو اور جتنے وہ سمجھیں ان میں تکذیب اور تاویل مت کرو اور ہر طرح سے اطاعت کرو جب یہ دونوں صاحب مجھ کو لکھ دیں کہ ہم ان کا علاج کر چکے تو کسر مسر مٹانے کیلئے یہاں آنا۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 47)

حال: حسب ہدایت والا تبلیغ دین بیان اخلاق ذمیمہ کا مطالعہ کرتا ہے مگر وجدانا تکبر معلوم ہوتا ہے حالانکہ طلباء کا جوتہ اٹھالیا کرتا ہوں ملنے والوں سے سلام میں ابتداء بھی کرتا ہوں خواہ ادنیٰ ہوں خواہ اعلیٰ۔

تحقیق: پھر تکبر نہیں اور جو اثر وجدانا معلوم ہوتا ہے اس کے مقتضاء پر عمل نہ کرنے سے اس کا بھی ازالہ ہو جائے گا اور جب تک زوال نہ ہو وہ قابل ملامت نہیں۔

حال: غصہ بھی بہت زیادہ پریشان کئے رہتا ہے ہر چند کہ نفس کو کہتا ہوں کہ خدائے جل شانہ کی مشیت سے ایسا ہوا تو اس پر غصہ کرتا ہے گویا اللہ جل شانہ پر اعتراض کرتا ہے کہ اپنی خواہش کے خلاف ہونے سے غصہ ہوتا ہے مگر کچھ فرق نہیں پاتا ہوں۔

تحقیق: بس یوں ہی سمجھاتے رہئے اور اس کے مقتضاء پر عمل نہ کیجئے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا بھی ازالہ ہو جائے گا۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 57)

حال: غیر مسلم لوگ اور وہ لوگ جو ظاہراً واڑھی نہیں رکھتے ہیں ان سب کا چہرہ بعض اوقات تو نہایت محبوب معلوم ہوتا ہے اور اکثر ان سب کے چہروں پر نظر کرنے سے صاف بس یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان سب نے تو اضعاً یہ حالت اپنی بنالی ہے اور یہ سب اپنے کو حقیر و ذلیل ظاہر کر رہے ہیں اور میں ایسا خبیث ہوں کہ ظاہراً صورت تو ایسی بنائی ہے اور دل میں تکبر بھرا ہوا ہے اس لئے یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول اور میں مردود ہوں۔

تحقیق: اس خیال میں منشا غلبہ حال سوء ظن بنفسہ ہے مگر اعتقاداً اس خیال کو صحیح نہ سمجھا جائے۔

حال: جو کوئی اپنے کو اچھا کہتا ہے تو بہت گراں گزرتا ہے ناواقف لوگوں میں سے کوئی تو مجھے مولوی کہہ دیتا ہے کوئی طالب علم کہہ دیتا ہے اور نیک تو اکثر لوگ سمجھتے ہیں اس سے

طبیعت سخت متوحش ہے۔

تحقیق: یہ اثر اسی غلبہ حال کا ہے اس میں کمال یہ ہے کہ حال پر ورع غالب رہے یعنی حال کے اس اقتضا پر عمل نہ کیا جائے یہ مجاہدہ عظیمہ ہے اور ایسے حال کا اتباع دلیل کم ہمتی کی ہے کہ مغلوب ہو گیا۔

حال: حسب الحکم حضور والا سب کام چھوڑ دیئے ہیں بس پانچ وقت کی نماز اور تہجد کو چند رکعت پڑھ لیتا ہوں۔ قرآن مجید نصف پارہ یا کبھی ایک پارہ تلاوت کر لیتا ہوں چلتے پھرتے کرتا ہوں مگر بہت کم وقت ذکر زبان سے جاری رہتا ہے اکثر باتوں میں چھوٹ جاتا ہے۔

تحقیق: بس اب پہلا ہی طریقہ اختیار کر لیا جائے جیسا اوپر لکھ چکا ہوں۔

حال: وقت کا زیادہ حصہ اس خیال میں گزرتا ہے کہ میرے اندر تکبر بھرا ہوا ہے میں نہایت ہی نالائق اور دنیا میں سب سے بدتر شخص ہوں بعض وقت تو یہ دل چاہتا ہے کہ مجھے موت آجاتی تو اچھا ہوتا میری زندگی سے تو موت بہتر ہے۔

تحقیق: اس کا استحضار قصداً اب ضروری نہیں رہا بالاضطرار جتنا ہو جائے کافی ہے۔

حال: ذکر جہر کو دل ترستا ہے۔ تحقیق۔ کیجئے اور مزے لیجئے۔

حال: یہ تو پکا عہد کر لیا ہے اور اس پر بفضلہ تعالیٰ اب تک عمل بھی کیا ہے کہ کسی سے کوئی پابندی دین کے متعلق نہ کہوں گا خواہ کوئی شخص کیسا ہی خلاف کام کرتا رہے اپنی پچھلی نالائق حرکتوں سے توبہ کرتا رہتا ہوں آئندہ کیلئے پکا ارادہ کر لیا ہے کہ ہرگز کبھی کسی سے یہ نہ کہوں گا کہ یہ کام کرو اور یہ نہ کرو مجھے کسی سے کچھ مطلب نہیں۔

تحقیق: ہاں چند روز یعنی جب تک آپ کا مربی اجازت نہ دے ایسا ہی کیجئے۔

حال: اس بات کا خیال آکر بہت افسوس ہوتا ہے کہ میں نے ذکر اللہ کی قدر نہ کی اگر ذکر کی قدر کرتا تو کسی سے کچھ واسطہ نہ رکھتا کچھ قدر نہ ہونے کی یہ بھی وجہ ہوئی کہ ذکر کسی دن ناغہ نہ ہوا تھا۔ اس وجہ سے ناغہ کے افسوس سے واقفیت نہ تھی اب قدر نعمت بعد از زوال کا لطف حاصل ہوا۔

مزہ وصال کا کیا گر فراق یار نہ ہو   نشہ کی قدر نہیں اس میں گر خمار نہ ہو

تحقیق: یہ بھی ایک حکمت ہوئی۔ (تربیت حصہ پنجم ص 243)

ریاء کا علاج

حال: کبر سے زیادہ ریا کا زور ہے یعنی گو کوئی عبادات میں قصداً ریاء کیلئے نہیں کرتا مگر اگر کوئی شخص اثنائے نماز یا اثنائے ذکر میں آجاتا ہے تو اس وقت ریاء کا اثر معلوم ہوتا ہے گو ہمت کر کے اس کو دفع کرتا ہوں اور نفس پر لعنت کرتا ہوں کہ کم بخت اس عبادت کی قیمت بس تو یہی سمجھتا ہے تو یہ محنت ہی بیکار گئی۔

تحقیق: تبلیغ دین کا علاج نافع ہوگا۔ (تربیت حصہ ششم ربع دوم ص 27)

حال: ہاں ایک بات یہ ہے کہ نماز یا ذکر کے شروع کرنے سے پہلے یہ بھی وسوسہ نہیں ہوتا کہ کاش کوئی دیکھ لے بلکہ تنہائی میں جو تھوڑی بہت یکسوئی ہوتی ہے۔ اگر کوئی دیکھ لیتا ہے تو وہ بھی جاتی رہتی ہے لوگوں کو ذلیل و حقیر سمجھنے کا مرض تھا وہ بحمد اللہ بہت ہی ضعیف ہے۔ اعتقاداً تو کسی کو ذلیل سمجھتا ہی نہیں مگر اب طبعی بھی اثر ہو جاتا ہے کہ کسی کو اپنے نفس کے سوا ذلیل نہیں سمجھتا۔

تحقیق۔ بالکل ٹھیک ہے۔ (تربیت حصہ ششم ربع دوم ص 28)

لڑکوں سے محبت کا مذموم ہونا

حال: حضرت بعضے لڑکے ہندو کے ایسی فرمانبرداری اور خدمت کرتے ہیں کہ ان سے دل بہت خوش ہوتا ہے اور یہ جی چاہتا ہے کہ اس کو نفع پہنچ جائے اور اس کے ساتھ قلب کو محبت سی معلوم ہوتی ہے اور جی میں یہ دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ یہ مسلمان ہو جائے تو بہت اچھا ہے کہ عذاب آخری سے محفوظ رہے مگر اس کا اظہار کسی طرح مصلحت نہیں۔ یہ حالت محض اس کے اخلاق کی وجہ سے ہے اور ادب و تمیز کے سبب سے حضرت کیا بات ہے اس میں نفس کی شرارت تو نہیں۔

تحقیق۔ اکثر ہوتی ہے اسی لئے بالغ خلیق و مودب کے ساتھ وہ بات نہیں ہوتی جو لڑکوں کے ساتھ ہوتی ہے اگر صرف اخلاق سبب ہوتا تو دونوں جگہ مشترک ہیں۔ (تربیت حصہ ششم ربع دوم ص 43)

کبر کی علامت

حال: ہر رگ و جوڑ بالکل آسودہ مستغنی ہو گئے۔ مگر اس میں ایک شان کبر معلوم ہوتی ہے نعوذ باللہ من ذلک۔

تحقیق: کبراور چیز ہے اس کا امتحان یہ ہے کہ اگر آپ کی کوئی تعظیم نہ کرے تو آپ کو غصہ آئے اوراس کے درپے ہوجائیں۔(تربیت حصہ ششم ربع دوم ص 77)

کبروغضب وغیبت کا علاج

حال: اور نظر بد سے اب تک بچنا دشوار اور سخت دشواری پیش آتی تھی اور اب آسانی سے نگاہیں نیچی ہوجاتی ہیں اور کبر تو بہت ہی ہے مگراب بخلاف سابق کے خلاف طبع بات پر طبیعت بہت جلد گرم ہوتی ہے لیکن سکوت وضبط سے کام لیتا ہوں۔امیدوار دعا کا اور علاج کا ہوں کہ یہ اصل وراس الخطایا یا کبر دور ہوجائے۔

تحقیق:۔ماشاء اللہ مجموعی حالت اچھی ہے ذکر میں جو معاملہ لکھا تھا اس میں کچھ حرج نہیں مقصود ہر حال میں محفوظ ہے۔ کبر کا علاج استحضار اپنے عیوب کا اور استحضار اپنے ذنوب کا اور عظمت حق کا ہے اس کے تکرار سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ مغلوب ہوجائے گا اور طبیعت کا گرم ہوجانا یہ ایک بات ہے یہ غضب ہے اس کا علاج اس امر کا استحضار ہے کہ جس طرح یہ شخص ہمارا خطاوار ہے ہم حق تعالیٰ کے خطاوار ہیں اگر وہ ہم سے اس طرح انتقام لینے لگے تو کہاں ٹھکانا رہے۔بس جس طرح ہم اپنے عفو کو پسند کرتے ہیں اس کے ساتھ بھی ہم کو یہی معاملہ مناسب ہے۔غیبت کا سلسلہ شروع ہونے کے وقت سب سے بہتر یہ ہے کہ وہاں سے کسی بہانہ سے اٹھ جائیں اور پھر بھی لغزش ہوجائے تو ہر غیبت پر دو رکعت صلوٰۃ توبہ کا التزام انشاء اللہ تعالیٰ نافع ہوگا۔

حب دنیا کا علاج

حال: مجھ کو کوئی ایسی دعا بتایئے کہ جس کے پڑھنے سے دل کی الفت میرے دل سے نکل جائے اور عقبیٰ کی طرف دل کا میلان ہوجائے فقط۔

تحقیق: نرے پڑھنے سے کیا ہوتا ہے اس کی تدبیر تو یہ ہے کہ میرے مواعظ کا مطالعہ کرو اور عمل کرو فقط۔(تربیت حصہ ہفتم ص 27)

تقاضائے نفس سے بچنے کا علاج

حال: بہر حال حضور کی دعا کا خواہشمند ہوں اور کسی ایسے وظیفہ کا جو ہمیشہ کیلئے مجھ کو ان

بری خواہشات سے محفوظ رکھے۔

تحقیق: تعجب ہے کہ اب تک اس کا تعلق آپ وظیفوں سے سمجھتے ہیں۔ میرے رسائل دیکھنے والوں اور چندے پاس رہنے والوں سے یہ عجیب ہے۔

آثار شوخی نفس

حال: ایک عادت یہ خراب ایسی پڑ گئی ہے جو کہ بہت تکلیف دہ ہے بلکہ حضور کو بھی لکھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ وہ یہ اکثر لوگوں کے نقصان پر نفس کو مسرت ہوتی ہے جیسے کوئی شخص چلتی ہوئی ریل پر چڑھے اور گرنے لگے تو یہ جی چاہتا ہے کہ وہ گر پڑے۔

تحقیق: یہ نفس کی شوخی ہے مگر جب عقلاً اس کو برا سمجھا جاتا ہے تو مضر نہیں۔

حال: جب کبھی خدائے تعالیٰ کی رحمت کا ذکر آتا ہے یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کا ذکر آتا ہے تو سارے جسم میں ایک قسم کی پھریری سی آ جاتی ہے اور تھوڑی دیر کیلئے عجیب حالت ہوتی ہے جس کو میں تحریر میں لانے سے قاصر ہوں۔

تحقیق: شکر کیجئے۔ فقط۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 33)

شہوت پرستی کا علاج

حال: خیال باطلہ متعلق شہوت باکثرت ہوتے ہیں آج اس قسم شہوت کے گناہ میں مبتلا ہو گیا ہوں بعد فراغت جو پریشانی و پشیمانی طبیعت کو لاحق ہوئی میں ہی جانتا ہوں۔ اسی وقت توبہ بالخصوص دو رکعت توبہ ادا کی اور استغفار بکثرت کر رہا ہوں مگر چین نصیب نہیں۔

تحقیق: سبحان اللہ کیا خوش کن خط بھیجا ہے اختیاری مرض کا مجھ سے تدارک پوچھا جاتا ہے اور تدارک بھی تسلی کا۔ کیوں صاحب آگ میں خود ہاتھ دیکر کسی طبیب کو خط نہ لکھا کہ کوئی تدبیر سکون کی بتلاؤ۔ میرا جی نہیں چاہتا کہ ایک حرف بھی لکھوں۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 59)

معاصی اختیاریہ کا علاج

حال: کل یعنی منگل کے دن سے احقر کی حالت دس بجے دن سے خراب ہو گئی ہے اس سے قبل جو ایک قسم کا ذوق وشوق اور ایک طرح کی دل میں سوزش تھی اور اس سے طبیعت بھی بہت

خوش رہتی تھی وہ سلب ہوگئی اور اب معاصی کی جانب طبیعت رغبت کرتی ہے اور تین مرتبہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب بھی ہو اب کے میں اس وجہ سے بے حد پریشان ہوں اللہ کچھ علاج فرمایئے۔

تحقیق: نسخہ کے اجزاء۔ نمبر 1۔ اپنے ارادہ وہمت سے افعال اختیاریہ میں کام لینا۔ نمبر 2۔ جب کوئی لغزش ہو نفس پر بیس رکعت نفل کا جرمانہ۔ نمبر 3۔ تربیۃ السالک کا مطالعہ۔ نمبر 4۔ لاحول کی کثرت بہ نیت اپنے عجز اور درخواست حفاظت۔ نمبر 5۔ بلاضرورت کسی سے نہ ملنا اور نہ بولنا۔ نمبر 6۔ میرے پاس بیٹھنے کیلئے کوئی وقت نکالنا بجز وقت بعد عصر اور ہمراہی راستہ کے کہ ان دو وقت میں مجھ کو گرانی ہوتی ہے اور یہ بھی اس طریق میں طالب کو مضر ہے اور اس قانون میں ضرورت کی حالت کا استثناء بھی اسی جگہ لکھا ہے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 63)

آثار ریاء

حال: بحمد اللہ تعالیٰ جناب کے صحبت برگزیدہ کی برکت سے اللہ کے نام لینے کی توفیق ہوئی جاتی ہے جس کا چرچا آباواجداد میں بھی نہ تھا گو نام کسی شریف النسب قوم کی طرف منسوب ہیں۔

تحقیق: یہ موہم ہے افتخار و اظہار شرافت کا اس کی اس مضمون میں کیا ضرورت تھی یہی دقائق ہیں ریا کے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 64)

فضول گوئی کا علاج

حال: بندہ کی حالت ناگفتہ بہ ہے کہ فضول گوئی اکثر ہو جاتی ہے بارہا قصد کیا کہ آئندہ بلاضرورت کلام نہ کروں گا مگر افسوس کہ اب تک کامیابی نہ ہوئی اس کے متعلق دعا فرمایئے کہ حق تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں و نیز معالجہ مرض ہذا سے مطلع فرمائے گا۔

تحقیق: علاج یہ ہے کہ ہاتھ میں ہر وقت تسبیح رکھئے اور یوں سمجھئے کہ میرا اصلی کام ذکر ہے اس سے کوئی وقت خالی نہ جانا چاہئے۔ اس طریق سے خود ہی بات کرنے کو جی نہ چاہے گا کہ اس کو اصلی کام میں مخل پایا جائے گا اور اگر اس پر بھی کوئی فضول سرزد ہو جائے اسی وقت چار رکعت نفل بطور جرمانہ کے ادا کی جائیں اور نفس کو خطاب کیا جائے کہ جب ایسی حرکت کرے گا یہی مشقت تجھ پر ڈالوں گا اور دعا بھی کرتا ہوں۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 82)

ریا میں قصد شرط ہے

حال: ہر جمعہ کو صلوٰۃ التسبیح معمول ہے آج دو تین جمعہ سے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ صلوٰۃ التسبیح ہر جمعہ کو پڑھنے سے آدمی ریاء کار سمجھیں گے۔

تحقیق: تبدیل کی حاجت نہیں۔ ریائیت سے ہوتی ہے عمل سے نہیں ہوتی۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 106)

مجلس سوء سے پرہیز کرنا

حال: دو تین شخص جمع ہونے سے بعضے قصے کہانی کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں گو فحش تو نہیں مگر لایعنی ضرور ہے جب سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جی چاہتا ہے کہ وہاں سے فوراً اٹھ کے چلا آؤں لیکن اس خیال سے نہیں اٹھتا ہوں کہ متکلم کو قطع کلام کی وجہ سے دلشکنی نہ وہ اور خود دل میں اللہ اللہ کا ورد رکھتا ہوں کیا ایسا ہی کروں۔ یا اٹھ کے چلا جاؤں گو دلشکنی ہو۔

تحقیق: دوسرے کی دلشکنی سے اپنی دین شکنی زیادہ قابل احتراز ہے لہٰذا اٹھ جانا چاہئے۔ (تربیت النور ص 4)

عبث سوال سے بچنا

سوال۔ حضور کا مزاج مبارک کیسا ہے اور مراد آباد میں حضور نے فرمایا تھا کہ چھوٹی پیرانی صاحبہ کا عزم حج کا ہے اس کے بارہ میں کیا ہوا اور رمضان شریف میں قرآن پاک حضور ہی پڑھیں گے یا اور کوئی صاحب فقط۔

جواب۔ میں خیریت سے ہوں باقی آپ نے دو امر دریافت کئے ہیں حج کے متعلق اور میرے قرآن مجید پڑھنے کے متعلق ان سوالوں کی اگر کوئی غایت ہے تو ان غایات کی تعیین کیجئے اور اگر کوئی غایت نہیں تو سوال عبث ہوا اور عبث کا جواب ضروری نہیں لوگ اس کو باب اصلاح میں داخل بھی نہیں سمجھتے فقط۔ (النور ص 408)

امارد سے محبت کا علاج

حال: اب بھی یہ خیال تھا کہ خانقاہ میں رہنے کا انتظام ہو جائے تو لکھوں مگر ایک جدید پریشانی پیش آ جانے کی وجہ سے طبیعت میں آمادگی پیدا ہو گئی پہلے تو اپنی اسی حالت پر پریشان

رہتا تھا اب نئی پریشانی یہ پیش آگئی کہ ایک طالبعلم سے محبت ہوگئی مجھ سے کوئی ڈیڑھ سال سے وہ پڑھتا ہے طبیعت پر ذرا بھی اثر نہ تھا مگر غالباً دو تین مہینے سے مجھ کو پتہ چلا کہ محبت بھی ہوگئی ہے جب تک کہ شک رہا اس وقت تک تو میں نے کوئی علاج نہیں کیا لیکن جب یقین ہوگیا تو میں نے اس کو دوسری درسگاہ میں بٹھا دیا کہ سبق پڑھ کر وہاں چلا جایا کرے کچھ تو اس سے سکون ہوا مگر شفا نہ ہوئی بلکہ چند روز کے بعد جب محبت کا غلبہ ہوتا اتفاق سے وہ بیمار ہو جاتا اور مجھ کو چند روز تک اس کو نہ دیکھنے سے سکون ہو جاتا مگر کچھ روزوں سے کسی طرح سکون نہیں ہوتا اس کو دیکھنے کا قلب میں زیادہ تقاضا تو بحمد اللہ نہیں اور میں قصداً اکثر اوقات میں نگاہ بچائے بھی رہتا ہوں مگر بے چینی بہت ہے ہر وقت اسی کا خیال رہتا ہے کتنی ہی کوشش کرتا ہوں مگر اس کا خیال نہیں ٹلتا اگر بجز اس کے کہ اس کے اسباق اپنے پاس سے الگ کروں اور کوئی تدبیر شفاء کی نہ ہو تو میں مہتمم صاحب سے درخواست کروں۔

تحقیق: میں نے جو قاعدہ انتظام قیام خانقاہ برائے پابندی ذکر کے جواب میں لکھا ہے اس سے اس پریشانی کا بھی فیصلہ معلوم ہوگیا ہوگا ذرا غور کیا جائے گا تو سمجھ میں آجائے گا مگر بقدر ضرورت تصریح بھی کئے دیتا ہوں وہ یہ کہ پیشہ تو ٹھہرا تعلیم کا اور اس میں سابقہ ٹھہرا ہمیشہ اطفال سے اور اطفال غیر متناہی بمعنی لاتقف عند حد سو اگر ایک کی یہ تدبیر کرلی تو قطع نظر دوسرے مفاسد کے جو اس تدبیر میں ہیں مثلاً اپنا اظہار حال غیر مربی پر جس کی حدیث میں ممانعت آئی ہے کہ معاصی کے اظہار سے منع کیا گیا ہے اور مقدمات معاصی بھی ایسے احکام میں ملحق بالمعاصی ہیں کیونکہ دوسرے شخص کو مقدمات کے اعتراف سے فوراً ہی سوء ظن پیدا ہو جائے گا اور یہ بھی ایک حکمت ہے نہی عن اظہار المعصیت میں البتہ مربی و مصلح اس سے مستثنیٰ ہے جیسا کہ کشف عورت غیر طبیب کے سامنے حرام ہے اور طبیب کے سامنے جائز وقل من تنبہ لہذا التفصیل فی معنی الحدیث اور مثلاً ایقاع دوسرے کا اسی فتنہ میں کیونکہ بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ایک شخص کسی کی محبت سے خالی الذہن ہے پھر کسی نے جب اپنی محبت کی اس کو اطلاع دی تو اس کو بھی اب التفات ہوگیا اس کے محاسن کی طرف اور اس التفات سے وہ بھی اس فتنہ میں مبتلا ہوگیا تو یہ اظہار ہی سبب بنا۔ دوسرے کے واقع فی الفتنہ کرنے کا۔ والتسبب للمعصیۃ

بدون الضرورۃ معصیۃ اور مثلاً محبوب کو رسوا کرنا کہ خود اس کی بھی ممانعت آئی لحدیث من عشق نعف و کتم فمات فھو شھید گو حدیث متکلم فیہ بھی ہے لیکن دوسرے قواعد شرعیہ بھی اس ممانعت کیلئے کافی ہیں کہ کسی کو رسوا کرنا ظاہر ہے کہ جائز نہیں بہرحال اس میں اس قسم کے مفاسد ہیں مگر ان مفاسد سے قطع نظر بھی کر لی جائے تو ایک کیلئے تو یہ تدبیر کر لی اور اگر بلا اختیار بقیہ میں سے کسی دوسرے کے ساتھ ایسا ہی تعلق ہو گیا کیونکہ قلب پر تو اختیار نہیں تو اس کیلئے بھی کیا یہی تدبیر کرو گے اور اگر تیسرے کے ساتھ یہی قصہ ہوا تو کیا ہوگا تو کیا سارے متعلمین کو حذف کر دو گے پھر تعلیم کس کو دو گے ہاں ایسے شخص کو خود پیشہ معلمی ہی کا ترک کرنا اگر ممکن ہو (بشرطیکہ اس میں کوئی اور مصلحت ضروریہ فوت نہ ہو جس کا فیصلہ اپنے مصلح کے مشورہ سے ہو سکتا ہے) تو جیسا میں نے اوپر لکھا ہے یہ سب سے اسلم ہے لیکن اسی سے ملابست رکھتے ہوئے تو یہ تدبیر عام نہیں ہو سکتی اس لئے اسی قاعدہ مذکورہ سے کام لینا چاہئے کہ پڑھاؤ اور معصیت سے بچو۔ مثلاً اپنی طرف سے بقصد التذاذ کلام کرنا ہاں عام خطاب سبق میں ہو مضر نہیں اسی طرح اس کے سوال کا جواب بقدر ضرورت وہ بھی مضر نہیں اور مثلاً اس کی طرف نظر کرنا باقی میلان ورجحان بلا اختیار اس کی طرف ہو وہ معصیت نہیں بلکہ اس کے اقتضاء پر عمل کرنے سے نفس کو روکنا مجاہدہ ہے اور اصلاح نفس میں معین اور نفس کی تمرین۔

شہوت دنیا مثال گلخن ست کہ ازو حمام تقوی روشن ست

سو یہ امر غیر اختیاری مضر نہیں بعض اوقات مبتلا کم ہمتی سے یہ بھی مفضی الی المعصیت ہو جاتا ہے اور بعض اوقات گو مفضی الی المعصیت نہیں ہوتا مگر مفضی الی المرض الجسمانی ہو جاتا ہے اس لئے اس کا بھی تدارک کرنا اصلح ہے وہ تدارک یہ ہے کہ جب اس کی طرف کیفیت رجحان کا غلبہ ہو فوراً یہ امر مستحضر کر لیا جائے کہ جب یہ شخص مرے گا آب وتاب تو فوراً ہی سلب ہو جائے گی تو اس وقت کی آب وتاب محض عارضی و عاریتی و ناپائیدار ہے اس قابل نہیں کہ اس کی طرف التفات کیا جائے پھر جب قبر میں رکھیں گے دو ہی چار روز میں تمام لاش پھٹ کر اس میں کیڑے اور پیپ پڑ جائیں گی اور جب ایک حالت ہونے والی ہے تو اس کا اعتبار اور اس سے اثر لینا بھی ضروری ہے جیسا عاقل آدمی جب کسی جرم کا ارادہ کرتا ہے تو یہ سوچ کر کہ

انجام اس کا جیل خانہ ہے اور گو وہ اس وقت نہیں مگر ابھی سے اس کو کالواقع والحاضر سمجھ لیتا ہے اور اس سے باز آتا ہے اس بناء پر اس حالت کائنہ آئلہ کو ابھی پیش نظر کرلے گویا اس کی لاش ابھی گل سڑ گئی اس میں ابھی کیڑے پڑ گئے ہیں اس نقشہ کو اس کیلئے ابھی سے تصور کرلیا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند ہی روز میں کشش و بیتابی دور ہو جائے گی۔ دوسری طرف ذکر میں تصور کرے کہ سب غیر اللہ دل سے نکل گیا ایسے مبتلا کیلئے ذکر کا جو طریقہ نافع ہے وہ تکشف ج 1 ص 17 میں لکھا ہے اس پر عمل کیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ اس امر غیر اختیاری سے بھی نجات ہو جائے گی اور بی بی سے تعلق بڑھانا اس کا معین ہوگا فعلیک بہ واللہ الموفق اور یہ امر بھی قابل تنبیہ ہے کہ اگر بالفرض اس امر غیر اختیاری سے نجات میں توقف ہو تو گھبرائیں نہیں کیونکہ یہ مقصود نہیں تبرعا لکھ دیا اصل مقصود وہی معاصی سے بہ تفصیل بالا بچنا ہے جو کہ اختیار میں ہے گو توقف ترتب ثمرہ مذکورہ سے جسم کو یا نفس کو تکلیف ہو تو اس تکلیف کو برداشت کرنا چاہیے ع کیں بلائے دوست تطہیر شماست میں اپنے نزدیک بتوفیق الٰہی اس الجھی ہوئی حالت کو پورے طور سے سمجھا چکا اب قدر کرنا اور عمل کرنا طالب کا کام ہے۔

حال: ابتدائے بلوغ سے امارد کی جانب میلان ہوتا رہتا ہے الحمدللہ کسی فعل بد کا وسوسہ تک بھی نہیں ہوتا اتنی بات ہے کہ کسی کی صورت نفس کو ذرا اچھی معلوم ہوئی تو اچانک نظر کے بعد مکرر نظر کا تقاضا ہوتا ہے حضرت کے مواعظ و تربیۃ السالک کے مطالعہ سے جو علاج ذہن میں آیا وہ یہ کہ ہمت کر کے نظر کو روکا جائے اور قلب میں بھی بالاختیار خیال نہ لایا جائے اس کو عمل میں لاتا ہوں الحمدللہ کامیابی ہوتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ قریب قریب بالکل معدوم ہو جاتا ہے لیکن پھر کسی اور صورت پر نظر پڑی اس سے یہ تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ علاج کرتا ہوں اللہ تعالیٰ شفا فرماتے ہیں مگر اصلی مرض نہیں جاتا۔

تحقیق: مادہ کا استیصال جب تک نہ ہو تجدید معالجہ کی ضرورت رہے گی اور استیصال کی کوئی تدبیر نہیں موسمی بخار کا نسخہ پینے کے بعد کیا پھر آئندہ فصل میں بخار نہ ہوگا وہ کون سی تدبیر ہے کہ صفرا ہی نہ پیدا ہو اور اگر ایسا کیا جائے گا تو بہت سے منافع جو خلط صفرا سے متعلق ہیں وہ فوت ہو جائیں گے اسی طرح مادہ شہوانی میں بہت منافع ہیں۔ (النور ص 542)

حب جاہ کا علاج

حال: امراض قلبی یعنی اخلاق ذمیمہ تو مجھ میں سے ہی ہیں جس کی وجہ سے مجھ کو امامت کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے خصوص ایسے مقدس و بابرکت مجمع ہیں۔

تحقیق: طبعاً ایسا ہی چاہیے مگر عقلاً یہ سمجھا جائے کہ آپ نے از خود یہ کام نہیں کیا بلکہ دوسروں کی طرف سے سپرد کیا گیا ہے اور بروئے حدیث اس میں آپ کی منجانب اللہ اعانت ہوگی اور اعانت خداوندی سے اہلیت کو تخلف ہو نہیں سکتا پس یہ بھی اسباب صلاحیت سے ہے۔ (النور ص 36)

حال: روپیہ پیسہ کی حرص کم ہے اور یہ پہلے سے ہے البتہ پہلے اتنی بات تھی کہ ترقی مراتب اور عہدہ کی خواہش بہت بڑھی ہوئی تھی اب اس میں کسی قدر کمی ہے۔

تحقیق: الحمد للہ اور بھی کمی کرنا چاہیے جس کی تدبیر اسکا سوچنا ہے کہ اس میں بجز اس کے کہ لوگوں کی نظر میں عزت زیادہ ہو اور کیا نفع ہے اور یہ محض ایک خیالی چیز ہی واقع نفع کچھ نہیں۔ (النور ص 174)

حال: حضرت مولانا و مرشدنا دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گزارش یہ ہے کہ۔ 1۔ لاجعلني في عليني صغيرا وفي اعين الناس كبيرا۔ یہ دعا مناجات مقبول میں ہے بوقت تلاوت (وفي اعين الناس كبيرا) کو خالی الذہن ہو کر پڑھتا تھا اور یہ خیال ہوتا تھا کہ حالت تو ایسی ابتر اور لوگوں کی نظر میں بڑا معمول ہونے کی حضرت حق سے دعا کروں کل یہ خیال پیدا ہوا کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا ہے تو اس میں مصالح و حکم ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کو دعا پسند بھی ہوگی۔

اگر طمع خواہد زمن سلطان دیں　　　خاک بر فرق قناعت بعد ازیں

تحقیق: نہایت مبارک مذاق ہے اور اس دعا کی حقیقت اس مذاق کے خلاف نہیں اور اس حقیقت کا سمجھنا موقوف ہے حکمت جاہ کے سمجھنے پر اور وہ یہ ہے کہ جاہ خود مقصود نہیں بلکہ ذریعہ ہے دفع مفسدہ کا اور وہ مفسدہ اذیت خلق ہے اس کا دافع جاہ ہے کہ وہ مانع ہوتا ہے ظالموں کی دست درازی سے پس اصل مقصود یہ ہے کہ اذیت عوام و حکام سے محفوظ رہے تا کہ بلا تشویش مشغول طاعت رہ سکے پس اس معنی کے تصور سے دعا کرنا نہ خلاف مذاق ہوگا

نہ نفس کو اس میں بڑے بڑے بننے کی لذت ہوگی۔ (النور ص 510)

حال: جب کوئی شخص مجھ سے دعا کیلئے کہتا ہے تو حضرت حق میں یوں عرض کرتا ہوں کہ یا اللہ میں تو کسی لائق نہیں یہ آپ کی بندہ نوازی ہے کہ آپ نے ان کے دل میں وقعت پیدا کردی جس سے انہوں نے مجھ سے دعا کیلئے کہا اس کے بعد دعا کردیتا ہوں۔

تحقیق: بجائے وقعت کے حسن ظن مناسب ہے اور ابعد عن المفاسد اور بندہ نوازی کے ساتھ ستاری بھی کہا جائے کہ اس میں استحضار ہے اپنے عیوب کا۔

حال: مگر جب قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس کا مقصد بر آیا تو عقیدت بڑھ جائے گی تو دعا کرنے میں جی نہیں لگتا۔

تحقیق: یہ بھی اثر محمود ہے مگر بتکلف دعا میں اس نیت سے جی لگانا چاہئے کہ بندگان خدا کی خدمت ہے اور یہ خدمت طاعت ہے۔ (النور ص 512)

حال: بعض مرتبہ حب جاہ اور کبر کا خیال آتا ہے اور اپنے اندر ان دونوں مرضوں کو موجود پاتا ہوں دل میں نادم بھی ہوں۔ پریشان بھی ہوں اور دعا بھی کرتا ہوں کہ الٰہی مجھے ان دونوں مرضوں سے نجات عطا فرما۔ اب حضور اقدس کی خدمت میں عرض ہے کہ ان دونوں بیماریوں کا علاج فرمائیں۔

تحقیق: داعیہ تو معصیت نہیں باقی ان کے مقتضاء پر عمل کرنا نہ کرنا یہ اختیاری ہے مکلف تو صرف اسی قدر کا ہے کے مقتضاء پر عمل نہ کرے لیکن اگر خلاف مقتضا پر عمل کرے اور زیادہ اقوی وانفع ہے۔ (النور ص ۵۷۸)

حال: معروض یہ ہے کہ فقیر کے اندر حب جاہ ہے دل یوں چاہتا ہے کہ لوگ میری تعریفیں اور ثناء میں بیان کیا کریں اور میری قابلیت کا اعتراف کریں اور معتقد ہو جائیں حتیٰ کہ ہر طرف لوگوں کے سامنے قابل تعظیم ہونے کو دل چاہتا ہے۔

تحقیق: ہر علاج میں مجاہدہ کی ضرورت ہے یعنی داعیہ نفس کے ذم کا استحضار اور اس داعیہ کی عملی مخالفت۔ اس مرض کا علاج بھی مرکب ہے انہی دو جزو سے اول اس رذیلہ کی جو مذمتیں اور وعیدیں وارد ہیں ان کا ذہن میں حاضر کرنا بلکہ زبان زبان سے بھی ان کا تکرار

کرنا بلکہ ان مضامین سے اپنے نفس کو زبان سے خطاب کرنا کہ تجھ کو ایسا عقاب ہونے کا اندیشہ ہے اسی کے ساتھ اپنے عیوب کا استحضار اور نفس کو خطاب کہ اگر لوگوں کو ان رذائل کی اطلاع ہو جائے تو کتنا ذلیل وحقیر سمجھیں تو یہی غنیمت سمجھ کر لوگ نفرت وتحقیر نہیں کرتے نہ کہ ان سے توقع تعظیم ومدح کی رکھی جائے اور عملی جزو یہ ہے کہ مداح کو زبان سے منع کر دیا جائے اور اس میں ذرا اہتمام سے کام لیا جائے سرسیری لہجہ سے کہنا کافی نہیں اور اس کے ساتھ ہی جو لوگ ذلیل شمار کئے جاتے ہیں انکی تعظیم کی جائے گو نفس کو گراں ہو اس پر عمل کر کے ایک ہفتہ کے بعد پھر اطلاع دیجائے۔ (النور ص 620)

نفسانی نگاہ سے بچوں کو دیکھنا بھی گناہ ہے

یہ دریافت کرنا ہے کہ ایسے ہی اگر چھوٹے بچوں کے دیکھنے سے نفس میں ایک قسم کی لذت ہو جن کی عمر سات آٹھ سال کی ہو ان کو دیکھنا بھی ایسا ہی گناہ ہے یا نہیں۔

جواب۔ سات آٹھ برس کے بچے میں واقعی شبہ گناہ کا ہے۔ (النور ص 45)

غیبت کا علاج

حال: زبان اور کان کی حفاظت کے متعلق اب چند روز سے استحضار ہونے لگا ہے۔

تحقیق: الحمد للہ۔

حال: کسی کی شکایت حکایت کرتے یا سنتے وقت اکثر تنبہ ہو جاتا ہے۔ تحقیق۔ الحمد للہ۔

حال: مگر بدون خلوت کے سننے سے خلاصی نہیں ہوتی۔

تحقیق: اگر خلوت کا اس وقت اہتمام نہ ہو کسی بہانہ سے وہاں سے اٹھ جانا چاہئے اور یا قصداً فی الفور اور کوئی مباح تذکرہ شروع کر دیا جائے تا کہ وہ قطع ہو جائے۔

حال: اگر کسی کی شکایت وحکایت (جو کہ غیبت ہو) سننے کے وقت اپنے قلب میں اس شخص کے فعل وقول کی تاویل حسن ظنی سے کر لی جائے تب بھی مضر ہے یا نہیں یعنی غیبت کا گناہ وبال ہو گا یا نہیں۔ تحقیق۔ ہو گا کیونکہ اس متکلم کا فعل یقیناً غیبت ہے اور یہ اس کا سننے والا ہے البتہ غیبت کے ساتھ اس کو جو سوء ظن کا بھی گناہ ہوتا اب تاویل کرنے سے اس سے بچ گیا۔ (النور ص 47)

تحقیق: اول مرض کا علاج یہ ہے کہ بے سوچے ہرگز کوئی کلام نہ کیا جائے اگرچہ بعض اوقات یہ بھی یاد نہ رہے گا کہ سوچ کر بولوں مگر خیال رکھنے سے اکثر اوقات یاد رہے گا اور رفتہ رفتہ پھر انشاء اللہ تعالیٰ ذہول نہ ہوگا۔ پس جب سوچ کر بولا جائے گا تو ہر کلام سے پہلے سوچنا چاہئے کہ اس کلام سے گناہ تو نہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بہت کچھ اصلاح ہو جائے گی اور دوسرا مرض اس وقت مرض ہے جب شبع یعنی سیری سے بھی زیادہ کھایا جائے اور سیری تک کھانا مباح ہے کچھ مرض نہیں سو اگر سیری سے زیادہ کھالیا جائے تو اس کا علاج بھی وہی سوچنا ہے کہ زائد سے ضرر ہوگا پس اس سوچنے سے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ (النور ص 177)

حال: خود کسی کی غیبت کرنے یا ذکر کرنے سے میری طبیعت رکتی ہے مگر دوسرے لوگ بات چیت کرتے ہیں تو اس میں بولنے کو طبیعت چاہتی ہے اور بولتی بھی ہوں۔

تحقیق: اول تو حتیٰ الامکان اس کی احتیاط رکھیں اور اگر کبھی بے احتیاطی ہو جائے تو فوراً خوب توبہ کریں۔ (النور ص 226)

حال: اگر کوئی شخص میری بے جا غیبت کرتا ہے تو بشرط اطلاع اس شخص سے دل میں کدورت بلکہ حرارت پیدا ہو جاتی ہے خصوصاً جبکہ کسی علاقہ کی وجہ سے اس سے یہ امید نہ ہو اور اس کی مصیبت سے فرحت بھی معلوم ہونے لگتی ہے۔

تحقیق: یہ دونوں کیفیتیں انفعال ہیں اور انفعالات غیر اختیاری ہوتے ہیں اور غیر اختیاری پر ذم واثم نہیں البتہ ان کے مقتضیات کہ اس کی غیبت کرنے لگے اس کو ایذاء پہنچانے لگے ومثل ذلک یہ افعال ہیں اور افعال اختیاری ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض پر ذم واثم بھی ہوتا ہے پس جب یہ کیفیات انفعالیہ حادث ہوں ان کے مقتضیات فعلیہ پر عمل نہ کیا جائے اور انکے ازالہ کی دعا کی جائے تاکہ مفضی الی الافعال نہ ہو جائیں اور اپنے عیوب وذنوب کا استحضار کیا جائے تاکہ اس کا جزم ہو جائے کہ میں اس شخص کی بدگوئی سے بھی زیادہ کا مستحق ہوں اور افعال پر عقوبت کا بھی استحضار کیا جائے تاکہ داعیہ افعال کا مضمحل ہو جائے اور ایک ہفتہ کے بعد پھر اطلاع دی جائے۔ (النور ص 581)

حال: بندہ کو چغلخوری یعنی کسی کے پیٹھ پیچھے غیبت کرنے کی ایسی عادت پڑ گئی ہے کہ اس سے بچنا مجھ کو بہت دشوار ہو گیا احقر نے بعض دفعہ بہت ہی کوشش کی مگر باز رہنا دشوار ہے۔

تحقیق: یہ فعل اختیاری ہے یا غیر اختیاری۔

اس کے بعد ان کا دوسرا خط آیا جو مع جواب ذیل میں منقول ہے۔

حال: یہ عادت اختیاری ہے لیکن یہ آفت بندہ پر ایسی غالب آ گئی کہ اگر کبھی بہت ہی پختہ قصد سے دو چار یوم چھوٹ بھی جائے پھر وہی سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ فلہذا بخدمت فیض مآب میں امید قوی یہ ہے کہ اس سے خلاصی کا کوئی طریقہ ہو تو بنظر مہربانی و کرم اصلاح فرما کر بندہ کو شکریہ کا موقعہ عنایت فرمائیں۔

تحقیق: ہمت و استحضار اس کا طریق ہے اور معین طریق یہ ہے کہ جب ایک بار ایسا ہو جائے ایک وقت فاقہ کرو۔ (النور ص 599)

زناء ولواطت کا علاج

حال: خاکسار کی قلبی حالت بہت خراب ہے معصیت زنا ولواطت سے دل پریشان مدتوں کا ہو رہا ہے کچھ اصلاح پذیر نہیں گناہ کا اثر دل میں سرایت کر گیا۔

تحقیق: معالجہ ہر مرض کا اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے استعمال میں ہمت کی ضرورت ہے اس کے اجزاء یہ ہیں۔

1۔ آج کا دن اور روانگی کا دن چھوڑ کر پورے چالیس روز تک قیام کرو۔

2۔ اسی وقت سے سب سے مطلقاً کلام ترک کر دو بجز حافظ اعجاز کے جن کے یہاں کھانا پکتا ہے وہ بھی جو ضروری بات ہو خواہ کھانے کے متعلق ہو یا اور کچھ کسی اور سے کہنا ہو تو ان کی معرفت میں ہو میں نے ان سے کہہ دیا ہے وہ ضروری بات سن لیا کرینگے اور مدد دینگے یا بازار کا کام ہو تو وہ دکاندار سے صرف معاملہ کے متعلق کلام کر لو باقی سب ترک۔

3۔ کسی کے پاس نہ بیٹھو نہ ملو بجز میری مجلس عام کے۔

4۔ تین روزے متواتر رکھو اور اس میں اور اسے جو وقت بچے استغفار اور نوافل میں مشغول رہو۔

5۔ معاصی جمیع اعضاء سے سخت پرہیز کرو پھر اطلاع دو۔ (النور ص 52)

حرص وطمع کا علاج

حال: اب کچھ عرصہ سے حرص وطمع کا غلبہ ہے کہ جو مریض آتا ہے اس کو دیکھ کر یہ خیال ہوتا ہے کہ اس سے کچھ وصول ہوگا اور کچھ نہ ملنے پر افسوس ہوتا ہے۔

تحقیق: خیال آنا مضر نہیں اس پر عمل کیا جائے بلکہ خیال آنے پر عمل نہ کرنا یہ ایک مجاہدہ ہے جو باطن کو بے حد نافع ہوتا ہے۔ (النورص 83)

عجب کا علاج

حال: کبھی اگر کسی اچھے کام کی توفیق ہو جاتی ہے تو طبیعت نہایت ہشاش بشاش رہتی ہے۔

تحقیق۔ علامت ایمان کی ہے۔

سوال۔ اس میں کچھ حرج تو نہیں شبہ اس لئے ہوا کہ اس کا راز کہیں یہ نہ ہو کہ اپنے اعمال پر خوش ہوتے ہو۔

جواب۔ عمل میں دو حیثیت ہیں ایک اپنا کمال اس اعتبار سے تو اس پر نظر نہ کرنا چاہئے۔ دوسرا یہ کہ یہ خدا کی رحمت ہے اس اعتبار سے اس پر مسرت خود مامور بہ ہے کہ

قل بفضل الله وبرحمته فبذلک فليفرحوا. (النورص 128)

حال: ناجائز آمدنی کا دروازہ خداوند کریم کے فضل وکرم سے پہلے ہی سے بند ہے طبیعت میں تکبر اور غرور تو بالکل نہیں البتہ خودداری زیادہ ہے۔

تحقیق: اپنے عیوب اور اپنا ہیچ ہونا اور فنا ہو جانا سوچا کیجئے انشاءاللہ تعالیٰ اس لئے اس میں کمی ہو جائے گی۔

حال: کسی کی سخت بات کہ خواہ وہ جائز ہو یا ناجائز برداشت بالکل نہیں۔

تحقیق: بہ تکلف ضبط کر کے اپنے عیوب سوچنے لگا کیجئے انشاءاللہ تعالیٰ اشتعال کم ہو جائیگا۔

حال: خوشی اور غصہ بھی زیادہ ہے۔

تحقیق: یہ سب اسی کے تابع ہے اسکے علاج سے اس کا بھی علاج ہو جائے گا۔ (النورص 175)

حال: زیادہ گوئی کا بھی عیب ہے حتیٰ کہ وظیفہ پڑھنے میں بھی بولتا ہوں اور دل میں یہ

تاویل آتی ہے کہ یہ دنیوی باتیں نہیں دینی ہیں اور دراصل ہوتی تو ہیں دینی باتیں مگر بات یہ ہے کہ جب لوگ باتیں کرتے ہیں تو اپنی طبیعت بھی باتیں کرنے کو چاہتی ہے اور سکوت سے دل گھبراتا ہے سو اس ہوس کو پورا کرنے کیلئے یہ دینی باتیں کرتا ہوں اب حضور فرمائیں کہ یہ بھی قابل ترک ہے یا نہیں اور کم گوئی کی تحصیل کا کیا طریق۔

تحقیق: یہ زیادہ گوئی قابل ترک ہے اور طریق تحصیل تکلف و اہتمام الی ان تحصیل الدوام۔ (النور ص474)

دوم۔ لغو کلام کے کہنے کی عادت ہے گویا امر جبلی جیسا ہو گیا۔

تحقیق: کلام و ترک کلام دونوں اختیاری ہیں مت بولا کرو اس میں بھی ہمت کی ضرورت ہے بدون اس کے کچھ نہیں ہوتا۔ (النور ص138)

حسد کا علاج

سوم حسد۔ تحقیق۔ ایک تو کیفیت نفسانیہ ہے جس میں انسان معذور ہے ایک عمل ہے مقتضاء پر اس میں انسان ماذور ہے ایک مخالفت ہے اس مقتضاء کی اس میں انسان ماجور ہے یعنی حسد کے غلبہ سے کسی کی مذمت کا تقاضا ہو اس کی مدح کرو اس سے اعراض کو دل چاہا اس سے ملو اس کی تعظیم کرو اس کو ابتداء بالسلام کرو اس کے ساتھ احسان کرو اس کے سوا کچھ علاج نہیں۔ (النور ص139)

حال: ایک مرض بہت ہی خراب ہے وہ یہ ہے کہ کسی کے نقصان کی خبر سننے سے یا برائی کی خبر سننے سے دل بلا خیال کے خوش ہوتا ہے۔

تحقیق: یہ حسد کا مادہ ہے یا حقد کا جبکہ اس شخص سے کوئی رنج پہنچا ہو مگر مادہ پر مواخذہ نہیں اگر اس کے مقتضا پر عمل کیا جائے تو مواخذہ ہے اور عمل اختیاری ہے اس سے بچنا بھی اختیاری ہے لیکن مادہ کو مضمحل کرنا ضروری ہے تاکہ بڑھ نہ جائے اس کی تدبیر یہی ہے کہ شرمندہ ہوں اور حق تعالیٰ سے توبہ کریں اور دعا کریں کہ اس کو دفع کریں اور اس شخص کی اعانت کریں خواہ مال سے یا بدن سے خواہ دعا سے اس سے وہ مادہ کالعدم ہو جائے گا۔ (النور ص554)

حال: احقر کے اندر سب سے بڑا عیب فی الحال جو ہے حسد ہے۔ امید کامل ہے کہ ازروئے شفقت علاج مرحمت فرما کر سعادت دارین بخشیں۔

تحقیق: جس پر حسد ہوتا ہے اس کی مدح مجمع میں کرنا وہ سامنے آجائے تو اس کی تعظیم کرنا اور اس کیلئے گاہ گاہ ہدیہ بھیجنا اس سے محسود کو محبت ہو جاتی ہے پھر حاسد کو محسود کی صحبت ہو جاتی ہے اور محبوب پر حسد نہیں ہوتا یہ ایک کلی علاج ہے جو جزی معالجات سے سہل الوصول اور سریع الحصول ہے اور حرص کا مستقل علاج بعد میں پوچھ لیا جائے۔ (النور ص 602)

کینہ کا علاج

سوال۔ کینہ کے نکل جانے کی تدبیر تعلیم فرمادیں۔ جواب۔ جس سے کینہ ہو اس کے ساتھ بتکلف اختلاط اور احسان کیجئے اس سے کینہ نکل جائے گا۔ (النور ص 156)

حال: میں دل میں کسی بات کو نہیں رکھتا صاف کہتا ہوں مگر بعض لوگوں کو ناگوار ہوتا ہے اور اگر دل میں رکھتا ہوں تو بغض پیدا ہو جاتا ہے اس لئے اس کی اصلاح کی بھی ضرورت ہے۔

تحقیق: ہر جگہ صاف کہنا مناسب نہیں باقی بغض و کینہ کا علاج تبلیغ دین سے کیجئے۔ (النور ص 317)

شبہ بخل کا علاج

سوال۔ ایک مرض چند روز سے اور ہو گیا ہے یہ پہلے نہ تھا یعنی بخل' پیسہ اٹھاتے ہوئے بہت سختی معلوم ہوتی ہے۔ جواب۔ اگر کوئی حق واجب فوت نہ ہو تو کچھ غم نہیں۔ (النور 205)

رغبت الی المعصیت کا علاج

حال: ایک رغبت الی المعاصی یہ اس قدر ہے کہ الامان والحفیظ غرضیکہ دل خوب خراب ہو چکا ہے۔

تحقیق: کر کے ایسے وقت میں عقوبت دوزخ کو یا حق تعالیٰ کے بصیر ہونے کو یاد کر لیا کریں چند بار ایسا کرنے سے یہ مانع ہو جایا کرے گا۔ (النور ص 223)

کبر کا علاج

حال: میں معمولاً ترکی ٹوپی ایک زمانہ سے اوڑھا کرتا ہوں مگر حال میں ایک بات

عجیب وغریب مجھ کو محسوس ہوئی جب سے اسے ترک کرنا چاہتا ہوں اور اکثر معمولی سفید ٹوپی دیا کرتا ہوں وہ یہ کہ اس ٹوپی کے دینے سے نفس خوش ہوتا ہے اور اس کے خلاف میں خلاف شان معلوم ہوتا ہے اور اس کے اوڑھنے سے عجب کبر کی بو آتی ہے۔

تحقیق: واقعی اس عارض کے سبب واجب الترک ہے اور اگرچہ اس کے بعد سے جو مضمون لکھا ہے یہ دلیل عدم کبر کی نہیں یہ بات تو کبر کے ساتھ بھی جمع ہو سکتی ہے۔ (کما ھو ظاہر النورص 285)

حال: کبھی کبھی یہ دل میں آتا ہے کہ بحمد اللہ احقر ایسے مرشد بابرکت کی خدمت سے فیض حاصل کر رہا ہے کہ بہت لوگوں کو اس سے محرومی ہوئی پھر اس میں شبہ یہ ہوتا ہے کہ کہیں یہ کبر میں شمار نہ ہو کہ میں تو ایسے پیر مرشد سے تعلیم لیتا ہوں اور جن کو یہ بات حاصل نہیں ان سے میں اچھا ہوں۔

تحقیق: نعمت پر فخر کرنا کبر ہے اور اس کو عطا حق سمجھنا اور اپنی نااہلی کو مستحضر رکھنا شکر ہے۔ (النورص 485)

سوال۔ لوگوں سے طبیعت میں بڑی وحشت ہوتی ہے یہ تکبر تو نہیں۔

جواب۔ نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ جن سے وحشت ہوتی ہے ان کو حقیر نہ سمجھے جیسے بعض مریض کو غذا سے وحشت و نفرت ہوتی ہے مگر اس کو حقیر نہیں سمجھتا۔ (النورص 523)

حال: خاص کر وہ کام جو متعدی ہو اور جس کا تعلق اوروں سے ہو مثلاً اب دیو بند سے ہو کر یہاں آیا تھا تو دیو بند میں اپنے وطن کے طلبہ موجود تھے تو وہ اکثر اوقات جو بات انکے سمجھ میں نہ آتی تھی تو وہ آکر پوچھتے تھے تو جس وقت احقر انکو سمجھاتا تھا اور وہ سمجھ کر خوش ہوتے تو طبیعت میں بڑائی محسوس ہوتی تھی اور جو بات میری بھی سمجھ میں نہ آتی تو بہت ذلت معلوم ہوتی اور اس کہنے میں بھی تکلیف ہوتی کہ میری بھی سمجھ میں نہیں آتی لیکن کہہ دیتا تھا۔

تحقیق: یہی مجاہدہ ہے جو مفتاح مشاہدہ ہے بس اسی کا التزام مطلوب بھی ہے اور مقدمہ مطلوب بھی اس التزام سے اگرچہ بتکلف ہو پھر بلا تکلف اس پر قدرت ہو جاتی ہے۔ (النورص 593)

بدزبانی کا علاج

حال: میرا مزاج ایسا ناقص ہو گیا ہے کہ جو چیز اپنے خلاف دیکھی سخت غصہ آیا خواہ مخواہ

سخت ہی الفاظ زبان سے نکلنے لگے کسی کے سامنے یہ معاملہ ہو زبان نہیں رکتی۔ لہٰذا ملتمس ہوں کہ کوئی ایسی تدبیر بتلائی جاوے۔

تحقیق: بدزبانی کا علاج بجز ہمت اور قبل تکلم کے تامل اور استحضار عذاب کے کچھ نہیں۔ (النور 289)

خیال بدخواہی کا علاج

سوال۔ جب میرے گھر میں سے زندہ تھی تو بعض وقت یہ خیال ہوتا کہ اگر یہ مرجائے تو میں مولانا کے پاس جا کر خوب ذکر کیا کروں تاوقتیکہ موت آوے جب تک کہیں نہ جاؤں۔ حضرت کی خانقاہ سے میں نے خدا سے تو دعا کی نہیں مگر جی میں یہ خیال کبھی آجاتا تھا۔ اب اس کا اتفاق سے انتقال ہو گیا میرے ذمہ تو گناہ نہیں ہوا۔

جواب۔ اس سرسری خیال سے گناہ نہیں ہوا۔ ہاں اگر دھیان باندھ لیا جاتا کہ یہ مر ہی جائے تو اس میں گناہ ہے اگر تجربہ سے یہ شخص صاحب ہمت و تصرف نہیں تو صرف مسلمان کی بدخواہی کا ورنہ ہلاک و قتل کا بھی اس لئے ایسے خیال کے وقت یوں مناسب ہے کہ فوراً ادھر سے اپنا خیال ہٹالے اور زبان سے یا خیال سے دعا کرے کہ الٰہی سب کی خیر۔ (النور ص 344)

ضرورت ترک فعل عبث

حال: عرض یہ ہے کہ بندہ کو ایک سال بھر ہوا ایک خوشبو ظاہر ہوتی ہے پچھلے سال میں پندرہ روز رہ کر موقوف ہو گئی۔

تحقیق: اس کی تحقیق کے درپے ہونا ہی کیا ضرور ہے نہ کمال ہے اور نہ کوئی ضرر۔ پھر اس کی کاوش کرنا محض فعل عبث ہے جس کا ترک اول قدم ہے سلوک کا۔ (النور ص 382)

غصہ کا علاج

حال: مجھے طبعی طور سے غصہ زیادہ ہے ذراسی بات پر حد سے زیادہ غصہ آتا ہے اس وقت عقل نہیں رہتی غصہ نکل جانے کے بعد ندامت ہوتی ہے بہت نادم ہوتا ہوں۔ علاج سوچتا ہوں لیکن کچھ سمجھ میں نہیں آتا اور کوئی علاج فائدہ مند نہیں معلوم ہوتا ہے حضور کوئی عمدہ اور مجرب نسخہ گو وہ سخت ہی ہو تجویز فرمائیں تو مہربانی ہوگی۔

تحقیق: جس پر غصہ کیا جائے بعد غصہ فرو ہو جانے کے مجمع میں اس کے سامنے ہاتھ جوڑیئے پاؤں پکڑیئے بلکہ اس کے جوتے اپنے سر پر رکھئے ایک دوبارہ ایسا کرنے سے نفس کو عقل آجائے گی۔ (النور ص 452)

حال: ایک مرض غصہ کا ہے خفیف خفیف بات پر غصہ آجاتا ہے یہ ان لوگوں سے جن سے اکثر میل جول بعض امور کی وجہ سے ہوتا رہتا ہے اور بعد میں پچھتانا پڑتا ہے اور بعض دفعہ اس کی وجہ سے نماز میں بھی دل نہیں لگتا مہربانی فرما کر نجات کی صورت سے مطلع فرمادیں۔

تحقیق: جس وقت غصہ آوے امور ذیل کی پابندی۔

نمبر 1۔ یہ خیال کریں کہ میں بھی حق تعالیٰ کا خطاوار ہوں اگر وہ بھی اسی طرح غصہ کریں تو میرا کہاں ٹھکانہ۔

نمبر 2۔ اگر میں اس کو معاف کردوں گا اللہ تعالیٰ مجھ کو معاف فرمادیں گے۔

نمبر 3۔ اس وقت بیکار نہ رہیں فوراً کسی کام میں لگ جائیں خصوص مطالعہ کتاب میں۔ 4۔ اس جگہ سے ہٹ جائیں۔ 5۔ اعوذ باللہ کی کثرت کریں۔ 6۔ پانی پی لیں۔ 7۔ وضو کرلیں۔ (النور ص 595)

حال: بندہ حقیر اپنے اندر مرض غصہ کو پاتا ہے یعنی جب کبھی خلاف طبیعت کسی سے کوئی بات یا کوئی کام صادر ہو جاتا ہے تو طبیعت بہت بھڑک اٹھتی ہے بندہ کا یہ مرض اختیاری ہے لیکن اس رذیلہ غصہ کے صادر ہونے کے وقت اس کے قبائح پیش نظر نہیں رہتے ہیں۔

تحقیق: العلاج بالضد۔ ذہول کا علاج استحضار ہے ایک پرچہ پر یہ قبائح لکھ کر اپنے پاس رکھو خواہ جیب میں یا بطور تعویذ کے بازو پر غصہ کے وقت اس کا مضمون یاد آجانا یا یاد کرلینا آسان ہوگا۔ (النور ص 629)

وسوسہ ریاء کا علاج

حال: بعض لوگوں نے جو میرے حفظ کلام اللہ شریف کی کیفیت معلوم کی تو میری تعریف کی اس سے ایک قسم کی نفس میں میں نے بشاشت پائی اس وجہ سے مجھے اپنے خلوص نیت میں شبہ واقع ہو گیا ہے اور ارادہ کرتا ہوں کہ حفظ کلام اللہ شریف کا شغل تا خلوص نیت

ملتوی کردوں آئندہ جیسا حضرت کا امر ہو۔

تحقیق: ہرگز ایسا نہ کیجئے۔ بشاشت سے شبہ نیت میں عدم خلوص کا کرنا خود بھی غلط ہے ورنہ شیطان کو ہر عمل صالح کے چھڑا دینے کا ایک اچھا ذریعہ ہاتھ آوے گا لوگوں سے تعریف کرادی اور آپ کو شبہ میں ڈال دیا بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس طرح عمل للخلق ریا ہے ترک عمل للخلق بھی ریاء ہے۔ (النورص 420)

حال: بندہ کو نماز میں بہت وساوس ہوتے ہیں اور ہر کار خیر میں خصوصاً نماز کے وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ تجھے فلاں فلاں دیکھ رہا ہے اس لئے یہ فعل تیرا ریاء ہے۔

تحقیق: محض کسی کے دیکھنے سے تو ریا نہیں ہوتی جب تک کہ عامل دکھلانے کا قصد نہ کرے اور یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ قصد فعل اختیاری ہے محض دکھلانے کا خیال بلا اختیار آجانا یہ قصد نہیں ہے اس علم کی تصحیح بھی اس خیال کا علاج ہے اور اس خیال کے مقتضاء پر عمل نہ کرنا یعنی طاعت کو ترک نہ کرنا اس علاج کا تکمل ہے۔ (النورص 495)

حال: کبھی ذکر کرتے وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ کوئی سنے گا تو تعریف کرے گا۔

تحقیق: عزم نہ ہو تو مضر نہیں۔

حال: اور اگر کوئی منہ پر تعریف کرتا ہے تو بھلا معلوم ہوتا ہے اس کا علاج فرمائیں۔

تحقیق: اگر یہ بھلا معلوم ہونا عقلاً برا معلوم ہوتا ہے تو مضر نہیں۔ (النورص 516)

بدگمانی کا علاج

حال: بعض وقت ذرا سی بات پر دوسروں کی طرف سے بدگمانی بھی ہوتی ہے مگر اس کو بھی دل سے بہت دور کرتا ہوں۔

تحقیق: اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ زبان پر اس کو کسی کے سامنے نہ لائیں۔ (النورص 474)

اسراف کا علاج

حال: بندہ کے اندر اسراف کا مادہ ہے اس کا معالجہ تحریر فرمائیں۔

تحقیق: خرچ کرنے کے قبل دو امر کا التزام کرلیں ایک یہ کہ پہلے سوچا کریں کہ اگر اس

جگہ خرچ نہ کروں تو آیا کچھ ضرر ہے یا نہیں اگر ضرر نہ ہو اس کو ترک کر دیں اور اگر ضرر معلوم ہوتا ہو تو پھر کسی منتظم سے مشورہ کریں کہ یہ خرچ خلاف مصلحت اور نا مناسب تو نہیں وہ جو بتلا دے اس پر عمل کریں۔ (النور ص 475)

نعمت کی ناشکری کا علاج

حال: عرض یہ ہے کہ آپ کے غلام کو بہت بڑا ایک مرض لاحق ہوا ہے وہ یہ کہ باوجود یہ کہ غلام کے پاس (خدا کا شکر) طرح طرح کے کپڑوں کے جوڑے موجود ہیں جب بھی کسی کے اچھے کپڑا دیکھتا ہوں تو دل میں بار بار یہ بات آتی ہے کہ ایسا کپڑا ضرور لینا چاہئے اور اور چیزوں میں بھی ایسے ایسے خیال آتے ہیں اور اگر وہ چیز مل جاتی ہے تو لینا پڑتا ہے۔ اگر اتفاق سے روپیہ ہاتھ میں نہیں ہوتا ہے تو یہ روپیہ نہ ہونا فقط مانع ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ دوسرے کی اچھی چیز اور خاص کر کے دوسرے کا اچھا کپڑا دیکھ کر اپنا لباس حقیر نظر آتا ہے جو بہت بڑی خطرناک بات ہے دست بستہ عرض ہے کہ غلام کو اس کا کوئی علاج مہربانی کر کے بتلا کر کے سرفراز فرما دیں۔

جواب۔ واقع میں سخت بات ہے کہ اس کا علاج مرکب ہے ایک علم اور ایک عمل سے علم یہ کہ اپنے ذنوب کو مستحضر کر کے سوچا جائے کہ میں ایسے کپڑوں کا بھی بلکہ کسی قسم کی نعمتوں کا بھی مستحق نہیں تھا یہ بھی رحمت ہے کہ ایسے شخص کو ایسی نعمتوں سے نوازا گیا اس کو خوب بار بار سوچا جائے اور عمل یہ کہ موجودہ کپڑوں میں جو کپڑا سب میں کم درجہ کا ہو وہ پہنا جائے اور جب کوئی نیا کپڑا بنانا ہو اس وقت کی کیفیت سے اطلاع کر کے مع اس پرچہ کے مشورہ کر لیا جائے۔ (النور ص 515)

خیالی زنا کا علاج

حال: ہر وقت خواہش زنا کی رہتی ہے مثلاً جو صورتیں پیشتر سے نظروں میں اور دل میں ہیں وہ نکلتی نہیں دوسرے جو مرغوب صورت نظر پڑ جاتی ہے اس کی طرف زنا کا خیال جاتا ہے۔

تحقیق: آپ نے بہت اچھا کیا ظاہر فرما دیا۔ نتواں نہفتن درد از طبیباں حجاب تو وہاں ہو جہاں خدانخواستہ کوئی حقیر سمجھتا ہو یا دوسروں کے سامنے ظاہر کرتا ہو الحمدللہ یہاں اس کا

احتمال ہی نہیں اب علاج عرض کرتا ہوں خیال کا علاج خیال ہے اس وقت یہ خیال کیا کیجئے کہ اگر اس عورت کے شوہر کو اس خیال کی اطلاع کردوں تو کتنی رسوائی ہو تو حق تعالیٰ تو بے کھے ہی مطلع ہیں کتنی شرم کی بات ہے کہ وہ اس ارادہ کو دیکھ رہے ہیں اور اسی سلسلہ میں عقوبت جہنم کو بھی مستحضر کر کے اس میں لگ جایئے۔

اس کے بعد دوسرا خط اس کے متعلق آیا۔(النورص 569)

جو علاج جناب نے متعلق زنا کے فرمایا اس پر عمل کیا گیا الحمدللہ حضور کی توجہ سے کامیاب ہوا لیکن چونکہ نفس میں تقاضا شدید ہے اس واسطے یہ کرتا ہوں کہ جب ایسا خیال آتا ہے فوراً اپنی بیوی کی طرف خیال کرتا ہوں اور اس صورت پیش نظر کر کے حظ لے لیتا ہوں دوسرے میں شیطان اور نفس کو یہ بتاتا ہوں کہ جس طرح تو مجھ کو دوسری عورتوں کے حظ حاصل کرنے کو کہتا ہے اسی طرح اگر کوئی شخص میری بیوی سے حظ حاصل کرے اور مجھ کو اس کا علم ہو جائے تو میں کیا کروں گا بس فوراً غیرت جوش میں آتی ہے اور کہتی ہے کہ ایسے شخص کو مل جائے تو مار ڈالوں گا جو میری بیوی کی نسبت ایسا گمان کرے یا خیال فاسد رکھے پھر میں نفس اور شیطان سے کہتا ہوں کہ جب مجھ کو اتنی غیرت ہے تو کیا دوسروں کو غیرت نہ ہوگی اور اگر انکو خبر ہو جائے تو وہ بھی مجھ کو مار ڈالیں اور نقصان پہنچائیں پھر یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تو ہر طرف سے اور ہر وقت دیکھتے ہیں اور پھر جہنم کا نقشہ اپنے پیش نظر کر لیتا ہوں جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے پس پھر شیطان و نفس سے پیچھا چھوٹ جاتا ہے۔

تحقیق: بارک اللہ علاج نافع ہوا میرے بتلائے ہوئے نسخہ میں جس جزو کا آپ نے اضافہ کیا ہے یہ جزو اعظم ہے مگر میں اس لئے قلم میں نہ لایا تھا کہ میرا لکھنا خلاف تہذیب ہے اور آپ کا سوچنا اور بات ہے جواب سابق میں ایک مسئلہ فقہیہ رہ گیا ہے وہ نہایت ضروری ہے شاید اس کی ناواقفی سے کسی کو دھوکہ ہو جائے وہ یہ کہ یہ تاویل کہ اگر اس پر جائز قدرت ہوالخ ایسی ہے کہ کوئی شخص سچ مچ کسی عورت سے زنا کرنے لگے اور یہ سوچ لے کہ اگر اس پر جائز قدرت ہو تو اس طرح مقاربت کروں اور اس کے حرام ہونے میں ذرا بھی شبہ نہیں یہی حکم ہے زنا بالقلب کا۔(النورص 571)

خودرائی کا علاج

حال: خودرائی کا بھی مرض مجھ میں ہے اس کا تو ضروری علاج ہونا چاہئے ورنہ یہ تو سب کو ملیامیٹ کردے گا۔

تحقیق: ابتداء میں علاج اسی میں منحصر ہے۔ کہ 1۔ ہر وقت اہتمام ومراقبہ رہے کہ اس ذمیمہ کا قرب وقوع تو نہیں ہوا۔ 2۔ جب محسوس ہوا اس کے مقتضاء کی عملاً مخالفت کی جائے۔ 3۔ اگر پھر بھی وقوع ہو جائے نفس کو کچھ مناسب سزا دی جائے خواہ بدنی خواہ مالی مثلاً یہ خیال رکھا کہ کسی امر میں اپنی رائے پر عمل کرنے کا عزم تو نہیں ہوا جب معلوم تو اس رائے پر عمل نہ کیا اگر غلطی سے پھر بھی ہو گیا دس رکعت نفل جرمانہ کی ادا کی یا دو آنہ پیسے خیرات کر دیئے مثلاً۔ (النورص 579)

وسوسہ ناشکری کا علاج

حال: چوری جو ہوگئی ہے اس کا سوچنے سے بھی افسوس نہیں ہوتا۔ کہیں یہ حق تعالیٰ کی ناشکری تو نہیں ہے۔

تحقیق: چوری کا حال حکیم صاحب سے سن کر چوری کا افسوس اور آپ کے استقلال پر سرور ہوا۔ ناشکری کا احتمال عجیب ہے ناشکری جو مذموم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ناشی ہے منعم کی بے تعلقی سے اور جو چیز منعم کے غایت تعلق سے ناشی ہو وہ محمود ہے اگرچہ اس کا نام کسی کے اصطلاح میں ناشکری ہو۔ وہ حقیقۃً ناشکری نہ ہوگی گو صورۃً ہو۔ (النورص 581)

حسد وغبطہ کی حقیقت

حال: غرض یہ کہ اگر کسی امر کی طلب کی جائے تو یہ معلوم کرنا کہ یہ غبطہ مباحہ میں داخل ہے۔ یا ممنوعہ میں اس کا معیار کیا ہے۔

تحقیق: غبط میں اس تفصیل کی کیا دلیل ہے ہم کو تو یہ معلوم ہے کہ حسد وہ ہے جس میں محسود سے زوال نعمت کی تمنا ہو اور غبطہ وہ ہے کہ اس کے پاس رہتے ہوئے اپنے لئے حصول کی تمنا ہو۔ (النورص 503)

خیالی زناء کی حرمت

حال: موت سے چونکہ علاقہ زوجیت منقطع ہو جاتا ہے تو وقائع سابقہ یا صورت زوجہ سے متلذذ ہونا غالباً ممنوع نہیں۔

تحقیق: وہ تلذذ تو استحضار ہے واقعہ ماضیہ کا جو حلال تھا اس کا تصور بھی نہیں ہوتا کہ میں اب متلذذ ہوں بخلاف اس کے کہ وہ زندہ ہو اور مطلقہ ہو جائے وہاں تو فی الحال تلذذ کا تصور ہوگا اور یہ حرام ہے۔

حال: بعض دفعہ نفس لاعلیٰ التعیین یوں ہی کوئی صورت اپنی طرف سے تراش کر کھڑا کر دیتا ہے اور متلذذ ہوتا ہے یہ دیوانگی تو یقیناً ہے مگر حد معصیت میں بھی داخل ہو یا نہیں۔

تحقیق: عادۃً ممکن ہی نہیں بدون تعیین کے لذت ہو ہی نہیں سکتی۔ لیکن اگر کسی کو تلذذ ہوتا ہو تو آیت فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک هم العادون کے عموم میں داخل ہو کر حرمت کا حکم کیا جائے گا کیونکہ صورت مخترعہ نہ زوجہ ہے نہ مملوکہ پس وراء ذلک میں داخل ہوگی۔ (النور ص584)

انانیت و خودی کا علاج

سوال۔ یہ انانیت اور خودی دفع ہونے کیلئے کوئی مراقبہ و شغل اور بتلایا جائے کیونکہ احوال اور آثار ہر ایک کے جداگانہ معلوم ہوتے ہیں۔

جواب۔ فرمایا کہ مراقبہ اور شغل تو احوال پیدا ہونے کیلئے کیا جاتا ہے جب احوال پیدا ہو گئے تو پھر اس کی کیا حاجت ہے۔

سوال۔ اس رباعی کا کیا مطلب ہے۔

تادر سر پندار کہ ہستی باقیست　　میدان بہ یقین کہ بت پرستی باقیست
گفتی بت پندار شکستم رستم　　ایں بت کہ تو پندار شکستی باقیست

جواب۔ فرمایا کہ یہ انکی ایک حالت ہو مطلب یہ ہے کہ شان کبر کی جو ایک ہوتی ہے وہ نہ رہے۔ (تربیت حصہ دوم 33)

حال: جب معمولات ادا کرتا ہوں تو اللھم طھر قلبی من النفاق وعملی من

الوباء الخ اور اخلاص وغیرہ کیلئے دربار خداوندی میں دعا کر کے شروع کرتا ہوں اور درمیان میں کچھ تو جوش وخروش کی وجہ سے کچھ اس وجہ سے کہ حضرت نے وعظ میں فرمایا تھا کہ جب میں طالب میں طلب دیکھ لوں تو ضرور توجہ کروں گا آواز بلند ہو جاتی ہے اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ یہ عمل خلاف اخلاص ہے یا نہیں اگر ہے تو اصلاح فرمائیں۔

تحقیق: مقوی اخلاص ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ (النور ص 290)

وسوسہ کبر کا علاج

حال: اپنا حال بغرض اصلاح عرض ہے وہ یہ ہے کہ جن لوگوں کی وضع خلاف شریعت ہوتی ہے یا جو خلاف شرع امور میں مصروف ہوتے ہیں انکی ان باتوں سے دل میں نفرت ہوتی ہے اور بلا ضرورت ان سے ابتداء سلام وکلام کرنے کو محض حق تعالیٰ کی رضا مندی کے خیال سے دل نہیں چاہتا۔ بایں ہمہ اپنے کو ان سے اچھا نہیں سمجھتا۔

تحقیق: نفرت میں تفاوت ہونا کبر نہیں نفرت اعتقادی تو دونوں جگہ یکساں ہے اور عبد اسی کا مامور ہے اور یہ تفاوت نفرت طبعی میں ہے جیسے انسان کو اپنے پائخانہ سے نفرت کم ہوتی ہے اور دوسرے کے پائخانہ سے زیادہ ہوتی ہے اور راز اس تفاوت کا تفاوت فی الحبت ہے اور ظاہر ہے کہ انسانوں کو اپنے نفس سے زیادہ محبت ہوتی ہے بہ نسبت غیر کے اور یہی وجہ ہے کہ ماں کو اپنے بچہ کے پائخانہ سے اتنی نفرت نہیں ہوتی جیسا غیر محبوب کے پائخانہ سے سو اس کا کبر سے کوئی تعلق نہیں۔

حال: براہ کرم مطلع فرمایا جائے کہ اس میں کیا کیا قابل عمل اور کیا کیا لائق ترک ہے۔

تحقیق: اوپر کی تفصیل سے سب کا جواب ہو گیا۔ (النور ص 617)

باب ۴

اعمال کے بیان میں

عدم التفات واعظ بقبول وناقبول

حال: بعد نماز جمعہ وعظ کا معمول تھا کہ لوگوں کی بے توجہی دیکھ کر خیال ہوا کہ یہ میرا ذاتی قصور ہے ورنہ لوگ خود گرویدہ ہوتے اس لئے ترک کر دیا۔

تحقیق: برا کیا پھر شروع کیجئے اور یہ مسلک رکھئے۔

ع کس بشنود یا نشود من گفتگوئی میکنم۔ (تربیت حصہ اول ص 2)

اقامت مدارس کا افضل الاعمال ہونا

حال: قیام مدرسہ وغیرہ سے فکر اصلاح الناس کر رہا ہوں لیکن اپنے تئیں کورا پاتا ہوں۔

تحقیق: نفع رسانی کی برکت سے انشاء اللہ کورے نہ رہیں گے نیز اقامت مدارس سے زیادہ اس زمانہ میں کوئی عمل نہیں ہے۔ (تربیت حصہ اول ص 2)

دوام عمل کی حقیقت

حال: اول تو میں کوتاہی کیا کرتا تھا مگر جو کچھ بھی ہوتا تھا آج کل بعض عوارض کی وجہ سے سب درہم برہم ہو گیا ابھی تک التزاماً پڑھنا نہیں ہوتا۔

تحقیق: یہ بھی ایک قسم کا دوام ہے کہ کبھی ہو کبھی نہ ہو بالخصوص جب سبب اس کا عذر ہے دوسرے یہ کہ کامیابی اس پر موقوف نہیں کہ کبھی ناغہ ہی نہ ہو۔ اس دھن میں لگا رہے گو ناغہ بھی ہو مگر اس کے درپے رہے ایک روز مقصود حاصل ہوگا۔ (تربیت حصہ اول ص 6)

بوجہ نیند تہجد نہ پڑھ سکنا قابل افسوس نہیں

حال: اکثر یہ امر پیش آیا ہے کہ تہجد کے وقت آنکھ نہیں کھلتی۔

تحقیق: حدیث میں ہے لاتفریط فی النوم۔
حال: اب اگر یہ بھی میسر نہیں تو اور کیا امید ہوسکتی ہے افسوس ہی افسوس ہے۔
تحقیق: یہ کیا تھوڑی دولت ہے۔

دوست دارد دوست ایں آشفتگی　　　کوشش بیہودہ بہ از خفتگی

بعد العشاء نوافل تہجد
(تربیت حصہ اول ص 6)

حال: اور کوئی صورت ایسی ضرور تحریر فرمائیں کہ تہجد کو بالضرور بیدار ہو جاؤں اور اپنے کام میں لگوں۔ تحقیق۔ سردست اول شب میں کرلیا جائے۔ (تربیت حصہ اول ص 7)

حال: میرے حق میں دعا فرمائیں کہ توفیق و مداومت اشغال نصیب ہو ہمت امور دین میں بہت پست ہے۔

تحقیق: آپ زیادہ پریشان نہ ہوں بعد نماز عشاء کے نوافل اور ذکر و شغل سب کرلیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ شدہ شدہ آخر شب میں بھی توفیق ہونے لگے گی۔ (تربیت حصہ اول 42)

حال: معمولات بفضلہٖ تعالیٰ پڑھ رہا ہوں صرف نماز تہجد و دوازدہ تسبیح میں خرابی واقع ہوگئی وجہ یہ ہوگئی کہ میں بیمار پڑا تو یہ خیال ہوا کہ اب تو بے نماز پڑھے تو ثواب ملے گا کیونکہ مرض میں صحت کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

کثرت سردی کی وجہ سے کاہلی بھی ہوجاتی ہے صبح کو ندامت ہوتی ہے کہ کیوں سو رہا اے میرے معالج اب حضرت ہی توجہ فرمائیں اور اس خادم کا علاج فرمائیں۔

تحقیق: دعا سے تو انکار نہیں مگر اصل علاج اس کا ہمت ہے کیونکہ یہ افعال اختیاریہ میں سے ہے مثل اکل و شرب کے کیا کبھی اس کیلئے دعا کرائی ہے کہ میں روٹی توڑ کر کھا لیا کروں اگر ہمت کرنے سے بھی آخر شب میں آنکھ نہ کھلے تو بعد عشاء پڑھ لیا کریں اور بیماری میں صحت کا ثواب ملنا عاجز کیلئے ہے نہ کہ قادر کیلئے وہ وسوسہ تھا دفع کریں۔ (تربیت حصہ سوئم ص 2)

غیر واجب کا ترک موجب شیطان نہیں

حال: بعد نماز عشاء نام کو معدودہ چند رکعت تہجد بھی پڑھ لیتا ہوں اگرچہ پچھلی شب میں

اٹھتا ہوں مگر نماز وذکر کی توفیق نہیں ہوتی انکو اپنے نفس کو ملامت وغیرہ سب کچھ کرتا ہوں مگر کچھ نتیجہ نہیں نکلتا شیطان ونفس غالب ہو رہے ہیں۔

تحقیق: غیر واجب کا ترک کرنا نفس وشیطان کا غلبہ نہیں ہے یہ علامت وندامت انشاء اللہ تعالیٰ ایک روز کام کرے گی اگر اس وقت زیادہ نہ ہو چار پائی پر بیٹھ کر ایک دو تسبیح پڑھ لیا کیجئے۔ (تربیت حصہ اول ص 21)

بیوی کی نا اتفاقی کی وجہ سے کلفت اٹھانا بھی مجاہدہ ہو

حال: جناب کی شفقت بزرگانہ پر بھروسہ کر کے کچھ اپنی دردناک حالت عرض کرتا ہوں بدقسمتی سے میرا عقد جس خاتون سے ہوا ہے وہ اور میں دونوں بالکل متضاد طبیعت کے واقع ہوئے ہیں اور اس میں نہ میں اپنی شریک قسمت کو الزام دیتا ہوں نہ حقیقتاً ان میں کوئی نقص ہے بلکہ میں ہی ایک انوکھی طبیعت کا شخص ہوں اس مختلف الخیالی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم دونوں میں بجائے اُنس کے ایک ایسی مغائرت کی دیوار کھڑی ہوگئی کہ جو روز بروز مضبوط ہی ہوتی جاتی ہے ان خانگی پیچیدگیوں نے جو اثر میری زندگی پر سخت کاروبار پر ڈالا ہے اس کا ضبط تحریر میں آنا تقریباً ناممکن ہے ایک دائمی افسردگی نے مجھے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے اور روز بروز میری زندگی معرض اندیشہ میں ہوتی جاتی ہے۔ ارادہ کر رہا ہوں کہ چند روز کیلئے خدمت والا میں حاضر ہو کر حضور کی توجہات سے مستفید ہوں۔

تحقیق: آعزیز کا خط آیا برخوردار ماشاء اللہ تعالیٰ آپ ایک مستقل باہمت آدمی ہیں پھر اس قدر بے صبر اور بے استقلالی یہی تو مواقع ہوتے ہیں عزم وہمت کے دیکھنے کے یہاں آنے کو جو لکھا ہے میرے سر آنکھوں پر کرم نماؤ فرود آ کہ خانہ خانہ تست مگر یہ تو سمجھئے کہ جس غرض کیلئے ایسا خیال ہے وہ خود موقوف ہے مجاہدہ پر اور جو ناگواری آپ کو پیش آرہی ہے یہ خود ایک بڑا مجاہدہ ہے اگر آپ کو دوسرے رنگ کی طلب ہے تو اس کیلئے حالت موجودہ میں آپ خوب تیار ہو سکتے ہیں پس برداشت کیجئے پھر موقع پر یہاں آیئے کہ تھوڑی توجہ میں کام بن جائے گا۔ (تربیت حصہ اول ص 30)

قبل نماز فجر تلاوت قرآن ومناجات مقبول میں مضائقہ نہیں

حال: اس ناکارہ نے تھوڑے دنوں سے حضور کی توجہات سے بتوفیق خداوندی تہجد

پڑھنا شروع کیا ہے مگر صبح کو جلدی میں کچہری جانے کے سبب دعا حزب البحر دلائل الخیرات دعا مغنی مناجات مقبول اور قرآن مجید بھی قبل نماز فجر پڑھا کرتا ہوں۔

تحقیق: مضائقہ نہیں۔ (تربیت حصہ اول ص 33)

تمناء دیدار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اقدم ضرورت عمل ہو

حال: اس کمترین کو یہ آرزو ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار مقدس سے خواب میں مشرف ہوتا۔ آنجناب سے اللہ واسطے درخواست ہے کہ دعا یا ورود کی ترکیب مرحمت فرمائی جائے۔

تحقیق: اس سے زیادہ ضروری دعا تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضروریات میں مشغول اور متوجہ فرمائیں۔ (تربیت حصہ اول ص 41)

دعا بعد ختم ذکر وتلاوت قرآن

سوال۔ ذکر ختم ہونے پر کوئی دعا پڑھ کر اٹھنا چاہیے یا یوں ہی۔

جواب۔ یہ دعا کیجئے اے اللہ اپنی محبت و معرفت اور توفیق ذکر و طاعت نصیب فرما۔

سوال۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد کس طرح پر دعا مانگ بجائے۔

جواب۔ اوپر والی دعا کے ساتھ اتنا اور اضافہ کر دیجئے کہ تلاوت وعمل بالقرآن کی توفیق بھی بخشئے۔ (تربیت حصہ اول ص 49)

بعذر سفر ناغہ مضر نہیں

حال: سفر تمام معمولات بند ہیں صرف ورد اسم ذات خفی 24 ہزار برابر ہوتا ہے ہمیشہ قرآن شریف اور مناجات مقبول پڑھتا تھا مگر بوجہ سفر ممکن نہیں معلوم ہوتا۔

تحقیق۔ مکرمی اسلام علیکم ورحمۃ اللہ بعذر سفر ناغہ ہونا مضر نہیں حدیث بھی اس کی مؤید ہے۔ ماشاء اللہ تعالیٰ آپ کی یہ بھی ہمت ہے کہ اسم ذات 24 ہزار ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ برکت فرمائے باقی دعاء خیر کرتا ہوں۔ (تربیت حصہ دوم ص 2)

حال: حضرت قبلہ مولانا دام اقبالہ۔ بعد سلام مسنون آنکہ طبیعت کی عجب حالت ہے اس وقت تک درست نہیں ہوئی کمزوری بہت زیادہ ہے بخار برابر آئے جاتا ہے اوراد کا

سلسلہ بالکل مفقود ہو گیا ہر چند کوشش کرتا ہوں مگر دماغ کام نہیں دیتا۔

تحقیق: اسلام علیکم۔ حالت موجودہ میں بخار و ضعف کے سبب جو بیکاری ہے یہ نفع میں اس کام سے کم نہیں جو آپ پہلے سے کر رہے تھے ہرگز پریشان نہ ہوں جب کامل صحت ہو جائے گی اس وقت پھر شروع کر دیجئے۔ والسلام (تربیت حصہ پنجم ص 84)

حال: میں اس وقت سفر میں ہوں اکثر اشغال جو حضور نے ہدایت فرمائے تھے بے وقت کرنے کی نوبت آتی ہے اور کبھی کبھی ناغہ بھی ہو جاتا ہے جس کا سخت افسوس ہوا کرتا ہے۔

تحقیق: عذر سے ایسا ہو جانا قابل افسوس نہیں۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول 58)

تعلیم طلبہ و نصیحت ترک نہ کرنا چاہئے

حال: میرا حال آج کل میرے خیال میں نہایت برا معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ کہ تعلیم طلبہ اور نصیحت عوام میں اژدحام کے سبب سے کبھی تنگ اور پریشان ہوتا ہوں اور کبھی کبھی سخت کلامی بھی کرتا ہوں اس میں ضرور میں گنہگار رہوں گا اس میں خوف تباہی ہوتا ہے اور اذکار و اشغال غالباً ناغہ ہوتے ہیں مگر پورا کیا جاتا ہے اس واسطے دل ہمیشہ دردناک رہتا ہے۔ اب کے سال خدا کے فضل سے کچھ باغ جس میں مکان ہے اور کچھ پیداواری زمین خرید کیا ہوں۔ انشاء اللہ اوقات بسر کیلئے دوسرے کی محتاجی کی ضرورت نہ ہوگی۔

تحقیق: تعلیم طلبہ اور نصیحت کو ترک نہ کیجئے گو تنگی اور پریشانی ہو حتی الامکان حدود شرعیہ سے غیظ و غضب میں تجاوز نہ کیا جائے اور جو غلطی ہو جائے استغفار سے اس کا تدارک کیا جائے اور اذکار و اشغال بالکل تو ترک نہ کریں کہ بے برکتی اعمال میں ہو جاتی ہے لیکن اگر تقلیل ہو جائے تو مضر نہیں نفس رسانی اس سے افضل ہو۔ اس سے دل خوش ہوا کہ آپ کو اطمینان معاش حاصل ہو گیا اللہ تعالیٰ اس کے غوائل سے محفوظ رکھے انشاء اللہ جب نیت آپ کی خالص ہے اور عزم بھی تقویٰ کا ہے تو غوائل سے محفوظ رہے گی۔ (تربیت حصہ دوم ص 8)

ضرورت دوام عمل

حال: اب یہ حالت ہے کہ کسی کو دنیا تو کیا بلکہ اگر حلال طور سے مل جائے تو اور

بڑھانے کی فکر ہے اور مجھ کو اپنے میں یہ خرابی معلوم ہوتی ہے کہ غصہ زیادہ ہو گیا ہے اور اگر چہ کوئی فعل غصہ میں خلاف شرع نہیں ہوتا ہے اور حواس بخوبی اختیار میں رہتے ہیں۔ لڑکوں کو زدوکوب کی ضرورت ہوتی ہے گرمیوں میں جب تک پنکھا ہوتا ہے تو نیند آتی ہے بعد اس کے مشکل ہوتی ہے۔ گوشت اگر کھانے میں نہ ہو تو سیری نہیں ہوتی ذکر بارہ تسبیح ہمیشہ کیا کرتا تھا اور کرتا ہوں کبھی اطمینان ہوا تو توجہ قلب کیا اور کوئی فکر ہوا تو بلا حضور قلب کیا ناغہ ہو گیا تو قضا کر لیا اختلاط ہر دم سے پہلے متنفر تھا اور اب بھی ہوں مگر وہ نفرت سابقہ نہیں ہے کوئی ذکر نیک ہوتا ہو اس پر سامعین کو رونا آتا ہے مگر میرے ایک آنسو بھی نہیں نکلتا اب حضور میرے امراض کا علاج اور پرہیز تحریر فرمائیں۔

تحقیق: حرفاً حرفاً حالات پڑھے آپ کو ناحق کا فکر ہو گیا۔ جب تک معاصی سے محفوظی سے ہرگز بدحالی نہیں ہے مباحات کو حق تعالیٰ نے استعمال ہی کیلئے بنایا ہے۔ باقی احوال ومواجید کا ایک حال پر رہنا ضروری نہیں۔ البتہ جس کا التزام کر لیا جائے اس پر حتیٰ الامکان دوام رکھا جائے خواہ دل لگے نہ لگے یا باقی حال میں جو تغیر اس قسم کا ہو اس کی طرف اصلا التفات نہ کریں۔ (تربیت حصہ دوم ص 47)

ایک اور طبیعت چاہتی ہے اگر مناسب اور بہتر سمجھئے تو تحریر فرمائیں وہ یہ کہ اب میری طبیعت یہ چاہتی ہے کہ رات کو بعد نماز عشاء کے بھی ذکر میں مشغول رہا کروں اور تہجد وغیرہ بھی اسی سلسلہ میں وقت آنے پر پڑھا کروں کیونکہ رات میں یکسوئی زیادہ ہوتی ہے اور اللہ جل شانہ کی عظمت وہیبت بھی زیادہ معلوم ہوتی ہے رات کو اگر اجازت ہو تمام رات عبادت میں مشغول رہا کروں۔

اور چونکہ وہ موقوف ہے حفظ صحت پر اس لئے وہ بھی مطلوب ہے گو بغیرہ سہی اور زیادہ جاگنے سے صحت محفوظ نہیں رہ سکتی۔ اس لئے شب بھر جاگنے کا ہرگز ارادہ نہ کریں سنت کے بھی خلاف ہے اول تو شب وروز میں آٹھ گھنٹہ ورنہ کم از کم چھ گھنٹے سونا ضروری ہے ورنہ اب تو کپڑے پھاڑ کر جنگل جانے کو صرف دل ہی چاہتا ہے اس وقت پھر سچ مچ غلبہ بےبس سے ایسا ہی ہونے لگے گا۔ (تربیت حصہ سوئم ص 18)

سوال۔ بعد نماز فجر ایک ہزار بار اسم ذات آہستہ پڑھ لیتی ہوں عرصہ ہوا کہ میں نے

خواب دیکھا کہ...... والد صاحب فرماتے ہیں کہ ایک تسبیح اسم ذات کی پڑھ لیا کرو اس سے بہت فائدہ ہوگا چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کر دیا چند روز کے بعد خیال آیا کہ یہ تو بہت کم ہے بس ایک ہزار بار پڑھنے لگی اب جو ارشاد ہو بجالاؤں۔

جواب۔ ایک ہزار بار جو کہ معمول ہے کافی ہے پھر بھی اطلاع دیں۔

حال: پڑھتے وقت دل چاہتا ہے کہ دل میں بھی اللہ اللہ کے سوا کچھ نہ ہو مگر باوجود کوشش کے تمام خیالات ہجوم کر آتے ہیں۔

تحقیق: کچھ ہرج نہیں کئے جاؤ انشاء اللہ سب خیالات مرضی موافق ہو جائیں گے پریشان نہ ہوں۔

حال: اور یہی حالت نماز میں ہوتی ہے ایک ایک لفظ سوچ کر پڑھنے سے کچھ فائدہ ہوتا ہے لیکن کامل یکسوئی نہیں ہوتی۔ تحقیق۔ اس میں زیادہ مبالغہ نہ کریں۔ (تربیت حصہ چہارم ص 55)

حال: میں بعد نماز تہجد دوازدہ تسبیح پڑھتا ہوں اور چھ ہزار بار اسم ذات اور پانچ ہزار بار استغفار پڑھتا ہوں اور یہ عدد دن رات میں پورے کر لیتا ہوں اب گزارش یہ ہے کہ میں بارہ ہزار بار اسم ذات اور دس ہزار بار استغفار پڑھنا چاہتا ہوں اجازت اگر ہو تو اتنا پڑھ لیا کروں۔

تحقیق: ذمہ تو اتنا ہی سمجھئے جتنا پہلے سے معمول ہے باقی بدون ذمہ داری جس روز چاہیں خواہ ہر روز جتنا چاہیں خواہ اسی قدر جتنا لکھا ہے پڑھ لیا کریں یہ مصلحت ہے۔ (تربیت حصہ چہارم ص 63)

حال: یہ دل چاہتا ہے کہ وقت ملتا تو تنہائی میں جنگل میں ذکر کرتا مگر کوئی وقت نظر نہیں آتا۔

تحقیق: تھوڑا سا نکال لیجئے تاکہ قدرے تسلی ہو تسلی کیفیت میں اعتدال رہے گا اور دوام کیلئے اس کی ضرورت ہے۔ ورنہ احیاناً عمل پر کیفیت غالب آجاتی ہے اور اصل مقصود عمل ہے اس نشاۃ دنیویہ میں البتہ اس عالم میں کیفیت ہی مطلوب ہے مع ثمرا تھا۔ (تربیت حصہ پنجم ص 194)

تحقیق: جو کچھ بھی ہو اعمال میں بلا عذر اختلال ہونا مضر ہے جس طرح بن پڑے بے تکلف اعمال ادا کر لینے چاہئیں ورنہ تھوڑے دنوں میں تعلق بھی نہیں رہتا۔ (تربیت حصہ پنجم ص 217)

حال: وہ جو دولت کیفیت آنحضور کی خدمت مبارک سے لیکر آیا تھا کئی دن ہوئے کہ وہ مسلوب کر لی گئی اگرچہ اپنی بد اعمالی ہی کی وجہ سے مسلوب ہوئی ہوگی مگر دل کو قلق و افسوس ہے لیکن الحمدللہ کہ معمولات میں زیادہ فرق ابھی تک تو نہیں ہوا۔

تحقیق: احوال تابع اعمال کے ہیں اعمال پر استقامت کا اہتمام رکھنا ضروری ہے۔ اس سے احوال محمودہ ہر وقت کے مناسب خود بخود پیدا ہوتے ہیں ہاں یہ ممکن ہے کہ کوئی حال ان میں سے سالک کی طبیعت کے موافق نہ ہو لیکن مصلحت کے موافق ضرور ہوتا ہے جس کا سمجھنا محقق کا کام ہے نہ کہ مقلد و مبتدی کا مقلد کو محقق کا صرف اتباع اور اس کے کہنے سے اجمالاً اس کو مصلحت سمجھ لینا کافی ہے جب دولت تحقیق نصیب ہوگی خود بخود سمجھ میں آنے لگے گا اور خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ آپ کے معمولات جاری ہیں یہی بڑی چیز ہے اطمینان سے کام میں لگے رہئے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 263)

حال: حالت یہ ہے کہ عرصہ سے تہجد کی پابندی نہیں ہوتی۔

تحقیق۔ عشاء کے بعد پڑھ لیا کرو

حال: ذکر لسانی بھی قریب قریب موقوف ہے کبھی ہو گیا کبھی نہ ہوا۔

تحقیق: یہ ٹھیک نہیں کرنا چاہئے خواہ وقت بدل دیا جائے خواہ مقدار کچھ کم کر دی جائے۔

حال: بعض دفعہ نماز میں ہجوم وسواس بہت ہوا۔

تحقیق۔ اگر بلا قصد ہے تو قابل نظر نہیں اگر بقصد ہے قصد قطع کرنا چاہئے۔

حال: جناب والا نے تحریر فرمایا تھا کہ مواعظ اور تربیت السالک بالدوام مطالعہ کیا کرو کچھ روز تک اس پر عمل رہا لیکن طبیعت نہیں لگی تھوڑا سا جہاں پڑھا نہیں کہ طبیعت گھبرانے لگتی ہے۔ البتہ دیوان حافظ اور مثنوی شریف کی شرح دیکھنے میں بہت طبیعت لگتی ہے مضامین مواعظ اگرچہ نہایت نافع اور عجیب ہیں۔ طبیعت تو چاہتی ہے خوب دیکھا کروں لیکن اس پر عمل نہیں ہوتا۔ خدا جانے کیا بات ہے۔

تحقیق: گو طبیعت نہ لگے زیادہ وقت اس میں صرف کرنا چاہئے اور دیوان اور مثنوی میں گو دل لگے مگر ان میں کم وقت صرف کرنا چاہئے اور مواعظ کی نسبت جو لکھا ہے کہ اس پر عمل نہیں ہوتا مجھ کو اس مضمون سے سخت تکلیف پہنچی افسوس پار ہو کر ڈوب جانا چہ معنی۔ کیا عمل پر قدرت نہیں یا عمل کی رغبت نہیں جلد جواب دیں۔ (تربیت حصہ ہفتم 83)

حال: اسم ذات کے ذکر میں لطائف میں سے کوئی کیف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جب تک

طبیعت کا زور قائم رہتا ہے ذکر کرنے سے سیری نہیں ہوتی لیکن نفی اثبات میں دل نہیں لگتا۔

تحقیق: یہ سب عارضی امور میں ذاکر کو قبل تمکین ایسے امور پیش آتے ہیں اور ان میں تغیر وتبدل بھی ہوتا رہتا ہے۔مگر استقامت کے ساتھ مشغول رہنے سے حسب استعداد اخیر میں مناسب حالت محمودہ پر قرار ہو جاتا ہے اس لئے ان انقلابات سے بالکل قطع نظر کرنا چاہئے مقصود دوامر کو رکھنا چاہئے۔دوام طاعت وکثرت ذکر فقط۔(النور ص 161)

حال: عرض پرداز خدمت عالی ہوں اللہ تعالیٰ جناب والا کو ہمیشہ سلامت رکھے میری اصلاح کیجئے میرا یہ حال ہے کہ جب میرے پاس یہ بچے......وغیرہ رہتے ہیں انکے کام اور محبت میں زیادہ دل لگا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوعات کم ہو جاتے ہیں۔اسی طرح جب کچھ گناہ ہو جاتا ہے دل میں شرمندگی اور گھبراہٹ رہتی ہے مگر گناہ کرنے سے طبیعت باز نہیں رہتی اور کبھی تو گناہ کر کے دل سے بے حد توبہ نکلتی ہے اور کبھی پریشانی ہی رہتی ہے۔

تحقیق: یہ سب حالات اچھے ہیں اور علامات اس کے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قلب میں حیات ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ایسے تغیرات سب کو پیش آتے ہیں کبھی کمی کبھی زیادتی اس کا کچھ غم نہ کریں۔اولاد کی محبت اور ان کی خدمت یہ ان کا حق ہے اس سے جو حالت باطنی میں کمی ہو جائے وہ بری نہیں امر طبعی ہے۔البتہ جو گناہ کی کوئی بات ہو جائے خواہ اس میں کمی بھی نہ ہو وہ بری ہے اس سے استغفار اچھی طرح کرنا چاہئے اور حتی الامکان آئندہ اس سے بچنے کی ہمت کرنا چاہئے اگر پھر ہو جائے پھر ایسا ہی کرنا چاہئے اسی طرح عمر بھر ہمت نہ ہارے انشاء اللہ تعالیٰ اسی طریق سے ایک روز کامیابی ہو جائے گی۔اطمینان رکھیں اور جو اوراد اپنے ذمہ کر لئے ہیں وہ جس طرح بن پڑے پورے کر لئے جائیں میرے مواعظ کے مطالعہ کو بھی ان اوراد میں داخل سمجھیں۔(النور ص 192)

حال: میرا حال بدستور ہے وظیفہ جو میرا مقرر ہو پڑھ لیتی ہوں۔

تحقیق۔اللہ تعالیٰ نفع بخشے

حال: اور قریب قریب ہر وقت کبھی دل میں اور کبھی زبان سے اللہ اللہ کہتی رہتی ہوں

دھیان اکثر اللہ ہی کی طرف رہتا ہے۔ (تحقیق) الحمد للہ۔

حال: مگر پھر بھی جو بات دنیا کی اپنے متعلق ہوتی ہے اس کا بھی بہت فکر اور دھیان لگا رہتا ہے یا کوئی کام اپنے ذمہ ہوتا ہے اس کا بھی دھیان لگا رہتا ہے۔

تحقیق: یہ طبعی بات ہے اس کا کچھ ڈر نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا اثر بھی خود بخود کم ہو جائے گا۔ جوں جوں ذکر کو غلبہ ہوگا۔

حال: مگر اس فکر اور دھیان میں الجھن دل میں بہت رہتی ہے۔

تحقیق: یہی علامت ہے اس کی انشاءاللہ تعالیٰ اس کا اثر کم ہو جائے گا جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں۔

حال: جی یہ چاہا کرتا ہے کہ دنیا کی کسی بات کا فکر زیادہ دل میں نہ ہوا کرے اللہ تعالیٰ دنیا کی تمام فکروں سے زیادہ اپنا دھیان دل میں سمائے۔

تحقیق: انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہو جائے گا۔ ذکر و فکر نہ چھوڑنا۔ (النور ص 325)

حال: قبلہ گاہا بندہ ہر وقت اسی فکر میں رہتا ہے کہ نمازوں کا قرض سر پر ہے اور اگر انکے ادا کرنے سے پہلے زندگی ختم ہو جائے تو شاید ان کے بدلے کیسا حال ہو۔ سخت اندیشہ ہے کہ اب یہ حالت ہے شاید اس سے بھی بدتر نہ ہو جائے۔ اپنے گناہوں سے سخت پریشانی ہے۔

تحقیق: تھوڑا تھوڑا قضا کرتے رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ از خود تنگی رفع ہو جائے گی۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ایک دن کے ناغہ سے قضا شروع کریں۔ وہ بہت سہل ہو جائے گا اور کام اگرچہ چستی سے نہ ہو سستی ہی سے سہی جس طرح ہو کر لیا جائے۔ دعا بھی کرتا ہوں۔ (رمضان المبارک ھ النور ص 247)

حال: ایک شخص نے اپنی یہ حالت لکھ کر بھیجی کہ میں بوجہ کثرت کاروبار کے معمولات و اوراد کو پورے طور پر نہیں کر سکتا۔ اکثر ناغہ ہو جاتے ہیں اس کے جواب میں یہ تحریر فرمایا۔

تحقیق: جتنا ہو سکے کرتے رہئے جو کمی رہ جائے استغفار و ندامت کیجئے انشاء اللہ محروم نہ رہیں گے۔ (اشرف علی) (النور ص 159)

حال: خداوند تعالیٰ کی یاد تو دل پر پہلے بھی رہتی تھی مگر اب اس قدر ترقی ہو گئی ہے کہ سوتے میں بیٹھتے میں ہر وقت ہی ہے اور دل سے رونا آتا ہے کبھی سونے سے بیدار ہو جاتا ہوں اور دل یہ چاہتا ہے کہ ہر وقت بیٹھ کر سوچا کروں بلکہ ذکر کے وقت بھی یہی دل چاہتا

ہے کہ ذکر چھوڑ دوں اور بیٹھ کر سوچتا رہوں اور ذکر میں طبیعت کم لگتی ہے۔ ہر وقت وہی خیال رہتا ہے کہ چھوڑ دو اور بیٹھے رہو اس کیلئے جیسا ارشاد ہو۔

تحقیق: یہ جولکھا ہے کہ ذکر چھوڑ دوں اور بیٹھ کر سوچا کروں سو یہ برکت ذکر کی ہے کہ فکر سے انس ہو گیا ہے ذکر کو ہرگز نہ چھوڑنا ورنہ بناء کے انعدام سے مبنی کا انہدام ہو جائے گا خواہ دل لگے یا نہ لگے معمولات پر استقامت رکھیں۔ (النور ص 21)

ضرورت اصلاح اخلاق

حال: یہ مرض مجھ میں بہت بڑا ہے کہ طلبہ کی بداخلاقی وبداعمالی دیکھ کر دل بہت متاثر ہوتا ہے بایں وجہ کبھی سختی تک نوبت آجاتی ہے بخلاف اپنی حالت کے کہ اول تو اپنی بداخلاقیوں وبداعمالیوں پر نظر ہی نہیں ہوتی اور اگر اتفاقاً کہیں نظر ہوئی بھی تو دل اپنے اوپر ایسا متاثر نہیں ہوتا جیسا غیروں پر۔

تحقیق: یہ تفاوت تو طبعی ہے امور طبعیہ پر ملامت نہیں البتہ اپنی اصلاح سے غافل وکاہل نہ ہونا چاہئے اور جس پر قدرت ہو اس کی بھی اصلاح کا اہتمام چاہئے باقی دونوں جگہ اخلال کے آثار میں جو تفاوت ہو وہ مضر نہیں جیسا اوپر لکھ چکا ہوں۔ (النور ص 548)

احادیث افضل الاعمال میں تطبیق

سوال۔ حدیث شریف میں قرآن کی تلاوت کے فضائل دیکھے تو تلاوت افضل معلوم ہوتی ہے اور درود کے فضائل دیکھے تو درود شریف کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس تسبیح تقدیس کی اس میں تطبیق کی صورت کیا ہے۔

جواب۔ تعارض ہی کب ہے وجوہ فضیلت کے مختلف ہیں باقی حالت ہر ایک کی جدا ہے اور مختلف اوقات میں حالات مختلف ہیں اسی لئے تو شیخ کے مشورہ وتجویز کی ضرورت ہے اب آپ یہ دیکھیں کہ آپ کو جمعیت خاطر کس میں زیادہ ہوتی ہے فقط۔ (تربیت حصہ سوئم ص 3)

جبلی طور پر ناغہ ہو جانا خلاف دوام نہیں

حال: استغفار میں صرف پانچ ہزار بار یومیہ پڑھ لیتا ہوں۔ لیکن خدا جانے کیا سبب ہے کہ میں جب کبھی کام پابندی اوقات سے کرنا چاہتا ہوں۔ تین چار یوم تو کامیابی ہوتی

ہے اور پھر اس قدر وحشت ہوتی ہے کہ پریشان ہو کر سب کچھ چھوڑ دیتا ہوں۔
تحقیق: بعض طبائع کا یہ جبلی خاصہ ہے پریشانی کی کوئی بات نہیں ایسے شخص کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ بھی ایک قسم کا دوام ہے کہ کبھی ہوا کبھی نہ ہوا اسی طرح کرتے رہنے سے دوام حقیقی میسر ہو جاتا ہے حاصل یہ کہ وہ گو دوام نہیں مگر بحکم دوام ہے اثر اور برکت میں۔ (تربیت حصہ چہارم ص 38)

طالب علمی میں تہجد و نوافل پڑھنا

سوال۔ اور نوافل طالب علم کیلئے فی نفسہ نامناسب ہیں یا اس وجہ سے کہ تعلیم میں نقصان ہوگا پس اگر تعلیم میں نقصان نہ ہو مثلاً اذان کے بعد ہی مسجد میں آگئے اور جماعت میں دیر ہے تو نوافل پڑھ لے تو کیا حرج ہے۔

جواب۔ کچھ حرج نہیں افضل واکمل ہے۔ (تربیت حصہ چہارم ص 44)

نماز میں دلجمعی نہ ہونا

حال: فجر اور عشاء کی نماز میں خوب دل لگتا ہے اور باقی تین وقتوں میں ایسا دل نہیں لگتا۔
تحقیق: چونکہ کاموں کی طرف دل رہتا ہے مگر کچھ فکر نہ کریں انشاءاللہ خود بخود لگنے لگےگا۔
حال: پانچ چھ روز تک عشاء کی نماز بالکل تنہائی میں پڑھی تھی قصداً نہیں بلکہ موقع ہی ایسا پڑ گیا تھا عشاء کی نماز پڑھنے میں اور خاص کر الا اللہ پڑھنے میں دل میں ایسا خیال رہتا تھا کہ میری داہنی جانب ایک شخص سفید پوش کالا رنگ دبلا پتلا سر پر بال جس طرح سے کہ پٹے رکھاتے ہیں۔ کرسی پر بیٹھا رہتا ہے جب مڑ کر داہنی طرف دیکھتی تو کچھ نہیں پھر پڑھنے میں مشغول ہو جاتی تو پھر وہی خیال رہتا اور کچھ ڈر بھی نہیں معلوم ہوتا بلکہ اچھا لگتا۔
تحقیق: یہ ہونا بھی مضر نہ تھا لیکن نہ ہونا زیادہ بہتر ہوا غیر کی طرف مشغولی گو وہ مخلوق طیب ہی ہو پھر ایک گونہ حجاب ہے۔ صفر 34ھ (تربیت حصہ چہارم ص 58)

اتباع سنت سب مصالح پر راجح ہے

حال: ایک روز خادم کتاب مبارک ضیاء القلوب مصنفہ جناب حضرت دادا پیر صاحب قدس سرہ کا مطالعہ کر رہا تھا کہ کتاب موصوف میں لکھا دیکھا کہ تہجد کے وقت بارہ رکعت پڑھے

اور ہر رکعت میں سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے اس روز سے بہ تقاضائے قلب اس پر عمل ہے۔

تحقیق: مشائخ نے یہ طریقہ ان پڑھ لوگوں کیلئے تجویز فرمایا ہے۔ ورنہ افضل بوجہ موافقت سنت کے یہی ہے کہ کوئی سورت معین نہ کریں اور ظاہر ہے کہ اتباع سنت کو سب مصلحتوں پر ترجیح ہے۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص 57)

بجائے تلاوت قرآن مجید روزانہ تفسیر بیان القرآن پڑھنا

حال: بے علمی یا کم علمی سے اکثر اوقات خصوصا قرآن مجید کی تلاوت میں بہت دل پریشان ہوتا ہے۔ بیان القرآن کامل دہلی سے منگوائی ہے اگر اسی کے پڑھنے کیلئے روزانہ اس قدر وقت مقرر کرلوں جس میں پاؤ پارہ مع تفسیر پڑھا کروں اور اس طرح پڑھوں کہ اہلیہ بھی سنیں تو مناسب ہے۔

تحقیق: بالکل مناسب ہے مگر جو مقام سمجھ میں نہ آئے رائے سے مطلب نہ بتایا جائے۔

اکثار درود شریف

حال: بعد فراغ ذکر قیام وقعود میں اکثار درود شریف کو جی چاہتا ہے اگر اجازت ہو تو پڑھ لیا کروں۔ تحقیق۔ ضرور۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص 94)

اگر اردو مناجات سے دلچسپی ہو تو وہ بہتر ہے۔

سوال۔ مناجات مقبول عربی میں پڑھنا افضل ہے یا اردو میں پڑھتی ہوں کیونکہ عربی کا علم نہیں معلوم نہیں ہوتا کہ کیا پڑھ رہی ہوں اور اردو میں دلچسپی ہوتی ہے کہ یہ پڑھ رہی ہوں۔

جواب۔ اس خاص حالت میں اردو ہی بہتر ہے۔ (تربیت حصہ چہارم ص 58)

تلاوت بدون بقاء استحضار بھی کافی ہوتا

حال: الحمدللہ بفضلہ تعالیٰ و بہ برکت حضرت اعلیٰ اپنے تمام معمولات روزانہ پورے کرتا ہوں قصیدہ بردہ کی جگہ حضرت سے اجازت لیکر تلاوت قرآن مجید کرتا تھا پھر دل میں آیا کہ ایک منزل روزانہ پڑھا کروں پھر ایک منزل شروع کیا اور بند کر کے تلاوت کرنا شروع کیا اس کے بعد یہ خیال ہوا کہ بند کر کے تلاوت ٹھیک نہیں ہوتی حروف ادا نہیں ہوتے اور

جلدی ہوتی ہے دیکھ کر پڑھو اب فی الحال شکر ہے اللہ تعالیٰ کا کہ ایک منزل نہایت اطمینان سے دیکھ کر تلاوت کرتا ہوں اور اسے حضرت کا فیض اور اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھتا ہوں تلاوت کے وقت قرآن مجید کے مضامین ونصائح دل میں مستحضر ہوتے جاتے ہیں مگر بعد تلاوت وہ استحضار نہیں رہتا اگر یہ خیال ٹھیک ہو تو کوئی صورت استحضار کی تحریر فرمائیں۔

تحقیق: کچھ ضرورت نہیں حدوث استحضار بھی کافی ہے گو بقا نہ ہو جب اس کی استعداد ہوگی وہ بھی ہونے لگے گا اور اگر نہ بھی ہو تو مضر نہیں بلکہ قصداً ابقاء استحضار بعض اوقات حجاب ہو جاتا ہے ایسے امور سے جو اس سے زیادہ اہم ہے۔

حال: معمولات بعض وقت نہایت دلچسپی سے ادا ہوتے ہیں اور بعض اوقات نہیں اس کی بھی اصلاح فرمائیں۔ تحقیق۔ اس کی تدبیر کی ضرورت نہیں خود بخود اصلاح ہو جائے گی۔

حال۔ فی الحال گناہوں کے مضر ہونیکا پکا یقین ہو گیا۔

تحقیق: الحمدللہ اللھم زد فزد۔ (تربیت حصہ چہارم ص66)

دعا میں ہاتھ اٹھانے سے انقباض کا علاج

حال: میں جب دعا مانگتا ہوں تو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے میں طبیعت منقبض ہوتی ہے اور یونہی چاہتی ہے کہ ہاتھ جلدی سے منہ پر پھیر لوں اور بغیر ہاتھ اٹھائے مانگنے میں انقباض نہیں ہوتا معلوم نہیں یہ کیا مرض ہے علاج کا طالب ہوں۔

تحقیق: چونکہ اس ہیئت میں ایک قسم کی تقیید ہے اور تقیید سے طبعاً انقباض وضیق ہوتا ہے اور بعض طبائع میں اس کا زیادہ اثر ہوتا ہے اس لئے اس پر ملامت نہیں البتہ اس انقباض کے مقتضاء پر عمل نہ کرنا چاہئے یعنی ہاتھ اٹھا کر دعا کی جائے اگرچہ تنگی ہو اور ذرا دیر تک کی جائے اور اس سے شدہ شدہ انقباض بھی رفع یا بہت کم ہو جاتا ہے۔ (ربیع الاول 34ھ) (تربیت حصہ چہارم ص69)

حفظ قرآن وتلاوت میں سے کس کو ترجیح ہے

حال: زید آدھا گھنٹہ روزانہ تلاوت کرتا ہے اور اس میں ایک پارہ پڑھ لیتا ہے زید امامت بھی کرتا ہے اور اسکو صرف چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد ہیں اس ضرورت سے اور نیز

ثواب کی غرض سے وہ آدھے روز مشہور رکوع حفظ کرتا ہے ایسی صورت میں حفظ کرنے میں بمقابلہ تلاوت کے ثواب کی کمی تو نہ ہوگی۔

تحقیق: ہر عمل کا ثواب جدا ہے ایک دوسرے سے کافی نہیں ہوتا پس اشتغال بالحفظ سے ثواب تلاوت میں کمی لازم ہے۔ اب یہ بات رہ گئی کہ ان دونوں عملوں میں کس کو ترجیح دینا چاہیے سو اس میں ہر شخص کی حالت جدا ہے آپ کی مجموعی حالت سے تلاوت ہی کو ترجیح معلوم ہوتی ہے۔ (ربیع الاول 34ھ) (تربیت حصہ چہارم ص 69)

نماز میں آنکھ بند کرنا

سوال۔ نماز میں آنکھ بند کر کے قرأت پڑھنے میں لذت آتی ہے آیا یہ معمول رکھا جائے یا نہیں۔

جواب۔ کچھ حرج نہیں مگر دل سے اس کو خلاف افضل سمجھو۔ (ربیع الاول ھ) (تربیت حصہ چہارم ص 69)

نماز باجماعت میں قلب سے درود کا جاری ہونا

حال: جس وقت میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں اور امام قرأت شروع کرتا ہے اس وقت میرے قلب سے درود شریف خود بخود جاری ہوتی ہے۔

تحقیق: کچھ حرج نہیں مگر زبان سے نہ پڑھیں۔ 3 محرم 35ھ (تربیت حصہ پنجم ص 88)

صفائی قلب اصلاح اعمال سے ہوتی ہے

سوال۔ حضور کوئی وظیفہ وصفائی قلب کیلئے تحریر کیجئے۔

جواب۔ صفائی قلب کیلئے وظائف مقرر نہیں قلب کی صفائی اعمال کے اصلاح سے ہوتی ہے۔ اعمال ظاہرہ اور اعمال باطنہ بھی اور وظیفے ان اعمال کی اعانت کیلئے ہوتے ہیں اگر اس کا شوق ہو اپنے مفصل حالات مجھ کو لکھ کر بھیجیں تاکہ میں باقاعدہ تعلیم کروں۔ (تربیت حصہ پنجم ص 123)

استقامت علی الاعمال بواسطہ شیخ فضل ربانی ہے

حال: بحمد اللہ تمام معمولات معہ چھ ہزار اسم ذات خفی کے جاری ہیں اور ہزار ہزار شکر ہے کہ بلاناغہ جاری ہیں یہ محض اعلیٰ حضرت کی توجہات کا ثمرہ ہے۔

تحقیق:

کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقاں مصلحت را تہمتے بر آہوے چیں بستہ اند

قال علیہ السلام انما انا قاسم واللہ یعطے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 127)

اشعار پڑھنے میں تقلیل

سوال۔ کبھی کبھی میرا دل خوش آوازی سے وہ اشعار جو کہ دینی رنگ کے ہوں پڑھنے کو چاہا کرتا ہے تو حضور نے یہ تحریر فرمایا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اجازت ہے لیکن تنہائی میں تو جب سے میں نے یہی طریقہ اختیار کرلیا ہے جب کوئی آجاتا ہے چپ ہو جاتا ہوں اگرچہ تکلیف ہوتی ہے۔

جواب۔ شرط تنہائی کی تجویز داڑھی مونچھ نہ نکلنے کی بناء پر نہ تھی بلکہ مسئلہ فقہیہ کے بنا پر تھی اور ہے فقہاء نے تغنی للناس کو منع کیا ہے اور تنہائی میں گاہ گاہ اجازت دی ہے نیز تنہائی کا موقع کم ملتا ہے اس شرط کی وجہ سے اس میں تقلیل ہوگی ورنہ انہماک بڑھ جائے گا۔ اشعار کی تکثیر کو احادیث میں ناپسند کیا گیا ہے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 168)

طالب سہولت ہونا بندگی نفس کو بندگی حق پر ترجیح دینا ہے

حال: اور حالات کے متعلق یہ پیش آتا ہے کہ شہوت اور غضب اور حسد اور بخل یہ چاروں خبیث مجھے اکثر اوقات میں ستاتے ہیں آثار شہوت کوئی اسباب ظاہری نہ ہونے کے اندر ہی اندر سے ایک قسم کے ہیجان سے جوش کبھی کبھی پیدا ہوتا ہے اس کے سبب آنکھ کان سے کوئی منکرات صادر ہونے کے باعث ہوتا ہے۔ لہٰذا ان صفاتوں کو قلع قمع ہو جانے کی کوئی سہل سریع اکسیر کوئی نسخہ تجویز ہو تو بہت جلد میری نجات کی امید ہے۔

تحقیق: دواعی ذمیمہ کے قلع قمع کے متعلق جو سہل تدبیر پوچھی ہے طالب حق کو سہولت کی قید چہ معنی البتہ اگر دشوار تدبیر اختیار میں نہ ہوتی یعنی وسعت سے خارج ہوتی تو بھی اس فرمائش کا مضائقہ نہ تھا باوجود اختیار میں ہونے کے پھر ایسی درخواست اگر بندگی حق کے مقابلہ میں بندگی نفس کو ترجیح دینا نہیں تو کیا ہے جو تدبیر آپ کر رہے ہیں اسی میں اور ہمت

قوی کیجئے جب قلع قمع ہوگا۔ اسی سے ہوگا۔ البتہ ذکر سے اس میں اعانت ہوتی ہے سو خدا تعالیٰ نے آپ کو اس کی بھی توفیق دے رکھی ہے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 172)

ترک مستحبات گندی حالت نہیں

حال: میری حالت نہایت گندی ہوتی جاتی ہے بعض وقت تہجد وغیرہ بالکل ہی چھوٹ جاتا ہے پھر ہمت سے کام لیتا ہوں۔

تحقیق: مستحبات کے ترک ہونے کو حالت کا گندہ ہونا نہیں سمجھا جاتا یہ تمہاری غلطی ہے اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانیوں سے محفوظ رکھے گندی حالت وہ ہے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 172)

جماعت کی پابندی سنت کے موافق حالت ہے

حال: اگرچہ بعض وقت تنہائی کی طرف دل کو رغبت ہوتی ہے مگر بفضلہٖ تعالیٰ جماعت کا بہت خیال رہتا ہے حتیٰ کہ تکبیر اولیٰ بھی کثر فوت نہیں ہوتی۔

تحقیق: ماشاءاللہ عین سنت کے موافق حالت ہے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 173)

نوافل واذکار کا اس لئے ترک کرنا کہ لوگ اچھا نہ سمجھیں محض شیطانی خیال ہے

سوال۔ اپنے قصبہ سے باہر کسی خاص آدمی مثلاً مولوی یا درویش سالک کے پاس کبھی کبھی جانے کا اتفاق پڑتا ہے تو تہجد اور بارہ تسبیح اس خیال سے ترک کی جاتی ہے تاکہ وہ خاص آدمی اچھا نہ جانیں اور اس وقت دل ہی دل میں ساتھ ذکر لسانی خفی کے چارپائی پر پڑے پڑے ذکر کرتا رہتا ہوں کیا میرا ایسا کرنا ٹھیک ہے یا تہجد اور بارہ تسبیح برابر کرتا رہوں۔

جواب۔ یہ محض شیطانی خیال ہے اچھا میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ایمان افضل ہے یا اعمال فرعیہ مستحبہ ظاہر ہے کہ ایمان ہی افضل ہے تو موصوف بالایمان بھی افضل ہوگا تو کیا آپ اس بات کو جائز رکھتے ہیں کہ دوسرے مجمع میں جاکر نماز فرض نہ پڑھی جائے اور اللہ رسول کا نام نہ لیا جائے تاکہ مجھ کو لوگ مومن نہ سمجھیں اگر آپ اس کو جائز نہیں رکھتے تو ترک فروع مستحبہ کو محض اس لئے کیوں جائز سمجھتے ہیں دوسرے یہ کہ آپ مشائخ مولوی کی زیارت کو جاتے ہی کیوں ہیں اگر کوئی معقول وجہ ہو تو لکھئے باقی دعائے خیر کرتا ہوں۔ (تربیت حصہ پنجم ص 201)

تلاوت بدون جی لگے بھی درست ہے

حال: کلام مجید کے پڑھنے کو بہت کچھ ہمت کرتا ہوں اور اس کے نہ پڑھنے کو بہت ہی برا سمجھتا ہوں مگر اس کے پڑھنے میں طبیعت نہیں جمتی۔

تحقیق: میں دعا کرتا ہوں آپ بھی ہمت کریں بدون جی لگے پڑھا کریں اور اگر کوئی سننے والا مل جائے تو اس کو سنا دیا کریں۔ انشاءاللہ چند روز میں یہ شکایت جاتی رہے گی۔ (تربیت حصہ پنجم ص 227)

خاص وقت میں مقرر کام اور عارضی میں سے مقدم کس کو کیا جائے

حال: (چہارم) بعض اوقات جس کام کا وقت جو مقرر ہے اس میں طبیعت نہیں لگتی کبھی بوجہ سستی یا تکان کے اور کبھی بوجہ کسی عارضی کام پیش آ جانے کے مثلاً کسی جگہ سے خط آ گیا جس کا جواب لکھنا ضروری تھا اور وقت کسی خاص کام کا ہے اگر کام کیا جائے تو اس خط کا خیال آیا کرتا ہے۔

تحقیق: اگر احیاناً ہو اور تقاضا زیادہ ہو تو عارضی سے اول فارغ ہو جائیں ورنہ عارضی کو مؤخر رکھا جائے اگر ایک شرط بھی مفقود ہو۔ (تربیت حصہ پنجم ص 232)

کبھی عزم فعل بھی علاج ہوتا ہے

حال: کیا کروں بال بچوں کا ساتھ ہے ورنہ دل تو یہ چاہتا ہے کہ مزدوری کرتا یا گھاس کھود کر بیچتا تو نفس کی سب حقیقت ڈھیلی ہو جاتی مگر مزدوری میں بیچارے بچوں اور بیوی کی گزر نہ ہوگی وہ بیچارے بے خطا ناحق مصیبت میں پڑیں گے۔

تحقیق: بس اس کا عزم بھی علاج نفس کیلئے کافی ہو گیا فعل کی ضرورت نہیں۔

سوال۔ اب آخری میری یہی عرض ہے کہ حضرت والا میری خطاؤں کو معاف فرمائیں اور میرے حق میں خاص طور پر دعائے مغفرت فرمائیں میرا کہیں دونوں جہان میں ٹھکانہ نہیں ہے۔

جواب۔ دل و جان سے دعا ہے بے فکر رہیں اس دستور العمل سے بفضلہ تعالیٰ رفع مراتب ہو گیا۔ (تربیت حصہ پنجم ص 246)

حصول نسبت کی دعا مطلوب ہے

حال: حالت دعا میں دل بہت لگتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ ہر وقت دعا ہی کرتا رہوں۔

میرا خیال ہے کہ دعا کے برابر کوئی چیز موثر نہیں ہے اور حضرت والا حصول نسبت کیلئے دعا کرنا خلاف تو نہیں ہے۔ تحقیق۔ عین مطلوب ہے۔

سوال۔ یاد پڑتا ہے کہ حضور نے کہیں تحریر فرمایا ہے کہ ثمرات پر نظر نہ ہونی چاہئے۔

جواب۔ یعنی اس کے انتظار میں نہ رہے کہ اس سے تشویش خاطر ہو ولا باس بالدعاء۔

سوال۔ اور نسبت بھی ثمرہ ہی ہے ذکر کا یا مقصود ہے اگر مقصود ہے تو یہ سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ مقصود تو ذکر سے رضائے حق ہے۔

جواب۔ نسبت اسی کا دوسرا عنوان ہے کیونکہ تعلق مع اللہ و رضائے حق متلازم ہیں۔ (تربیت حصہ پنجم ص 247)

نماز فرض سنت نفل کے اداء میں طبعی تفاوت

حال: نماز میں بمقابلہ فرض کے سنت اور بمقابلہ سنت کے نفل میں اطمینان اور دلبستگی زیادہ ہوتی ہے اور یہ امر اختیاری نہیں یہ معاملہ برعکس معلوم ہوتا ہے اس طرف توجہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔

تحقیق: نمازوں کے انواع میں جو تفاوت لکھا ہے میرے نزدیک یہ امر طبعی ہے طبیعت کی خصوصیت اس کا سبب ہے منشا اس کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض نفوس کی خاصیت ہے کہ لزوم ان پر گراں ہوتا ہے اور عدم لزوم کی صورت میں بوجہ بشاشت کے ان کو کام سہل ہوتا ہے اور بعض طبیعتوں کی طبعی خاصیت یہ ہے کہ لزوم میں تو ان کو آسانی ہوتی ہے اور اختیار دیدنے میں تساہل ہوتا ہے اور دونوں بوجہ طبعی ہونے کے غیر مذموم ہیں اگرچہ باعتبار اثر کے دوسرا مذاق اچھا معلوم ہوتا ہے بہر حال اس میں فکر میں نہ پڑیئے والسلام۔ (تربیت حصہ پنجم ص 263)

خاص خط کے وقت وضو کرنا حدود شرعیہ میں تصرف ہے

حال: میرا معمول حضور کی خدمت میں باوضو خط لکھنے اور باوضو پڑھنے کا ہے اس میں کوئی حرج تو نہیں غلام کو تو اس کی برکت محسوس ہوتی ہے۔

تحقیق: اپنے احساسات کا اعتبار کبھی نہ کیجئے شریعت کو معیار سمجھئے سو قواعد شرعیہ سے اس کا حکم بتلاتا ہوں کہ خاص اس کام کیلئے وضو کرنا حدود شرعیہ میں تصرف کرنا ہے کیونکہ کسی دلیل شرعی سے اس عمل کیلئے وضو کا استحباب بھی ثابت نہیں۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص 107)

استقامت علی الاعمال حال سے بڑھ کر

حال: الحمدللہ الکریم آنحضور کی برکت سے معمولات بری طرح بھلی طرح ادا ہو جاتے ہیں اکثرآ خر شب میں تہجد اور چھ تسبیح نفی و اثبات اور چھ ہی تسبیح اسم ذات دوضربی ادا ہو جاتے ہیں اور کوئی حال نہیں۔

تحقیق: اعمال کے مقابلہ میں حال چنداں امر مہتم بالشان نہیں خدا تعالیٰ کا شکر کیجئے کہ اعمال پر استقامت ہے یہ ہزاروں حال سے بڑھ کر ہے لگے رہیئے۔ (تربیت حصہ ششم ربیع اول ص 1)

گنہگار سے نفرت اور نہی عن المنکر مبتدی کیلئے مضر ہے

حال: فی الحال یہ حال ہے کہ بے قصد گناہ کے کام سے نفرت ہونے لگی اور جب کسی کو گناہ کرتے دیکھتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص راہی دوزخ ہو گیا۔

تحقیق: گناہوں سے نفرت پیدا ہو جانا حال رفیع ہے لیکن گناہ کرنے والوں سے نفرت ہونا یہ مبتدی کیلئے خطرناک حالت ہے اس لئے کہ اکثر منشاء اس کا کبر اور ترفع نفس اور دعوی تقدس ہوتا ہے حصول تمکین تک گنہگار کو دیکھ کر یہ سمجھا جائے کہ یہ شخص تو ہم سے اچھا ہے مگر اس پر گناہ کا عارض ہو جانا جو کہ قبیح و مذموم ہے ایسا ہے جیسے کسی حسین آدمی کے چہرے پر توے کی سیاہی مل دی جائے تو اس شخص کو ابیض سمجھنا اور سیاہی کو اسود سمجھنا دونوں مجتمع ہو جاتے ہیں بس یہی معاملہ عاصی اور معصیت کے ساتھ کرنا چاہئے نیز مبتدی کو کسی کے باز رکھنے کی کوشش میں مشغول نہ ہونا چاہئے ہاں حسب ضرورت خطاب عام یعنی وعظ کہنے کا مضائقہ نہیں جہاں کوئی دوسرا واعظ محق نہ ہو اس سے آگے تجاوز خطرناک ہے اور تعجب ہے کہ یہاں رہ کر بھی ان باتوں کی خبر نہیں۔ (تربیت حصہ ششم ربیع اول ص 19)

مداومت معمولات سے رسوخ پیدا ہوتا ہے

حال: حسب ارشاد عالی کیمیائے سعادت واحیاء العلوم کا دیکھنا بھی شروع کر دیا ہے وقت مطالعہ قلب پر اثر ضرور پڑتا ہے مگر باقی نہیں رہتا۔

تحقیق: بقاء اثر جس کا نام رسوخ ہے یہ بڑی مدت کے بعد ہوتا ہے مگر مداومت معمولات

سے ہو جاتا ہے ضرور تنگدل نہ ہو جایئے کیے جایئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک روز شاہد مقصود جلوہ افروز ہوگی۔ مطالعہ میں یکسوئی کا بہ نسبت نماز اور ذکر کے زیادہ ہونا امر طبعی ہے جس کی وجہ ظاہر ہے کہ نماز اور ذکر یاد سے ہوتا ہے اور مطالعہ سوچ سے اور خطرات کی بند کرنے والی چیز سوچ ہے لہٰذا یہ امر محل ملامت نہیں اس میں زیادہ زور نہ دیجئے۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص 29)

مبتدی کیلئے اخبار بینی مضر ہے

اخبار دیکھنے کی بابت جناب اگر اجازت دیں تو دیکھ لیا کروں۔

جواب۔ ابھی اخبار نہ دیکھیں جب غیر مضر ہوگا اس وقت اجازت دیدوں گا اب تو ذکر کو دل میں جمانے کی کوشش کریں۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص 32)

عمل کو باعث استحقاق درجہ و قابل قبولیت نہ سمجھنا چاہئے

حال: جب کوئی عمل اچھا کیا جاتا ہے اس وقت دل کو خوشی بہت ہوتی ہے ساتھ ہی اس کے یہ بھی خیال پیدا ہوتا ہے کہ بزرگوں نے یہ درجہ جو پائے ہیں نیک عملوں سے پائے ہیں اگر میں بھی ہمیشہ نیک عمل کروں گا تو درجہ پاؤں گا اب عرض ہے کہ یہ خیال شیطانی ہے یا نہیں۔

تحقیق: یہ خیال عین ثواب ہے مگر اس کے ساتھ ہی یہ کبھی وسوسہ بھی نہ کیا جائے کہ عمل سے ہم کو درجہ کا استحقاق ہو جائے گا یا ہمارا عمل قابل قبول ہے ایسی حالت میں جو عطا ہو جائے محض فضل ہے۔

معنی سوچ کر قراۃ ترتیل سے پڑھنا عین سنت ہے

حال: میں جب نماز پڑھتا ہوں تو ہر ایک آیت کو ٹھہر ٹھہر کر کے اور اس کے معنی کا خیال کرتے ہوئے پڑھتا ہوں اسی طرح پڑھنے سے حضور قلبی خوب ہوتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض معروض کر رہا ہوں حضرت اسی طرح جو میں نماز پڑھتا ہوں تو یہ خلاف سنت تو نہیں۔

تحقیق: عین سنت ہے کما تدل علیه النصوص ورتل القرآن ترتیلا وروی الترمذی عن ام سلمةؓ کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرء الحمد لله رب العالمین ثم یقف ویقرء الرحمن الرحیم ثم یقف ویقرء مالک یوم الدین ثم یقف او

كما قال وقال تعالیٰ ليدبروا آياته وغيرها من النصوص۔(تربیت حصہ ششم ربع اول ص53)

دل لگے نہ لگے کام پورا کرنا چاہیے

اس دفعہ طبیعت پر ایسے انقباض کا غلبہ ہوا ہے جو کبھی نہیں ہوا تھا نہ معلوم کیا باعث ہے قلب کی حالت بہت بے حس ہوگئی ہے نہ نماز میں جی لگتا ہے نہ ذکر اشغال کو دل چاہتا ہے گو بغیر دل لگے کچھ تھوڑا بہت کیے جاتا ہوں مگر بالکل بے مزہ پہلے بحمد اللہ اچھی حالت تھی۔ خوب جی لگتا تھا اور اکثر ذکر کرتے کرتے شب کو خوب رقت طاری ہوتی تھی۔

تحقیق: سالک کو اس سے سخت سخت گھاٹیاں ملتی ہیں اور جو شخص یہی راستہ چلے گا راستہ کا نشیب فراز اور سنگ وخار دیکھے گا تو کیا اس سے ڈر کر راستہ چلنا چھوڑ دیتے ہیں کچھ ہی ہو کام پورا کرنا چاہیے دل لگنے نہ لگنے کو قلب کی رقت وعدم رقت کو نہ دیکھنا چاہیے۔(تربیت حصہ ششم ربع اول ص68)

ہمت کی ضرورت

حال: لیکن آنکھ کا گناہ جیسے کہ پہلے عرض کر چکا ہوں بدستور وارد ہوئے جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے ترک کی توفیق اور ہمت عطا فرمائیں اور حضور بھی دعا سے امداد فرمائیں میں اپنے کو اس قدر قوی نہیں پاتا گو ہمت کرتا ہوں لیکن شکست ہو جاتی ہے ہاں اگر حضور کی دعا پشت پناہی کرے اور خداوند عالم توفیق نصیب فرمائیں تو نہایت آسانی سے میں اپنا مقصد پا سکتا ہوں۔

تحقیق: یہ غلط ہے دعا کی نسبت تو بالکل سچی بات یہ ہے کہ آپ کی ہمت کی زیادہ ضرورت ہے اور اس میں یقین کامیابی پس آپ کا یہ خیال تو بالکل باطل ہے باقی توفیق خداوندی کی نسبت فی نفسہ صحیح ہے مگر مقصود صحیح نہیں کلمة حق اريد بها الباطل کا مصداق ہے کیونکہ مقصود اس سے ہمت کا پختہ ارادہ نہ کرنا ہے۔(تربیت حصہ ششم ربع اول ص101)

استقامت فوق الکرامت ہے

حال: الحمد للہ سارے معمولات بدستور جاری ہیں اور اب تک کوئی ناغہ بھی نہیں ہوا۔

تحقیق۔ استقامت کہ فوق الکرامت ہے مبارک ہو۔(تربیت حصہ ششم ربع اول ص107)

کتب بینی وتلاوت میں توسط

حال: حتی الوسع کتب بینی اور تلاوت قرآن مجید کی خوب دھیان سے کرتا ہوں۔

تحقیق: اس میں بہت ذہن ودماغ پر نہ ڈالئے۔ متوسط توجہ کافی ہے۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص110)

برتقدیر عدم ادائیگی حق واجب سے معافی لینا ضروری ہے

سوال۔ ایک شخص کا مالی حق اپنے ذمہ واجب ہے اور بالفعل اس کی ادائیگی پر قدرت نہیں اور اس کے معاف کردینے کی امید ہے تو اس سے معاف کرا کر طبیعت کو یکسو کر لینا بہتر ہے۔

جواب۔ ہاں۔

سوال۔ یا ادائیگی کی قدرت کا انتظام بہتر۔

جواب۔ باوجود معافی کے قدرت کے وقت ادا کر دینے کا عزم تبرعاً افضل ہے۔

سوال۔ ایک شخص کا مال مثلاً چوری کر لیا یا غصب کر لیا یا امانت میں خیانت کر لی تو ادائیگی کی صورت میں تو اس کی اظہار کی ضرورت نہیں لیکن معاف کرانے کی صورت میں صاف کہنا چاہئے کہ میں نے تمہارا مال چرایا تھا یا غصب کیا تھا اور مقدار بھی حق کی بتلا دے تم معاف کر دو یا مجمل یوں کہہ دیا کہ میرے ذمے اگر تمہارا کوئی حق مالی ہو تو معاف کر دو کافی ہے۔

جواب۔ اگر قرائن سے مظنون ہو کہ باجود ان سب امور کی اطلاع کے بھی معاف کر دے گا تو اظہار کی حاجت نہیں اور اگر اس میں شک ہے تو اظہار ضروری ہے۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص 121)

نابالغ کا حق ادا کرنا ضروری ہے

سوال۔ اگر کسی مردہ کا مالی حق اپنے ذمہ ہے جس کے تین وارث ہیں جس میں ایک نابالغ ہے اور دونوں بالغ اس حق کو معاف کرتے ہیں تو نابالغ کی یا اس کے ولی شرعی کی معافی معتبر ہے یا نہیں۔

جواب۔ نہیں بلکہ اس نابالغ کا حق ادا کرنا ضروری ہے پھر اگر وثوق ہو کہ یہ بالغین اس میں خیانت نہ کریں گے تو ان کے سپرد کر دے ورنہ اس کو خود اس کے ضروری خرچ میں لگا دے۔ مثلاً کپڑا بنا دے۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص 121)

اصلی مقصود کام ہے

حال: دل کا جوش اور ولولہ ویسا نہیں جیسا کہ پارسال تھا دعا فرمایئے خصوصاً اتباع شریعت وازدیاد حب تعالیٰ۔

تحقیق: یہ کیفیات ایک حال پر نہیں رہا کرتیں لیکن سکون دلیل ان کے ضعف کی نہیں بلکہ احیاناً ان کا سبب ان کا کمال ہے۔ اسی لئے نہ جوش قابل التفات ہے نہ سکون۔ اصل مقصود کام کرنا ہے دعا کرتا ہوں۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص 123)

مطالعہ مواعظہ کا طریق نافع

سوال۔ ایک امر دریافت طلب یہ ہے کہ مواعظ کا مطالعہ کرتے وقت مجھ کو کس کس بات کا لحاظ رکھنا چاہئے جس سے جلد سے جلد منافع حاصل ہوں۔

جواب۔ مواعظ کے مطالعہ کے وقت دو امر کا خیال نافع ہے ایک یہ کہ ان میں کون کون سی برائیاں لکھی ہیں جو ہم میں ہیں انکے ازالہ کی فکر کریں اور کون کون سی خوبیاں لکھی ہیں جو ہم میں نہیں ان میں تحصیل کی فکر کریں۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص 118)

ایک رکعت میں ایک سورت مکرر پڑھنا خلاف اولیٰ ہے

حال: اور یہ بھی میں نے عرض کیا کہ ہر رکعت میں تین تین مرتبہ سورہ قل ھو اللہ احد پڑھتا ہوں مگر...... نے فرمایا کہ تین مرتبہ ایک رکعت میں پڑھنا مکروہ ہے۔

تحقیق: ایک سورہ کا کئی بار پڑھنا اور کئی سورتوں کا پڑھنا ان دونوں میں فرق ہے مکروہ ہونے کی بحث تو الگ ہے مگر یہ ضرور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح سے عادت نہ تھی اس لئے خلاف اولیٰ ضرور ہے۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص 107)

درود شریف ماثور پڑھنا افضل ہے

سوال۔ دلائل الخیرات میں بعض مقاموں میں اس قسم کے الفاظ میں اللھم صل علی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حتیٰ لایبقیٰ من الصلوۃ شیء من انعام شیء من الرحمۃ شیء غیر ذلک اس کے پڑھنے سے طبیعت بہت رکتی ہے احقر بجائے اس کے صلوٰۃ غیر متناہیہ پڑھتا ہے اصل عبارت پڑھنے میں کوئی حرج ہے اگر ہے تو کیا پڑھنا چاہئے۔

جواب۔ اگر نقل صحیح سے ثابت ہو تو منقول اولیٰ بالاتباع ہے اس صورت میں توجیہ یہ ہے کہ محمول ہے مبالغہ پر معنی حقیقی مراد نہیں ورنہ صیغہ منقولہ اختیار کیا جائے۔ (تربیت حصہ ششم ربع دوم ص 7)

اسباب ترقی کا مختلف ہونا

حال: بعد حضوری پھر ذریعہ حصول ترقی کیا ہے آیا توجہ الی اللہ یعنی تصور اسم ذات میں خوب ملکہ و بے تکلفی پیدا کی جائے یا بجز اس کے اس کا کوئی اور طریقہ ہے۔

تحقیق۔ معین نہیں حسب اقتضائے وارد طرق مختلف ہیں جن میں اعمال واشغال واقوال واحوال سب داخل ہیں۔ (تربیت حصہ ششم ربع دوم ص 5)

تقلیل اختلاط مع الانام

حال: ایک نئی حالت یہ ہے کہ اختلاط کم ہو یا زیادہ تھوڑا بہت سب ہی گراں ہے مدام خلوت و ترک اختلاط کا تقاضا ہے۔ تحقیق۔ یہ تشویش بھی نافع ہے۔

حال: نیز اس قرب وجوار میں احقر کی ذات سے کسی کو نفع پہنچنے کی بھی امید نہیں۔

تحقیق: کیوں نا امیدی کی جائے کہ کسی کو نفع نہ ہوگا۔

حال: اختلاط سے تھوڑا بہت حجاب ہو ہی جاتا ہے اور کدورت آ ہی جاتی ہے۔

تحقیق: تو زیادہ یا از خود اختلاط کیوں کیا جائے خود عزلت اختیار کیجئے۔ جب کوئی طالب ہو اس کو نفع پہنچایئے۔

سوال۔ از روئے الطاف کاملہ ایک ایسا علاج ودعا بتلائیں کہ جس سے لوگوں کے تعلق جو کہ مہلک و تضیع اوقات ومضر ہیں چھوٹ جائیں لوگوں سے یکسوئی یک طرفی ہونے کے طریق کی صورت علاج کیا ہے۔

جواب۔ بتکلف چندے ہمت کر کے یکسو بر طرف رہنا شروع کر کے پھر دوسری طرف ایک مدت معتد بہ تک توجہ ہونا چاہئے فقط۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 9)

حال: میرے ذمے تعلقات دنیاوی بہت زیادہ ہیں اپنی آمدنی بقدر ضرورت ملتی نہیں جس کی وجہ سے ہمیشہ ایک قسم کی پریشانی رہتی ہے۔ ایسی حالت میں میں اگر اپنے بھائیوں سے علیحدہ ہو جاؤں تو پریشانی تو کم ہو جائے گی لیکن حمیت مانع ہے۔

تحقیق: میرے نزدیک تو کچھ حمیت کے خلاف نہیں اس وقت خلط کے سبب خرچ اپنے

قابو میں نہیں اور اس وقت جتنا چاہا خود صرف کیا۔ جتنی وسعت دیکھی اوروں کی خدمت کی۔

(تربیت حصہ ہفتم ص 53)

حقوق معاف کرانیکا طریقہ

سوال۔ اکثر جان پہچان والے سے رخصت لینے کے وقت یہ لفظ (خطا وقصور معاف کرنا) کیا ایسے رسمی لفظ سے حقوق معاف ہوں گے یا نہیں یا تفصیل کرنے کی ضرورت پڑے گی۔

جواب۔ اگر مخاطب کو ان حقوق کا علم ہے تو لفظ کافی ہے اور اگر علم نہیں تو اس کو پوری تفصیل بتلانا ضروری نہیں لیکن یہ کہنا ضرور ہے کہ مجھ سے آپ کے کچھ حقوق ضائع ہوئے ہیں یہ کہنا کافی نہ ہوگا کہ اگر کوئی حق ہو تو معاف کردیں یا جو کچھ ہوں معاف کردیں۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 87)

اختلاط بلاضرورت کا علاج

حال: کلام میں یہ حالت ہے کہ جب بولنے کا ارادہ کرتا ہے تو دل سے آواز آتی ہے کہ کیا ضرورت ہے ان من حسن الاسلام ترکہ مالایعنیہ اور بعض اوقات اپنے فریب میں لے آتا ہے اور سمجھا دیتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

تحقیق: جب ایسی کوتاہی ہو جائے استغفار کیا جائے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 38)

خدا کی بے ادبی کا علاج

حال: حضور کی تشریف آوری سے ایک شب پیشتر باوجود ان سب تدابیر کے نماز تہجد کے بعد بہت الحاح وزاری کے بعد جب ذکر میں مشغول ہوا۔ تو بلغم گلوگیر ہوا۔ آواز ہی نہ نکلتی تھی پس نفس غالب آگیا اور اس کم بخت نے دانت پیس لئے اور بیساختہ۔ یہ کہہ پڑا۔ کہ اگر یہی منظور تھا تو اپنے نام لینے کی رغبت کیوں دلائی۔ موت ہی دیدیجئے۔

تحقیق: غضب کیا یہ تو سخت بات ہے اگر زبان سے کہا۔ اس مادہ کا استیصال واجب ہے اگرچہ ندامت، واستغفار ما مرومضی کا کفارہ ہوگیا۔ مگر ما یستقبل میں بھی انسداد ضروری ہے اور اس کا طریق استیصال ہے اور اس استیصال کا طریق ادب وعظمت الٰہیہ کا راسخ کرنا ہے قلب میں اور اس کو جمع کرنا ہے عشق کیساتھ اور میری رائے میں اس کی کمی ہے جس کا تدارک ضروری ہے۔

حال: یہ خیال کرکے کہ محبوب کے پاس ہوں اور وہ دیکھ رہا ہے کچھ تسکین بھی ہوگی اور

اب تو یہ حالت ہے کہ تھوڑی دیر ذکر کے بعد وحشت ہوتی ہے اور سخت پریشانی ہوتی ہے۔

تحقیق: ابھی تک وجدانیات سے طبیعت مالوف معلوم ہوتی ہے اور یہ خطر عظیم ہے اور اوپر جو ایک جرأت کا واقعہ ہے اسی کی فروع ہے اور سچ تو یہ ہے کہ قلت ادب خود قلت عشق کی دلیل ہے عشق کا تو مقتضاء یہ ہے کہ ہر چہ آں خسرو کند شیریں بود (تربیت حصہ ہفتم ص 104)

شیخ کی وضع لباس اختیار کرنا

حال: جس لباس سے تشبہ پایا جاتا تھا میں نے وہ بالکل ترک کر دیا ہے اور حضور ہی کی وضع اختیار کر لی ہے۔ تحقیق۔ کیا خدا کا فضل ہوا ہے۔

حال: مگر لوگ چونکہ میری اس روش کے عادی نہ تھے اس لئے مختلف القاب سے مخاطب کرتے ہیں لوگوں کے اس برتاؤ سے نفس کو مسرت ہوتی ہے حالانکہ میں اس کو برا سمجھتا ہوں اور ہٹانے کی کوشش کرتا ہوں۔ تحقیق۔ نہ جلب مسرت کا قصد کیا جائے نہ دفع مسرت کا۔

مشائخ سلسلہ کو ایصال ثواب

سوال۔ حضرت حاجی صاحب قدس اللہ سرہ و دیگر بزرگان دین جن کے متبرک نام نامی شجرہ میں درج ہیں اگر کبھی کبھی ان حضرات کو ایصال ثواب بذریعہ طعام غربا و مساکین یا زر نقد بطور امداد غربا و مساکین کے پہنچا دیا کروں اس میں کوئی خاص طور پر اہتمام یا کسی مہینہ یا تاریخ کی قید نہ رکھوں گا بلکہ حسب حق تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں۔

جواب۔ موجب ثواب ہے مگر یہ نیت نہ ہو کہ اس عمل سے ان کی ارواح طیبہ سے فیض ہوگا گو باطنی ہی سہی۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 24)

عمل پر اعتماد خلاف عبدیت ہے

حال: صحت کیلئے دعا فرمائیں کہ پھر اپنے کام پر لگ جاؤں کیونکہ زاد راہ کی بالکل کمی ہے۔

تحقیق: اپنے عمل پر زاد راہ ہونے کا گمان ہی کرنا جیسا کہ یہ عبارت موہم ہے خود انکسار کے خلاف ہے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 15)

حال: کیونکہ دو سالہ محنت اور ریاضت سے جو ثمرات حاصل ہوئے ہیں وہ میری سعادت کی بین دلیل ہیں۔

تحقیق: یہ مضمون بالکل سنت کیخلاف ہے کہ ثمرات کو ریاضت کا سبب بتلاتے ہیں وہ حدیث یاد کیجئے کہ کوئی شخص اپنے عمل سے جنت میں نہ جائے گا۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 66)

انہماک کے معنی

حال: بندہ کی یہ حالت ہے کہ ہر وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ حاضر وناظر ہے۔ اس سے گناہ کی طرف اول تو میلان ہی نہیں ہوتا اور اگر ہوا بھی تو فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ مگر یہ حالت سرکاری کام کرتے وقت نہیں رہتی ہے۔

تحقیق: یہ حالت ذہول کی نہیں تو انہماک بھی نہیں۔ انہماک کیلئے ذہول لازم ہے بلکہ اگر قدرے ذہول بھی مرتب بھی دلیل انہماک نہیں کیونکہ ذہول کیلئے انہماک لازم نہیں۔ اصل یہ ہے کہ انہماک پوری مشغولی کو نہیں کہتے یہ تو بعضے کام میں لازم ہے بلکہ دلچسپی کی مشغولی کو اور اس میں بھی جب دوام یا غلبہ ہو اس کو کہتے ہیں۔ سو یہ بفضلہ تعالیٰ آپ کو نہیں۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 17)

دفع قرض کیلئے دعا کرنا

حال: ایک خلجان بہت ستا رہا ہے کہ بندہ مقروض ہے اور دفع قرض کیلئے کچھ دعا حضرت سے دریافت کر کے پڑھا کرتا تھا اب جی نہیں چاہتا وجہ یہ ہے کہ خدا کا نام لینا بغرض مال ہوتا ہے ہر چند دل کو سمجھاتا ہوں کہ وہ بھی دین ہی ہے ہاں صرف دعا کر لیا کرتا ہوں یہ نفس کا کید تو نہیں ہے۔

تحقیق: جس امر کی نسبت کید نفس ہونے کا شبہ ہے وہ عین خلوص ہے مبارک ہو۔
(تربیت حصہ ہفتم ص 35)

حال: کیفیات کو حسب مسلک جناب والا مقصود نہیں سمجھتا ہوں لیکن بعض وقت یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ میرے عمل وطریقہ عمل میں ضرور کوتاہی ہے بغیر صحبت و کفش برداری مرشد کے یہ وسوسہ دور نہ ہوگا اور یہی وہ ضرورت ہے جس کا احساس مجھ کو ہے اور میں تھانہ بھون میں قیام کا آرزومند ہوں۔

تحقیق: یہ وسوسہ تو عین مطلوب ہے وہ دن نامبارک ہے جس میں یہ گمان ہو جائے کہ ہمارے عمل میں کوتاہی نہیں ہے۔ سو صحبت کا اس غرض کیلئے تو قصد نہ چاہئے ہاں صحبت میں اور فوائد میں جس میں سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ خیال کوتاہی کا اور بھی قوی بلکہ مشاہد ہو جاتا ہے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 43)

بدقسمتی کہنا خدا پر الزام ہے

حال: محویت واستغراق کی مفقودیت اب کم ہونے لگتی تھی کہ سر پر سرکاری کاروبار کے فرائض کا ہجوم ہونے لگا فرصت کا وقت بالکل کم رہ گیا ہے کیا عرض کروں اپنی بدقسمتی۔

تحقیق: اس کلمہ میں خدا تعالیٰ پر الزام ہے کہ میں نے تو کوتاہی نہیں کی خدا تعالیٰ نے میرے لئے یہ نقصان تجویز فرمایا کیونکہ قسمت کے مالک وہی ہیں توبہ کیجئے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 52)

ضرورت اعمال اختیاریہ

حال: خوابیں بہت اچھی اچھی نظر آتی ہیں رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و اکثر خلفاء راشدین کی زیارت نصیب ہوئی۔

تحقیق: بدون اعمال اختیاریہ کے ان احوال کو معتد بہ نہ سمجھنا چاہئے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 70)

کوشش کا ضروری ہونا

حال: خادم نے تخفیف مال گزاری کی غرض سے جو کہ بندوبست حال میں سخت اضافہ ہو گیا ہے عدالت بالا میں اپیل کیا تھا اور اپیل سے قبل بطور استخارہ جناب والا سے بھی اجازت حاصل کی تھی اور خود بھی دعا استخارہ کے عمل سے اطمینان حاصل کر لیا تھا لیکن اپیل مذکور میں خلاف حکم ہوا یعنی اپیل ڈسمس ہو گیا لہٰذا جمع مجوزہ سابق میں کمی نہیں ہوئی لیکن قلب کا تقاضا ہے کہ پھر مرافعہ ثانی کی جائے۔

تحقیق: ضرور اور نتیجہ خدا تعالیٰ کے سپرد ہو ورنہ تمیں برس تک حسرت رہے گی اور مرافعہ سے ارمان تو نکل جائے گا۔ حدیث میں ہے کہ اول کوشش کرو فان غلبک امر فقل حسبی اللہ او نحوہ۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 92)

نماز قضا ہو جانے پر جرمانہ

حال: بچوں کی وجہ سے نماز اکثر نہیں ہوتی ہے لہٰذا گزارش ہے کہ جو کچھ ارشاد فرمایا جائے اس کی تعمیل کی جائے۔

تحقیق: جب ایک نماز قضا ہو دو وقت کا فاقہ۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 1)

نفلی روزے

حال: نفل روزے رکھنے کو بہت جی چاہتا ہے اگر حضور اجازت دیں تو یوم پنجشنبہ اور سوموار کو روزہ رکھا کروں۔ تحقیق۔ اگر ضعف نہ ہو جائے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 5)

مطالعہ مواعظ

حال: جو وعظ الغضب دیکھتا تھا وہ بھول آیا اب ارشاد ہو وہ دیکھا کروں۔

تحقیق: ضرور بلکہ ہمیشہ اس کے دیکھنے کا سلسلہ رہے چند روز تک۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 61)

تہجد کا وقت

حال: گزارش یہ ہے کہ رات کو دو تین بجے آنکھ کھل کر پھر نیند آ جاتی ہے جس کا رنج ہے کیا کروں۔ تحقیق۔ رنج کی کوئی بات نہیں تہجد اس وقت پڑھ لیا اور جتنا ذکر ہو سکا باقی بعد نماز صبح کے کر لیا نفع میں کمی نہ ہوگی۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 60)

نماز سری میں بھی جہری کی طرح ترتیل

حال: ایک روز اثنائے نوافل میں خیال ہوا کہ نماز سری و جہری ہر دو ایک ہی ذات کیلئے ہیں پھر جیسی ترتیل وقواعد کا خیال جہری میں رہتا ہے ایسا سری میں کیوں نہیں رہتا بس اس روز سے قواعد کا لحاظ سری میں بھی ہونے لگا۔

تحقیق: یہ علم نافع مبارک ہو اللہ تعالیٰ سب امور میں ایسے ہی خوش فہمی عطا فرما دے۔

حال: مگر ایک سخت مرض میں مبتلا ہوں اگر کوئی شخص آ جائے یا آہٹ بھی سن لیتا ہوں تو پھر لحاظ نہیں رہتا۔

تحقیق: یہ اثر طبعی ہے جو موجب نقص نہیں البتہ اس پر امور اختیاریہ میں عمل نہ ہو اور ترتیل امر اختیاری ہے اس کا اہتمام رہنا چاہیے گو بہ تکلف سہی فقط۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 61)

تہجد پڑھنے کی تاکید

حال: نماز تہجد بوجہ تنہا ہونے کے آنکھ نہیں کھلتی جس سے اس دولت سے محرومی رہتی ہے جیسا کہ کوئی اہل دل نیم شبی کا مزہ چکھ کر کہتا ہے۔

نہ جاگنے میں ہے لذت نہ شب کے سونے میں مزہ جو آتا ہے پچھلے پہر کے رونے میں

جس سے افسوس ہوتا ہے کہ جب یہیں یہ حالت ہے تو مکان پر کیا گت ہوگی مگر اس مقام متبرک پر سونے کا شرف اور ندامت اور افسوس سے اشک شوئی ہو جاتی ہے۔

تحقیق: نہیں اس کا تدارک ضروری ہے ورنہ سونے کی جگہ بدلنا چاہئے وہاں کا کوئی اور انتظام کردیا جائے گا۔ (تربیت حصہ ہفتم ص63)

اعتکاف میں معمولات

حال: اعتکاف میں کس چیز کی کثرت رکھوں ذکر کی یا تلاوت قرآن کی یا نوافل کی۔

تحقیق: دن کو قرآن کی اور رات کو نوافل کی۔

حال: اور دعوت عبدیت کے وعظ بھی دیکھتا رہوں یا نہیں۔

تحقیق: ہاں ہاں۔

حال: اور اس چالیس دن کے اعتکاف میں جو بات میرے لئے مناسب ہو تجویز فرمائیں۔ تحقیق۔ اوپر تو لکھ دیا۔

زیادہ دہن جس کو کہنا چاہئے اب تک وہ نہیں۔ تحقیق۔ اس کا نہ ہونا مضر نہیں۔ (تربیت حصہ ہفتم ص87)

تصور بوقت تشہد

حال: تشہد میں کیا خیال کیا جائے۔

تحقیق: سب اپنی طرف سے خیال کرنا بہتر ہے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص61)

نماز ہول قبر کا بے اصل ہونا

حال: میت کے واسطے دو رکعت نماز نفل کی نیت باندھ کر بنام نماز ہول قبر پڑھ کر دعا کی جاتی ہے کہ اس میت کو عذاب قبر سے نجات ہو اور ثواب اس نماز کا اس کی روح کو بھیجا جاتا ہے آیا اس نماز کی کوئی سند ہے یا نہیں۔

تحقیق: اس نماز کی کوئی اصل نہیں بلا اس نام وقید کے میت کیلئے دعا کرنا یا جس عبادت بدنیہ ومالیہ کی توفیق ہو اس کا ثواب پہنچانا یہ البتہ ثابت ہے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص60)

حال: حضور میں یہ چاہتا ہوں کہ حضور لکھ دیں کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری مغفرت بے

حساب وکتاب ہوجائے تو مجھ کو بڑا اطمینان ہوگا کیونکہ اس وقت انشاء اللہ تعالیٰ آخر میں ضرور فضل ہوگا اس لئے کہ آپ کا چاہنا خدا کا چاہنا ہے۔

تو چنیں خواہی خدا خواہد چنیں — مید ہد یزداں مراد متقیں

تحقیق: بلا ریب میں ایسا ہی چاہتا ہوں لی ولکم ولجمیع الاحباء۔(النورص327)

تصور شیخ

حال: بندہ ہر چند چاہتا ہے کہ آپ کی تصویر میرے دل میں جم جائے مگر چند روز یہ بات دل میں رہتی ہے۔

تحقیق: اس کا ہر گز قصد مت کرنا ہمارے طریق کے بالکل خلاف ہے۔(النورص352)

سوال۔حضرت جی بوقت ذکر شیخ کا خیال آنا کیسا ہے اگر ذکر میں خیال شیخ کا آئے تو کوئی حرج نہیں ہے۔جواب۔آنے میں کچھ حرج تو نہیں مگر لانا نہ چاہئے۔(النورص355)

حال: جب ذکر شروع کرتی ہوں تو حضرت والا کا خیال آجاتا ہے۔مثلاً یہ کہ دیکھو کہ حق تعالیٰ کی کتنی رحمت ہے کہ ہم کو ایسے بزرگ کا زمانہ نصیب کیا؟۔

تحقیق: کچھ بھی حرج نہیں جبکہ بلا اختیار ہے اور بعض مواقع ضرورت میں بقصد بھی مضائقہ نہیں جیسے کوئی دین کی بات پوچھنے کے خیال سے۔(النورص394)

نوافل تہجد بعد العشاء

سوال۔جناب محمد علی صاحب معتمد جٹ پول نے اپنے ہمشیرہ زادے امام الدین صاحب سے یہ کہا کہ صرف آخر شب میں تہجد کا پڑھنا قرآن واحادیث سے ثابت ہے اول شب میں بوقت عشاء جو تم پڑھتے ہو وہ بدعت وغیر ضروری ہے چھوڑ دو یہ سن کر انہوں نے اول شب میں نوافل تہجد کا پڑھنا موقوف کر دیا۔

جواب۔**فی الدرالمختار وصلوة الليل الى قوله ولوجعله اثلاثاً فالا وسط افضل والضافا فالآخر افضل في. ردالمختار وروى الطبرانى مرفوعاً لابدمن صلوة بليل ولو حلب شاة وما كان بعد صلوة العشاء فهومن الليل وهذا يفيدان**

هذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلوۃ العشاء قبل النوم اھ ج اص 715۔ اوسط و اخیر کے افضل ہونے سے بھی اول شب میں جواز مفہوم ہوا اور طبرانی کی روایت میں اس کی صاف تصریح ہے شامی نے اس میں مبسوط تقریر کی ہے۔ بہر حال یہ قول بے سند تو نہیں اگر کسی کو افضل کی ہمت نہ ہو محض ترک سے جائز ہی نہ عمل کر لینا احسن ہے۔ (النورص 155)

سوال۔ حضور نے فرمایا تھا چند روز تو بہ واستغفار کرو اور نماز کی مداومت کرو اور تا مقدور کبھی قضا نہ ہونے دو نماز تہجد کی پابندی بھی حضور نے فرمایا تھا کہ لازمی کرو بعدہ کلمہ لا الہ الا اللہ بارہ تسبیح پڑھنے کو حضور نے فرمایا تھا جس کے درمیان کبھی کبھی محمد الرسول اللہ بھی کہہ لیا جایا کرے اور معاصی سے بچتے رہو بعد ازاں بیعت قبول فرمالی جائے گی۔ جس کے بعد حسب ہدایت حضور کلمہ شریف مذکورہ بالا بارہ تسبیح پڑھ لیتا ہوں مگر ان ایام میں چار پانچ روز نماز تہجد اپنی شومی طالع سے نہ ہو سکی بوجہ غلبہ شیطانی یا اپنی بدقسمتی سے شب میں آنکھ نہ کھلی اور یہ نماز ناغہ ہوئی۔

جواب۔ آپ کی پابندی سے دل خوش ہوا اس کے ساتھ بہشتی زیور و گوہر و اصلاح الرسوم و قصد السبیل کا مطالعہ اور اس پر عمل بھی رکھئے اور اطلاع دیجئے اور اگر گاہ گاہ آنکھ نہ کھلے تو بعد طلوع شمس پڑھ لیا کیجئے اور اگر خدانخواستہ اکثر ناغہ ہوتا ہو تو پھر بعد عشاء پڑھ لینا مناسب ہے پھر اگر آخر شب میں بھی آنکھ کھل جائے تو مکرر پڑھ لیا کیجئے ورنہ خیر۔ (النورص 164)

حال: اس دفعہ یہ بات نئی ہوئی کہ ہمیشہ میری عادت تھی کہ شب کو آنکھ کھلنے پر اٹھنے میں سستی نہیں ہوتی تھی خواہ پھر نیند کے باعث کام نہ ہو سکے مگر اٹھ جاتا تھا اس دفعہ کئی کئی دفعہ آنکھ کھلی اور اٹھ نہ سکا دو دفعہ نفلیں رہ گئیں ایک دفعہ وتر بھی قضا ہو گئے۔

تحقیق: یہ ترکیب مضر ایسا ہے نہ کیجئے اگر احیاناً ناغہ ہو مضائقہ نہیں بعد طلوع شمس ادا کر لیا مگر وتر اول ہی شب پڑھنا احوط ہے اور اگر بکثرت ایسا ہوتا ہو تو سب معمولات بعد عشاء کر لیجئے۔ (النورص 457)

اعمال میں کوتاہی کی وجہ

سوال۔ اس وقت یہ خیال ہوا کہ خود عقائد (اس کے قبل انہوں نے خط میں بطور تحدث

بالعمہ کی یہ لکھا تھا کہ گو اعمال میرے پاس نہیں مگر عقائد اپنے حضرات جیسے ہیں) بھی اپنے حضرات کے وابستگان کے ہم پلہ نہیں بلکہ بالکل ناقص اور ناکافی ہیں ورنہ اعمال کی کوتاہی کے کیا معنی اس سے البتہ تردد ہے۔

جواب۔ اعمال میں کوتاہی عقائد کی نقص سے نہیں احوال کے ضعف سے ہو تردد نہ فرمائیں۔(النورص 155)

نوافل تہجد میں آنکھ بند کرنا

سوال۔ اکثر تہجد آنکھ بند کر کے پڑھتا تھا اور دیگر نمازوں کو بھی بھی جب مواعظ میں معلوم ہوا کہ آنکھ کھول کر نماز پڑھنا سنت ہے اب آنکھ کھول کر ہر نماز کو پڑھتا ہوں مگر عادت کے موافق بند ہونے کو بھی دل چاہتا ہے اور اس میں رغبت بھی زیادہ معلوم ہوتی ہے اب جو ارشاد ہوگا ویسے ہی کروں گا۔

جواب۔ جو مبتدی ہو اس کو دونوں کی اجازت ہے۔(النورص 213)

تہجد میں بہ نسبت فرائض وسنن موکدہ کے زیادہ دلجمعی کی حکمت

سوال۔ حضور والا بہ نسبت فرائض وواجبات سنن موکدات کے تہجد میں دل زیادہ لگتا ہے اب عرض یہ ہے کہ یہ شیطانی دھوکہ تو نہیں کہ فرائض میں جی کم لگے اور تہجد و اخیرات کی نماز میں جی زیادہ لگے ارشاد فرما کر ممنون فرمائیں۔

جواب۔ اس میں دھوکہ نہیں ہے طبعی بات ہے کہ جو کام اپنے ذمہ نہ ہو اس کو کر کے زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ ہم کو بڑی دولت نصیب ہوئی کہ جو کام ہمارے ذمے نہ تھا اس کی توفیق ہوئی اور جو کام ذمہ ہوتا ہے اس میں سمجھتا ہے کہ یہ تو کرنا ضروری تھا کون بڑا کمال کیا سو امور طبعیہ میں انسان معذور ہے۔(النورص 213)

رکعات تہجد

سوال۔ شب کو وتر سے پیشتر چار رکعت نیت تہجد کے نام سے پڑھ لیتا ہوں اور آٹھ رکعت آخر شب میں یہ اس غرض سے لکھا کہ ایک بزرگ کے فرمانے سے شبہ ہو گیا تھا کہ جب چار

رکعت اول شب میں بہ نیت تہجد ادا کرلی تو پھر آخر شب میں تہجد ساقط ہوگئے۔ اب اس وقت جو کچھ پڑھے جائیں گے وہ نفل ہوں گے۔ تہجد نہیں ہوں گے کیا یہ خیال صحیح ہے۔

جواب۔ نہیں ذیل کی روایت سے فعلاً بارہ رکعت سے زیادہ مگر محدود اور قولاً غیر محدود رکعات تہجد کی ثابت ہیں۔ یعنی رکعات تہجد کی کوئی ایسی حد نہیں جس کے بعد کی نماز کو تہجد نہ کہا جائے۔ قال الحافظ العلامة شيخ الاسلام مفتي الانام في التلخيص الجبير ففي حواشي المنذری (هوالحافظ زكي الدين عبدالعظيم المنذری استاد الشيخ تقي الدين ابن دقيق العيد) قيل اكثر ماروی في صلوة الليل سبع عشرة وهي عدد ركعات اليوم والليلة وروی ابن حبان (ای في صحيحه) وابن المنذرو الحاكم (وفي مستدركه) من طريق عراق عن ابی هريرة مرفوعاً اوتروا الخمس اوبسبع اوبتسع اوباحدی عشرة اوباكثر ذالك آه. (النور ص238)

نوم بعد نماز تہجد

حال: ایک امر قابل استفسار یہ ہے کہ بعد نماز تہجد اپنا معمول پورا کرنے کے بعد اذان فجر کہہ کر کے تھکان کی وجہ سے تھوڑی دیر کیلئے 20 یا 25 منٹ تک سورہا کرتا ہوں پھر جب مصلیان مجتمع ہوتے ہیں تو اٹھ کر نماز پڑھتا ہوں اس کیلئے آنحضرت کا کیا ارشاد ہے۔

تحقیق: کچھ حرج نہیں بلکہ اگر جماعت فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو مصلحت ہے۔ (النور ص485)

دنیاوی غرض سے روزہ رکھنا خلاف عبدیت ہے

سوال۔ وضو کے نہ قائم رہنے سے عرصہ ایک مہینہ کے قریب گزر رہا ہے کہ اس ناکارہ نے روزہ رکھنا شروع کردیا میرے والدین اور عورت پوچھتی ہے کہ کیوں روزہ رکھ لیا ان کو جواب دیتا ہوں اس علاج سے وضو قائم رہتا ہے اور دل میں کہتا ہوں کہ جب تک اللہ میرا قرضہ نہ دور کرے اللہ سے دعا مانگتا ہوں کہ رزق کی کشادگی کرورنہ جب تک زندہ ہوں روزہ رکھوں گا اس میں کوئی شیطانی و یا نفسانی کید تو نہیں۔

جواب۔ محض اس مقصد کیلئے روزہ رکھنا خلاف خلوص و خلاف عبدیت ہے۔ (النور ص62)

غفلت کی حقیقت

حال: جس وقت کوئی معاش کا کام کرتا ہو مثلاً کسی غیر زبان کی تعلیم دینے میں اور طلباء کو سمجھانے میں منہمک ہو کیونکہ اس وقت تو توجہ اس کی اسی مضمون کی طرف ہوگی۔

تحقیق: بے شغلی کی حالت میں حق تعالیٰ سے بے توجہ رہنا اور ایسا شغل جو کہ مانع ہو جائے توجہ سے بلاضرورت اختیار کرنا۔ غفلت سے یہ مراد ہے۔(النور ص 555)

حال: اور طاعات کی طرف نہ طبعی رغبت ہوتی ہے اور نہ قصدی استحضار سے ایسے ہی معاصی سے نفرت۔

تحقیق: رغبت نفرت طبعیہ غیر مطلوب ہے رغبت و نفرت اعتقادی کافی ہے یہی مامور بہ ہے اس کے مقتضاء پر بار بار عمل کرنے سے اکثر طبعی رغبت و نفرت بھی ہو جاتی ہے اگر نہ ہو تو بھی مضر نہیں۔(النور ص 600)

ترک دعویٰ علم کا محمود ہونا

حال: دوسرا نفع یہ دیکھتا ہوں کہ یہاں چونکہ علمی مشغلہ زیادہ نہیں ہے بلکہ گویا نہیں ہے اس لئے قلب اپنے علم کے تصور سے بھی خالی ہو گیا۔

تحقیق: یہ اس وقت محمود ہے جب صرف تصور سے خالی ہو۔ علم سے خالی نہ ہو یا وہ علم مانع عن الحق ہو ورنہ غیر محمود ہے۔(النور ص 622)

عمل کو توجہ و تصرف پر ترجیح

حال: اکثر پیر و مرشد کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ لوگ تصرف باطنی سے کیفیات گوناگوں مریدوں کے دل میں القاء فرماتے ہیں اور اس سے مریدوں کا اعتقاد زیادہ جمتا ہے اور ہمت بڑھتی ہے خاکسار نے اتنی مدت تک خوف کے مارے یہ راز اظہار نہیں کیا اب بہ مجبوری بصد عجز و نیاز عرض پرداز ہے کہ حضرت اگر از روئے مہربانی توجہ باطنی سے اس سیاہ بخت کی خبر نہ لیں گے تو یہ نامراد دونوں جہان میں نامراد رہے گا۔

تحقیق: کیا مراد حاصل ہونے کا طریق توجہ و تصرف ہی میں منحصر ہے کیا خود عمل و سعی کرنے سے مراد حاصل نہیں ہوتی اگر شق اول ہے تو دلیل اور اگر شق ثانی ہے تو اس قول کے

کیا معنی کہ اگر از روئے مہربانی الخ۔ (النورص14)

سوال۔ اور جو کچھ احکام میرے حال کے موافق ہوں۔ معلوم ہوں کہ میں اس پر کاربند ہوں۔

جواب۔ تربیۃ السالک کو مکرر بغور دیکھا جائے بڑی نافع کتاب ہے اب کے اور نئے قسم کا نفع محسوس ہوگا۔ (النورص 347)

دھن کی ضرورت

حال: مجھ میں سے بڑھ کر عیب (جو کہ ام العیوب ہے) یہی ہے کہ کم ہمتی اور کاہلی کی وجہ سے پابندی نہیں ہوتی۔

تحقیق: اس کی تدبیر کی مستقلاً ضرورت نہیں اسی بے نظامی سے جب کہ دھن لگی رہے انشاء اللہ تعالیٰ نظام پیدا ہو جائے گا۔ (النورص 36)

نفلی نماز کی تاکید

حال: میں مغرب کی نماز کے بعد صلوٰۃ الاوابین پڑھا کرتا تھا۔ چند روز سے اس خیال سے چھوڑ دی ہیں کہ فوراً نماز مغرب سے فارغ ہو کر ذکر میں مشغول ہو جاتا ہوں۔ یہ خیال ہوتا ہے اب کہ یہ شرارت شیطان کی ہے۔

تحقیق: ہاں بلکہ بعد صلوٰۃ الاوابین کے ذکر کیا کرو۔

حال: اور عشاء کے بعد بھی نوافل نہیں پڑھتا صرف سنت اور وتر پڑھ کر قرآن کی تلاوت یا کسی کتاب کا مطالعہ دیکھنے لگتا ہوں اور یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ باتیں یعنی کتاب کا مطالعہ اور ذکر وغیرہ نوافل سے ضروری اور بڑھ کر ہیں۔

تحقیق: بڑھ کر تو جب دیکھا جائے کہ جب دونوں نہ ہو سکیں اور جب کہ دونوں ہو سکیں تو دو عبادتیں ایک عبادت سے بڑھ کر ہیں۔

حال: کیا واقعی نفسانی شرارت ہے یہ یا نہیں تو افل سے محروم رکھتا ہو وہ مجھ کو۔

تحقیق: ہاں۔ (النورص 44)

دعا میں الحاح کی تفسیر

حال: چھوٹی لڑکی کے مرنے کی یعنی نزع کی حالت میں رات کو یہ واقع پیش آیا کہ گھر

میں بہت پریشان ہوکر تمام رات دعا کرتی تھیں کہ خداوند اس بچی کو اچھا کر دیجئے یکبارگی رات کو ایک آواز آئی کہ ہم سے لڑائی کرتی ہے سور۔اسی کی صبح کو انتقال ہوگیا۔

تحقیق: یہ نہایت کام کی بات بتائی گئی جس کے سمجھنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ ظاہر میں یہ دعا میں الحاح تھا جو کہ مطلوب ہے پھر یہ عتاب کیسا بات یہ ہے کہ اس دعا میں سوال مطلوب کیساتھ دوسری شق کی قلب میں ناگواری بھی تھی پس کراہت قضا پر عتاب ہوا اور الحاح میں دوسری شق پر بھی رضا ہوتی ہے گو عقلی سہی لیکن پریشانی نہیں ہوتی۔(النور ص 71)

مطالعہ کتب اصلاح اخلاق

حال: عرض ہے کہ مندرجہ ذیل پر ارشاد عالی فرمائیں۔ 1۔جب کوئی شخص نمازی یا غیر نمازی مسجد میں گپیں مارتا ہوا پاتا ہوں تو دل میں یہ خیال آتا ہے کہ خانہ خدا میں کیا خرافات اور واہیات بکتا ہے مگر اس کے ساتھ ہی یہ خیال بھی قلب میں موجزن ہوتا ہے کہ کبھی کبھی تو میں بھی جب بندہ سے کوئی باتیں کرنے والا ہوتا ہے مزہ میں آکر ادھر ادھر کی ہانکا کرتا ہوں اس جرم کا تو میں بھی مجرم ہوں اور اس وقت مجھے ان لوگوں کی باتیں بری طرح معلوم ہوتی ہیں سوائے اسکے دوسری بات نہیں کہ میرے اندر بخل حسد ہے کہ اوروں کی گفتگو بندہ کو بری معلوم ہوتی ہے اور کبھی کبھی ہمسایہ جب گھر بیٹھا ہوا کسی کے ساتھ گپ چلاتا اور شیخیاں لافیں مارتا ہے تو بھی بندہ کو اس کا یہ فعل موجب استہزاء معلوم ہوتا ہے مگر ساتھ ہی یہ خیال ہوتا ہے کہ بندہ کے اندر یہ برا مرض ہے کہ اوروں کی بول چال وغیرہ خواہ وہ کسی مصلحت سے ہو بندہ کو پسند نہیں خدا کرے یہ مرض بندہ کے اندر سے زائل ہو جائے ارشاد فرمائیں کہ بندہ کی یہ خصلت بری ہے یا اچھی اور اگر بری ہے تو اس بری عادت سے بچنے کا کیا طریق ہے جس پر عمل پیرا ہو جاؤں۔

تحقیق: ان جزئیات کا تو کہیں انتہاء نہیں بجائے ان کی مستقل تحقیق کے یہ زیادہ ضروری ہے کہ ان امور کی طرف اصلا التفات نہ کیا جائے۔ کتابیں اصلاح اخلاق کی بالالتزام دیکھی جائیں اور ان کی موافق اپنی اصلاح کی جائے اس سے جزئیات سمجھ میں بھی آنے لگیں گی اور اصلاح کے طریقے بھی معلوم ہو جائیں گے اگر یہ طرز نہ بدلا تو تھوڑے دنوں میں وساوس کا غلبہ ہو جائے گا۔(النور ص 461)

تقلیل کلام

حال: بعض وقت تو ایسا ہوتا ہے کہ مجھے خبر بھی نہیں ہوتی کہ اس نے کیا بیان کیا میں اپنے دل ہی دل میں اللہ اللہ کرتا رہتا ہوں اور خیال بھی اسی طرف کر لیتا ہوں ایسے مجالس میں جو محض تفریح کے طور پر قصہ بیان کرے وہاں جیسا میں کرتا ہوں یعنی اپنے خیال کو خدا کی طرف کر لینا ایسا کرنا چاہئے یا ایسی مجلس سے چلا جانا چاہئے یا بیٹھا رہنا چاہئے اور اپنے خیال کو اپنے خالق کی طرف کر لینا چاہئے۔

تحقیق: اگر وہ بات مباح ہو تو یہی کافی ہے اور اگر معصیت ہو تو اٹھ جانا چاہئے۔ (النور ص 489)

حال: بعد سلام مسنون آنکہ۔ احقر نے کتنی ہی جگہ کم بولنے کی تعریف دیکھی ہے کتابوں میں حضرت سے بھی سنا ہے اور جی چاہتا ہے کہ بہت کم گفتگو کروں مگر معلوم نہیں کیا ہو گیا ہے مجھ سے یہ ہو ہی نہیں سکتا ایک یہ بات ہے کہ جہاں ایک دو روز کم گفتگو کی اور قلب کے اندر ایک رکاوٹ سی ایسی ہو جاتی ہے کہ میں عرض نہیں کر سکتا ہوں اور اندر ہی قلب جلنے لگتا ہے خدا معلوم کیا بات ہے۔

تحقیق: اس کی پرواہ نہ کرنا چاہئے کم بولنے کی عادت کرنا چاہئے۔ (النور ص 72)

دعا میں غلو نہ چاہئے

سوال۔ خاکسار بھی یہی تمنا کرتا رہتا ہے کہ اس سے بھی ایسا ہی سوال ہو اور اسی طرح کا جواب دوں اور اللہ پاک یہ فرمائیں کہ اگر تجھ کو عذاب کرنا چاہتا تو تجھ کو تھانہ بھون نہ بھیجتا اور ہمارے دوست مولوی اشرف علی کا خادم نہ بناتا۔ حضور والا سے اب معروض یہ ہے کہ اس گنہگار کی اس نوع کی تمنا کرنا اللہ پاک کی درگاہ میں گستاخی تو نہیں۔

جواب۔ اصل مقصود دعا میں مغفرت کا مانگنا ہے باقی یہ قیدیں کہ مجھ سے یوں پوچھا جائے اور میں یوں کہوں یوں جواب ملے گستاخی ہے جیسے ایک صحابی نے اپنے بیٹے کو اس سے روکا تھا کہ قصر ابیض جنت کا مانگتا تھا۔ (النور ص 88)

دعاء کا خلاف رضا نہ ہونا

اپنے مقاصد کیلئے مختلف قسم کی دعائیں کرنا تسلیم و رضا کے خلاف ہوگا اس کو کس طرح سمجھوں۔

جواب۔ دعاء کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ ہم آپ کی اجازت سے وہ چیز مانگتے ہیں جو ہمارے علم میں مصلحت اور خیر ہے اگر آپ کے نزدیک بھی خیر ہے تو عطا کر دیجئے ورنہ نہ دیجئے ہم دونوں حال میں راضی ہیں مگر اس رضا کی علامت یہ ہے کہ قبول نہ ہونے سے شاکی اور تنگدل نہ ہو دعا کرتا رہے تو دعا خلاف رضا نہ ہوئی مگر دعا میں باستثناء محل استخار کے اس کا خیر ہونا اپنے نزدیک بھی متردد فیہ ہے۔ یہ نہ کہا جائے کہ اگر آپ کے علم میں خیر نہ ہو تو نہ دیجئے کیونکہ خلاف ہے حکمت مشروعیت دعا کے اور وہ حکمت اظہار ہے احتیاج کا اور اس کہنے میں ایہام ہے استغنا ہوگا۔ (النور ص 561)

نماز آنکھ بند کرنا

سوال۔ اکثر نماز پڑھتے وقت دل چاہتا ہے آنکھ بند کر کے نماز پڑھنے کو آیا اس میں کوئی قباحت ہے یا نہیں۔

جواب۔ کچھ قباحت نہیں لیکن آنکھ بند کرنے کو ثواب نہ سمجھیں بلکہ خیالات پریشان آنے کا علاج سمجھیں۔ (النور ص 546)

دعاء برائے کشائش مشکل

سوال: دعا فرمائی جائے کہ خدا مجھ سے کرادے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے برخوردار کو اولاد صاحب نصیب دے اور روزگار میں ترقی ہو برخوردار کے فرض نکاح سے بخیر وخوبی سبکدوشی حاصل کرلوں۔

جواب۔ ان سب مقاصد کیلئے یہ دعا ہر نماز کے جی لگا کر سات بار پڑھا کریں اور دعا کیا کریں دعا یہ ہے کہ اللھم لاسھل الاماجعلته سھلا وانت تجعل الحزن سھلا اذاشئت ۔ اور اگر یہ یاد ہونا مشکل ہو تو یہ شعر ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

فسھل یا الٰھی کل صعب بحرمة سیدالابرار سھل ۔ (النور ص 88)

فرائض ونوافل کے قضاء ہونے میں فرق

باوجود یہ کہ نماز ظہر کے واسطے وضو بھی کر چکا تھا مگر کام میں لگ گیا نماز قضا ہوگئی قضا تو پڑھی لیکن اسی روز تہجد بھی قضا ہوئی تھی تہجد کا مجھے زیادہ قلق ہوا تھا فرض نماز کا اتنا قلق نہیں ہوا سمجھ میں بات نہ آئی کہ اس کی کیا وجہ ہے اس میں کید نفس تو نہیں۔

تحقیق: کسر رہ جانا تو لن تھوا کا تحقق ہے جو کہ لازم ہے احتیاطاً تہجد عشا کے بعد بھی پڑھ لیا کیجئے اگر آخر شب میں بیداری ہوگئی فبہا مکرر سہی ورنہ فوت تو نہ ہو۔ جو بات سمجھ میں نہیں آئی مجھ کو خیال ہوتا ہے کہ میں نے اس کے متعلق کبھی لکھا بھی ہے مگر مستحضر نہیں اور ممکن ہے کہ وہ کسی خاص سائل کی حالت کے مناسب ہو اس وقت جو ذہن میں بیساختہ وجداناً آیا معروض ہے وہ یہ کہ طاعات پر دو اثر مرتب ہوتے ہیں ایک عاجل یعنی حظ اور یہ امر ذوقی طبعی ہے۔ دوسرا آجل یعنی ثواب اور یہ امر اعتقادی عقلی ہے اور حظ میں جدت وامتیاز کو خاص دخل ہوتا ہے اور تہجد میں اس کا تحقق ظاہر ہے اور فرائض میں بوجہ عموم وتشارک کے یہ مفقود ہے اس لئے تہجد میں حظ فرائض سے زیادہ ہوگا گو اجر وثواب کا اعتقاد فرائض ہی میں زیادہ ہے اور ایک قلق ہوتا ہے فوت حظ سے اور ایک ہوتا ہے فوت اجر سے اول فوت تہجد سے زیادہ ہوگا اور ثانی فوت فرض سے زیادہ ہوگا اور اول کا تحقق غلبہ طبیعت کا اثر ہے اور ثانی کا تحقق غلبہ عقل کا اور احدالامرین کا غلبہ غیر اختیاری ہے اس لئے اس پر ملامت تو نہیں نہ یہ کید نفس ہے مگر دلیل فساد ذوق کی ضرور ہے سلامت ذوق کی دعا ضروری ہے۔ (النورص 121)

سونے سے نماز قضا ہو جانا

سوال۔ سوتے ہوئے سورج نکل آیا اور وقت کی خبر نہ ہوئی نہ کسی نے جگایا تو اس کو قضا نماز کا گناہ ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ سوتے وقت اس نے اگر جاگنے کا کافی انتظام کیا تھا تب تو گناہ نہیں ہوا اور اگر بے پروائی کی تو گناہ ہوا۔ (النورص 127)

تقلیل اختلاط مع الانام اور مبتدی کیلئے طریق وعظ

حال: احوال فدوی از بس زبون ست کہ دل از مردمان بے حد متنفر وصحبت ایشان از حد وحشت سلام وکلام وغیرہ ہمہ ترک کردہ ام مواعظ وپند ہا نیز متروک ساختہ ام معلوم می شود از من خوار ترین کسے را دیدہ نمی شود۔ لہٰذا وعظ گفتن ونصیحت کردن یک قلم موقوف کردہ ام معمول احقر قبل ایں پرچہ حسب ذیل بود از رسائل مواعظ حضرت والا پیش۔ مردمان بیان کردن بفضلہ تعالیٰ اکثر آدمی دیار ما رسومات باطلہ ترک کردہ متبع حضرت شدند اکنوں از اختلاط ایشان در کنار شدم باقی معمولات ہچوں پرچہ سابق ست۔

تحقیق: خوب کردند لیکن اگر مردمان بر وعظ اصرار نمایند وامید نفع ہم باشد مواعظ احقر را

بدست گرفتہ عبارتش راہ خواندہ تقریرش پیش مردمان کنند۔ (النور ص 137)

حال: حضرت جی ایک یہ پیشتر جو تعلقات اپنے عزیز اقرباؤں سے تھے یہ تو نعوذ باللہ میں نہیں عرض کرسکتا ہوں کہ وہ قطع کردیئے جائیں مگر ہاں کمی کیلئے عرض کرتا ہوں۔

تحقیق۔ بہت ضروری ہے کہ خصوص ابتداء میں مگر کسی کا حق واجب فوت نہ ہو۔ (النور ص 186)

حال: مخالطت نہایت ناگوار ہوتی ہے حتیٰ کہ جس قدر وقت درس میں اور اس کے سبب سے غفلت میں گزرتا ہے اس کا نہایت افسوس ہوتا ہے۔

تحقیق: یہ سب علامات محمودہ ہیں۔ (النور ص 246)

حال: میں اپنے جملہ متعلقین بزرگ خورد سے بے انتہا محبت رکھتا ہوں اور وہ سب مجھ سے مطلق محبت نہیں رکھتے جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔

تحقیق: اس سے تو راحت ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے غیر اللہ سے دل برداشتہ ہونے کا سامان فرمایا۔

سوال۔ جناب خدا سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کی محبت میرے دل سے نکال کر اپنی خالص محبت کا متوالا و شیدا بنادے۔

جواب۔ آمین۔ (النور ص 347)

حال: کوئی خاص حالت قابل تذکرہ نہیں تعداد ذکر بارہ ہزار۔ اسم ذات مختلف جلسوں میں ادا کر لیتا ہوں۔ پابندی ضرب وجہر ایک جلسہ میں ادا نہیں ہوتا اور تعداد ہر جلسہ کی مختلف موافق تحمل طبیعت و دماغ ہوتی ہے۔

تحقیق: ماشاء اللہ تعالیٰ حالت اچھی ہے مگر ابھی آپ پر ذکر کا اثر نہیں ہوا۔ وہ موقوف ہے تقلیل کلام و تقلیل اختلاط مع الانام وقلت التفات الی التعلقات پر اور ابھی اس کی ضرورت آپ کو محسوس نہیں ہوئی۔ آپ کو مواعظ کا مطالعہ اور مثنوی کا (گو سمجھ میں نہ آئے) کرنا چاہئے۔ (النور ص 365)

حال: تین چار روز سے حالت یہ ہے کہ دل چاہتا ہے کہ حجرہ بند کر کے ہر وقت ذکر کرتا رہوں نہ کسی سے بولنے کو دل چاہتا ہے نہ ملنے کو جی چاہتا ہے اور ملنے جلنے سے بہت نفرت معلوم ہوتی ہے بلکہ جدھر آدمی ہوتے ہیں ادھر سے گزرنے کو بھی جی نہیں چاہتا دوسری طرف کو گزر جاتا ہوں تنہائی بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ تحقیق۔ مبارک مبارک۔

حال: حضرت یہ کوئی عیب کی بات تو نہیں۔ تحقیق۔ ہرگز نہیں۔

حال: یہاں جتنے لوگ ہیں یہ سب نیک لوگ ہیں ان سے جو نفرت معلوم ہوتی ہے اس سے ڈر معلوم ہوتا ہے کہ کہیں یہ نفس کی شرارت نہ ہو۔

تحقیق: یہ نفرت نہیں وحشت ہے اور وحشت بھی عقلی نہیں بلکہ طبعی اور وہ طبعی بھی ان کی ذات سے نہیں بلکہ اس حیثیت سے کہ یہ سبب بنیں گے تشتت توجہ الی اللہ کے۔ (ص ۴۷۹)

حال: خادم عارض حال ہے کہ میرے مکان پر جو مہمان یا ملنے والے آتے ہیں ان کی ضروری خدمت کے علاوہ ان کے پاس بیٹھنا بھی پڑتا ہے تاوقتیکہ وہ چلے نہ جائیں کبھی دین کی کبھی دنیا کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں وقت ضائع ہوتے دیکھ کر جی کڑھتا ہے دل چاہتا ہے کہ اٹھ کر تنہائی میں چلا جاؤں لیکن اس خیال سے نہیں اٹھتا کہ یہ تو میرے پاس بیٹھنے کیلئے آئے ہیں ان کی دلشکنی ہوگی۔

تحقیق: تھوڑی دیر پاس بیٹھ کر جب دیکھا جائے کہ اب غیر ضروری باتیں ہونے لگی ہیں خواہ بدون حیلہ کے خواہ کسی حیلہ سے اٹھ جانا چاہئے۔ پھر اگر وہ مقیم رہیں تو کسی دوسرے جلسہ میں ایسا ہی کرنا چاہئے مروت میں اپنا دینی ضرر ہرگز گوارا نہ کرنا چاہئے بس شدہ شدہ اسی طرح عادت ہو جائے گی آپ کے نفس کو بھی اور اضیاف کو بھی۔ (النور ص 556)

حال: حالت یہ ہے کہ جب کوئی آدمی ایسا آجاتا ہے کہ جس سے میرا کوئی کام دینی یا دنیوی متعلق ہو یا اس کا کوئی کام دینی یا دنیوی ایسا ہو کہ وہ مجھ سے انجام کو پہنچ سکتا ہو تو طبیعت نہیں الجھتی لیکن اس حالت میں کہ جب ضرورت سے زیادہ میرے پاس جم کر نہ بیٹھ جائے۔

تحقیق: میری بعینہ یہی حالت ہے اس کی اطلاع آپ کی تسلی کیلئے کر دی۔

حال: اور جب کوئی شخص محض ملنے کیلئے آجائے تو طبیعت میں سخت الجھن پیدا ہوتی ہے پس اگر کوئی امیر آدمی ہوا تو بہ تکلف طبیعت پر جبر کر کے اس کے ساتھ بیٹھا رہتا ہوں۔

تحقیق۔ اس کی دلجوئی کیلئے اپنے کو محبوس کرنا مجاہدہ اور طاعت ہے۔

توسط یا انتہاء سلوک میں مجاہدہ ثانیہ کی ضرورت

حال: علاوہ ازیں عرض یہ ہے کہ پچھلی حالت جس میں توجہ الی اللہ زیادہ تھی ان ایام میں تقاضائے معصیت بہت مغلوب تھا اور ایک گونہ جمعیت اور سکون اور یکسوئی حاصل تھی لیکن اب وہ حالت نہیں رہی تقاضائے معصیت کا بعض وقت بہت غلبہ ہوتا ہے اور وہ پہلی یکسوئی نہیں رہی۔

مرغ دل را صید جمعیت بدام افتادہ بود　　زلف بکشادی وبازاز دست شد نخچیر ما

اور معاصی کے غلبہ کی یہ حالت ہے۔

فغاں از بدیہا کہ در نفس ماست　　کہ ترسم شود ظن ابلیس راست

اس حالت سے جی کڑھتا ہے اور جان گھلتی جاتی ہے خدا کیلئے دعائے استقامت علی صراط المستقیم فرمائیں ورنہ یہاں کچھ حال نہیں۔

ع چہ برخیز داز دست وتدبیر ما

تحقیق: یہ ہے کہ وقت مجاہدہ ثانیہ کا بعد فراغ مجاہدہ اولیٰ کے اور یہی ہے جس کے نہ جاننے سے ایک سالک واصل کو شبہ رجعت کا ہوجاتا ہے اور بعض اوقات مایوس ہوکر نوبت تعطل کی آجاتی ہے حالانکہ یہ کمال سلوک کے لوازم عادیہ ہے کہ حقیقت اس کی یہ ہے کہ ابتداء میں جوش کی زیادتی سے امور طبعیہ مغلوب ہوجاتے ہیں تو توسط یا انتہا میں جوش کم ہونے سے وہ امور طبعیہ پھر عود کرتے ہیں کیونکہ ان کا زوال نہیں ہوتا ہے صرف مغلوب ہوگئے تھے اس عود کے وقت پھر مجاہدہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اس مجاہدہ میں تعب وکشاکشی کم ہوتی ہے۔ لرسوخ التھذیب فی النفس مگر عزم توجہ وہمت کی حاجت ہوتی ہے۔ چونکہ آثار سے ایک گونہ نسبت میں کمال معلوم ہوتا ہے توکلا علی اللہ آپ کو بیعت لینے کی اجازت دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے امید نفع خلق رکھتا ہوں۔ (النور ص 182)

حال: حضرت والا احقر کو نفس کے اندر ایک بات کچھ دنوں سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ معصیتوں کا تقاضا بالکل پہلے جیسا ہونے لگا حیران ہوں کہ عرصہ کا نفس مضمحل ہوا اور اب پھر دوبارہ اسی شدت اور جوش وہیجان کے ساتھ تقاضا کرنے لگا جیسا تقاضا ابتداء میں ہوتا تھا۔

تحقیق: اکثر اہل طریق کو یہی حالت پیش آتی ہے کچھ گھبرانے کی بات نہیں اس وقت جو نفس کا مقابلہ کیا جاتا ہے وہ مجاہدہ ثانیہ کہلاتا ہے اور اس مجاہدہ کا اثر انشاء اللہ تعالیٰ راسخ ہوگا اور شاذ ونادر کسی امر طبعی کا خفیف تقاضا یہ منافی رسوخ کا نہیں اس تغیر وتبدل کی مثال حسیات میں ایسی ہے جیسے شب کے اخیر میں تاریکی کے بعد ایک نور ہوتا ہے جس کو صبح کاذب کہتے ہیں ناواقف خوش ہوتا ہے کہ تاریکی گئی۔ پھر دفعۃً وہ نور زائل ہوجاتا ہے اور تاریکی چھا جاتی ہے مگر تھوڑی ہی دیر میں پھر دوسرا نور آتا ہے جس کو صبح صادق کہتے ہیں۔ وہ قائم بلکہ ترقی پذیر ہوتا ہے۔

حال: حضرت والا نے احقر کو جو معصیتوں کے علاج وقتاً فوقتاً ارشاد فرمائے ہیں احقر ان ہی پر کاربند ہے اور حضرت والا کی دعا سے نفس کی مخالفت کرنے سے ہر معصیت کا تقاضا جلدی ہی فرو ہو جاتا ہے اور سابق جیسی نفس کو روکنے میں تنگی و دشواری پیش نہیں آتی اور تھوڑی سی مخالفت و تنبیہ سے نفس معصیت کے تقاضے سے باز آجاتا ہے۔

تحقیق: یہی علامت ہے کہ یہ عود الی الطبعیات ضعیف ہے ورنہ مقاومت دشوار ہو جاتی ہے جیسے پہلے تھی۔

حال: حیرانی یہ ہے کہ نفس وشیطان کی اس میں کیا مخفی چال ہے کیونکہ اعمال میں معمولات کے بجالانے میں کچھ سستی ومخالفت نہیں کرتا بلکہ نفس نے ایسا سمجھ لیا ہے کہ یہ اعمال تو تجھ کو کرنے ہی پڑیں گے حضرت والا احقر کی عاجزانہ عرض ہے کہ نفس کی اس مکر و چال کیلئے احقر کیا تدبیر کرے جو ارشاد عالی ہوگا احقر اس کو بجالائے گا معصیتوں کے علاج سابق پر احقر بدستور عمل کرتا ہے۔

تحقیق: بس یہی تدبیر ہے اسی سے انشاء اللہ سب شکایتیں دور ہو جائینگی اور جب کبھی ایسا ہو بھی علاج ہے فارغ ہونے کا قصد ہی نہ کیا جائے بخار کے موسم میں بعض کو ہمیشہ بخار ہوتا ہے مگر علاج اس کا یہی ہے کہ بخار کا نسخہ پیا جائے اس کی سعی بیکار ہے کہ بخار ہی نہ آئے۔ (النور 932)

فکر و کوشش کی ضرورت

حال: کوئی طریقہ جامع بندہ کو ایسا بتلائیں جو احتراز عن المعاصی کیلئے مجرب ہو ہمیشہ ہر ہفتہ توبہ کرتا ہوں گہ اس ہفتہ سے تمام افعال ذمیمہ ترک کردوں گا اور افعال حسنہ جن میں حق تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہو وہ کروں گا اور ایسا کرتا بھی ہوں لیکن بعد ایک دوروز کے تمام تہیہ وغیرہ غارت جاتا ہے اور کوئی طریقہ جامع بتلائیں۔

تحقیق:

صوفی نشود صافی تا در نکشد جامی ... بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے
اندریں رہ می تراش و میخراش ... تا دم آخر دمے فارغ مباش
تا دم آخر دم آخر بود ... کہ عنایت با تو صاحب سر بود

حاصل یہ کہ فکر اور کوشش جاری رکھنا چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح کامیابی ہو جائیگی۔ (النور ص 183)

قضاء شدہ نمازوں کی قضاء میں سستی کرنا مضر باطن ہے

حال: اگر پچھلی نمازیں ذمہ میں باقی ہوں تو انکی قضا میں سستی کرنا معصیت ہے یا نہیں۔ تحقیق۔ بلا عذر معصیت ہے۔ (النور ص 198)

دعا خلاف عبدیت نہیں

حال: آنکھ کی جانب سے سخت رنج ہے صرف ایک آنکھ کام دیتی تھی اب وہ بھی ٹھیک کام نہیں دیتی تلاوت کلام پاک اور کتب وغیرہ سے محرومی کا سخت رنج ہے دوسرے ننھے ننھے بچے ہیں۔ میری بینائی کے واسطے دعا فرمائیں یا پروردگار عالم ساتھ ایمان کے بلا لیس بلا بصارت زندگی بیکار ہے۔
تحقیق: صحت کی دعا تو سنت اور علامت عبدیت کی ہے مگر یہ کہنا کہ یا پروردگار عالم ساتھ ایمان کے بلا لیس بلا بصارت زندگی بیکار ہے یہ نہایت بے ادبی ہے اور بعید از عبدیت ہے ہم کو رائیں لگانے کا کیا حق ہے حضرت حق سے جو پیش آئے خیر ہے تلاوت اور کتب بینی میں ثواب و رضا منحصر نہیں اول تو صحت کی حالت میں طاعات تطوع پر مداومت کرنے والے کو مرض میں بدون عمل کئے بھی وہی ثواب عمل سابق کا ملتا ہے دوسرے بعض اوقات صبر کا اجر عمل کے اجر سے بڑھ جاتا ہے۔ البتہ بینائی کی دعا خود رائی نہیں اس کی اجازت ہے دعا مانگے اور دل سے مانگے اور ساتھ ہی یہ سمجھے کہ اگر اسکے خلاف واقع ہوا وہ بھی خیر ہے اور اس پر بھی رضا ہے۔
حال: بندہ کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے مطلب پورا کریں یا نہ کریں لیکن مقصود حقیقی یعنی رضا مولیٰ ہمیشہ اور ہر حالت میں نصیب کریں۔
تحقیق: یہ کہنا بے ادبی ہے ہم کو دنیا کے مطالب کی بھی حاجت ہے دعا یہ کرنا چاہئے کہ دارین کے مطالب پورے ہوں۔ (النور 209)

عاصی کو استغفار کی ضرورت نہ تسلی کی تمنا

حال: چند روز ہوئے فدوی سے ایک گناہ ایسا صادر ہوا کہ جس کی وجہ سے کمترین کے دل میں صدمہ ہوا کمترین کی طاقت سے زیادہ اور یہ صدمہ ہوتے ہوتے بخار بھی ہو گیا تھا۔ سو بحمد اللہ بخار تو جاتا رہا مگر وہ صدمہ اور تشویش باقی ہے۔ توبہ استغفار جہاں تک اس گنہگار

سے ہو سکا اور جس ڈھنگ سے حضور نے فرمائی ہے اور حضور کی تحریرات میں دیکھی مشغول ہوں۔ مگر تسکین خاطر نہیں ہوتی۔ شاید حضور کے جواب کی بعد تسکین ہوگی۔

تحقیق: کیا مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے کہ یہ لکھ دوں کہ جبریل علیہ السلام کہہ گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے قصور معاف کر دیا۔ کیا لغو فرمائش ہے۔ تسلی نہیں ہوئی۔ اچھا ہوا تم نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ کیا سزا میں تھوڑی سی پریشانی بھی نہ ہو۔ یہی غنیمت سمجھو کہ عذاب نازل نہیں ہوا۔ تم کو تسلی کی درخواست کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ تم جو چاہو شرارت کر لیا کرو اور اللہ تعالیٰ تم کو پیار کر کے تسلی دے دیں کہ گھبراؤ مت اچھا کیا گناہ کر لیا میں کچھ نہیں کہوں گا۔ تمہاری عقل کہاں ماری گئی۔ بس خیر اسی میں ہے کہ استغفار کیا کرو اور تسلی مت ڈھونڈو۔ (النور ص 232)

اشراق و چاشت بلا فصل پڑھنا

سوال۔ اشراق کی چار رکعت اور چاشت کی چار رکعت بعد ختم اسم ذات کے شامل پڑھ لیتا ہوں۔ یہ درست ہے یا دونوں میں فرق کیا کروں۔

جواب۔ فصل کی ضرورت نہیں یہ بھی جائز ہے۔ (النور ص 238)

قرآن شریف ٹھہر ٹھہر کر حفظ نہ پڑھ سکنے کا علاج

حال: اس بندہ گنہگار نے قرآن شریف جوانی کی عمر میں یاد کیا ہے۔ جس سے زبان اچھی طرح ٹوٹتی نہیں ہے اور جلدی جلدی پڑھنے کی ایسی عادت ہو گئی ہے کہ حروف زبان سے بخوبی نہیں نکلتے ہیں اگر ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوں تو از بر نہیں پڑھ سکتا ہوں۔

تحقیق: معمول تو حسب عادت پڑھتے رہئے کیونکہ اس قدر جلد تغیر مشکل ہے اور تغیر تک ناغہ منا مناسب ہے۔ البتہ روزانہ ایک پارہ یا کم خوب ٹھہر ٹھہر کر بھی پڑھئے اگر از بر نہ پڑھا جائے تو قرآن پاس رکھ لیا۔ از بر شروع کیا اور جہاں شبہ ہوا دیکھ لیا امید ہے کہ چند روز میں اصلاح ہو جائے گی۔

حال: نفس و شیطان کے اغوا اور کم ہمتی سے اکثر گناہ ہوتے ہیں روزانہ توبہ کرتا ہوں اور ہمت کرتا ہوں مگر پھر بھی ہوتے رہتے ہیں۔

تحقیق: بس کوشش اور توبہ کا سلسلہ جاری رہے۔ (النور ص 357)

نماز میں بکثرت سہو ہونیکا علاج

حال: پنج وقتہ نماز میں مجھ کو سہو بہت ہوتا ہے بالخصوص فرض اور وتر میں یہ یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔ باوجود کوشش کبھی آخری تشہد میں یہ دھوکہ ہوتا ہے کہ صرف دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں۔ براہ نوازش اس کی تدبیر وعلاج سے مطلع فرمایا جائے۔

تحقیق: معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو سہو سے حزن ہوتا ہے اور اس حزن سے خوف اور وہم غالب ہوجاتا ہے اور اس کے غلبہ سے سہو ہونے لگتا ہے۔ اس کی تدبیر یہ ہے کہ آپ محزون نہ ہوا کریں۔ بلکہ اپنے دل کو قوی اور بے فکر رکھیں کہ اگر سہو ہو بھی گیا تو مسائل فقہیہ کے موافق عمل کرنے سے نماز ٹھیک ہوجائے گی۔ پھر کاہے کا غم اس تدبیر کو اختیار کرکے پھر اطلاع دیجئے مع اس خط کے۔ (النور ص 367)

تکثیر ذکر وعمل کو مطالعہ کتب پر ترجیح

بعض وقت نوافل یا ذکر کے پڑھنے سے مطالعہ کو ترجیح دیتا ہوں آیا یہ میرا خیال صحیح ہے یا نہیں۔

تحقیق: صحیح نہیں جو مقصود اصلی ہے اس کے حصول میں ذکر صلوٰۃ کو زیادہ دخل ہے۔ بنسبت مطالعہ کتب کے۔ مطالعہ کتب مقصود بالغیر ہے اور ذکر وصلوٰۃ مقصود بالذات۔ مقصود بالغیر بقدر ضرورت ہونا چاہئے اور مقصود بالذات مستقلاً یہ ساری خرابی شوق وذوق کے مقصود سمجھنے کی ہے اور یہی غلطی ہے ظاہر ہے کہ چٹنی میں جتنا لطف ہے۔ غذا میں نہیں مگر جزو بدن وبدل ما یتحلل غذا ہی بنتی ہے۔ (النور ص 386)

حال: بندہ کو جناب والا کی کتب پڑھنے کا شوق ہے جو رات دن پڑھتا ہوں۔

تحقیق: ورد وعمل کا حصہ زیادہ ہونا چاہئے بہ نسبت مطالعہ کتب کے آپ کے شوق کا سبب حظ مضمون ہے نہ کہ حب ذکر۔ (النور ص 445)

ضرورت اہتمام اتباع

حال: حضور نے اگلے نیاز نامہ کے جواب میں فرمایا تھا کہ میری کتابیں قصد السبیل

وغیرہ سے دیکھ کر حسب استعداد عمل کریں اور اس کے بعد اطلاع دیں۔

تحقیق: اس میں ایک مقدمہ اور بھی ہے وہ یہ کہ تم بھی بے پرواہ اور قلیل الاہتمام ہو تو ایسی حالت میں نفع بیشک کم ہوتا ہے اس مقدمہ کو اس لئے ذکر نہیں کیا کہ اپنی حالت تو آپ کو معلوم ہی ہے تو اب اس کی دو تدبیریں ہیں ایک یہ کہ ایسا شیخ تلاش کرو کہ باوجود طالب کی بے پرواہ کے وہ بغیر پروائی نہ کرے بلکہ اس کو راستہ پر لگائے رکھے اور متوجہ کر دے۔ دوسری تدبیر یہ کہ طالب قلت اہتمام کو چھوڑ دے تو بے نیاز شیخ بھی اضطراراً اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ ان دو تدبیروں سے دونوں توجہ مجتمع ہو جائیں گے اور طریق میں دونوں ہی کی حاجت ہے۔ (النور ص 472)

ضرورت مطالعہ مواعظ

حال: جناب عالی ایک سخت قباحت اپنے اندر معلوم کرتا ہوں کہ جس نعمت عظمیٰ (دعوات عبدیت) کی بدولت یہ دولت یقین نصیب ہوئی تھی اب اس کے مطالعہ سے جی چراتا ہے اور دل اکتاتا ہے۔ براہ نوازش اس کا علاج فرمایا جائے۔

تحقیق۔ بہ تکلف زیادہ زیادہ دیکھیں یہ گرانی اسی سے رفع ہو گی۔ (از النور ص 485)

حال: دن میں بھی یہ خیال رہتا ہے کہ تہجد کا وقت کب آئے اس خوش ہونے پر میرے اندر دو شبہ پیدا ہوئے ہیں۔ (اول) تہجد اور ذکر میں جتنی خوشی محسوس ہوتی ہے اور فرضیات میں اتنی خوشی محسوس نہیں ہوتی ہے ہاں پہلے کی حالت کی نسبت آج کل فرضیات میں بھی کچھ لذت محسوس ہوتی ہے لیکن تہجد کی نسبت کم۔

تحقیق: فرض میں تو دوسری شق یعنی ترک کا اختیار ہی نہیں اور تہجد میں اس شق کا بھی اختیار ہے باوجود اس کے اس کے فعل کی توفیق ہونا اس میں انعام حق کا زیادہ مشاہدہ ہے اس لئے اس میں زیادہ فرحت ہوتی ہے اور ایسی فرحت مطلوب ہے **قل بفضل الله وبرحمته فبذلک فلیفرحوا** گو دوسرے اعتبار سے توفیق فرض میں زیادہ انعام ہے تو کبھی ایک اعتبار کا اثر طبیعت پر غالب ہوتا ہے کبھی دوسری کا اور یہ غیر اختیاری امر ہے۔ (از النور ص 514)

تقلیل طعام نہ کرنا

حال: رات دن میں چھ روٹی کھاتا ہوں جن سے شکم سیر ہوتا ہے چونکہ بھوک کے

فضائل دیکھ چکا ہوں اس لئے اب ارادہ کیا ہے کہ تیسرا حصہ کھانے کا کم کروں۔
تحقیق: ہرگز ایسا نہ کریں آج کل اس سے ضرر ہوتا ہے شکم سیر ہو کر کھائیں۔ (النور ص 507)

نماز جہری وسری میں طبعی تفاوت

حال: (دوسرا شبہ) یہ کہ جہر نماز میں جتنی لذت پاتا ہوں سری نماز میں اس سے کم لذت پاتا ہوں۔
تحقیق: جہر میں اپنے کان میں بھی آواز آتی ہے اس لئے اس میں توجہ اور یکسوئی اور اندفاع خطرات زیادہ ہے اور جس قدر خطرات کم ہوں گے تشویش کم ہوگی اور تشویش جس قدر کم ہوگی جمعیت زیادہ ہوگی اور یہی مدار ہے لذت کا یہ بھی امر طبعی و غیر اختیاری ہے۔
حال: یہ دو شخصوں سے دل میں یہ وسوسہ ہو گیا کہ یہ جو تہجد اور ذکر کیلئے دل میں بہت کشش کے ساتھ انتظاری پیدا ہو رہی ہے یہ کشش نفس کی کوئی شرارت تو نہیں دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ یہ خوشی اور کشش کیسی ہے اس کو واضح فرما کر سرفراز فرمائیں۔
تحقیق: اوپر معلوم ہو چکا کہ یہ کیفیات غیر اختیاری ہیں اور منشاء ان کا محمود ہے لہٰذا اس میں شرارت نفس کا وسوسہ نہ چاہئے۔ (النور ص 515)

طالب علمی میں اصلاح اعمال کا ضروری ہونا

حال: قریب سات سال کا عرصہ ہوا احقر خانقاہ میں رہ کر تعلیم حاصل کر رہا ہے اب انشاء اللہ آئندہ سال کسی بڑے مدرسہ میں جا کر کتابیں پوری کرنی ہوں گی اس مدرسہ کا نصاب جہاں تک ہے وہ انشاء اللہ رمضان المبارک تک پورا ہو جائے گا۔ پھر باہر سے کتابیں پوری کر کے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر معتد بہ زمانہ تک رہنے کی گنجائش ملے گی یا نہیں۔ اس واسطے جی چاہتا ہے کہ اب جو چار پانچ مہینہ باقی ہیں۔ اس زمانہ میں اصلاح باطنی وظاہری حاصل کروں۔ اس زمانہ کو غنیمت سمجھتا ہوں خدا جانے بعد میں ایسا موقع ہوگا یا نہیں ہوگا۔
تحقیق: اس طریق میں دو چیزیں ہیں کثرت ذکر اور اصلاح اعمال سو کثرت ذکر تو حالت طالب علمی کے مناسب نہیں اور جو مقصود ہے کثرت ذکر سے وہ ان کو مشغولی علم سے حاصل ہو جاتا ہے۔ بشرط تقویٰ باقی رہا اصلاح اعمال وہ ہر حال میں فرض ہے اور

طالب علمی کی حالت بھی اس سے مستثنیٰ نہیں سو اس کا سلسلہ شروع کر دو اس کی ترتیب یہ ہے کہ اول قصد السبیل کو دو بار بغور مطالعہ کر کے اس سے جو حاصل طریق کا ذہن میں آئے اس سے اطلاع دو پھر طریقہ اصلاح کا بتلاؤں گا۔ (النور ص 566)

عمل قلیل و کثیر کا بقدر وسع اثر میں مساوی ہونا

حال: زیادتی اوراد و اشتغال کو جی بہت چاہتا ہے مگر جب بھی زیادتی کی اختلاج یا درد سر وغیرہ ہونے لگا بس وہیں سر پیٹ کر رہ گیا۔ میرے مولا ایسا شخص سوائے حسرت و یاس کے کیا کرے اپنی قسمت پر سوائے چار آنسو بہانے کے کیا ہو سکتا ہے ایسی حالت پر میرا ایک شعر بہت موزوں ہے۔

داخل چہ شود وصل درکوچہ جانانہ   نے ہمت پروازی نے طاقت رفتاری

تحقیق: قوی کے عمل کثیر میں جو اثر ہے ضعیف کے عمل قلیل میں وہی اثر ہے اسی عمل قلیل سے انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی۔ (النور صفحہ 598)

شغل علمی

حال: آج کل کچھ شغل علمی زیادہ ہونے کی وجہ سے اور کچھ چند روز سے طبیعت سست ہونے کی وجہ سے معمولات پوری طرح ادا نہیں ہوتے تاہم تھوڑا بہت ذکر لسانی ضرور کر لیتا ہوں اور قلبی توجہ و حضور برابر قائم رہتا ہے اور کوئی نئی حالت نہیں۔

تحقیق: شغل علمی خود نعم البدل ہے اور علالت یا کسل جو علالت سے ہو عذر ہے جو بروئے نص و حدیث مبقی اجر و برکت ہے۔ (النور صفحہ 486)

بابٌ۵

احوال کے بیان میں

عدم مطلوبیت لذت وذوق وفرق مابین حال ومقام

حال: جو خلوص وذوق پہلے عبادت میں تھا اب نہیں پاتا ہوں۔

تحقیق: ذوق مطلوب نہیں کیونکہ وہ ایک حال ہے نہ کہ مقام اور مطلوب مقامات ہیں نہ کہ احوال اور فرق دونوں میں اختیاری اور غیر اختیاری ہونے کا ہے۔ اہل فن کا قول ہے المقامات مکاسب والاحوال مواہب۔ حضرتؒ فرمایا کرتے تھے کہ طالب لذت طالب حق نہیں ہے کام میں لگنا چاہئے ثمرہ پر نظر نہ چاہئے۔ (تربیت السالک حصہ اول ص 2)

لذت مطلوب نہیں

حال: بندہ کو عبادت میں لذت نہیں معلوم ہوتی اور طاعت حق کی طرف دل بندہ کا راغب تام نہیں ہے۔ تحقیق۔ عبادت میں لذت اختیاری نہیں امور غیر اختیاری کے پیچھے نہ پڑ جانا چاہئے۔ اپنی قدرت واختیار کے کاموں میں لگا رہنا چاہئے۔ (تربیت حصہ اول ص 8)

عدم مطلوبیت لذت وذوق

حال: ناچیز اپنے معمولات میں (یعنی اسم ذات چھ ہزار مرتبہ) مشغول ہے بفضلہٖ تعالیٰ وبدعائے حضرت اکثر روز بعد تہجد قبل صبح صادق بعض روز بعد صبح صادق اور بطور تلاوت بعد نماز فجر ختم کرتا ہے۔ لیکن جو رغبت وصلاحیت وقت حضوری دربار کے نصیب تھی اور جو حالت اس وقت تھی۔ (یعنی حالت ذکر میں ایسی دل بستگی ہوتی تھی کہ رونا آجاتا تھا) اب وہ حالت نہیں۔

تحقیق: حالت یکساں نہیں رہتی۔ مگر یہ خصوصیات مواجید واذواق کے مقصود نہیں مقصود محفوظ رہنا چاہئے اور وہ ذکر اور طاعت ہے خواہ اس میں بسط ہو یا قبض کہ بعض منافع قبض کے زیادہ ہیں بسط سے ہمت سے کام میں لگے رہیں۔ اول اول ایسے ہی تغیرات ہوا کرتے ہیں پھر

حق تعالیٰ مناسب استعداد کے تمکین عطا فرمادیتے ہیں۔ جب اس کا وقت مقدر ہوتا ہے گھبرا جانا دلیل ہے۔ ضعف ہمت کی آرے طریق دولت چالا کی ست وچستی۔ (تربیت حصہ سوم ص 3)

امور غیر اختیاریہ پر مواخذہ نہ ہونا

حال: بسا اوقات نفس عاصی بندوں کو نظر حقارت سے دیکھتا ہے اور اپنے کو اہل علم سمجھ کر دوسرے سے تعظیم چاہتا ہے حالانکہ نہ علم کا اثر ہے۔ نہ عمل کی ہمت کبھی رئیس زادہ سمجھ کر توقیر کی خواہش ہوتی ہے حالانکہ العزۃ للہ ولرسولہ وللمومنین۔

تحقیق: یہ سب وساوس ہیں جب آپ انکو برا سمجھتے ہیں اور قصد نہیں ہے کہ ایسا خیال ہو بلکہ یہ قصد ہے کہ ایسا نہ ہوتو یہ نہ طلب تعظیم ہے نہ تکبر ہے نہ ترفع ہے کیونکہ یہ سب افعال مذمومہ اختیاری ہوتے ہیں پس جو اختیار سے نہ ہو وہ اخلاق مذمومہ سے خارج ہے۔ صرف وسوسہ ہے اخلاق مذمومہ کا جس پر مواخذہ نہیں مواخذہ عزم پر ہے۔ (تربیت حصہ اول ص 3)

حالات کا مقصود نہ ہونا

حال: حضور نے جو بعد تہجد کے تیرہ تسبیح کو پڑھنے کو فرمایا تھا جس کو فدوی بحمد اللہ پابندی سے پڑھتا ہے اور نیز تین تسبیح بعد نماز پنجگانہ کے ایک تسبیح دوسری تہلیل تیسری تکبیر یہ بھی مقیدی سے پڑھتا ہے لیکن ان کے پڑھنے میں حضور قلب کے نہ ہونے سے دل کو افسوس ہوتا ہے۔ اگرچہ فدوی کوشش بھی کرتا ہے اس کے بارہ میں جو ارشاد ہو مطلع فرمایئے۔

تحقیق: استقامت علی الذکر خود ایک مقام رفیع ہے اور حضور قلب وغیرہ یہ حالات ہیں اور مقام افضل ہوتا ہے۔ حال سے آپ ہرگز افسوس نہ کیجئے۔ خدا تعالیٰ کا شکر کیجئے اور وہ حدیث یاد کیجئے۔ **فاما من کان من اھل السعادۃ فسیسر لعمل اھل السعادۃ** پس عمل کی تیسری خود سعادت کی دلیل ہے اور سعادت ہی مقصود جلیل ہے۔ البتہ احضار قلب یعنی خود متوجہ رکھنا قلب کا یہ ضروری ہے۔ پھر خواہ حضور تام اس پر مرتب ہو یا نہ ہو جب وقت آئے گا انشاء اللہ احوال بھی عطا ہوں گے کام میں لگے رہیے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں بھی دعا کرتا ہوں۔

ع کلبہ احزاں شود روزی گلستان غم مخور

(تربیت حصہ اول ص 3)

حال: معمولات رمضان شریف میں بوجہ ضعف طبیعت کے چھوٹ گئے تھے اب یکم شوال سے شروع کئے ہیں۔ مع شغل سرمدی آج تک کوئی نیا امر پیش نہیں آیا لیکن اتنی کیفیت تو معلوم ہوئی ہے کہ شریعت کے ہر امر میں تعمیل کرنے کو جی چاہتا ہے۔ مرضی خداوند کریم کیا ہے؟ معلوم نہیں مجھ سے کسی بات کی پوری تعمیل نہیں ہوتی اور ضیاء القلوب میں جو ظہو انوار وغیرہ کا ذکر دیکھتا ہوں وہ آثار تو کچھ معلوم نہیں ہوتے ہیں تو کسی قابل نہیں حضرت کی کیا خدمت ہم سے ادا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر دے گا جس صورت سے ہمارے حصول مراد ہو ایسی تربیت فرمائیں۔ معلوم نہیں کیا سبب اپنے ہم عصر سب علماء دنیا دار بدخواہی کے درپے ہیں دعا فرمائیں۔

تحقیق: اگر کوئی نیا امر بھی ہوتا تو اس سے زائد تھوڑا ہی ہوتا ہے کہ شریعت کے ہر امر کی تعمیل کو دل چاہتا ہے۔ اور جب یہ بات پہلے نہ تھی تو یہ نیا امر بھی ہو گیا۔ انوار وغیرہ کی فکر وطلب میں نہ پڑیئے وہ لوازم اور مقاصد سے نہیں عوارض اور زوائد سے ہیں۔ بعض کیلئے ان کا نہ ہونا مصلحت ہے کہ حجاب ہو جاتا ہے۔ بدخواہی کا سبب حق پرستی ہے شکر وصبر کرنا چاہئے۔

احوال میں تعدیل کا مطلوب ہونا

حال: مجھ پر خوف خداوندی غالب ہے۔

تحقیق: اس صورت میں اکسیر ہدایت یا اور کسی کتاب میں رحمت الٰہیہ کے مضامین خوب دیکھنا چاہئے۔

حال: قرآن شریف پڑھنے بیٹھتا ہوں گریہ کے مارے پڑھا نہیں جاتا۔

تحقیق۔ رحمت وبشارت کی آیات اس کا علاج ہے۔

حال: آپ کا نام یاد آتا ہے اس وقت بھی یہی حالت ہوتی ہے۔

تحقیق: اس وقت کسی اور کام میں لگ جانا چاہئے۔ (تربیت حصہ اول ص 4)

نماز میں دل کی گھبراہٹ کا علاج

حال: دیگر حضور نماز میں دل بہت گھبراتا ہے ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ نیت توڑ کر

بھاگنے کو ہو جاتا ہوں۔ مگر ابھی تک ایسا موقع پیش نہیں آیا۔

تحقیق: آٹھ نفلیں کافی ہیں۔ نماز میں یہ تصور کیا کیجئے کہ عرش پر روشنی مشابہ نور ماہ کے پھیلی ہے اور وہاں سے مثل بارش کے میرے قلب پر مترشح ہوتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وحشت دفع ہو جائے گی اور کوئی وقت بھی پندرہ بیس منٹ خلوت میں تصور کیا کریں اور چلتے پھرتے یا باسط کی کثرت ہر وقت رکھیں بعد دو ہفتہ پھر اطلاع دیں۔ (ترجمہ حصہ اول ص 6)

حال: چند روز سے دل پر سخت بے چینی رہتی ہے اور دل بہت گھبراتا ہے اور میں نے ایک دن کیمیائے سعادت کا مطالعہ کیا اور اس میں جو امام نے جانکنی کی تکلیف کی بابت اور قبر کی ہیبت کی بابت لکھا ہے اس سے دل پر سخت گھبراہٹ رہتی ہے۔

تحقیق: کتاب الرجاو کتاب المحبۃ کیمیائے سعادت کی چند بار مطالعہ کرنا مناسب ہے۔

حال: بعض دفعہ دل میں یہ خیال آتا ہے کہ نعوذ باللہ منہ مجھ کو خداوند رحیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جان سے زیادہ نہیں ہے پھر اگر ضرورت ہو تو بزدل نفس کیسے کر سکے گا۔

تحقیق: جان کے ساتھ محبت طبعی ہے اور خدا اور رسول کے ساتھ عقلی ضروری ہے اور جان دینے کی دشواری محبت عقلی کی کمی کی دلیل نہیں کچھ وہم نہ کریں۔

سوال۔ حضور خداوند رحیم سے دعا فرمائیں۔ جواب۔ دعا کرتا ہوں۔

سوال۔ کوئی ایسا ارشاد فرمائیں کہ دنیا مردار کی محبت دل سے بالکل دور ہو جائے۔

جواب۔ کتاب ذم الدنیا کیمیائے سعادت ہی دیکھئے۔ (تربیت حصہ دوم ص 11)

عاصی کو مایوس نہ ہونا چاہئے

حال: معاصی میں گرفتاری ہونے لگتی ہے اس کی وجہ سے میں ناامید ہو جاتا ہوں۔

تحقیق۔ کوئے نو امیدی مرو کامیدہاست　　سوئے تاریکی مرو خورشید ہاست

(تربیت حصہ اول ص 6)

استقامت علی الاعمال حالت رفیعہ ہے

حال: رات کی جو بارہ تسبیح ارشاد ہوئی معمول ہے اور دن کے اذکار کبھی تین ہزار کبھی چھ ہزار الغرض فرصت کے مطابق زیادتی کمی ہوتی ہے دعا سے ارشاد فرمائیں کوئی جدید کیفیت

ہوگی اطلاع کروں گا۔ تحقیق۔ استقامت علی الاعمال خود ایک رفیع حالت ہے جو سب کیفیات سے ارجح ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ (تربیت حصہ اول ص 8)

تنگدستی و تنگدلی کا علاج

حال: تنگدستی سے بعض اوقات تنگدلی ہوتی ہے کیا کروں۔

تحقیق: کوئی نوکری مل جائے تو قبول کر لیجئے۔ یا کسی مطبع کا کام تصحیح وغیرہ منگا لیجئے۔ (تربیت حصہ اول ص 13)

آثار فنا

حال: کبھی کبھی قلب میں ایسا خیال پیدا ہوتا ہے کہ جس سے شوق و ذوق ذکر کا زیادہ ہوتا ہے اور کبھی ایسی حالت ہوتی ہے کہ بالکل طبیعت سست اور ناامید ہو جاتی ہے اور اپنی طرف خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہے اور جس قدر عالم میں خرابیاں ہیں میری شامت اعمال سے ہیں۔ اس کا خیال جب آتا ہے ناامیدی سخت قلب پر چھا جاتی ہے اس کا کیا علاج ہے۔ تحقیق۔ یہ مرض نہیں جس کا علاج ضروری ہو خود یہ حالات مطلوبہ محمودہ میں سے ہے۔ یہ آثار اضمحلال سے ہے جو کہ شعبہ ہے فنا کا۔ (تربیت حصہ اول ص 16)

حال: اس رستے کی منزلیں سخت کٹھن اور خطرناک ہیں اول اول علوم قلب پر فائز ہوئے اپنی کم استعدادی کے موافق مسئلہ تقدیر اور وحدت وجود اور ان کا باہمی تعلق ذوقاً معلوم ہوا اس کے بعد وقتاً فوقتاً اسرار احکام شرعیہ و حکم امور تکوینیہ معلوم ہوتے رہے۔ اس میں اتنی ترقی ہوئی کہ گناہوں کی حکمتیں معلوم ہونے کے وقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ کفر و اسلام کی عین سرحد پر جا رہا ہوں۔ ذرا پیر پھسلا اور گرا۔

تحقیق: یہ آثار مرتب ہیں مجموعہ فناء و ضعف پر اول محمود ہے ثانی مذموم نہیں کیونکہ کوئی مقصود فوت نہیں ہوا۔ اس میں بھی بہت سی حکمتیں ہیں مثل تجرد و توجہ الی اللہ وغیرہ جیسا کہ جلد انکشاف ہوگا۔ (تربیت حصہ چہارم ص 34)

حال: کل بعد عصر ایک کام سے خانقاہ سے باہر گیا تو ایک کتے کے پلے پر نظر پڑی اس کی صورت اپنی نظر میں بہت ہی محبوب معلوم ہوئی۔

تحقیق: یہ غلبہ تھا تواضع کا مرتبہ فنا تک پہنچا ہوا۔ حال۔ اس کے بعد یہ حالت ہوئی معلوم ہوتا تھا کہ اب تک جس قدر ذکر میں نے کیا سب میں کوئی نہ کوئی غرض پوشیدہ تھی۔ اس لئے تو شرک میں مبتلا رہا کہ غیر محبوب کا طالب رہا اپنے کو سخت ملامت کرتا تھا کہ تو نے حق تعالیٰ کی قدر نہ پہچانی۔ اگر ان کو پہچان لیتا تو ہرگز کسی بات کا طالب نہ ہوتا۔ وساوس دور ہونے کی نیت سے ذکر کرنا بھی شرک ہے۔ اللہ کا نام تو خود بذاتہ مقصود ہے تو بڑا مکار ہے ہر بات میں تو نے کوئی نہ کوئی مقصد تراش رکھا ہے۔

تحقیق: یہ بھی غلبہ ہے فنا کا برنگ دیگر۔

حال: کل عصر و مغرب و عشا کی نماز سے بہت تسلی ہوئی۔

تحقیق: یہ ظہور ہے دولت جعلت قرة عینی فی الصلوٰة کا۔ (تربیت حصہ پنجم 198)

حال: طبعی حالت یہ ہے کہ کوئی آدمی اگر روبرو میں میری ثنا کرتا ہے تو نہایت ناگوار لگتا ہے اور مناسب اس کو بھی تنبیہ کر دی جاتی ہے۔ تحقیق۔ انکار علی المنکر حالت مطلوبہ ہے۔

حال: اور کہیں اچھے لوگوں میں بیٹھنا ہوتا ہے تو نہایت مجھے شرمندگی طاری ہوتی ہے اور اپنے کو یہ نسبت ان حضرات کے محض ہیچ جانتا ہوں اور کوئی تعظیم و تکریم کرتا ہے تب بھی تمام شرم آتی ہے۔ تحقیق۔ آثار فنا و تواضع سے ہے مبارک ہو۔ (تربیت حصہ پنجم ص 216)

حال: الحمدللہ حضور کے فیض سے اب یہ بات حاصل ہو گئی ہے کہ کسی کی نسبت دل میں حسد نہیں رہتا اور غیبت و اعراض الناس میں پڑنے سے سخت وحشت ہوتی ہے جس چیز کو دیکھتا ہوں ایک عبرت اپنے نفس کیلئے اس سے پیدا ہو جاتی ہے یہاں تک لہو و لعب سب و شتم دیکھ کر اور سن کر کے بھی ایک قسم کی عبرت حاصل ہوتی ہے اور کسی کی بات خواہ بھلی ہو یا بری یاد نہیں رہتی۔

تحقیق: یہ سب علامات ہیں فنا حسی کی مبارک ہو۔

حال: بعض وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے جسم کے اندر کیا چیز ڈال دی ہے۔ جس کے سبب سے میں حرکت کر رہا ہوں پھر جب غور کرتا ہوں تو اپنے وجود کا خیال کوئی چیز ہی نہیں معلوم ہوتا۔ اس وقت شان خدا کے اوپر فدا ہو جانے کو جی چاہتا ہے مگر یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ   ایں خیال ست و محال ست جنوں

تحقیق: یہ علامت ہے فنائے علمی کی مبارک ہو۔

حال: خیال میرا یہ تھا کہ شاید ضعف دماغ سے یہ باتیں محسوس ہوتی ہیں اس کے واسطے مقوی دماغ دوائیں استعمال کیں مگر ہنوز روز اول ست۔ تحقیق۔ اگر ضعف ہو تو خود وہ بھی مستقلاً قابل تدارک ہے خواہ یہ آثار اس کے نہ ہوں۔ (تربیت حصہ پنجم 126)

کیفیات مقصود نہیں

حال: عرصہ پندرہ روز سے گزشتہ شنبہ تک ایک عجیب کیفیت قلب پر طاری رہی کبھی معلوم ہوتا تھا کہ خداوند کریم کے روبرو ہوں اور شوق محبت بڑھ رہا ہے اور کچھ منہ سے عاجزی وانکساری کے کلمات کہہ رہا ہوں۔ چہرہ پر غنودگی سی معلوم ہوتی تھی۔

تحقیق: ہاں کبھی یہ بھی وجہ ہوتی ہے اور کبھی ذکر کا بھی اثر ہوتا ہے بہر حال اول صورت میں محمود ہے نہ مذموم اور دوسری صورت میں محمود ہے۔ اور دونوں حالتوں میں ایسی کیفیات مقصود نہیں توجہ ذکر کی طرف رکھنا چاہئے۔ خواہ کیفیات ہوں یا نہ ہوں اور احتمال آفت دماغیہ کی صورت میں علاج طبی یعنی ترتیب دماغ بھی ضروری ہے۔ (تربیت حصہ اول ص 18)

واردات محمودہ وآثار ذکر قلب

بعد ادائے دوازدہ تسبیح مراقبہ میں مشابہ خواب ہو کر عنقریب صبح ایک آواز مسموع ہوئی کو مولوی صاحب نماز۔ تحقیق۔ یہ منجملہ واردات محمودہ والہامات حقہ ہے مبارک ہو۔

حال: دوسری شب کو وہی حالت ذکر میں مشابہ خواب ہو کر گویا قلب کی طرف سے ایک آواز مثل آواز دو درخت یا دو بانس کے گھسنے کے قلب کی طرف سے مسموع ہوئی۔

تحقیق: منجملہ آثار ذکر قلب ہے مگر قابل التفات نہیں۔ (تربیت حصہ اول ص 18)

جمعیت قلب کا طریق

حال: ذکر پر جب تک مداومت رہتی ہے تو کچھ سکون اور برکت سی محسوس ہونے لگتی ہے مگر ابتلا امور دنیویہ سے بعض معصیت میں کہ ضرورت وقت اور مصلحت امور دنیوی ہوتی ہے اختیار مجبوراً کرنی پڑتی ہے وہ سب برکت اور حلاوت وسکون بلکہ توفیق ذکر بھی رخصت

ہو جاتی ہے ہر چند استغفار کرتا ہوں مگر پھر وہ بات نصیب نہیں ہوتی امور دنیوی اور کار ذکر کا جمع ہونا محال معلوم ہوتا ہے اس زمانہ میں جھوٹ اور فریب بدون کام نہیں چلتا کہ بدبخت رواج ایسا ہو گیا ہے کہ دوسرے کو بدبخت بناتا ہے مجھ جیسے کم ہمت کی کیونکر رہبری ہوگی۔

تحقیق: انشاء اللہ اسی طرح تک ودو کرنے سے سامان جمعیت کا ایک روز سے فراہم ہو جائے گا۔ استغفار واستدعا میں کمی نہ کیجئے۔

حال: سخت پریشان ہوں اب تا حیات دنیا سے چھٹکارا بظاہر نہیں معلوم ہوتا کہ روز بروز افزونی ہے خدا خیر کرے۔ تحقیق۔ گر جہاں پر برف گردد سر بسر تاب خور بگدازدش از یک نظر نا امید نہ ہو جائے۔ (تربیت حصہ اول ص 21)

حصول تمکین کا علاج

حال: جو کچھ حضور نے ارشاد فرمایا تھا پڑھتا ہوں گا ہے مزا معلوم ہوتا ہے اور گاہے ایسا معلوم ہوتا ہے کوئی چیز پاس سے جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ حضور کی دعا کی برکت سے استقلال عطا فرمائیں۔ تحقیق۔ پہلی حالت بسط ہے اور دوسری حالت قبض ہے کام میں لگے رہیے۔ انشاء اللہ اسی طرح استقلال یعنی تمکین عطا ہو جائے گا۔ ابتدا میں ایسی تلوینیات ہوتی ہیں۔ (تربیت حصہ اول ص25)

کثرت نیند کا علاج

حال: مجھے ایک مرض لاحق ہو گیا ہے جس کی اطلاع قبلہ وکعبہ کو ہو جانا ضروری ہے۔ صبح کی نماز کیلئے آنکھ نہیں کھلتی اور اگر کھل بھی جاتی ہے تو اس قدر غلبہ نیند اور سستی کا ہوتا ہے کہ میں اس پر غالب نہیں ہو پاتا اور اکثر نماز قضا ہو جاتی ہے۔ یعنی میں اٹھ اٹھ کر سو جاتا ہوں جس کا بہت صدمہ ہوش اور بیداری میں ہوتا ہے۔

تحقیق: کھانا شب کو سویرے کھائیں اور ذرا کم کھایئے اور عشاء سویرے پڑھ کر فوراً سو رہئے۔ وظیفہ بعد تہجد والا کسی اور وقت مثلاً بعد مغرب پڑھ لیجئے اور پھر اطلاع دیجئے۔

حال: آج کل اس نابکار کی حالت یہ ہے کہ رات یا دن جب کبھی ذکر اسم ذات یا بارہ تسبیح کیلئے بیٹھتا ہے غلبہ نوم سے پریشان ہو جاتا ہے آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ زبان سے

الفاظ نکلتے جاتے ہیں یہ خبر نہیں کہ کیا پڑھ رہا ہوں۔ مگر جب آنکھ کھلتی ہے تو صحیح الفاظ زبان سے نکلتے ہوئے پاتا ہوں۔ بائیں خیال کہ رطوبت کے باعث غلبہ نوم ہو جاتا ہے۔ سر میں تیل ڈالنا بھی ترک کر دیا ہے تاہم یہی حالت رہتی ہے کوئی تدبیر ارشاد فرمائی جائے۔

تحقیق: ایسی کوئی تدبیر نہ کیجئے جو مضر صحت ہو بعد عشاء ذکر کر لیا کیجئے اور اس کے بعد کھانا کھایا کیجئے۔ دن کو بھی کھانے سے قبل ذکر کیا کیجئے اور پھر اطلاع دیجئے۔ (تربیت حصہ اول 26)

حال: حضور نے جو لا الہ الا اللہ سو بار پڑھنے کے واسطے فرمایا ہے۔ اس کو جب پڑھنے بیٹھتا ہوں اس وقت نیند بہت آتی ہے اور قلب پریشان رہتا ہے خیالات دنیوی ہجوم کرتے رہتے ہیں ہر چند دل لگانے کی کوشش کی جاتی ہے مگر ابھی تک طبیعت جمتی نہیں۔

تحقیق: اسلام علیکم۔ جگہ بدل دیا کرو۔ اٹھ کر ٹہلنے لگا کرو۔ اگر پھر بھی نیند آئے تو سو رہا کرو اور وظیفہ ایسے وقت پڑھ لیا کرو جس وقت نیند نہ آئے اور اگر اس وقت بھی نیند آئے تو سمجھ لو کہ ضعف ہے وظیفہ کم کر دو جس میں تکان نہ ہو اس کی پروا مت کرو یہ از خود جاتی رہے گی۔ اس کا جواب بھی مثل 2 کے ہوا یہ امت کرو بہت کوشش بھی مضر ہے سرسری طور پر دل کو متوجہ کرنا کافی ہے خواہ متوجہ ہو یا نہ ہو۔ (تربیت دوم ص 21)

حال: آج ایک خاص دکھ عرض کرتا ہوں جناب خفا نہ ہو جائیں کہ جس کا بڑا اندیشہ ہے میں شرم ندامت اور خجالت کے ساتھ عرض کرتا ہوں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور بھی بڑا دکھ اس وقت میری زندگی کا ہے جس سے ہمیشہ مغموم رہتا ہوں کم بخت ہمیشہ کی عادت ہے کہ طبیعت ثانی ہو گئی ہے کہ فجر کو بغیر اٹھائے کسی کے آنکھ نہیں کھلتی ہے اگر اتفاقاً کسی نے نہ اٹھایا تو دن چڑھے تک سوتا رہتا ہوں۔

تحقیق: خفا ہونیکی کیا بات ہے کہ یہ کوئی اختیاری بات نہیں لایکلف اللہ نفساً الا وسعھا ہرگز اس کا غم نہ کیجئے۔ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا صاف ارشاد ہے۔ لاتفریط فی النوم یعنی سو جانے میں کوئی تقصیر نہیں اپنی طرف سے جاگنے کا اہتمام کر لینا ضروری ہے۔ مثلاً کسی سے فرما دیا کہ جگا دیا کرے اور سویر سو رہنا چاہیئے اور کھانے اور پانی میں کسی قدر تقلیل کی جائے اگر کوئی گھڑی الارم دار ہو وہ کوک دیکر پاس رکھ لی جائے اور

جاگنے کے وقت ہمت سے کام لیا جائے ان تدبیروں کے بعد بھی اگر کوئی ایسی کوتاہی ہو جائے جو اختیار سے خارج ہو ہرگز مغموم نہ ہونا چاہئے۔ غم کی افراط سے قلب ضعیف ہو جاتا ہے پھر سے تعطل کی نوبت آجاتی ہے۔

بدرد و صاف ترا حکم نیست دم درکش　　　　که انچہ ساقی تاریخت عین الطاف ست

ہاں ایک کام اور کیا جائے کہ آیتیں آخر سورہ کہف کی ان الذین آمنوا آخر سورہ تک سوتے وقت پڑھ کر دعا کر کے سو رہئے اور پھر اطلاع دیجئے اور کسی طبیب سے بھی مشورہ لیجئے شاید کسی طبی اصلاح کی ضرورت ہو۔ (تربیت حصہ دوم ص 43)

سوال۔ اس احقر میں منجملہ عیوبات کثیرہ صبح کو اوپر اٹھنا بھی ہے جس کی وجہ سے نماز قضا پڑھتا ہوں اگر کبھی سویرے اٹھ جاتا ہوں تو نیند کے غلبہ سے یا تساہل سے پھر سوتا رہتا ہوں امید از کرم والا ہے کہ کوئی دعا یا جو مناسب حال احقر نسخہ ہو تجویز فرما کر اس مرض خبیث سے خادم کو رہائی دلوا دیں تاکہ شفا حاصل ہو۔

جواب۔ 1۔ کھانا بعد عصر کھالیا کرو۔ 2۔ پانی شام کو کم ہو۔ 3۔ عشا کی نماز جہاں سویرے ہو پڑھو۔ 4۔ آیات آخر سورہ کہف ان الذین آمنوا سے سوتے وقت ایک بار پڑھ کر دعا کرو کہ فلاں وقت آنکھ کھل جائے۔ 5۔ سب گھر والوں سے کہہ دو کہ جس کی آنکھ اول کھلے تم کو جگا دے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 260)

قساوت قلبی و تصنع کی حقیقت

حال: قساوت قلبی کی یہ حالت ہے کہ ہر چند چاہتا ہوں بارگاہ رب العزت گریہ وزاری کروں مگر آنکھ سے ایک قطرہ بھی نہیں نکلتا۔ 1۔ اور تصنع کو دل نہیں چاہتا۔ 2۔ گو زیادہ وقت تنہائی اور خلوت میں گزرتا ہے جسم مسجد میں ہوتا ہے اور خیالات نہ معلوم کہاں کہاں لے جاتے ہیں۔ 3۔ خلاصہ یہ کہ تابعدار کی حالت لائق دستگیری ہے۔ ورنہ دیکھئے کیا انجام ہو۔ 4۔ ص 70 کتاب تعلیم الدین میں طریقہ ذکر لطائف ستہ درج ہے خاکسار آج تک اس طریق سے محروم ہے۔ 5۔ بصد ادب گزارش ہے کہ عمر کا زیادہ حصہ گزر گیا قویٰ بھی ضعیف

ہو گئے اگر یہی حالت موجودہ خاکسار کیلئے بہتر ہے تو خیر ورنہ جو ارشاد ہو اس کی تعمیل میں دریغ نہ ہوگا۔ اگر حاضری خدمت عالی مناسب ہو تو نہایت شوق سے حاضری کیلئے مستعد ہوں اور جب تک حکم ہوگا حاضر رہوں گا۔ بلا اجازت جرأت حاضری نہیں کر سکتا۔

تحقیق: یہ قساوت قلبی نہیں ہے۔ منی گریہ قلبی ہے جو غیر اختیاری ہے اور غیر اختیاری مطلوب نہیں ہے قساوت یہ ہے کہ معصیت کے بعد افسوس نہ ہو۔ 2۔ اس کو تصنع نہیں کہتے تصنع مذموم ریا ہے جو بقصد ارضا خلق کے ہو۔ 3۔ اس سے کوئی خالی نہیں۔ اس کا کچھ غم نہ کیجئے۔ 4۔ خود یہ قلق ہی علامت ہے انجام بہتر ہونے کی۔ 5۔ طریق ذریعہ ہوتا ہے اور ذریعہ مقصود نہیں ذرائع مختلف و متعدد ہوتے ہیں ہر ایک کیلئے کوئی خاص طریق تجویز کر لیا جاتا ہے یہ ضرور نہیں کہ ہر شخص ہر طریق کا استعمال کرے جس طرح پنساری کی دکان میں دوائیں بے شمار ہوتی ہیں مگر ہر مریض کیلئے سب دوائیں نہیں استعمال کی جاتیں' اس کی کوئی حاجت نہیں بعد تکمیل تعلیم کے مکاتبت کافی ہے۔ (تربیت حصہ اول ص 28)

حال: میری ایسی حالت ہے کہ کچھ عرصہ تو بہت اچھا گزرتا ہے اور دل بہت اچھا رہتا ہے اور نماز میں بھی دل لگتا ہے اور ساری باتیں اچھی رہتی ہیں اور کچھ عرصہ بہت خراب گزرتا ہے کہ نماز میں دل لگے نہ کچھ جہاں تک ہوسکتا ہے کسی کام میں کمی نہیں کرتا ہوں۔

تحقیق: دل لگنا اور مزا نہ آنا یہ سختی نہیں ہے بلکہ اس پر جو آپ کے دل میں رنج ہوا ہے یہ خود علامت ہے دل کی ترقی کی حالانکہ یہ رنج کی بات نہیں ہے تو جو بات واقع میں رنج کی ہو یعنی کسی گناہ کا صادر ہو جانا اس پر تو ایسے دل میں بہت ہی رنج ہوگا پھر سختی کہاں رہی سختی یہ ہے کہ گناہ میں پاک نہ ہو گناہ ہو جانے کے بعد پرواہ نہ ہو اس پر رنج نہ ہو اطمینان رکھیں اپنے کام میں لگے رہیں۔ باقی اس سے زائد کیفیات کہلاتی ہیں ان کی تفصیل ضروری نہیں۔ (تربیت حصہ اول ص 44)

حال: السلام علیکم۔ بندہ کے قلب میں سختی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور ذکر میں دل حاضر نہیں رہتا ہے کچھ ایسی بات بتلا دیجئے کہ جس سے حضور اور نرمی بھی پیدا ہو جائے اور میرے لئے امداد بھی فرما دیجئے میں بہت پریشان ہوں اور دعا بھی فرما دیجئے۔

تحقیق: السلام علیکم ورحمۃ اللہ سختی قلب اس کو کہتے ہیں کہ معاصی پر جرأت ہو جائے اور خوف

خدا نہ رہے اور جس کو آپ نے بخش سمجھا ہے وہ بخش نہیں ہے اور حاضر رہنا قلب کا اختیار سے خارج ہے اس کا قصد نہ کیجئے اور حاضر رکھنا البتہ اختیار میں ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ خود ذکر کی طرف یا مذکور کی طرف خیال رکھے تو اس کیلئے کسی اور مستقل تدبیر کی ضرورت نہیں اس اصل کو عمر بھر کیلئے مستحضر رکھئے کہ اس سے ہزاروں خلجانات دفع ہو جائینگے اور میں دعا بھی کرتا ہوں۔ (تربیت حصہ دوم ص 65)

آثار غلبہ یبوست وحرارت

حال: بندہ جب سے آپ کے پاس سے آیا تو بس کہیں کچھ پتہ نہیں اور حالت آج سے نہایت بگڑی ہوئی ہے اور قلب ہر وقت جاری رہتا ہے اور نظر میں کچھ نہیں آتا بلکہ آگ سی معلوم ہوتی ہے اور آنکھ کے نیچے صرف روشنی موٹی سی معلوم ہوتی ہے طبیعت میں چین نہیں بلکہ نفس پر خوف ہوتا ہے۔ کہ کہیں چوٹ نہ لگے اور اگر لگے بھی تب بھی خبر نہیں ہوتی آپ سے جدا ہو کر سخت پریشان ہوں اب اجازت ہو تو حاضر ہوں اطمینان کیلئے دعا بھی فرمائیں۔

تحقیق: یہ غلبہ یبوست وحرارت کا ہے تمام اذکار کو ترک کر کے صرف درود شریف پر جس مقدار سے سہل ہو اکتفا کیا جائے اور کسی طبیب کو نبض دکھا کر مبردات ومرطبات تجویز کرا لئے جائیں۔ باقی۔ دعا خیر کرتا ہوں دو تین دن کے بعد پھر اپنا حال لکھیں۔ (تربیت حصہ اول ص 29)

اسباب پر نظر علامت قلت حال ہے نہ اختلال عقائد

حال: از راہ کرم توجہ فرمائی جائے کہ میری نظر اسباب سے گزر کر مسبب پر ہو جائے یہ میرے اعتقاد میں نہایت نقص وخلل واقع ہو رہا ہے اور میں سخت پریشان ہوں۔

تحقیق: یہ نقص واختلال عقائد میں نہیں حال کی کمی ہے جو مضر نہیں۔ (تربیت حصہ اول ص 29)

رقت کے آنسو پونچھنا نہ پونچھنا برابر ہیں

حال: نہ معلوم تہجد کی برکت سے یا اسم ذات کی وجہ سے بخلاف سابق باوجود مشغولیت مکروہات ملازمت اکثر نماز باجماعت نصیب ہوتی ہے ایسی رقت کے بعد جو آنسو جاری ہو ان کو پونچھ دینا نہ پونچھنے سے بہتر ہے یا نہیں۔

تحقیق: دونوں برابر ہیں۔

حال: خاص کررات کے وقت جبکہ دوسرا کوئی نہ دیکھے دل یوں کہتا ہے کہ یہ آنسو سرکاری عطیہ ہیں ان کو نہ پونچھنا چاہئے۔ تاکہ شاید ان کی ہی برکت سے قیامت میں کچھ کام نکل آئے مگر ممکن ہے کہ میرا خیال غلط ہو اس کے بارے میں جو ارشاد عالی ہو وہ بجا اور مبارک ہے۔

تحقیق: جس وقت جس بات کو جی چاہے وہ اس وقت کا حال ہے اسی کا اتباع بہتر ہے۔ (تربیت حصہ اول ص 35)

آثار قبض و بسط

حال: در بعضے اوقات بعد از ذکر در قلب فرحتے وگونہ صفائے می پایم و در بعضے اوقات بوقت ذکر و بعد الذکر بجز قساوت قلب اثرے در نیابم

تحقیق: اول بسط است و ثانی قبض ہر دو از حالات رفیعہ است بلکہ ثانی را ارفع گفتہ اند کہ از و شکستگی و استحقار و تذلل حادث می شود۔ (تربیت حصہ اول ص 39)

سوال۔ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو حالتیں قبض اور بسط کی سالک کو ابتداء سے انتہا تک رہتی ہیں خواہ مبتدی اور متوسط کو اور رنگ میں ہو اور منتہی کو اور رنگ میں لیکن رہتی سکو ہو۔ جواب فرمایا کہ یہ صحیح ہے عامی اور مبتدی کو جو ہوتی ہے اس کو خوف اور رجا کہتے ہیں اور متوسط کو جو ہوتی ہے اس کو قبض و بسط کہتے ہیں اور منتہی کو اسکے استعداد کے موافق جو ہوتی ہے اس کو انس و ہیبت کہتے ہیں۔

سوال۔ جس طرح سالک غایت انقباض میں اپنے تئیں مرتد اور کافر معلوم کرتا ہے اور اعمال کی توفیق اس سے کم ہو جاتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسی طرح غایت انبساط اور لذت میں آکر بھی اگر کچھ ذوق و شوق زیادہ پیدا ہو گیا اور اعمال کی توفیق کچھ زیادہ ہوتی تو نفس میں شوخی اور انانیت پیدا ہو جاتی ہے۔

جواب۔ فرمایا کہ یہ ادلال یعنی ناز ہے اور اس میں دونوں باتیں ہوتی ہیں اگر شوق پیدا ہوا تو توفیق اعمال کی بڑھ جاتی ہے اور اگر کہیں استغنیٰ پیدا ہو گیا اور یہ سمجھ گیا کہ اب تو ہم صاحب کمال ہو گئے تو توفیق اعمال کی کم ہو جاتی ہے۔ (تربیت حصہ دوئم ص 37)

آثار غیبت و فنا

ایک نئی بات جو پیش آئی ہے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھنے کی حالت میں تمام جسم میں ایک

عجیب سی حالت پیدا ہو جاتی ہے اپنا پڑھنا اپنے ہی کو سنائی نہیں دیتا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منہ سے الفاظ بڑی مشکل سے نکلتے ہیں۔ نہیں معلوم کیا وجہ۔

تحقیق: اگر اس سے پہلے کسی مرض کے آثار ظاہر نہیں ہوئے تو یہ حالت غیبت وفنا کی ہے اللہ تعالیٰ مبارک فرمائیں ورنہ علاج کریں۔ (تربیت حصہ اول ص 41)

حال: اس نیاز مند کی حالت یہ ہے کہ زیادہ وقت دن کا عالم حیرت میں گزر جاتا ہے جس ہیئت بیٹھ جاتا ہوں سرنگوں ایک حالت میں گھنٹے گزر جاتے ہیں بعد خواب کے شب کو سکون ہوتا ہے تو اپنے وظائف پورے کر لیتا ہوں نہ کسی کام میں دل کو چین ہے اگر کوئی کام کرتا ہوں تو نہایت اضطراب و بے قراری سے اور تحیر میں راحت ہوتی ہے۔

تحقیق: یہ غیبت ہے جو کہ سلوک کے متوسط حالات سے ہے اور محمود ہے گو مقصود نہیں اللہ تعالیٰ اس سے ترقی بخشے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 85)

یکسوئی نہ ہونے کا علاج

حال: کچھ دنوں سے میری طبیعت کو یکسوئی نہیں ہوتی۔ ایک طرح کی وحشت اور غیر اطمینانی حالت رہتی ہے۔ تحقیق۔ السلام علیکم یکسوئی نہ ہونے سے آپ کا کیا ضرر ہے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 123)

کیفیات شوقیہ کا بقا ضروری نہیں

حال: یہ جو کہ جناب والا کا شوق واشتیاق حضوری بالاضطرار و بالاضطراب تھا اس میں کمی ہے۔ تحقیق۔ یہ حالت مذموم نہیں کیفیت شوقیہ ابتدائیہ کا بقا ضرور نہیں۔ (تربیت حصہ پنجم ص 123)

طوالت قبض مضر نہیں

حال: توارد قبض وبسط بدستور جاری ہے البتہ اس طرف قبض دیر تک رہتا ہے اور زمانہ بسط کم ہوتا ہے۔ تحقیق۔ در طریقت ہر چہ پیش سالک آید خیر اوست۔

حال: اب اشغال میں بھی توجہ الی اللہ تعالیٰ قائم رہتی ہے۔ تحقیق۔ الحمد للہ۔

حال: البتہ ان اشغال میں جن میں فکر وغور کرنا پڑتا ہے فی الجملہ غفلت ہو جاتی ہے۔

تحقیق: معلوم نہیں وہ کونسا شغل ہے بہر حال اس کو چھوڑ دیا جائے۔ (تربیت حصہ پنجم 128)

شوق کا طبعی رفتار سے بڑھنا مفید ہے نہ اہتمام سے

حال: آج کل روزے وغیرہ رکھنے کو بہت جی چاہتا ہے اور خصوصاً اس شکریہ میں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دولت اشتیاق عطا فرمائی۔ اگر اجازت ہو تو رکھوں امید ہوتی ہے کہ اس سے شوق میں ترقی ہوگی اور مقصود جلد حاصل ہو۔

تحقیق: شوق کا اپنی طبعی رفتار سے بڑھنا مفید ہے اور اہتمام سے بڑھانے میں احتمال ہوتا ہے کہ بڑھتے بڑھتے انتہا کو پہنچ کر بحکم اذتم شئی بدانقصہ ختم ہو جائے اور اب دو شوق ہیں ایک مقصود کا دوسرا خود اس شوق کا فاتنا خیر من الواحد اور اہتمام سے دوسرا کم ہو جائے گا اس لئے روزوں سے اپنے کو شکستہ نہ کریں نیز اس کی کثرت سے یبس ہو کر شگفتگی کم ہو جاتی ہے اور یہی بناء ہے شوق کی اور سابقین کے قوی زیادہ قوی تھے فلا قیاس۔

آثار یبس

حال: وقت ذکر شب یہ معلوم ہوتا ہے کہ قلب کے سر پر لفظ اللہ بخط جلی و نسخ تحریر ہے بعض وقت اس کی رویت سے سرور ہوتا ہے معلوم نہیں کہ کیا وجہ ہے آیا خیال ہے یا کہ اثر ذکر ہے یا کوئی اور علت ہے امیدوار تاویل ہوں۔

تحقیق: معلوم ہوتا ہے ضعف یبس بڑھ گیا ہے وہ لفظ لکھا ہوا نظر آنا اسی یبس کا اثر ہے جلدی علاج کرنا چاہئے اور جہر اور ضرب بالکلیہ موقوف کر دینا چاہئے بلکہ اگر طبیعت متحمل نہ ہو تو ذکر کی مقدار بھی کم کر دینی چاہئے اور معمول سے زیادہ ہرگز نہ کیا جائے ترتیب وتقویت دماغ کے بعد جو حالت ہو اس سے پھر اطلاع دیں۔ (تربیت حصہ پنجم ص 159)

سہو بعارضہ محو مذموم نہیں

حال: حضور کے فیض سے اب نماز میں بعض وقت خوب جی لگتا ہے اور بعض وقت یہی خیال نہیں رہتا کہ رکعت پڑھی اس وقت سجدہ سہو سے کام لینا پڑتا ہے اکثر نماز میں ذکر کی طرف مطلق خیال نہیں رہتا مذکورہ کی مشغولی سے کچھ خیال ہی نہیں رہتا بلکہ رکعت کی یاد کیلئے تو ہر رکعت میں جبراً یہ خیال جمانا پڑتا ہے کہ رکعت ہوئی اور جہاں ذرا غفلت ہوئی بس معاملہ درہم برہم ہو گیا۔

تحقیق: ایسا سہو مذموم نہیں کہ سبب اس کا محو ہے۔ (تربیت حصہ پنجم ص ۱۶۰)

حزن بقید خاص مجاہدہ ہے

حال: کل میرے یہاں میرے چھوٹے بھائی کی لڑکی کا تین سال کی عمر میں انتقال ہوا اگرچہ یہ معمولی واقعہ تھا مگر قصہ یہ ہے کہ اس بچی کو میرے ساتھ انس نہیں عشق تھا اور مجھ کو بھی دنیا میں کسی عزیز قریب کے بچے سے اس قدر الفت نہ تھی جو اس سے تھی۔ بلکہ اس کو اولاد کی جگہ تصور کر رکھا تھا اس واقعہ سے بندہ سخت محزون و مضطرب ہے حق تعالیٰ شانہ اپنی محبت میں تمام ماسوا سے بےزار فرمائے کہ عشق را باحی و باقیوم دار حضرت بھی میری تسکین کے واسطے دعا فرمائیں اس کا خیال بے اختیار اکثر اوقات رہتا ہے اور بے چین رکھتا ہے۔

تحقیق: یہ بھی باطن کو مفید ہے اکابر طریق نے تصریح کی ہے کہ حزن کے برابر کوئی مجاہدہ نافع نہیں بشرطیکہ اس سے کام لیا جائے یعنی غفلت عن اللہ نہ ہو اور غیر اللہ کی بے ثباتی کا اور اپنے ضعف و عجز کا استحضار رکھے اور اس استحضار سے اخلاق میں انکسار اختیار کرے۔ من شاء فلیجوب۔ (تربیت حصہ پنجم ص 167)

یکسوئی کے اقسام

حال: بوجہ کمزوری دماغ کے بموجب حکم حضور بعد تہجد بارہ تسبیح بلا ضرب کے آہستہ کا معمول ہے مگر بوقت ذکر یکسوئی نہیں ہوتی۔

تحقیق: یکسوئی نہ ہونے کی جو شکایت لکھی ہے اپنی طرف سے دوسرے خیالات کا استحضار نہ کیا جائے اس پر بھی اگر یکسوئی نہ ہو مضر نہیں جس یکسوئی کا نہ ہونا مضر ہے وہ یکسوئی اعتقادی ہے ایسے یکسو کو حنیف کہتے ہیں اس کی تحصیل واجب ہے اور اختیاری ہے باقی خیالی یکسوئی وہ نہ اختیاری ہے نہ واجب اور نہ اس کا عدم مضر ہے اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہئے اس کے نہ جاننے سے بہت لوگ پریشان ہیں۔ (تربیت حصہ پنجم 169)

خلوت کا نافع ہونا

حال: جلوت کا تکدر خلوت میں ذرا دیر کو بھی چلے جانے سے رفع ہو جاتا ہے۔

تحقیق: واقعی خلوت ایسی ہی چیز ہے لیکن اس کا لحاظ رہے کہ اس سے خلوت کی تقلیل پر قناعت نہ کر لی جائے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 188)

غلبہ ہیبت وانس

حال: کل عصر کے بعد سے حضور والا کا مجھ پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ جس کی حد نہیں سامنے آنے سے روح فنا ہوتی تھی۔ یہ دل چاہتا تھا کہ کہیں کو منہ کالا کر جاؤں حضرت مجھے خانقاہ سے نکلوادیں تو بہتر ہے۔

تحقیق: یہ ہیبت وانس کا علی سبیل التعاقب غلبہ ہوا جو دونوں محمود و مبارک ہیں مگر

عاشقی زیں ہر دو حالت برترست　　　انشاء اللہ تعالیٰ آنہم جلوہ خواہد کرد

(تربیت حصہ پنجم ص 192)

نزول تجلی

حال: رات تہجد کو اثنائے ذکر میں یہ معلوم ہوا کہ بیت اللہ شریف میرے پاس آ گیا اور حضرت نے بائیں ہاتھ سے اس کو پکڑ کر اور دائیں ہاتھ سے مجھے پکڑ کر دونوں کو ملا دیا وہ میرے سینہ سے خوب چپٹ گیا اور اس کے بیچ میں جو سیاہ پتھر تھا اس کا میرے قلب سے خوب اچھی طرح مساس ہوا پھر بیت اللہ نے بہت تیزی کے ساتھ میرا چند بار طواف کیا پھر میں اس میں داخل ہوا اور وہ میرے سینہ میں داخل ہو گیا اب بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا میرے سینہ سے لگا ہوا ہے۔ تحقیق۔ مبارک ہو تجلی خاص نے قلب پر نزول فرمایا۔ (تربیت حصہ پنجم ص 193)

تجلی اسماء متقابلہ

حال: کل مغرب کے وقت سے حزن شروع ہوا تھا وہ صبح قریباً 7 بجے تک رہا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا محبوب نے اپنے چہرہ کو نقاب سے چھپالیا اور عاشق اس کے دیکھنے کو بے چین ہے جس طرح کہ حالت فراق میں الفاظ نکلتے ہیں۔ وہی نکلتے تھے اس کے بعد سے پھر حضوری شروع ہو گئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا محبوب نے پردہ اٹھا دیا۔

تحقیق: یہ اسماء متقابلہ کی تجلی ہے۔ (تربیت حصہ پنجم 197)

رونا ضبط نہ کرنا چاہئے

سوال۔ ذکر کے وقت کبھی کبھی اور اسی طرح شوقیہ فراقیہ شعر کے سننے کے وقت گریہ غالب ہوتا ہے آیا ضبط کیا جائے یا رو دیا جائے مگر رونے سے یہ خیال ہوتا ہے کہ سننے والے

اچھا جانیں گے اس واسطے ضبط کیا جاتا ہے پس کیا کیا جائے۔

جواب۔ ایسے وقت میں ضبط کرنا مناسب نہیں رہا یہ کہ لوگ اچھا جانیں گے سو یہ مضر نہیں جب کہ آپ اپنے کو اچھا نہ جانیں بلکہ اگر طبیعت سلیم ہو تو یہ احتمال زیادہ نافع ہوتا ہے شرم آتی ہے کہ لوگ تو تجھ کو اچھا سمجھتے ہیں اور میں اچھا ہوں نہیں تو اچھا ہی ہو جانا چاہئے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 201)

نادرستی کا اندیشہ بھی درستی کی علامت ہے

حال: قلبی گناہوں میں مبتلا رہتا ہوں گو توجہات حضور قلب میں کیفیت حضور مع اللہ کی بھی اکثر اوقات پاتا ہوں لیکن بوجہ قلب کی معصیتوں کے اس کی طرف التفات نہیں کرتا نہ اس کا اعتبار کرتا ہوں دعائے خاص فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ قلبی خباثتوں سے نجات عطا فرمائیں سخت پریشان ہوتا ہوں۔

دل خرابی میکند ولدار را آگہ کنید   اے شہنشاہ بلند اختر خدارا ہمتے

تحقیق: درستی کی فکر اور نادرستی کا اندیشہ یہ بھی درستی ہی کی علامت ہے شکر کیجئے اور کام میں لگے رہئے اور توکل سے بھی کام لینا چاہئے۔ صرف اپنی تدبیر ہی کو مدار کار نہ رکھے مگر تدبیر خوب اہتمام سے کرے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 205)

شوق وانس میں فرق

حال: قبل اس کے طبیعت میں ایک قسم کا تردد رہتا تھا مگر اب وہ جاتا رہا۔

تحقیق: وہ کیفیت شوقیہ تھی اس کی عمر طویل نہیں ہوتی سب اہل طریق کو یہی امر پیش آتا ہے کیفیت باقیہ انس ہے جو الحمد للہ باقی ہے۔

حال: لیکن بحمد اللہ حضور ہی قلب بدستور ہے۔

تحقیق: یہی ہے انس جو کہ باقی رہا کرتا ہے اور یہ شوق سے افضل ہے۔

حال: حالت موجودہ سے پیشتر یہ سلسلہ رہا کہ جس حالت کا اظہار حضور انور سے کر دیا وہ حالت اسی دن سے بدل گئی مگر موجودہ حالت میں سوائے اس کے کہ سرور کم ہو گیا اور بعض وقت ذکر میں کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور کوئی تفاوت نہیں ہوا۔

تحقیق: اس خاص قسم کی لذت کو بھی زیادہ بقاء نہیں ہوا کرتا جیسے منکوحہ قدیمہ سے دل تو زیادہ مل جاتا ہے مگر جوش وخروش نہیں رہتا یہ امر موجب غم نہ ہونا چاہئے اس کیلئے یہی حالت لازم ہے۔(تربیت حصہ پنجم ص 207)

حال: حضور نے جن کتابوں کے دیکھنے کی ہدایت فرمائی تھی ان کو میں نے دیکھ لیا جن کی تفصیل یہ ہے۔ تبلیغ دین، فروع الایمان۔ قصد السبیل۔ جزاء الاعمال۔ تربیۃ السالک ہر دو حصہ تعلیم الدین دعوات عبدیت کی جلد اول وچہارم ابھی میں لے سکا ہوں ان شاء اللہ العزیز اور جلدیں بھی منگالوں گا دعوات عبدیت ابھی میں دیکھ نہیں سکا ہوں۔ یقین ہے کہ کل سے دیکھنا شروع کروں۔ توجہ اور یکسوئی حاصل ہونے کیلئے کوئی صورت فرمائی جائے جس کے کرنے سے توجہ اور یکسوئی حاصل ہو۔

تحقیق: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کتابوں کو سرسری نظر سے دیکھا ہے۔ تعمق اور دلچسپی سے نہیں دیکھا ورنہ کیفیت توجہ کا پیدا نہ ہونا بعید ہے۔(تربیت حصہ پنجم ص 213)

موت یاد آنے سے دماغ میں اضطراب پیدا ہونے کا علاج

حال: احوال بندہ کا یہ ہے کہ موت یاد آتی ہے تو سب مضطرب اور مضطر معلوم ہوتا ہے اسی میں دماغ ٹھیک رہتا نہیں اس کا علاج کیا کروں۔

تحقیق: جب موت یاد آیا کرے جنت کا تصور کرلیا کریں اور یہ کہ وہ اعمال صالحہ سے ملے گی۔(حصہ پنجم ص 214)

نوافل میں بیوی کی طرف سے میلان میں حرج نہیں

حال: اکثر ہوتا ہے کہ مکان کے اندر جب میں نماز پڑھتا ہوں میرے برابر ہی میری بیوی تھوڑے فاصلہ پر نماز پڑھتی ہوتی ہیں۔ مگر وہ اپنی علیحدہ اور میں اپنی علیحدہ اور ایسی حالت میں کبھی ان کی جانب کسی قدر میلان بھی ہوتا ہے تو کیا ان کو پیچھے ہٹا دیا جایا کرے یعنی برابر نہ کھڑا ہونے دیا جایا کرے یا کوئی حرج نہیں۔

تحقیق: کوئی حرج نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بسا اوقات نماز

تہجد کی حالت میں حضرت عائشہؓ لیٹی ہوتیں اور آپ سجدہ میں جانے کے وقت ان کے پیر کو انگلی لگا دیتے اور وہ پاؤں سمیٹ لیتیں۔ آپ کو ان کے ساتھ جو تعلق بھی تھا اس سے عادۃ میلان ہونا لازم ہے مگر پھر بھی اس کا انسداد نہ کیا گیا۔ (تربیت حصہ پنجم ص 226)

آثار حالات باطنیہ

حال: حضور کے ڈیگ تشریف لے جانے کے بعد عجب حالت پیش آئی کہ جس کے بیان کرنے کے واسطے الفاظ ٹٹولتا ہوں۔ اور نہیں ملتے کہ حضور سے پورا نقشہ عرض کروں۔

تحقیق: یہ علامت ہے ان حالات کے واقعی باطنی ہونے کی کہ ان کے ادا کیلئے الفاظ نہیں ملتے ہیں کہ حال کو قال محیط نہیں ہو سکتا اور وجدان کو لسان ادا نہیں کر سکتی۔

حال: حضرت یہ معلوم ہوتا تھا کہ کچھ نہیں رہا ہے اور نہ سرور تھا اور نماز میں طبیعت قدرے تعب سے لگتی تھی مگر بحمد اللہ دنیاوی وسوسہ وخیال نہ آتا تھا۔

تحقیق: وہ حالت سابقہ کا زوال نہ تھا بلکہ وحشت مفارقت سے اس کا اضمحلال تھا جو رفع ہو گیا۔ حال۔ دو تین روز تک یہ کیفیت باقی رہی اور بعد حضور کی توجہ سے پہلی سی حالت ہو گئی اور اسی دن سے معلوم ہونے لگا کہ حضور انور کے سینہ مبارک سے انوار بندہ کے سینہ میں داخل ہو رہے ہیں اور روزانہ ایسا ہی معلوم ہوتا رہا۔

تحقیق: یہی دلیل ہے اس حالت سابقہ کے عدم زوال کی۔ (تربیت حصہ پنجم ص 227)

وارد کو روکنا نہ چاہئے بلکہ اس کا اتباع کرنا چاہئے

حال: کثرت اسم ذات رکھنے سے بعض اوقات بلا اختیار زبان پر اس کثرت ولذت سے جاری ہو جاتا ہے کہ گویا اس کے روکنے کی قدرت نہیں معلوم ہوتی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے عام مجمع میں یا چلتے پھرتے زور زور سے نکلنے لگتا ہے بعد کو خیال ہوتا ہے کہ یہ لوگ کیا خیال کرتے ہوں گے ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے۔

تحقیق: اس حال کا اتباع کرنا چاہئے روکنا نہ چاہئے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 230)

آثار خشیت

حال: میں سچ عرض کرتا ہوں کہ بعض بعض وقت ہماری ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ معاذ

اللہ فتوی شرعی کی رو سے العیاذ باللہ اپنے ارتداد کا شبہ ہو جاتا ہے اب تو مجھ کو اسی کا اندیشہ اور خوف ہے کہ کہیں معاذ اللہ ایسی حالت میں موت نہ آجائے اپنی ایسی حالت کو کسی پر ظاہر کرنے سے اولاً تو شرم آتی ہے۔ دوم فضول اور بیکار سمجھتا ہوں لاحول و لا قوۃ الا باللہ لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت۔

تحقیق: دعا دل و جان سے کرتا ہوں اور یہ خشیت خود علامت ایمان کی ہے صحیح بخاری میں دیکھا ہوگا ادرکت سبعین بدریا کلھم یخافون النفاق علی نفسہ۔ (تربیت حصہ پنجم ص 236)

احوال کی آرزو تنزل کی آرزو ہے

حال: جی ضرور چاہتا ہے کہ اس قسم کے احوال پیش آتے کیا عجب ہے کہ اگر حضرت والا خاص توجہ فرمائیں تو بندہ کو یہ بھی حاصل ہو جائے۔

تحقیق: مقصود سے قرب ہوتے ہوئے ان احوال کی آرزو تنزل کی آرزو ہے۔

دست بوسی چوں رسید از دست شاہ　　　پائے بوسی اندراں دم شد گناہ

(تربیت حصہ پنجم ص 238)

علامت رقت

سوال۔ کیا ایسا رونا بھی محمود ہے جو کسی روتے کو دیکھ کر رونا آجائے۔

جواب۔ یہ علامت ہے رقت قلب کی اور وہ جب آلہ بنے امر محمودہ کا تو محمود ہے جیسا آپ نے لکھا ہے کہ اس وقت توجہ رب العالمین کی طرف ہو جاتی ہے۔ (تربیت حصہ دوم ص 4)

کسل طبعی مضر نہیں

سوال۔ کیا از روئے مکاشفہ یا از راہ فراست ایمانیہ آپ آگاہ کر سکتے ہیں کہ میری بدبختی یا کسل بمصداق من تعلق بالکسل فلیاس عن سعادۃ الدارین مجھے دنیا و دین کہیں کا بھی نہ رکھے گی۔

الجواب۔ یہ کسل طبعی و طبی ہے جو نہ مذموم ہے اور نہ مضر اور جس کی مذمت ہے وہ کسل اعتقادی ہو یا ضروریات میں عملی بے فکر رہے۔ یہ مرض نہیں۔ (تربیت حصہ دوم ص 7)

قلبی حالت پر افسوس رہنا علامت خیر ہے

حال: البتہ قلب کی حالت ایسی رہا کرتی ہے جس سے افسوس معلوم ہوتا ہے معلوم نہیں

عاقبت کیا ہوگی۔ وسعت رحمت الٰہی خیال کرنے سے امید بندھ جاتی ہے اپنی خطیات پر نظر کرنے سے ناامیدی چھا جاتی ہے لیکن یہ خیال پھر آجاتا ہے کہ آخر اسی کا بندہ ہوں۔

تحقیق: افسوس رہنے کو جو لکھا ہے تو یہی تو علامت خیر کی ہے اپنے کام میں لگے رہئے اور کوتاہی سے استغفار کرتے رہئے۔

بشارت کے انتظار میں کھانا نہ کھانا حرام ہے

سوال۔ کسی سالک نے اپنے عصیان پر مغفرت کا اطمینان نہ ہونے پر قصد کرلیا کہ جب تک خدا کے راضی ہونیکی بشارت نہیں ملے گی۔ تب تلک کھانا نہیں کھاؤں گا ایسی قسم کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ ایسی قسم حرام ہے کیونکہ بشارت یقینی تو دنیا میں ممکن نہیں اور بشارت ظنی اختیاری نہیں اگر اس کا وقوع نہیں ہوا تو اہلاک نفس لازم آئے گا۔ (تربیت حصہ دوم ص 9)

تحصیل استقلال کی تدبیر

سوال۔ حضور میری طبیعت میں استقلال بالکل نہیں ہے جس کام کو شروع کرتا ہوں اس کا کچھ نتیجہ معلوم نہیں ہوتا اس کے واسطے کچھ تجویز فرمادیجئے۔

جواب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبحمدہ اللہ تعالیٰ میں خیریت سے ہوں دعا کرتا ہوں استقلال کی بھی تدبیر ہے کہ چندروز نفس پر جبر کرکے بتکلف کسی کام پر دوام کیا جائے بس اسی طرح عادت ہوکر استقلال ہوجاتا ہے جلدی کامیابی نہیں ہوتی۔

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے (تربیت حصہ دوم ص 11)

انوار قابل التفات نہیں

سوال۔ میری ماں حضور کی خدمت میں عرض کرتی ہے کہ پہلی جو کراتیں مشاہدہ میں دیکھتی تھی اس وقت بالکل اندھیرا ہوگیا دیکھا نہیں جاتا سبب اس کا نہ معلوم اب حضور کی خدمت شریف میں عرض کرتی ہے کہ جناب اپنے شاگردوں میں شمار کرکے صفائی آئینہ کے واسطے کچھ ذکر تعلیم فرمائیں شب وروز گریہ وزاری میں ہے لیکن کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔

جواب۔ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ والدہ سے کہہ دیں کہ جن کوتم کرامات سمجھتی ہو وہ رہزن طریقت تھے خدا کا شکر کرو کہ سب بند ہوا نہیں تو عمر بھر غیر اللہ کے تماشہ میں مبتلا رہتیں سب پر لاحول پڑھ کر ذکر وطاعت میں مشغول ہو۔ (تربیت حصہ دوم ص 15)

غلبہ خیال موت کا علاج

سوال۔ چند دنوں سے کسی کسی وقت موت کا خیال خادم کو اس قدر ہو جاتا ہے کہ ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور سخت پریشانی ہو جاتی ہے قلب میں بالکل تازگی نہیں رہتی اور چند ساعت کے بعد خیال جب کم ہوا تو طبیعت درست ہو جاتی ہے شب وروز موت کا خیال غالب کسی وقت ہو جاتا ہے کیا تدبیر کی جائے اور یہ کیا معاملہ ہے خادم کی سمجھ میں نہیں آتا۔

جواب۔ موت کا خیال مبارک حالت ہے لیکن اگر اس سے کچھ صحت میں خلل پڑتا ہے تو اس کی تعدیل مراقبہ رحمت ومطالعہ رسالہ شوق وطن سے کی جائے۔ (تربیت حصہ دوم ص 17)

ہاتھوں میں کسی شے کی رینگنے کی حقیقت

حال: قلب میں تو تخیل اسم ذات ہی سا معلوم ہوتا ہے مگر دونوں ہاتھوں میں ایک شے رینگتی محسوس ہوتی ہے میرا خیال ہے کہ شاید دوران خون کی حرکت محسوس ہوتی ہوگی۔

تحقیق: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ہاتھوں میں جو رینگتی چیز معلوم ہوتی ہے۔ واقعی اس کی نسبت آپ کی رائے صحیح ہے اور اکثر یہی سبب ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ اگر سور مزاج نہ ہو تو یہ حالت ہی اس لئے محمود ہے کہ اس سے بالخاصہ یکسوئی اور لذت ذکر میسر ہوتی ہے تو اس صورت میں اس کے ازالہ کا اہتمام نہ کیا جائے۔ ورنہ طبیب سے علاج کرایا جائے۔ (تربیت حصہ دوم ص 17)

امور دینیہ میں عدم استقلال کا علاج

حال: قلب پر سخت تشویش رہتی ہے امراض مہلکہ ہیں عنقریب ہیں کہ ہلاکت میں ڈال دیں عدم استقلال امور دینیہ میں روز افزوں ترقی پر ہے ذکر فرمودہ حضرت اقدس کرتا ہوں مگر وساوس کا سخت ہجوم ہے اخلاق ذمیمہ حد سے بڑھ گئے ہیں غرض تمام امور مستنکرہ میں مبتلا ہوں تلاوت سے بھی بعض اوقات جی چرانے لگتا ہوں بخدا نہایت حیران وششدر رہوں۔

تحقیق: اگر سبب اس کا کسل یا صحبت بد ہے تو علاج اس کا ہمت و ترک صحبت ہے اور اگر سبب اس کا زیادت مشقت ہے تو علاج اس کا چندے آرام کرنا ہے اور اگر اور کوئی سبب ہے تو مجھے علاج بتلایا جائے۔ (تربیت حصہ دوم ص 22)

محبوبہ بیوی کی موت سے صدمہ کا علاج

سوال۔ عرصہ ڈیڑھ دو برس کا گزرا کہ میری ایک بی بی تھی جس سے مجھ کو کمال الفت تھی بلکہ میں اس کا عاشق تھا اس سے اولاد ابھی تک موجود ہیں وہ انتقال کر گئی اس کے مرنے کا اسقدر رنج ہے کہ زبان قلم سے بیان نہیں ہو سکتا اتنا عرصہ گزر اب تک وہی حالت ہے بس مجنوں کی تشبیہ کافی نہیں ہے نہ دن کو چین ہے نہ رات کو آرام میرے ورود وظائف بالکل چھوٹ گئے ہیں بمشکل نماز پنجگانہ ادا کرتا ہوں لیکن خشوع وخضوع کا تو نام ہی نہیں ہے اس کے دفعیہ کی بہت سی ترکیبیں کیں لیکن کوئی کار نہ ہوئی۔ میں اس قدر مجبور ہوں کہ میرے دین و دنیا دونوں خراب ہو رہے ہیں چنانچہ میں قرض دار ہو گیا جو اسباب میرے پاس تھا وہ رہن ہو چکا فروخت ہو گیا اور عاقبت کا انجام بھی بہتر نہیں سمجھتا اللہ رحم کرے میں بہت ہی خائف ولرزاں رہتا ہوں مگر مجبور ہوں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ حضور کوئی دعا کریں کہ مجھے کوئی عورت ملے ویسی ہی یا جو خیال ہے بالکل دفع ہو جائے اور ان دونوں میں جو بہتر میرے لئے ہو وہ آپ کریں بلکہ اس محبت کے عوض آں سرور کائنات کی محبت کا گھر میرے دل میں ہو اور مجھے بھی کوئی ترکیب تحریر کریں۔

جواب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ دعائے خیر کرتا ہوں نکاح کرنے سے نفع ہوگا اگرچہ ویسی عورت نہ ہو پس اگر کوئی امر مانع قوی نہ ہو تو نکاح کر لینا چاہئے اور جب تک نکاح کا سامان نہ ہو رسالہ تبلیغ دین میں مضمون زہد وذم دنیا کو مطالعہ میں رکھیں اور پھر بعد دو ہفتہ کے اطلاع دیں۔ (تربیت حصہ دوم ص 22)

مقام فنا کی تحقیق

جوابات زبانی بر سوالات زبانی پیش کردہ بعضے متعلقین کہ آن ہم مجاز شدہ اند وجمع کردہ اوشاں بعبارت خویش۔

سوال۔فنا میں بے خودی اور بے شعوری ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب۔ارشاد فرمایا کہ فنا میں اپنی اور مخلوق کی جانب سے بے التفاتی ہو جاتی ہے خواہ استغراق ہو یا نہ ہو اس کیلئے استغراق لازم نہیں اور اس کی دو قسم ہیں ایک یہ کہ سالک کی صفات ذمیمہ جس قدر ہیں سب مبدل بہ صفات حمیدہ ہو جائیں مثلاً کسی میں صفت نخوت کبر بخل غضب اور ریا حرص وطمع وغیرہ کی ہے بجائے اس کے صفت تواضع سخاوت تحمل قناعت اخلاص اور توکل وغیرہ کی پیدا ہو جائے اور یہ صفت ذمیمہ مغلوب و مضمحل ہو جائے اور محل اور مصرف بھی اس کا بدل جائے کیا معنی کہ کوئی ایسا محل اور موقع آئے جہاں اس کا صرف کرنا مذموم اور بے محل ہو مثلاً کوئی معصیت کی جگہ ہے تو ایسی جگہ تواضع سخاوت تحمل وغیرہ کرنا مذموم اور معصیت ہوگی اور جہاں معصیت کا احتمال نہ ہو۔ وہاں اس کا صرف کرنا محمود ہے علیٰ ہذا القیاس باقی صفات کو بھی سمجھ لو بس اس فنا میں سالک کی صفات ذمیمہ نخوت کبر غضب شہوت وغیرہ واقع میں فنا ہو جاتی ہیں اور اس کا ازالہ اور امالہ واقع میں ہو جاتا ہے اور باقی رہتا ہے صفات حمیدہ اخلاص تواضع صبر شکر علم حلم توکل رضا وغیرہ کے ساتھ بایں معنی اس صفات ذمیمہ کے فنا کو فنائے حسی اور واقعی اور بجائے اس کے صفات حمیدہ پیدا ہو جانے کو بقا ان کی اصطلاح میں کہتے ہیں اور دوسری قسم فنا کی یہ کہ غلبہ شہود ذات اور صفات حق کی وجہ سے سالک اپنے اور مخلوق کے علم اور التفات سے فنا ہو جاتا ہے اور باقی رہتا ہے ساتھ علم اور التفات حق کے اور واقع میں سالک اور مخلوق فنا نہیں ہو جاتے بلکہ علم اور التفات فنا ہو جاتا ہے بایں معنی اس فنا کو اس فنائے علمی ان کی اصطلاح میں کہتے ہیں کیا معنی کہ جیسا علم اور التفات سالک کو اپنے اور دوسروں کی جانب پہلے تھا اب ویسا نہیں رہا فنا ہو گیا۔

قانی شوی وبدوست باقی ایں طرفہ عیستد وہستند

اس فنا کے بعد جو کیفیت سالک حاصل کر لیوے اس کو بقا کہتے ہیں اور اگر اس علم فنا سے بھی فنا حاصل کر لے تو اس کو فنا در فنا اور فناء الفنا ان کی اصطلاح میں کہتے ہیں مطلب یہ کہ اس فنا میں اپنی فنا کا بھی سالک کو علم نہیں ہوتا کہ میں فنا ہو گیا ہوں۔ بایں معنی اس کو فنا در فناء الفنا کہتے ہیں اور اس فناء الفنا کے بعد جو کیفیت سالک حاصل کر لے اس کو بقاء البقا کہتے ہیں جامع جوابات ذوقاً کہتا ہے کہ اس فنا میں سالک کو فنائے اتم اور بقائے کامل حاصل ہو جاتی ہے اور سیر الی اللہ کہ

عبارت انقطاع ماسوی اللہ سے ہے اس جگہ ختم ہو جاتا ہے اور بعد اس کے سیر فی اللہ کہ عبارت سے دوام توجہ الی اللہ سے شروع ہو جاتا ہے۔ اس تجلی اور مشاہدہ کی حد نہیں نامتناہی ہے۔

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی راسخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

اے برادر بے نہایت در گہیست
ہر چہ برے میرسی برے مالیست

اور نیز ہر عارف سالک کو بقدر ذوق اور وجدان کے یہ معرفت اور بقدر انس ومحبت اور تقویٰ کے یہ نسبت دائما حاصل ہوتی ہے اور اس سے عارف سالک ہمیشہ قرب اور ترقی میں رہتا ہے اور کبھی اس کو معرفت سے نہیں ہوتی بلکہ جتنا ہوتا جائے اتنی ہی خواہش اور باقی رہتی ہے اور کیوں خواہش باقی نہ رہے جن کے حسن وجمال اور عظمت کی انتہا نہیں اس کی معرفت کی بھی حد نہیں اور جس کی معرفت کی حد نہیں اس کا احاطہ کب ہو سکتا ہے اور بغلبہ حال یا مکاشفہ جو سالک کو کبھی کوئی شے مدرک ومکشوف اور مستحضر ہوتی ہے اس کو تجلی مثالی کہتے ہیں۔ بعض سالکین دھو میں آکر ان تجلیات مثالیہ کو جو ایک اصطلاحی تجلی اور جنس مخلوقات سے ہے تجلی حقیقی جس کا وعدہ آخرت میں ہیں سمجھ جاتے ہیں حالانکہ یہ جو کچھ مدرک اور مکشوف ہوتا ہے۔ یہ سب مثال ہے۔

ہر چہ درفہم تو آید آں توئی
درگزرکا سنجا نمی دوئی

اس کو تجلی حقیقی اور مثل اس کا نہیں کہتے بلکہ مثال ہے تجلی حقیقی جو معتبر بدیدار اور رویت ہے وہ صرف آخرت میں ہوگی۔ آیۃ لیس کمثلہ الخ اور آیۃ لا تدرکہ الابصار الخ اس پر دال ہے اور حق تعالیٰ ان تجلیات سے منزہ اور وراء الورا ہیں۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

تعالیٰ اللہ عن ذلک علواً کبیراً ان کی شان ہے غایت سے غایت معرفت عارف کی العجز عن درک الادراک اور ما عرفاک ہے اور نیز جس طرح عارف کو معرفت اور مشاہدہ سے کبھی سیری نہیں ہوتی آخرت میں دیدار الٰہی سے کبھی سیری نہ ہوگی اور نیز جس طرح یہاں یہ نسبت اور معرفت بقدر محبت وتقویٰ کے ہوتی ہے اسی طرح وہاں قرب ودیدار الٰہی بقدر معرفت اور تقویٰ کے ہر عام اور خاص کے مرتبہ اور نسبت کے موافق ہوگا کہ جیسا کہ خبر میں ہے کہ حضرت سیدنا ابی بکرؓ اپنے مرتبہ کے موافق تجلی اور دیدار الٰہی سے مشرف ہوں گے اور باقی مخلوق اپنے مرتبہ اور نسبت اور معرفت کے موافق دیدار الٰہی سے مشرف ہوگی اس کو امام غزالی نے کیمیائے سعادت

میں نقل کیا ہے اور نیز اور کتب تصوف میں لوگوں نے نقل کیا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

سوال۔ کتب فن سے معلوم ہوتا ہے کہ فنا میں بے خودی اور بے شعوری ہو جاتی ہے۔

جواب۔ فرمایا یہ بھی ایک خاص اصطلاح ہے ورنہ فنا کیلئے بے خودی لازم نہیں جس میں بے خودی ہوتی ہے وہ غیبت ہے فنا اس کو نہیں کہتے۔

سوال۔ نسب فنا کی زائل ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب۔ فرمایا یہ زائل نہیں ہوتی مقام ہو جاتی ہے۔ (تربیت حصہ دوم ص 30)

تمکن وسکون غلبہ عقل کی دلیل ہے

سوال۔ استیلائے حال وکیفیت کے وقت انانیت اور خودی مغلوب ہوتی ہے پھر وہ کیفیت زائل ہوتی ہے۔ جواب۔ ہر وقت وہ کیفیت نہیں رہ سکتی۔

سوال۔ 29 جمادی الاول 1331ھ کیا وجہ ہے کہ حالات اور واردات قلبیہ ذوق وشوق انس ہیبت شورش مستی وغیرہ کا کبھی کبھی سالک کو غلبہ رہا کرتا ہے اور بعد ازاں ان سب کو سکون معلوم ہوتا ہے اور یکساں حالت رہتی ہے۔

جواب۔ فرمایا یہ انتہائی حالت تمکن اور سکون کی ہے پہلے طبیعت کا غلبہ ہوتا ہے اور بعد اس کے عقل کا غلبہ رہتا ہے اس وجہ سے سکون ہوتا ہے انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام کی حالت یہی تھی کہ انکی طبیعت تابع عقل تھی یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ باوجود کمال عشق الٰہی کے کبھی مغلوب نہیں ہوئے اور متوسطین اولیاء امت کو چونکہ غلبہ طبیعت کا عقل پر ہے احوال مغلوبیت کے ان سے زیادہ صادر ہوئے۔ (تربیت حصہ دوم ص 33)

انوار والوں کا مکشوف ہونا

سوال۔ بتاریخ 29 جمادی الاولی 1331ھ اہل سلوک نے کتب فن میں حالت ذکر ومراقبہ میں الوان وانوار کے معلوم ومکشوف ہونے کو لکھا ہے کہ سالک جب کثرت ذکر ومجاہدہ سے صفائی قلبی وروحی حاصل کر لیتا ہے تو اکثر ذکر ولطائف کے الوان وانوار ملکوتیہ کا ظہور کبھی اپنے وجود کے اندر اور کبھی وجود سے خارج وعلیحدہ مشاہدہ کرتا ہے اور اس کے آثار محمودہ اور غیر محمودہ ہونے کو بھی لکھا ہے واقعی یہ سب تصرف خیال اور یبوست دماغ سے صور

متخلیہ متمثل ہو کر ظاہر ہوتی ہیں یا در حقیقت اس کی بھی کچھ اصل ہے۔

جواب۔ فرمایا زیادہ تر ایسا ہی ہے اور اگر واقعی کچھ واقعات ملکوتیہ کسی کو کچھ معلوم ومکشوف ہو گئے تو یہ غیر مقصود ہے اور قابل توجہ نہیں اس کی نفی کر دینا چاہئے اور اس جگہ کو بڑی ضلالت ہوتی ہے کہ اگر شیخ کامل اور محقق کا ظل نہیں ہوا تو طالب حق غیر مقصود کو مقصود سمجھتا ہے اور انواع واقسام کی غلطیوں میں مبتلا ہوتا ہے اور زندگی بھر الوان وانوار ہی کی لذت اور سعی میں مغموم ومحزوں رہتا ہے بلکہ تنگ آ کر ذکر وطاعت کو جو کہ اصل مقصود ہے چھوڑ بیٹھتا ہے اور شیخ سے بھی بدگمان ہو جاتا ہے غرضیکہ ساری زندگی اس کی اسی الٹ پھیر میں گزر جاتی ہے اور کوئی کام اس کا دینی اور دنیاوی راست نہیں ہوتا۔

فراق ووصل چہ باشد رضائے دوست طلب　　که حیف باشد از وغیر او تمنائے

اسی وجہ سے جناب حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ السامی نے حجاب نورانی کو حجاب ظلمانی سے اشد فرمایا ہے اور اپنے وابستگان کو اس کی جانب توجہ کرنے سے روکا ہے کیونکہ اس جگہ اصل مقصود سے طالب رہ جاتا ہے اور یہ بڑی محرومی ہے اصل مقصود ان اشغال کی مشغولی اور کثرت فکر ومراقبہ ومجاہدہ سے تہذیب نفس واصلاح قلب اور بمصداق آیہ کریمہ الابذکر اللہ تطمئن القلوب جمیعت اور اطمینان قلب کی دولت اور نسبت حضور مع اللہ اور یکسوئی اور یادداشت کے ملکہ راسخہ پیدا ہو جانے کی تدبیر اور مقامات توکل تسلیم تفویض رضا اخلاص توحید محبت خشیت وغیرہ کی تصحیح ہے ورنہ فی نفسہ اس کی کوئی حاجت نہیں تھی اصل مقصود صرف ذکر وطاعت حق ہے اور اسی سے قرب باری تعالیٰ کا میسر ہوتا ہے۔

سوال۔ لطائف کے الوان وانوار کی جانب توجہ رکھنے کی کیا حاجت تھی کہ یہ جزو طریق ہے جیسا کہ کتب فن میں اس کو داخل کر دیا ہے۔

جواب۔ فرمایا یہ سلوک کا کوئی جزو نہیں لطائف کے الوان وانوار عارضی ہیں چونکہ لطائف کے جانب توجہ رکھنے سے طالب کو یکسوئی جلد ہو جاتی ہے اس لئے شیوخ اس کے جانب متوجہ ہوتے ہیں اور اس مشغولی میں اگر کسی کو کچھ الوان وانوار نظر آ گئے تو پہلے اس کی بے وقعتی نہیں کرتے تا کہ یکسوئی میں ضعف نہ ہو جائے بلکہ جب یکسوئی کا ملکہ راسخہ

پیدا ہو جاتا ہے تو اس کی جانب سے توجہ ہٹا دیتے ہیں۔(تربیت حصہ دوم ص 33)

تجلی رحمانی اور شیطانی کی پہچان

سوال۔تاریخ 15 جمادی الثانی 1331ھ ممکن ہے کہ صور مثالیہ کے ساتھ شیطان بھی متجلی ہو جائے پھر تجلی رحمانی اور شیطانی کی کیا پہچان ہے۔

جواب۔فرمایا کہ اگر اس کے ظہور سے علامت ضلالت اور وحشت کی پائی جائے تو تجلی شیطانی ہے اور اگر نور ہدایت اور انس وفرحت کی علامت پائی جائے تو تجلی رحمانی ہے۔

سوال۔تاریخ 16 جمادی الثانی 1331ھ اس تجلی شانی کے ساتھ حق تعالیٰ کو دیکھنا مکاشفات اور خواب میں صرف قلب ہی کے ساتھ ہوتا ہے یا اس کا مشاہدہ اس آنکھ سے بھی ہو سکتا ہے۔

جواب۔فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب فرماتے تھے کہ اس تجلی کا ادراک صرف قلب کیسا ہوتا ہے اگر چہ حالت مراقبہ میں آنکھ کھلی بھی ہو لیکن ادراک اس کا اسی باطنی آنکھ سے ہوتا ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ اگر ظاہری آنکھ بند کر لی جائے جب بھی وہ مدرک ہوگا اور یہ خود فرمایا کہ یہ بھی قرین قیاس ہے کہ آنکھ بند کر لی جائے اور مدرک وہ نہ ہو جس طرح عینک لگی ہوتی ہے اور آنکھ بند کر لی جائے تو کچھ نظر نہیں آتا تو اس سے آنکھ بند کر لینے پر نظر نہ آنا بھی دلیل اس کی نہیں کہ اس آنکھ سے نظر آتا تھا۔(تربیت حصہ دوم ص 35)

حالت بسط میں اعمال کی زیادتی

سوال۔تاریخ 18 ذی الحجہ 1331ھ حالت بسط اور انس میں اعمال اپنے سابق معمول سے زیادہ کرنا چاہئے یا نہیں کیونکہ ایسی حالت میں خشوع وخضوع اور ہمت اور شوق اعمال کا بہت ہوتا ہے۔

جواب۔ارشاد فرمایا کہ ہاں واردات کے مقتضاء پر عمل کرنا چاہئے۔(تربیت حصہ دوم ص 37)

نسبت فنا کا مقام ہو جانا

سوال۔ایک مرتبہ دریافت کیا تھا کہ نسبت فنا زائل ہوتی ہے یا نہیں ارشاد ہوا کہ مقام ہو جاتی ہے لیکن دریافت طلب یہاں پر یہ امر ہے کہ حال تو ایک غیر اختیاری اور موہوب شے ہے اور مقام اختیاری اور مکتسب سے پھر حال معلوم کیونکر ہو سکتا ہے۔

جواب۔فرمایا کہ بعد رسوخ اور تمکن کے حال بھی مقام ہو جاتا ہے بایں معنی اس کو مقام کہتے ہیں یہ بھی ایک اصطلاح تصوف کی ہے یعنی ایک معنی مقام کے عمل باطنی اختیاری اور دوسرے معنی حالت ثابت وراسخ۔(تربیت حصہ دوم ص 38)

فناوزہد میں فرق

سوال۔تاریخ 25 ذی الحجہ 1331ھ فرمایا تھا کہ فنا عبارت عدم التفات اور توجہ الی الغیر سے ہے دریافت طلب یہاں پر یہ امر ہے کہ پھر اس عدم التفات کے بعد بھی التفات اور توجہ غیر حق کی طرف سالک کو ہوتی ہے یا نہیں کیونکہ یہ ایک حال میں ظاہر ہے کہ دوام نہیں ہوتا اور دوسرے یہ کہ زاہدین بھی ایک مقام ہے۔جس میں غیر حق کی طرف التفات نہیں ہوتا پھر اس مقام اور اس حال میں ذکر کیا رہا۔

جواب۔ارشاد فرمایا کہ عدم التفات کے بعد التفات ہوتا ہے لیکن اتنا نہیں جس قدر کہ پہلے ہوتا تھا بلکہ بہت کم ہوتا ہے فنا میں دلکشی کا اور التفات اور وسواس کم ہو جانا امر لازمی ہے ورنہ امر منافی فنا ہوگا اور زہد بمقابلہ حرص ہے اس میں حرص نہیں ہوتی التفات اور وسواس سب ہوتا ہے۔

سوال۔تاریخ 2 محرم 32ھ فنا میں صرف غیر حق کی طرف التفات اور توجہ نہیں ہوتی یا کہ جس کا تعلق حق کے ساتھ ہے اس کی طرف بھی التفات نہیں ہوتا کیونکہ جو تعلق کہ بحق ہے وہ تعلق بغیر حق نہیں ہے۔

جواب۔ارشاد فرمایا کہ اگر غلبہ تجلی ذات سے فنا ہوا ہے تو صفات اور ممکنات کی جانب توجہ نہیں اور اگر تجلی افعال اور صفات سے ہے تو ممکنات کی جانب توجہ ہوتی ہے۔(تربیت حصہ دوم ص 38)

فنا کس کے غلبہ سے پیدا ہوتی ہے

سوال۔تاریخ 18 محرم 32ھ فنا بغلبہ توحید یا بغلبہ محبت اور خشیت وغیرہ ہوتی ہے۔

جواب۔فرمایا غلبہ استحضار سے ہوتی ہے خواہ وہ غلبہ کسی سبب سے ہو اور مرتبہ تحقیق علمی میں فنا ہی کو توحید کہتے ہیں اور مرتبہ حال میں فنا۔(تربیت حصہ دوم ص 38)

بقا کی تفسیر

سوال۔18 محرم 32ھ بقا کس سے عبارت ہے۔

جواب۔ ارشاد فرمایا کہ فنا میں بغلبہ شہود حق مخلوق کی جانب التفات نہیں ہوتا لیکن اس التفات قبل الفنا میں فرق ہوتا ہے پہلا التفات خود غرضی اور ہوائے نفسانی سے اور یہ التفات جو بعد الفنا ہوتا ہے جس کو بقا کہتے ہیں خالصاً بوجہ اللہ مرآت الٰہی سمجھ کر ہوتا ہے ایسا شخص نائب رسول اور قابل اقتدار اور مشیخت کے ہوتا ہے۔ (تربیت حصہ دوم ص39)

احوال کا غلبہ مبتدی و منتہی سب کو ہوتا ہے

سوال۔ 2 صفر 32ھ احوال کا غلبہ اور دورہ مبتدی اور منتہی سب کو گاہ گاہ وقتاً فوقتاً ہمیشہ ہوا کرتا ہے یا صرف مبتدی کو۔

جواب۔ ارشاد فرمایا کہ مبتدی اور منتہی سب کو وقتاً فوقتاً ہوتا ہے لیکن منتہی کو اتنا نہیں ہوتا کہ اپنی حالت کے غلبہ سے انتظامات میں اپنے فرق کر دے وہ ابوالوقت اور حال پر اپنے غالب ہوتا ہے بخلاف مبتدی کے کہ وہ حال پر غالب نہیں ہوتا اور حال اس پر غالب ہوتا ہے اور یہ غلبہ وجد بھی کہلاتا ہے اور وجد مطلق حالت غریبہ محمودہ غالب کو کہتے ہیں اور یہ سلف صالحین کو بھی ہوا ہے لیکن اتنا نہیں کہ وہ بالکل مغلوب ہو گئے ہوں۔ چنانچہ آیت تقشعر الخ انہیں لوگوں کی شان میں ہے اور آنحضرت کے احوال میں بھی ہے کہ جب آپ نماز پڑھتے ہیں تو مثل جوش دیگ کے سینہ مبارک سے آواز نکلتی تھی اور یہ حضور کا وجد تھا۔ (تربیت حصہ دوم ص40)

رقت مقصود نہیں

حال: ذکر نفی اثبات ایک ہزار بار اور اسم ذات ڈیڑھ ہزار بار جہر سے کرتا ہوں مگر پہلے ذکر میں رقت معلوم ہوتی تھی اب نہیں ہے۔

تحقیق: کام کیے جاؤ رقت وغیرہ حالات غیر مقصود ہیں اصلی مقصود استقامت عبدیت ہے۔ (تربیت حصہ دوم ص43)

استقامت و تمکن تدریجی امور ہیں

حال: اپنی حالت یہ ہے کہ درمیان میں یکسوئی و نماز میں دل لگنا ترقی کر گیا تھا جس کی اطلاع حضور کو دی گئی تھی اب پھر اس میں تنزلی ہے گو ابھی تک بفضلہٖ تعالیٰ پہلے سے حالت

اچھی ہے حضرت والا کی توجہ کی سخت احتیاج ہے۔

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند   آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند

باقی معمولات فرمودہ اعلیٰ حضرت پر عمل ہے نیند کا ایسا ہی غلبہ ہے اور اس میں کسی طرح کمی نہیں ہوئی۔ الا گاہے بگاہے۔

تحقیق: عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ بفضلہ تعالیٰ خیرت سے ہوں احوال میں ابتدا اگر اسی طرح تغیر وتبدل وکمی بیشی ہوا کرتی ہے کچھ فکر نہ کیجئے اس کے بعد اگر برابر کوشش رہی تو تمکن واستقامت میسر ہو جاتی ہے۔

صوفی نشود صافی تا درنکشد جامے   بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

نیند امر طبعی سے مضر نہیں۔ (تربیت حصہ دوم ص 43)

قبض کے بعض اسباب

سوال۔ میں جو ذکر تہجد اور فجر اور ظہر کے بعد کرتا تھا اب ایسی حالت ہو گئی ہے کہ دل کو ذکر سے بالکل نفرت ہو گئی ایک دم بھی مشغول ہونے کو نہیں چاہتا بلکہ ہر نیک فعل میں ایسا ہی ہو گیا اس کا علاج کیا ہے۔

جواب۔ یہ حالت قبض کہلاتی ہے اس کے اسباب مختلف ہیں اور ہر ایک کی جدا تدبیر کیا آپ کے قلب میں کسی کا عشق تو نہیں ہو گیا یا کسی جنس دنیا پرست کی صحبت تو نہیں ہوئی اطلاع دیں۔ (تربیت حصہ دوم ص 44)

نماز میں لذت آنا

حال: بعض وقت نماز میں ایسی ایک فرحت ولذت معلوم ہوتی ہے کہ دنیا اور مافیہا کے اندر کے کسی چیز میں یہ بات حاصل نہیں ہوتی ہے۔

تحقیق: مبارک موافق سنت کے ہے وجعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ (تربیت حصہ دوم ص 45)

اپنا حال بے اختیار ظاہر ہو جانے میں حرج نہیں

حال: بعض وقت اپنا حال جماعت میں حتی الوسع لوگوں سے چھپاتا ہوں۔

تحقیق: اس کی زیادہ کوشش نہ کریں اگر بے اختیار ظاہر ہو جائے ہونے دیں۔ (تربیت حصہ سوم ص ۱)

اطمینان قلبی کی تقسیم وتفسیر

حال: احقر کو اپنے حال زار پر بہت ندامت و پریشانی ہے کہ ارشاد خداوندی تو ہے کہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب احقر کو کیوں برخلاف اس کے بے اطمینانی وسرگردانی شامل حال ہے۔

تحقیق: مراد آیت میں یہ اطمینان طبعی نہیں ورنہ حضرت ابراہیمؑ کا یہ قول ولکن لیطمئن قلبی کے دال ہے اس وقت عدم حصول اطمینان پر مستلزم ہوگا نعوذ باللہ ان کے عدم تاثر کو ذکر کے حاشا وکلا۔ اس کا کون قائل ہو سکتا ہے بلکہ مراد اس سے اطمینان عقلی یعنی ایمان اعتقادی ہے جس کو ابراہیمؑ نے اپنے قول بلا میں ظاہر فرمایا ہے پس آیت میں یہی اطمینان و اعتقادی مراد ہے دلیل اس کی خود سیاق وسباق ہے قال تعالیٰ ویقول الذین کفروا لولا انزل علیہ آیۃ من ربہ اس کے جواب کے سلسلہ میں ارشاد ہوا ہے یعنی یہ لوگ عناد سے فرمائش معجزات مقترحہ کی کرتے ہیں اور جو اہل ایمان ہیں وہ ذکر اللہ سے کہ فرد اعظم اس کی قران ہے مطمئن ہوتے ہیں۔ یعنی ایمان لاتے ہیں۔ یعنی قرآن کے اعجاز کو دلالت علی النبوۃ کیلئے کافی سمجھتے ہیں اور ذکر اللہ میں یہی خاصیت ہے کہ جس مرتبہ کا ذکر ہوتا ہے اسی مرتبہ کا اس سے اطمینان ہوتا ہے۔ ذکر اعتقادی سے اطمینان اعتقادی اور ذکر حالی سے اطمینان حالی آپ ذکر اعتقادی پر اطمینان حالی تلاش کرتے ہیں۔ وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ شدہ شدہ ہو جائے گا۔ اس کے نہ ہونے سے شبہ عدم نافعیت ذکر کا نہ کریں۔ فقط۔ (تربیت حصہ سوم ص 4)

حبط اعمال کا خوف علامت ایمان ہے

حال: نماز پنج وقتہ اور تہجد شب کو مع بارہ تسبیح کے صبح کو کلام مجید بعد کو مناجات مقبول عربی پڑھ کر اپنے کام پر جاتا ہوں لیکن بندہ کو خوف ہے کہ روز حشر یہ محنت بیکار جائے تو سخت مشکل کا سامنا ہو۔ تحقیق۔ یہ خوف تو علامت ایمان کی ہے۔

سوال۔ لہٰذا مستدعی ہوں کہ برائے خدا بندہ کو ایسا اصول بتا دیا جائے کہ درجہ یقین تک پہنچ جاؤں۔ جواب۔ یہ یقین جائز ہی کب ہے کہ ہمارے اعمال سب مقبول ہوتے ہیں اور

اس کے خلاف کا احتمال بالکل باطل ہے۔(تربیت حصہ سوئم ص 6)

دنیاوی پریشانی کا علاج

حال: خاکسار کی طبیعت ان دنوں زیادہ پریشان رہتی ہے اگرچہ یہ خاکسار دنیوی امور کے متعلق لکھنا نہیں چاہتا تھا۔مگر اس خیال سے عرض کر دیا ہے کہ خاکسار کے خیال کے مطابق اس پریشانی کا اثر دین کے کاموں میں پڑ رہا ہے۔

تحقیق: پریشانی کی طرف التفات کرنا سبب زیادہ پریشانی کا ہوتا جب پریشانی ہو جائے اس کی طرف متوجہ ہونے کے حق تعالیٰ کی طرف یہ خیال کر کے متوجہ ہوں کہ وہ ان سب امور میں ہم کو کافی ہے اور اسی سے تعلق بڑھانا سب بلیات کا دافع ہے۔بس اس طریق سے آناً فاناً اس پریشانی کا اثر گھٹتا جائے گا حتیٰ کہ بالکل نابود ہو جائے گی کر کے دیکھئے اور آرام کیجئے۔(تربیت حصہ سوئم ص 7)

قلبی سوزش کا علاج

سوال۔کیفیت یہ ہے کہ تھوڑے عرصہ سے قلب پر کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کچھ سوزش کہوں یا آگ کہوں۔ ہر وقت یہ معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی شے رینگ رہی ہے۔اب تک میں نے یہ خیال کیا کہ کچھ مرض ہے اس وقت یہ خیال ہوا کہ حضور کو اطلاع دوں کہ یہ کیا بات ہے میرے واسطے مضر ہے یا مفید ہے۔

جواب۔ یہ سوزش کبھی ذکر کے اثر سے بھی ہوتی ہے اور کبھی مرض سے اول طبیب سے رجوع کرنا چاہئے اگر وہ مرض سے اطمینان دلا دیں تو پھر دستور العمل ذیل کا اختیار کریں۔

نمبر 1۔جہر اور ضرب کو چھوڑ دیں۔2۔ذکر کے بعد ایک ہزار بار یا باسط پڑھیں۔3۔درود شریف گیارہ بار بعد ہر نماز کے پانی پر دم کر کے پیا کریں۔4۔حق تعالیٰ کی رحمت کے مضامین کا مطالعہ کریں۔اگر کتاب کیمیائے سعادت یا اس کے ترجمہ اکسیر ہدایت کا باب الرجاء یعنی امید کا باب مطالعہ کریں تو مناسب ہے۔ 5۔ مفرحات ومقویات قلب کا استعمال رکھیں اور بعد ایک ہفتہ کے پھر اطلاع دیں۔

حال: میرے مزاج کے اندر دو ایک بات جدید پیدا ہوگئی ہے کہ ایک غصہ بہت جلد پیدا ہو جاتا ہے کہ جس کی وجہ مجھ کو خود پشیمانی اٹھانی پڑتی ہے۔ دیگر دل ایک قسم کا اچاٹ سا رہتا ہے طبیعت یکسو حالت پر نہیں رہتی ہے۔ میرے واسطے حضور دعا فرمایئے گا۔ کہ خداوند کریم اس خصلت کو رفع کرے۔

تحقیق: غصہ کا علاج حق تعالیٰ کے غضب پر اور اپنے گناہوں کو یاد کرنا ہے اور اچاٹ رہنے کا علاج ذکر اللہ کی کثرت مع توجہ اس سے پریشانی جاتی رہے گی دعا بھی کرتا ہوں۔ (تربیت حصہ سوم ص 12)

حال: چند روز پہلے تو حرارت کا یہ حال تھا کہ بوقت ذکر یا صلوٰۃ قلب میں محسوس ہوتی تھی مگر اب 24 گھنٹے اثناء اللیل والنہار یہ معلوم ہوتا ہے کہ قلب کے سامنے مجمر روشن ہے مگر ابھی تک بیش از تحمل نہیں۔

تحقیق: شاید یہ بڑھ جائے اس لئے حفظ ماتقدم ضروری ہے ایک تو مختلف اوقات میں درود شریف کی کثرت رکھئے۔ دوسرے 15 منٹ روزانہ جبکہ معدہ پر نہ ہو۔ اپنے قلب پر چاند کو طلوع ہوتا ہوا تصور کیا کیجئے۔ تیسرے کوئی تدبیر طبی حضرت حکیم صاحب سے دریافت کیجئے اور پھر اطلاع دیجئے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 213)

وہم کا علاج

سوال۔ میرے مزاج میں کچھ خفیف وہم ہے کوئی طریقہ بتلادیں جس پر بندہ مداومت اختیار کرے اور یہ عیب جاتا رہے۔

جواب۔ وہم کا رفع ہونا موقوف ہے کسی عاقل کے پاس رہنے پر اگر اس کی فرصت نہ ہو تو پھر یہ طریقہ ہے کہ وہم کے مقتضاء پر عمل نہ کیا جائے۔ شدہ شدہ اسی طرح زائل ہو جاتا ہے۔ (تربیت حصہ سوم ص 26)

گانا و مزامیر وغیرہ حرام شرعی انوار قلبی کا ذریعہ نہیں ہوتے

سوال۔ جبکہ گانا شرعاً حرام ہے اور مزامیر ڈھولک وغیرہ بھی ممنوع اور واقعی دراصل بلحاظ نظر حکم شریعت غرا بھی گانا بجانا بلکہ اس سے محظوظ ہونا ایک حرکت خفیف ہے۔ جو دنیاوی وقار کے بھی خلاف معلوم ہوتا ہے۔ پس کمال تعجب ہے کہ یہ امور کیونکر قلب پر وارد و کیفیات و انوار الٰہیہ کے ذریعہ بن سکتے ہیں۔

جواب۔ کیفیات کا سبب بننا مسلم مگر کیفیات کا انوار ہونا غیر مسلم۔ (تربیت حصہ سوم ص 27)

جمعیت قلبی کا مقصود ہونا

سوال۔ بعد فجر و بعد مغرب جب تک کل وظائف واذکار سے فارغ نہیں ہو جاتا تھا۔ مسجد سے گھر نہیں آتا مسجد میں دلجمعی بھی زیادہ ہوتی ہے۔

جواب۔ مسجد ہی میں مناسب ہے کیونکہ مقصود جمعیت ہے وہ جہاں حاصل ہو۔ (تربیت حصہ چہارم ص 37)

انوار کو دیکھنا

حال: اکثر ذکر و شغل سے کوئی نورانیت نظر آتی ہے اب تک بندہ نے کوئی ذکر و شغل شروع نہیں کیا اور یہ بات بجز مولوی سلطان احمد صاحب کے کسی سے بیان بھی نہیں کیا۔

تحقیق: کبھی ایسے انوار تصرف متخیلہ کا ہوتا ہے کبھی انوار ملکوتیہ ہوتے ہیں اور اول زیادہ ہوتا ہے لیکن اس میں بھی سالک کو یہ نفع ہے کہ اس سے اس کو یکسوئی ہوتی ہے جس کو اگر ذکر میں صرف کرے تو ذکر زیادہ نفع دیتا۔ (محرم 34ھ تربیت حصہ چہارم ص 52)

بیوی سے محبت بڑھنا علامت تقویٰ ہے

سوال۔ طبیعت کو اس طرف زیادہ خیال ہو رہا ہے اور جو بات میرے واسطے مفید ہو اس سے مطلع فرما دیجئے گا اور کچھ عرصہ سے بیوی کی طرف محبت زیادہ ہوگئی ہے یہ میرے واسطے کوئی مضر تو نہیں ہے۔ جواب۔ عین سنت ہے اللہ تعالیٰ اس کے ثمرات نیک دونوں کو عطا فرمادے جب تقویٰ بڑھتا ہے بیوی سے محبت بڑھ جاتی ہے۔ محرم 34ھ۔ (تربیت حصہ چہارم ص 55)

ضعف قلب کا علاج

حال: مصری لہجہ کے سننے کی تاب نہیں چنانچہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بندہ کو توجہ ہوتی ہے اور مضمون قرآن مجید خیال میں آکر ایک طبیعت میں شوق پیدا ہو کر درد قلب میں پیدا ہوتا ہے اور رونا آتا ہے اور بے ہوشی ہو جاتی ہے اور بہت اثر رہتا ہے۔ حالت موجودہ پر توجہ فرما کر ضروری امور پر متنبہ کیا جائے اور جو امر مناسب حالت ہو فرمایا جائے۔

تحقیق: یہ حالت فی نفسہا محمود اور مبارک ہے لیکن اس کا افراط غالباً اثر ہے ضعف قلب

کا چونکہ افراط سے دوسری ضروریات میں خلل واقع ہوتا ہے اس لئے اس کی تدبیر ضروری ہے کلی تدبیر تو رجوع الی الاطباء سے کہ مقویات قلب تجویز کریں اور وقتی تدبیر یہ کہ درس وغیرہ کے وقت ایسی جگہ بیٹھئے کہ وہاں بے تکلف قراۃ کی آواز نہ پہنچے۔ (تربیت حصہ چہارم ص 70)

معاشی سے ڈرا کر مایوس کر دینا کید شیطانی ہے

حال: آج کل ایک خیال نے مجھ کو سخت پریشان کر رکھا ہے وہ یہ کہ میں نے اپنی گزشتہ عمر میں ایسے ایسے سخت معاصی کا انبار جمع کیا ہے جو نہ تو کسی کے آگے بیان کر سکتا ہوں اور نہ شاید کسی مسلمان نے ایسے تاریک وسیاہ منکرات کا اتنا ذخیرہ آج تک جمع کیا ہوگا۔ تو اے اللہ اگر فرض کر لوں کہ اب باقی عمر طاعت ہی میں صرف ہوگی (حالانکہ یہ بھی محال ہے) تو رضا الٰہی کا حاصل ہونا تو در کنار شاید ان معاصی کی تلافی بھی نہ ہو سکے۔

تحقیق: ظاہرا تو یہ اثر خشیت کا ہے لیکن باطناً یہ ایک کید ہے شیطان کا کہ اولاً خدا تعالیٰ کی رحمت کو وہ ہمارے جرم محدود سے بھی کم دکھلانا چاہتا ہے ثانیاً اس کی تقویت سے وہ قنوط پھر تعطل میں مبتلا کرنا چاہتا ہے اس کو دفع کیجئے اور عفو کا یقین کیجئے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 102)

دعا میں گھبراہٹ کا علاج

سوال۔ ایک شخص کو دعا مانگنے کے وقت وحشت اور گھبراہٹ ہوتی ہے اگر کوئی ازالہ کی تدبیر ہو تو حضرت کے ارشاد کے موافق عمل کیا جائے۔

جواب۔ بہتر ہے کہ یہ صرف بعض ادعیہ جامعہ منتخب کر لیں اور ان کو توجہ سے پڑھ لیا کریں خواہ جی لگے یا نہ لگے کیونکہ جی لگنا اور چیز ہے توجہ اور چیز ہے انشاء اللہ تعالیٰ پھر گھبراہٹ نہ ہوگی۔ یہ گھبراہٹ بعض طبائع میں سوچنے سے ہوتی ہے اور ایک ہفتہ کے بعد پھر اپنی کیفیت سے اطلاع دیں اور اس خط میں یہ پرچہ بھی رکھ دیں۔ (تربیت حصہ پنجم ص 107)

غیر اللہ کی طرف التفات عقلی مذموم ہے نہ التفات طبعی

حال: اور رات میں بی بی کے ساتھ ایک بچھونے پر رہنے سے اور خوش طبائع کلام کرنے سے شہوت کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے جتنی دیر تک بیدار رہتا ہوں اس کی طرف التفات رہتا ہے۔ اتنے وقت خدا تعالیٰ کی یاد دل میں نہیں رہتی ہے آیا اس وجہ سے علیحدہ بچھونے پر

سونے سے کوئی حرج ہوگا یا نہیں یا کس طرح رہنا چاہیے۔

تحقیق: بی بی سے ملاعبت کرنا منجملہ اس کے حقوق کے ہے اور ادائے حقوق باطن کو مضر نہیں بلکہ اس کو نورانیت میں معین ہے اور یہ التفات طبعی ہے یہ مانع نہیں۔ التفات الی الحق کو البتہ اگر غیر اللہ کی طرف التفات عقلی ہو یعنی تعارض وتزاحم امرین مطلوبین کے وقت غیر اللہ کے امر مطلوب کو ترجیح دے۔ امر مطلوب حق پر یہ بیشک مذموم ومضر ہے پس محض اس توہم پر علیحدہ بستر پر مت سوؤ۔ البتہ اعتدال ہر امر میں ضروری ہے جس سے کوئی مقصود دینی میں خلل نہ ہو۔ (تربیت حصہ پنجم ص114)

یکسوئی کے حصول کا طریقہ

سوال۔ ان دنوں قوت فکر یہ میں بہ نسبت پہلے کے زیادتی ہے جب فارغ رہا تو خواہ مخواہ کچھ نہ کچھ سوال جواب مسئلہ علمی شرعی وغیر ذلک سوچا کرتا ہوں۔ یکسوئی نہیں ہوتی۔ (اللھم جعل وساوس قلبی ذکرک وخشیتک) یکسوئی کی کیا تدبیر کی جائے۔

جواب۔ کثرت ذکر وفکر۔

سوال۔ اثناء ذکر میں خدائے تعالی سے محبت کے وقت بعض دفعہ یہ خیال ہوتا ہے کہ اپنا ہاتھ چوم لوں حضور یہ عجیب حالت مذموم تو نہیں ہے۔ جواب۔ نہیں۔

ہر دم ہزار بوسہ زنم دست خویش را ۔۔۔ کو دامنت گرفتہ بسویم کشیدہ است

تنہائی اور اختلاط میں تفاوت

حال: تنہائی میں وحشت لاحق ہوتی ہے اختلاط کی حالت میں رقت قلبی حاصل ہوتی ہے اور سبحان اللہ زبان پر جاری ہوتا ہے۔

تحقیق: تنہائی میں گو وحشت ہے وہ عارضی ہے ذکر میں مشغول رہنے سے جاتی رہے گی اور اختلاط میں گو رقت ہوتی ہے مگر وہ حظ نفس سے ہے معتبر نہیں۔ (تربیت حصہ پنجم ص258)

آثار وجد

حال: خاکسار جس وقت کہ نماز میں تشہد سے فارغ ہوتا ہے اور درود شریف شروع کرنے کو ہوتا ہے تمام جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جیسے کہ سرد پانی ڈالنے کے وقت

ہوتا ہے اور یہ ہر نماز میں ہوتا ہے خواہ نفل ہو یا فرض اور یہ کئی سال سے ہے معلوم نہیں ہوتا کہ اس کی کیا وجہ ہے اور اس کا برابر خیال رہتا ہے۔ امید کہ حضرت والا اس ہیچمدان کو اس کی وجہ تحریر فرما کر مطمئن فرمائینگے۔

تحقیق: یہ ایک قسم کا وجد ہے جو اس آیت میں مذکور ہے تقشعر منه جلود الذين يخشون ربهم الایه۔ یہ باختلاف مذاق اسباب مختلفہ سے ہوتا ہے آپ کو غلبہ شوق و محبت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہے جس کا محرک درود شریف ہو جاتا ہے اگر خارج نماز درود سے نہ ہوتا ہو تو نماز کی یکسوئی مرجح اس کی ہوتی ہے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 269)

شوق افضل ہے خوف سے

حال: کبھی کبھی اذکروا هاذم اللذات پر بھی عمل کرتا ہوں اس سے بجائے اتلائے خوف کے اس عالم کا شوق طاری ہو جاتا ہے میں اس کے دفع کیلئے اپنے سوء اعمال عذاب قبر کی سختی کا دھیان کرتا ہوں تو اس سے کچھ دفعی وحشت طاری ہوتی ہے مگر تحلۃ القسم اس کے بعد پھر وہی حنین الی الوطن کا غلبہ شروع ہوتا ہے۔ اب اس کے بعد جیسا حکم ہو عمل کیا جائے۔

تحقیق: خوف سے افضل شوق ہے اس کے دفع کی فکر مضر ہے اس کو نعمت حق سمجھ کر شکر کیجئے اور اور بڑھائیے۔ (تربیت حصہ پنجم ص 266)

یکسوئی نہ ہونا مضر نہیں

حال: اپنی جانب سے کوشش تمام کرتا ہوں کہ یکسوئی ہو مگر یکسوئی نام کو نہیں ہوتی۔ براہ عنایت اس کا جواب مرحمت ہو۔

تحقیق: یہ بے چینی یکسوئی کے قصد سے ہے معمول کافی ہے یکسوئی جیسی آپ چاہتے ہیں اختیاری نہیں اور غیر اختیاری کا کچھ علاج نہ کرنا چاہئے۔ کہ اضاعۃ وقت ہے اور غیر اختیاری کا نہ ہونا مضر بھی نہیں اس لئے علاج کی ضرورت بھی نہیں۔ (حصہ مذکور ص 123)

فجر کے وقت آنکھ کھلنے کی ترکیب

سوال۔ مجھ کو نماز میں طرح طرح کے خیالات آتے ہیں اور فجر کی نماز کے وقت آنکھ نہیں

کھلتی۔ اکثر قضا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مہربانی فرما کر کوئی وظیفہ یا کوئی ترکیب تحریر فرما دیجئے۔

جواب۔ عشاء کی نماز ایسی مسجد میں پڑھو جہاں سویرے ہوتی ہو اور فوراً سو رہو شام کے کھانے میں کسی قدر کمی کرو یعنی دو چار لقمے شام کو پانی بہت مت پیو کسی شخص سے کہہ کر سو رہو کہ مجھے جگا دینا۔ سورہ کہف کی آخری آیتیں ان الذین امنوا سے ختم سورہ تک سوتے وقت ایک بار پڑھ کر اور یہ دعا کر کے کہ فلاں وقت آنکھ کھل جائے سو رہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس تدبیر سے وقت پر کھلا کرے گی اور جس شخص سے آپ نے محبت کی شکایت لکھی ہے وہ شخص کہاں ہے۔ آیا وہ تم سے ملا کرتا ہے یا نہیں مفصل حال لکھ کر تدبیر پوچھو اور اپنے جواب کے ساتھ یہ خط بھی بھیجو۔ (تربیت حصہ مذکور ص 7)

حالت شوق وانس

حال: ذکر میں راحت خوب ہوتی ہے گریہ میں فرق ہو گیا ہے دعا فرمائیں کہ آگے کی طرح ذوق وشوق پیدا ہو۔

تحقیق: وہ حالت شوق کی تھی یہ حالت انس کی ہے دونوں محمود ہیں اس کو تنزل نہ سمجھا جائے یہ تبدل ہے اور تبدل بھی الی الخیر یعنی ترقی کے ساتھ کیونکہ انس انفع واثبت ہے شوق سے غرض کام میں لگے رہیں۔ ایسے تغیرات کی طرف التفات نہ کریں۔ (تربیت حصہ مذکور ص 86)

خوش فہمی

حال: دار العلوم دیوبند میں درسیات عربیہ ختم کرنے کے بعد کسی شیخ کامل کی طرف رجوع کا ارادہ ہوا جن کا قدم دائرہ شریعت سے نہ نکلا ہو اور یہ بطور اکمل آنحضرت میں موجود ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ تعلیم سے سرفراز فرمایا جائے اور تعلیم ہی بیعت سے مقصود ہے بعد مناسبت بمرضی حضور بیعت کی درخواست کی جائے گی جیسا کہ حضور والا کا طرز وطریقہ ہے۔

تحقیق: میں آپ کی خوش فہمی سے بہت خوش ہوا ایسے شخص کو باطنی نفع جلدی ہوتا ہے آپ اپنی کیفیت صحت وقوت ومہلت ومشغلہ سے اطلاع دیجئے یہ خط بھی ہمراہ آئے۔ (تربیت حصہ مذکور ص 94)

افتقار وانکسار کلید کامیابی ہے

حال: باقی حضرت کی دعا کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس ناکارہ کو بھی باکارہ بنادے حضرت میں سچ عرض کرتا ہوں کہ میری برابر گناہ گار دنیا میں کوئی نہ ہوگا اگر اللہ تعالیٰ نے میرے حال پر رحم نہ کیا تو میں تباہ اور برباد ہو جاؤں گا۔

تحقیق: بس یہی افتقار وانکسار کلید ہے کامیابی کی انشاء اللہ تعالیٰ۔ (تربیت مذکور ص ۵۴)

ضعف دماغ پریشانی کا باعث نہ ہونا چاہئے

حال: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا دماغ پر کوئی میخ رکھ کر دباتا ہے حکیم صاحب سے حال کہا گیا انہوں نے بھی ترطیب دماغ وغیرہ کی دوائیں استعمال کرائیں جب معتد بہ فائدہ نہ ہوا تو میں نے عرض کیا کہ حکیم صاحب میرا دماغ کبھی اچھا بھی ہوگا یا نہیں تو فرمایا تمہاری ہمیشہ یہی حالت رہے گی جب سے میں نہایت پریشان ہوں۔ خدا جانے اس کا کیا سبب ہے۔

تحقیق: پریشانی کی کیا بات ہے کیا ضعیف دماغ والوں پر خدا تعالیٰ کا راستہ بند ہے اگر ایسا ہوتا تو مرض کے متعلق احکام شرعیہ نہ ہوتے بلکہ مریض تو بہ نسبت صحیح کے مقصود سے زیادہ قریب ہے چنانچہ احادیث میں تصریح ہے کہ اگر مرض کی وجہ سے اعمال غیر فریضہ میں کچھ کمی رہ جاتی ہے تب بھی اجر پورا ملتا ہے اور فریضہ میں بھی مریض کو بہت تخفیف و تسہیل دی گئی ہے۔

معالجہ صدمہ مفسرط

سوال۔ میرے مولانا مرشدنا السلام علیکم۔ مجھ پر اس وقت ایک حادثہ بہت بڑا گزرا ہے کہ جس کے بار گراں کا متحمل میرا قلب نہیں ہوتا۔ میرا فرزند جگر بند بعمر ۱۹ سال کہ اس نے اپنی ذاتی لیاقت سے انٹرنس پاس بھی کر لیا تھا اب زمانہ اس کے پھل پھول کا آیا تھا یک لخت بمرض ہیضہ مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہوا چونکہ وہ میرے ایک ہی لڑکا تھا دنیا میں میرا قصہ ختم ہو گیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا ‌ ‌ ‌ بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے

آپ للہ میرے واسطے دعا صبر فرمائے گا ورنہ مجھ کو وحشت ہوا چاہتی ہے یا کچھ

پڑھنے کو بتلائے گا۔ فقط۔

جواب۔ مجمع اخلاق والطاف دام لطفہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ صاحبزادہ کے انتقال سے رنج ہوا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں اور آپ صبر وجمیل بخشیں۔ آپ کیمیائے سعادت یا اس کے ترجمہ اکسیر ہدایت کا باب صبر نکال کر بتکرار مطالعہ کیجئے اور لاحول اٹھتے بیٹھتے کثرت سے پڑھئے اور احیاء میں جس کے ساتھ زیادہ عقیدت ہو اس کی صورت کا بکثرت خیال رکھئے انشاء اللہ تعالیٰ سکون ہو جائے گا۔ میں بھی دعا خیر کرتا ہوں چونکہ آپ کو میرے ساتھ دینی تعلق ہے جس سے خیر خواہی میں تکلف کی اجازت نہیں اس لئے یہ بھی لکھنا ضرور ہو کہ اس انتقال کے رنج سے زیادہ اس بات کا رنج ہے کہ آپ نے وجہ تاسف میں اقتضائے طبعی سے تجاوز کر کے وجہ عقلی اس کی یہ لکھی ہے کہ انٹرنیس پاس کر لیا تھا اور اب زمانہ اس کے پھل پھول کا آیا تھا دنیا میں اب میرا قصہ ختم ہو گیا۔ تو معلوم ہوا کہ زیادہ تاسف کی وجہ حظوظ دنیا کا فوت ہو جانا ہے تو گویا اعظم مقصود دنیا ہے طالب حق کی زبان وقلم سے ایسے کلمات نکلنا ایسا ہے جیسا موحد کی زبان سے کلمات شرک نکلنا۔ اس مصیبت سے زیادہ مصیبت یہ ہے کہ قلب ایسا کیوں ہے جس کی یہ آرزو ہیں اس کی اصلاح ضروری ہے۔

میت کی حالت کے متعلق غم کا علاج

حال: یہ خیال ہر وقت پریشان رکھتا ہے کہ معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کے یہاں کیا معاملہ والدہ صاحبہ کا رہا مغفرت ہو گئی یا اس کے خلاف دل کو بہت سمجھاتا ہوں۔ بہلاتا ہوں مگر قلب ودماغ پر سے یہ بات علیحدہ نہیں ہوتی لیکن قلب کیلئے اس عریضہ کا جواب اور جو علاج مناسب ہو جلد تحریر فرمائیں۔

تحقیق: مغفرت کے واسطے ایصال ثواب کیجئے چونکہ ثواب پہنچانے سے مغفرت ہوتی ہے اس سے امید بندھ جائے گی۔ پھر غم جاتا رہے گا۔ میں بھی دعا کرتا ہوں۔ (حصہ مذکور ص 4)

آثار فنا

حال۔ میرے لئے دعا ضرور فرماتے رہیں تا کہ مجھ کو معاصی سے بچنے کی قوت اور حق

تعالیٰ کی محبت میں استقامت پیدا ہو جائے حضرت میری حالت نہایت گندی معلوم ہوتی ہے آپ دعا فرمائیں کہ میں حق تعالیٰ کا تابعدار بندہ بن جاؤں حق تعالیٰ کی فرمانبرداری میں میرا ہر ایک عضو مستعد ہو جائے۔

تحقیق: یہ اعلیٰ درجہ کی خوش حالی ہے کہ اپنے پر بدحالی کا گمان ہو۔ انشاء اللہ یہی مفتاح کامیابی ہے مبارکباد کے ساتھ دعائے استقامت وبرکت کرتا ہوں۔ (تربیت حصہ مذکور ص 19)

کیفیات کو دوام نہیں ہوتا

حال: غالباً جس روز خدمت عالیہ میں عریضہ گزرتا ہے اس روز تغیر تعظیم اور کیفیت خاص رغبت ورہبت اور گریہ وبکا فی الصلوٰۃ کی پاتا ہوں جو بعد کو زائل ہو جاتی ہے اور اپنی شامت اعمال سے قائم نہیں رہتی جس کا سخت افسوس اور قلق رہتا ہے۔

تحقیق: گاہ گاہ ہونا بھی غنیمت ہے اور ان کیفیات میں دوام تو ہوتا بھی نہیں قال الشیرازی یعنی طمع مدار وصال دوام را۔ (تربیت حصہ ششم ربع دوم ص 20)

حال: اب ایسی حالت ہے کہ باوجود معاصی یاد کرنے کے اور خواہش گریہ وزاری کے رونا نہیں آتا دریں بارہ کچھ ارشاد فرمائیں۔

تحقیق: اس کا غم نہ کریں کہ رونا نہیں آتا جو کیفیات جوش وخروش کی قسم سے ہوتی ہیں وہ دائم نہیں ہوا کرتیں مگر ان کا اثر دائم رہتا ہے۔ بالکل تسلی رکھیں۔ جو وقت وظیفہ کا مقرر کیا ہے بحالت موجودہ مناسب ہے جو مدح جوش میں ہو مذموم نہیں۔ اگرچہ مجھ کو پسند بھی نہیں فارغ اوقات میں اسم ذات کا ورد مناسب ہے۔ دعائے کامیابی کرتا ہوں۔

حال: تلاوت قرآن عند التہجد بعض اوقات تو یہ حالت ہوتی ہے کہ ہر مضمون کی تصویر نصب العین قائم ہو جاتی ہے اور یہ تخیل ہوتا ہے کہ گویا حق تعالیٰ سے مناجی ہو رہی ہے مگر اتفاقی اکثر نہیں دل تو چاہتا ہے کہ اکثر ہو مگر یہ تو ایک حال ہے جس کے معنی ہی میں ثبات نہیں ہے اس لئے یہ تمنائے محض ہے۔

تحقیق: اس کا غلبہ امر غیر اختیاری ہے ہونا بھی نعمت ہے من بعض الوجوہ اور نہ ہونا بھی

من بعض الوجہ اور یہی حال ہے تمام امور غیر اختیاریہ کا۔ البتہ بلا غلبہ اختیاری ہو وفی ذلک فلیتنا فس المتنا فسون۔ (حصہ مذکور ص 23)

کاہلی کا علاج

روز نہ ارادہ کرتا ہوں کہ آج یقیناً اٹھوں گا مگر رات کو جب آنکھ کھلی کہ سخت کاہلی معلوم ہوتی ہے۔ بڑا پریشان رہتا ہوں کہ اب کیا کروں کوئی ایسی تدبیر بتلائی جاتی کہ کاہلی دور ہو جاتی دن میں کم از کم پندرہ بیس منٹ سو رہتا ہوں۔ کھانا بھی اعتدال سے زیادہ نہیں کھاتا۔

تحقیق: طبیعت ضعیف معلوم ہوتی ہے تقویت کی تدبیر کیجئے اور دن میں قدرے زیادہ سوئیے۔

حال: اور ایک قوی شبہ ہوتا ہے کہ اس نالائق کو گویا اللہ تعالیٰ سے پوری محبت نہیں ہے (العیاذ باللہ) کیونکہ جب کسی کو کسی سے تعلق قوی یا محبت رہتی ہے تو اس کے ساتھ ہم کلامی ہونے یا بات کرنے میں کاہلی کا نام تک نہیں ہوتا اور یہاں ارادہ کرنا پڑتا ہے اور پھر بھی کامیابی نہیں ہوتی۔ کاہلی مانع ہوتی ہے۔ للہ کوئی صورت تجویز فرمادیجئے ورنہ بہت مشکل ہے۔

تحقیق: محبت کے مراتب اور اقسام جدا جدا ہیں اور ہر ایک کے آثار بھی جدا آپ نے خلط کر دیا اس لئے شبہ عدم محبت کا ہوا بحمد اللہ تعالیٰ محبت حاصل ہے اچھا اگر آپ کو اختیار دیا جائے کہ یا تو حق تعالیٰ سے تعلق رہے گا تو تمام محبوبات جدا کر دی جائینگی۔ ورنہ خدا تعالیٰ سے تعلق سلب ہو جائے گا تو آپ کون سی شق اختیار کریں گے۔ اگر تعلق بحق کو اختیار کیا جائے تو اس کا سبب اگر محبت نہیں تو کیا ہے۔ (تربیت حصہ مذکور ص 20)

وقت کو اضاعت سے بچانا محمود ہے

حال: حضرت چند دنوں سے ایک ایسی حالت پیدا ہو گئی ہے کہ اس پر مجھ کو خود اپنے آپ پر بعض وقت ندامت ہوتی ہے وہ یہ کہ اب قلب کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ اگر کوئی مجھ کو میرے سامنے برا بھلا کہہ دے تو بھی سکوت کرنا اچھا معلوم ہوتا ہے بہ نسبت جواب دینے کے اور یہ ایک گونہ بے حمیتی سی معلوم ہوتی ہے۔ مگر بعض دفعہ جب حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول خیال میں آتا ہے کہ من استغضب فلم یغضب فھو حمار تو جی چاہتا ہے کہ خاموش رہنا نہیں چاہئے۔ لیکن خاموشی میں تجربے سے زیادہ نفع حاصل ہوتا ہے۔

تحقیق: حالت آپ کی اچھی ہے کہ منشا اس کا اچھا ہے یعنی وقت کو اضاعت سے بچانا اور تخلق باخلاق اللہ کا قصد کرنا اور وہ قول شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اس صورت میں ہے جہاں یہ منشا نہ ہو۔ (تربیت حصہ مذکور ص 22)

حالات رفیعہ۔ اور اگر آنکھ کھل جاتی ہے تو باری تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ الحمد للہ باری تعالیٰ آپ کا فضل ہے ورنہ یہ بندہ ناچیز ونا پید کیا کہ تیری اطاعت کے واسطے اٹھ سکے اس حالت میں فوراً اپنی نیستی و عجز اور باری عز وجل کے فضل واحسان پر خیال ہوتا ہے۔

تحقیق: حالت رفیعہ ہے مبارک ہو مگر کوتاہی سے استغفار بھی ضرور کیا جائے کہ وہ مشاہد میں داخل ہے۔ (تربیت حصہ مذکور ص 80)

حال: کچھ دنوں سے وہ کیفیت غلبہ اور جوش وغیرہ کچھ نہیں رہا مگر حضور والا کے طفیل سے یہ اب بھی ہے کہ حق تعالیٰ کے ساتھ ایک تعلق خاص جو پہلے نہیں پاتا تھا پاتا ہوں۔

تحقیق: ماشاء اللہ حالت محمود ہے جوش مقصود نہیں اس کا ثمرہ مقصود ہے جو بفضلہ تعالیٰ حاصل ہے دعا کرتا ہوں۔ (تربیت حصہ ہفتم ص 59)

بازاری لوگوں کو دیکھ کر دل کا گھبرانا اور پریشان ہونا

حال: جب میں بازار جاتا ہوں تو بعض دفعہ قلب بہت پریشان ہوتا ہے کہ یا اللہ یہ سارے جہنم کے ایندھن نظر آتے ہیں اور اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اکثر تو وہاں کفار ہوتے ہیں اور مسلمان بھی عام طور سے ناجائز بیع وشراء کے سبب غافل دکھائی دیتے ہیں۔

تحقیق: نہ نفع ہے نہ شیطانی وسوسہ امر طبعی ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی قصداً خیال لانا چاہئے کہ ممکن ہے سب مرحوم ہو جائیں اور ہم سے اچھے۔ (تربیت حصہ ششم ربع دوم ص 43)

امر غیر اختیاری کے عدم حصول پر غم نہ ہونا چاہئے

حال: شب میں روزانہ محض دو گھنٹہ میں سوتا ہوں۔ بقیہ اوقات سب معین ہیں ہر روز تمنائے رویت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم رہتی ہے مگر اب تک کبھی حصول دعا میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس کی کیا وجہ ہے کوئی صورت ارشاد فرمائیے۔ (حصہ مذکور ص 44)

تحقیق: جو امر غیر اختیاری ہو اس کے حاصل نہ ہونے پر غم ہی جائز نہیں تو وجہ پوچھنا بھی فضول ہے۔

عدم حضور قلبی کا علاج

حال: آج کل حضور قلب بالکل نہیں ہوتا تشویش ہے مگر کام کرتا رہتا ہوں۔

تحقیق: حضور قلب غیر اختیاری ہے اس کے نہ ہونے سے مشوش نہ ہوں ہاں اختیار قلب اختیاری ہے۔ یعنی اپنی طرف سے متوجہ رہیں خواہ ہو یا نہ ہو اور اکثر اس سے ہو ہی جاتا ہے۔ (حصہ مذکور ص 45)

طبائع میں جداگانہ خصوصیات

حال: عصر سے عشا تک اکثر ایک خاص کیفیت اور محویت قائم رہتی ہے بوقت تہجد یہ بات نہیں رہتی حالانکہ اس وقت بالکل تخلیہ رہتا ہے۔

تحقیق: طبائع کی خصوصیات جدا ہیں۔ آپ کی طبیعت اس وقت زیادہ متاثر ہوتی ہے جس میں فنا و زوال کی آمد ہے اور تہجد کا وقت گو تخلیہ کا ہے مگر وہ وقت ہے تعلقات کی آمد کا تو مآل کا اثر ہوتا ہے اور اگر حال کا اثر ہوتا تو امر بالعکس ہوتا ہے۔ (حصہ ہفتم ص 60)

افسوس دل کا گریہ ہے

حال: ذکر اللہ کے وقت جی چاہتا ہے خوب گریہ زاری ہو مگر نہیں ہوتا میری حالت پر افسوس۔

تحقیق: یہ افسوس بھی دل کا گریہ ہے جو نفع میں گریہ چشم سے کم نہیں۔

حال: چلتے پھرتے اللہ اللہ زیادہ یاد رہتا ہے پھر یاد کرتا ہوں استغفار پڑھتا ہوں۔

تحقیق: دونوں کا ایک ہی حاصل ہے۔ (حصہ ہفتم ص 60)

غلبہ حضوری بہت سے امور مطلوبہ کیلئے مانع ہے

حال: اور ایک زمانہ وہ بھی گزرا ہے کہ ایسی حضوری ہوگئی تھی کہ پیر نہیں پھیلا سکتا تھا لیٹ نہیں سکتا تھا۔ بیٹھے بیٹھے سوتا تھا بوجہ حضور اللہ تعالیٰ کے نام لینے سے ادب مانع تھا۔

تحقیق: وہ حال عارضی ہوتا ہے اور وہ کمال بھی نہیں کیونکہ بہت سے امور مطلوبہ کیلئے مانع ہے اعتدال مقصود بھی ہے اور اس کو بقا بھی ہے یہ قساوت نہیں۔ (حصہ ہفتم ص 62)

حصول فنا کا طریق

حال: دن رات اس پریشانی میں ہوں کہ اپنا تصور مٹ جائے تو خود حجاب شدی حافظ از میاں برخیز۔ تحقیق۔ کوشش اور پریشانی سے نہیں مٹتا کام کئے جایئے پھر خواہ اس کا ثمر مٹنا ہو یا کچھ اور سب خیر ہے۔ در طریقت ہر چہ پیش سالک آید خیر اوست (حصہ ہفتم ص 62)

سوال۔ بعض وقت جی چاہتا ہے کہ نفس بالکل یاد میں فنا ہو جاتا اور خودی کی بلا سے نکل جاتے تو کیا اچھا ہوتا اس کا علاج کروں۔

جواب۔ دوام علی الاعمال ہی سے اس کی بھی توقع ہے۔ (حصہ ہفتم ص 64)

انوار مقصود نہیں

سوال۔ اور قصد السبیل اور مالا بد منہ اور ضیاء القلوب کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ انوار و تجلیات سالک کو نظر آئے ان کو لائے نفی کے تحت میں لانا چاہئے اس کا کیا مطلب۔

جواب۔ مراد نفی کرنا اس وقت ہے جب وہ مقصود حقیقی سے حجاب ہو جائے۔ (حصہ ہفتم ۶۴)

فوات امور غیر اختیاریہ باعث حرماں نہیں

حال: اب اوپر سے رمضان شریف آ گئے جمعہ جماعت قیام نماز تو چھوٹ رہا ہے اگر روزہ بھی نہ ہو تو بڑی بے نصیبی ہے۔

تحقیق: کیا خدائے تعالیٰ امور غیر اختیاریہ للعبد سے اپنے بندہ کا خسارہ یا حرمان تجویز فرماتے ہیں۔ (حصہ ہفتم ص 67)

قبض کا علاج

حال: اور کچھ قبض کی سی حالت رہتی ہے جس کی وجہ سے طبیعت کو ایک فکر اور پریشانی سی رہتی ہے کہ کیا وقت ہو گیا اور جلدی پرچہ دینے کی تھی یہی وجہ ہے کہ فکر رفع ہو کر اطمینان ہو جائے۔

تحقیق۔ یہ قبض ہے اس کی طرف التفات نہ کرو۔ کام میں لگے رہو اور استغفار کی کثرت رکھو اس کے منافع بسط سے بھی زیادہ ہیں صبر و تسلیم و رضا و تفویض اس کے آداب میں سے ہے۔ (حصہ ہفتم ص 107)

حال: حضور انور خدارا بندہ کے واسطے دل سے دعا و توجہ فرمائیں نہایت ہی ردی حالت ہو رہی ہے ہفتہ میں دو روز آنکھ کھلی ہے اور چار روز ناغہ ہر چند ارادہ کر کے اور دعا مانگ کر سوتا ہوں کہ اے رب عز وجل صبح کو تہجد کے وقت آنکھ کھل جائے مگر سونے کے بعد صبح صادق ہونے کے بعد آنکھ کھلتی ہے حالانکہ عشاء کی نماز کے بعد ہی پلنگ پر لیٹ جاتا ہوں ایک دن یہ ارادہ کر کے سویا کہ اگر آنکھ نہ کھلے گی تو کل کا روزہ رکھوں گا اس دن ایسا اتفاق پیش آیا کہ صبح کی جماعت بھی فوت ہو گئی۔

تحقیق: یہ حالت جو آپ نے لکھی ہے قبض کہلاتی ہے اس کے اسباب مختلف ہیں اور معالجات بھی مختلف اگر آپ سے کوئی معصیت نہیں ہوئی اور غیر جنس لوگوں سے اختلاط بھی نہیں ہوا تو اس کا سبب امتحان ہے توکل اور صبر سے کام لیجئے اور استغفار کیجئے اور میرے مواعظ و تربیت السالک دیکھئے کہ رحمت حق متوجہ ہو۔ (حصہ ہفتم ص 71)

حال: بفضل خدا سے معمولات پورے کر رہا ہوں آج کل پانچ چھ روز سے کچھ سمجھ ہی میں نہیں آتا کہ میری کیا حالت ہے نہ نماز میں دل لگتا ہے نہ وظیفہ میں اور نہ کسی دنیاوی کام میں ہر وقت ایک گھبراہٹ سی رہتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے میں نے کوئی خطا کی ہے۔

تحقیق: یہ قبض ہے اس کا سبب کبھی کوئی تغیر طبعی طبی ہوتا ہے کبھی معصیت کبھی محض امتحان طلب اس لئے جہاں سبب کی تشخیص نہ ہو سکے سب معالجات کو جمع کیا جائے یعنی طبیب سے نبض وغیرہ دکھلا کر تعدیل مزاج کی جائے۔ استغفار کی کثرت کی جائے اور بلا التفات و تردد کام میں لگے رہنا چاہئے۔ (حصہ ہفتم ص 80)

آثار حرارت مزاج

حال: گریہ کے وقت کپڑا پھاڑنے کا خیال اور سر پٹکنے کا ہوتا ہے اور منہ پر طمانچہ مارنے کی نوبت آجاتی ہے ڈر ہے کہ کہیں خراش اور ورم نہ ہو جائے۔

تحقیق: ان کیفیات کو رونے سے مغلوب کر دیا کیجئے۔

حال: ذکر کے وقت جنگل جانے کا خیال بہت ہوتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ نعرہ لگاتے ہوئے پھرا کروں لیکن بدقت تمام روکتا ہوں۔ تحقیق۔ اشعار پڑھنے سے اس کو مغلوب کر دیا کیجئے۔

حال: ذکر میں ایک کیفیت یہ ہے کہ قلب کے قریب ایک چراغ روشن رہتا ہے ذکر کے وقت اس کی روشنی بہت تیز معلوم ہوتی ہے اس کے بعد دھیمی ہوتی ہے لیکن رہتی ہے ہر

وقت غور کرنے سے ہر رونگٹے سے صاف آواز اللہ اللہ کی معلوم ہوتی ہے اور ذکر کے وقت کان سے ایک آواز مثل تار کے آتی رہتی ہے۔

تحقیق: یہ سب آثار حرارت مزاج کے ہیں اور اوپر کے بعض واقعات بھی طبیب سے تعدیل مزاج کی تدبیر پوچھئے۔ (حصہ ہفتم ص76)

مبتدی کا معاصی کو یاد کر کے رونا

سوال۔ اپنے معاصی ماضیہ کو یاد کر کے رونا بہتر ہے یا ایک مرتبہ خصوصیت کے ساتھ توبہ کر کے اپنے کام میں لگے رہنا۔

جواب۔ جیسی آپ کی حالت ہے یعنی ابتدا اس میں معاصی پر رونا بہتر ہے۔ (حصہ ہفتم ص80)

گریہ کا نہ ہونا

حال: حالت گریہ پانچ چار یوم سے نہیں ہے۔ تحقیق۔ اس کا نہ ہونا ذرا بھی مضر نہیں ورنہ فان لم تبکوا فتبا کوا وارد نہ ہوتا۔ (حصہ ہفتم ص82)

پستان کے نیچے حرکت نظر آنا

حال: پستان کے ذرا (ڈھائی انگشت) نیچے کیا چیز حرکت کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق: پھیپھڑا۔ (حصہ ہفتم ص87)

حضور بواسطہ اور بلا واسطہ

حال: اب حضرت بہت کوفت یہ ہو رہی ہے کہ اسباق مطالعہ کے اوقات میں معبود حقیقی کا حضور نہیں رہتا۔ اگر حضور کی طرف توجہ کرتا ہوں ادھر کتاب اور نہ مطالعہ سمجھ سکتا ہوں اور نہ سبق سمجھا سکتا ہوں اور اگر یہ ہوتا ہے تو حضور باقی نہیں رہتا۔

تحقیق: اوہو بڑی غلطی میں پڑے ہیں حضور بواسطہ بس حضور ہی ہے اور یہ حضور بواسطہ ہے اگر سمجھ میں نہ آیا ہو مفصل لکھوں۔ (حصہ ہفتم ص89)

ہیبت وانس

حال: یہ کیا حالت ہے کہ میں کبھی کبھی مودب غلام کی طرح جیسے مہیب کے سامنے خوفناک

ترساں اور فرماں برداری کے منتظر غلطی خطا کاری سے ندیم ایسی ہی حالت میری باخدا ہوجاتی ہے اور کبھی کبھی نازنخرہ کی باتیں جیسا کہ باپ بیٹے میں ہوتی ہیں ویسی ہی میں بھی کرتا ہوں۔

تحقیق: پہلی حالت ہیبت دوسری انس کہلاتی ہے انس میں انبساط کو حدادب سے نہ گزرنے دیا جائے کہ بعض اوقات عتاب کا سبب ہوجاتا ہے۔

حال: ایک دفعہ یہ کہا کہ خدا اگر کسی لباس میں میرے تنگی کرے تو میں ہرگز وہ لباس تا زندگی نہیں پہنوں گا اور کہوں گا کہ غنی ہو کر فقیر کو کیوں نہ دیا وغیرہ۔

تحقیق: یہ ادب سے متجاوز ہے۔ (حصہ ہفتم ص 90)

غلبہ خوف موت کا علاج

حال: عرض یہ ہے کہ موت کا خوف اس قدر غالب ہوگیا کہ بیٹھنے سے اٹھنے کی امید نہیں ہوتی اور اٹھنے سے بیٹھنے کی امید نہیں ہوتی ہے۔

تحقیق: میرے رسالہ شوق وطن کا مطالعہ کریں اس سے تعدیل ہوجائے گی۔ (حصہ ہفتم ص 91)

حال: ایک مرض ضروری عرض کرنا بھول گیا تھا وہ یہ کہ دعا نہیں کرسکتا تھا۔ اس لئے کہ اپنے لئے وجود کے تصور سے وحشت تھی۔ الحمدللہ اس مرض سے بھی صحت حاصل ہوئی۔

تحقیق: الحمدللہ کہ عقلیات شرعیات کو ذوقیات پر غلبہ ہوا۔

حال: بعد حصول قدم بوسی جو کیفیت ہوئی اس کے یہ دونوں عریضے موجود ہیں اس کے بعد سے نہ تلوینات ہیں نہ مواجید۔ ایک کیفیت حضور کی۔ اکثر اوقات رہتی ہے۔

تحقیق: یہ اکمل ہے ان سے لما ذکر آنفا سابقا اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرمائے۔ (حصہ ہفتم ص 103)

تلاوت قرآن مجید سے دلچسپی نہ ہونے کا علاج

حال: قرآن مجید کا بڑا شائق تھا اور بڑے شوق سے روزانہ پڑھا کرتا تھا مگر آج کل حالت برعکس ہے کوئی تدبیر فرمائی جائے۔

تحقیق: بے تکلف پڑھتے رہئے دلچسپی کا انتظار نہ کیجئے عمل کرنے سے خود دلچسپی ہوجاتی ہے۔ (حصہ مذکور ص 3)

مبتدی کا غیر سلسلہ کے بزرگوں سے ملنا مضر ہے

سوال۔ مبتدی کیلئے غیر سلسلہ کے بزرگوں سے ملنا اور پاس بیٹھنا مضر ہے یا مفید۔
جواب۔ اکثر مضر ہے۔ (تربیت حصہ ششم ربع دوم ص 45)

اپنے اندر ندامت بڑھنا مفید ہے

حال: (اور ہدایت مفتمیہ ایک منتہی کا خط ہے انکو اجازت کے خط میں بعض ہدایات لکھی گئی ہیں ۱۲) جس کے اندر ارشاد فرمایا گیا کہ اگر قلب قبول کرے تو بیعت کرلیں ورنہ پھر بھی صاف انکار نہ کریں اس کے اندر یہ دریافت ہے کہ بندہ اپنے کو جہاں تک غور کرتا ہے ایسا ہی پاتا ہے کہ جس قدر سر دست لوگ صالح سمجھتے ہیں اتنا بھی اندر صلاحیت نہیں عیب سے بھرا ہوا ہوں۔ حالانکہ اندر کی صلاحیت زیادہ تر ضروری۔ چنانچہ آں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے ہیں اللھم اجعل سری خیرا من علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ اور بیعت سے حسن ظن بڑھتا جائے گا اور میرے اندر ندامت بڑھتی جائیگی اس کا کیا علاج ہے۔
تحقیق: یہ خود علاج ہے بہت سی خرابیوں کا اس ندامت سے انشاء اللہ تعالیٰ اپنی اصلاح کی فکر بڑھے گی۔ (تربیت حصہ مذکور ص 49)

وحشت طبعی اور التفات عقلی جمع ہو سکتے ہیں

حال: دوسرے یہ کہ بعض وقت ذکر کی مشغولی میں لوگوں سے نفرت ہوتی ہے اس صورت میں غیروں کی طرف التفات کیسے ہوگا۔
تحقیق: وحشت طبعی اور التفات عقلی ممکن الاجتماع ہے۔ (حصہ مذکور ص 49)

اتہام سرقہ کے خیال سے پریشانی کا علاج

حال: ایک شخص جو احقر سے دریافت کر کے ذکر کرتے ہیں ان کو یہ گمان اتنا غالب ہوگیا ہے کہ مجھ کو کوئی شخص چوری کی تہمت نہ لگائے کہ تمام دن رات سخت پریشان رہتے ہیں اسی فکر سے دبلے بھی ہوگئے کہتے تھے کہ تمام نماز ذکر کام اٹھتے بیٹھتے بس یہی خیال رہتا ہے وہ خود چور نہیں ہیں۔

تحقیق: اس پر سودا کا غلبہ ہے طبیب کا علاج بھی ضروری ہے اور جو تدبیریں آپ نے بتلائیں وہ سب نافع ہیں اس میں اتنا اور منضم کر لیں کہ بالفرض اگر ایسا ہو بھی تو صرف مخلوق میں ذلت ہوگی تو جب عند اللہ بری ہیں تو اس ذلت سے کیا ضرر بلکہ نفس کا علاج ہو جائے گا۔ (حصہ مذکور ص 55)

نکاح نہ ہو سکنے سے تکلیف کا علاج

حال: اسی طرح ایک صاحب کو اپنے نکاح کرنے کا ہر وقت خبط رہتا ہے مگر بوجہ غربت و معمر ہونے کسی جگہ نکاح نہیں ہوتا۔ ان کو چند روز کے واسطے یہ بتلا دیا کہ بعد مغرب اپنی موت و بعد الموت کے واقعات کو سوچا کیجئے اور کل من علیہا فان اکثر اوقات پڑھا کیجئے اور کبھی کبھی روزہ رکھ لیجئے۔ ان کو اپنے خیال میں کسی درجہ میں کمی محسوس ہے یہ دونوں علاج بندہ نے تجویز کئے اس میں کیا مناسب تھا اور اب ان سے کیا کہوں۔

تحقیق: ٹھیک بتلایا اتنا اور منضم کر لیں کہ غایت ما فی الباب نکاح نہ ہونے سے تکلیف ہوگی تو اس میں اجر ملے گا اور نفس کی اصلاح مجاہدہ سے ہوگی۔ (تربیت حصہ مذکور ص 55)

لوگوں سے بے تعلقی رکھنا

اس وقت یہ عرض کرتے خوف معلوم ہو رہا ہے آج کل لوگوں کی حالت بہت ہی افسوس ناک ہے خدا جانے کوئی مجھے کیا کہے۔ آزادی طبیعت میں اس قدر بڑھ گئی ہے کہ رشتہ دار یا عزیز ہے بھی ملنے کو جی نہیں چاہتا۔ اگر کوئی بلا قصد مل گیا فبہا ورنہ بالقصد کسی کے پاس حتیٰ کہ بیمار تک کے پاس بھی نہیں جاتا۔ لوگ بے مروت کہتے ہیں مگر میں کیا کروں اپنے دل میں ان تعلقات کی گنجائش ہی نہیں پاتا۔ جانتا ہوں کہ اقارب سے ملنا مریض کی عیادت سنت ہے مگر پھر بھی ایسے تعلقات سے طبیعت الجھتی ہے اس کا خیال اصلاح کا طالب ہوں۔

تحقیق: یہ ایک حال ہے اور اس وقت کیلئے مناسب ہے اس میں عملی اعتدال بعد چندے پیدا ہو جائے گا مداومت احکام کی برکت سے گو بے تعلقی اس وقت سے بھی زیادہ بڑھ جائیگی۔ (حصہ مذکور ص 56)

حال اضطراری قصور نہیں

حال: ایک حالت پندرہ بیس روز سے یہ پیش آ رہی ہے کہ اگر کسی کو بے راہ چلتا دیکھتا

ہوں بے اختیار دل چاہتا ہے کہ یہ راہ پر آجائے اگر اس کو طالب صادق پاتا ہوں تو اور بھی دل بے چین ہو جاتا ہے۔ اس سے بطور سمجھانے کے گفتگو کرنے لگتا ہوں اور چونکہ محض دلسوزی کی نیت سے ایسی گفتگو کرتا ہوں اسے بہت ہی فائدہ ہوتا ہے اور وہ بہت ہی دعائیں دیتا ہے۔

تحقیق: حال اضطراری قصور نہیں خصوص جب نافع بھی ہو اور نیت بھی اشتہار یا تشہیر کی نہ ہو۔ (حصہ مذکور ص 58)

حضور قلب کے حصول کا طریق

حال: حسب ارشاد حضور کے مواعظ دیکھ رہا ہوں قلب پر عجب اثر پڑتا ہے۔ حضور قلب کی ایک وعظ سے حقیقت معلوم ہونے سے توفیق ہوئی پانچ چار دن تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ نعمت حصول اس کا بہت ہی آسان مگر اس کے بعد پھر وہ کیفیت جاتی رہی۔

تحقیق: بس اس کا طریقہ بجز ندامت کے کچھ نہیں گو بتکلف ہی ہو جیسے ابتدا میں قرآن کچا ہوتا ہے مزاولت سے پک جاتا ہے یہی حال باطنی حالات کا ہے۔ (حصہ مذکور ص 63)

پڑھائی میں طبیعت کے گھبراہٹ کا علاج

عرض یہ ہے کہ اس وقت سے جو سورتیں زبانی یاد ہیں وہی یاد کرتی ہوں اور سب پڑھنا چھوٹا ہوا ہے۔ آج کئی روز ہوئے کہ میں پڑھنے بیٹھی اس روز مجھ سے پڑھا نہیں گیا اور طبیعت گھبرانے لگی اس روز سے یاد کرنے میں بھی طبیعت رکی ہوئی ہے اس حالت کی اصلاح فرمائی جائے۔

تحقیق: گو پڑھنا غلط ہے مگر پڑھنا مت چھوڑو۔ جب تم قصداً غلط نہیں پڑھتی ہو سب غلطی معاف ہے اور تھوڑا تھوڑا صحیح بھی کرتی رہو اور یہ گھبراہٹ غالباً اس خیال سے ہے کہ ہمارا پڑھا ہوا سب بیکار ہے سو اگر یہ ہے تو اوپر کے مضمون سے یہ رفع ہو جائے گی اور اگر یہ نہیں ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ابھی مرض یا اثر باقی ہے تو پھر طبیب سے رجوع کرو۔ (حصہ مذکور ص 63)

مجاہدہ اضطراریہ یعنی مرض وغم اور فکر وغیرہ کا نافع ہونا

حال: سال گزشتہ میں جو شکایت تبخیر کی خدمت عالی میں عرض کی تھی۔ اب تقریباً ایک ماہ سے پھر بدستور سابق وہی حالت ہوگئی بلکہ سال گزشتہ سے زیادہ ہے دماغ بالکل بیکار

ہوگیا ہے ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ دل میں کچھ شغل کیا کروں لیکن دماغ کے کام نہ دینے سے مجبور و معذور ہو جاتا ہوں۔ البتہ بعد نوافل تہجد خفیف جہر سے ذکر ہی کر لیتا ہوں۔ اپنی حالت زار پر سخت افسوس آتا ہے کہ خدمت عالی میں بھی حاضر ہو کر وہی محرومی قسمت ساتھ ہی رہی ہے۔ تہیدستان قسمت راچہ سود از رہر کامل

تحقیق: جس طرح ذکر و شغل کا مجاہدہ اختیاریہ ہے باطن کیلئے نافع ہے اسی طرح مرض وغم کہ مجاہدہ اضطراریہ ہے نافع باطن ہونے میں اس سے کم نہیں بلکہ مجاہدہ اختیاریہ میں عجب کا بھی احتمال ہے اور اضطراریہ میں سراسر انکسار و افتقار ہی ہے اس حیثیت سے یہ اس سے انفع ہے ہرگز پریشان نہ ہو جایئے۔ اگر ذکر نہ ہو فکر ہی کافی ہے اگر یہ نہ ہو تو ہادی کا قرب کافی ہے اس میں بھی کمی ہو اس کا غم بھی کافی ہے۔ اگر یہ بھی نہ ہو تو اس سب کا افسوس تو ہو ہی گا وہ بھی کافی ہے۔ خدا تعالیٰ کی نظر رحمت کو اپنی تجویز تنگ کے تابع کیوں سمجھا جائے ہلیلہ دودھ کا استعمال چندے جاری رکھئے اور مال دین سے زیادہ عزیز نہیں جب مجھ سے دینی منفعت حاصل کر لینے میں حجاب نہیں تو مالی منفعت میں کیوں حجاب ہو۔ غایت الامر کبھی نہ ہو سکے گا۔ تو بار نہ اٹھاؤں گا۔ عرض کر دوں گا دونوں طرف توکل و بے تکلفی کا برتاؤ چاہئے۔

حال: بندہ حضور کی خدمت سے آنے کے بعد سے بخار میں مبتلا ہے اور طحال بھی بہت بڑھ گئی ہے حتیٰ کہ چار رات سے تہجد اور وظیفہ بھی نصیب نہیں ہوتا ہے لیکن جب صبح ہوتی ہے دل میں اس طرح کی پریشانی اور غم ہوتا ہے آنکھ سے پانی نکلتا ہے اور کبھی کبھی رونا آتا ہے۔

تحقیق: ماشاء اللہ تعالیٰ حالات محمود ہیں بیماری سے جو کمی ہوتی ہے اس سے نفع میں کمی نہیں ہوتی۔ اس پر بھی اگر ان حالات کا پھر غلبہ ہو فی الفور اطلاع دیں سستی نہ کریں۔ (حصہ مذکور ص 64)

حال: احقر آج کل چوبیس ہزار مرتبہ اسم ذات اور بارہ ہزار مرتبہ استغفار اور بعد نماز تہجد دوازدہ تسبیح پڑھ لیتا ہے اور قرآن شریف تجوید سے پڑھنا شروع کیا ہے اور جمال القرآن بھی پڑھتا ہوں تجوید کی مشق قاری صاحب کے پاس نصف گھنٹہ کیلئے حاضر ہو کر مدرسہ میں کرتا ہوں۔ حضور دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ تجوید کے موافق میرا قرآن پاک صحیح کرا دیں جس کی مجھے بہت ضرورت اور نہایت تمنا ہے اور فرصت کے اوقات میں برابر

تصانیف حضور کی زیر مطالعہ رہتی ہیں۔ مواعظ بکثرت دیکھتا رہتا ہوں اور بعد نماز جمعہ کے قریب قریب ہر جمعہ کو حضور کا ایک وعظ مثل تقریر کے پڑھ کر جامع مسجد خورجہ میں یا جہاں بھی مجھ کو سفر وغیرہ میں جمعہ واقع ہوسنا تا ہوں جس سے عوام کے فائدے کے علاوہ مجھ کو بے حد نفع معلوم ہوتا ہے اور اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اسم ذات پڑھتا رہتا ہوں غفلت بہت ہی کم وقت رہتی ہوگی اور اکثر اوقات تنہائی میں رہتا ہے لوگوں سے زیادہ میل جول رکھنے سے طبیعت گھبراتی ہے الحمدللہ یہ حالت ہے۔

نہ کوئی کام ہے مجھ کو نہ دھندا سوا اسکے ۔۔۔ نہ ہے مطلب کسی سے یاد اسکی میری ہمدم ہے

تحقیق: سبحان اللہ خط پڑھ کر رونگٹے رونگٹے میں جان میں جان آگئی۔ اللھم زد فزد میں خیریت سے ہوں اور اس خیریت کیلئے بھی دعا کا طالب ہوں۔ (حصہ ہفتم ص 22)

کمترین کو دینی و دنیاوی مشکلات و مصائب نے سخت گھیرا ہوا ہے کبھی ان مشکلات سے گھبرا کر یہ خیال گزرتا ہے کہ اس خراب زندگی سے تو موت ہی بھلی معلوم ہوتی مگر موت سے بھی خوف آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ موت کے بعد عقبیٰ کی کیا کیا مصیبتیں پیش آئیں۔

تحقیق: دنیاوی مشکلات کی تدابیر بتلانا تجربہ کاروں کا جو کہ واقعات کے پہلوؤں سے باخبر ہوں کام ہے باقی میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ نجات بخشے اور دینی مشکلات کی تدبیر بتلانا البتہ ہم جیسوں کا کام ہے سو میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ یہاں آنا چاہئے اب معلوم ہوا کہ آپ نہیں آسکتے تو اس کا بدل بتلاتا ہوں وہ یہ ہے کہ۔

عاقبت روزے بیابی کام را ۔۔۔ صبر کن حافظ بہ تلخی روز و شب

شرح اس صبر کی یہ ہے کہ جتنے کام اختیار میں ہیں کیے جائیں اور جو امر غیر اختیاری پیش آئیں اس میں ذرا جنبش نہ کریں نہ کچھ تجویز کریں بس خدا کے سپرد کر کے خاموش رہیں۔ (حصہ ششم ص 73)

یکسوئی حاصل ہونیکی تدبیر

حال: میرا خیال مجتمع نہیں رہتا ذکر کیلئے بیٹھتا ہوں اور پھر مجھے یہ خبر ہی نہیں رہتی کہ کیا کر رہا ہوں چہار طرف کے خیال گھرے رہتے ہیں کچھ دیر کے بعد چونکتا ہوں کہ ہیں میں کن خیالات میں ہوں اور اپنے کو ذکر کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ مگر پھر وہی پہلی سی کیفیت پیش آتی ہے اور اگر

زور ڈال کر خیالات جمع کرنے میں زیادہ کوشش کرتا ہوں تو دماغ پر زیادہ زور پڑتا ہے۔
تحقیق: بہت زور مت ڈالو سرسری توجہ کافی ہے۔ یکسوئی کی یہی تدبیر ہے کہ بلا یکسوئی کام کرتے رہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کی برکت سے یکسوئی بھی ہو جائے گی۔ (حصہ ششم ص 78)

کم ہمتی کا علاج

حال: دوسرے مجھ سے یہ کوتاہی ہوتی ہے کہ اگر میری طبیعت خراب ہوتی ہے تو مجھ سے بیٹھ کر کام نہیں ہوتا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجھ میں جان ہی نہیں رہی۔
تحقیق: طبی علاج کرو یہ کم ہمتی بوجہ ضعف بدنی کے ہے اور پھر مجھ کو اطلاع کرو۔ (حصہ ششم ص 80)
حال: بعض مکروہات و نیز اپنی پست ہمتی کے باعث معمولات چھوٹ گئے باوجود یہ کہ میں اپنی سمجھ میں بہت کوشش کرتا ہوں اور ہمت کرتا ہوں اور اکثر اوقات نماز قضا ہو جاتی ہے اور معاصی کے خیالات دماغ میں اکثر پکتے ہیں جس سے سخت اشتعال ہوتا ہے اور آنکھ کان زبان پر مطلق قدرت نہیں پاتا دو چار روز ہمت کر کے نظر وغیرہ کو بچاتا ہوں مگر پھر پہلی سی حالت ہو جاتی ہے بلکہ اور ترقی کے ساتھ نظر بازی کا اشتیاق ہو جاتا ہے دل تو بہت چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور یاد میں وقت گزرے مگر کامیابی نہیں عاصی سی سالک کی دستگیری کیجئے اور اللہ تعالیٰ کا غلام بنا دیجئے۔
تحقیق: آپ کو سخت ضرورت ہے کہ روزانہ کیمیائے سعادت یا اس کے اردو ترجمہ اکسیر ہدایت کا مطالعہ کیجئے۔ (حصہ ہفتم ص 9)
حال: مگر بات یہ ہے کہ میرے اندر دھن اور طلب نہیں بلکہ آنکھ کھلی رہتی ہے اور اٹھنے کو جی نہیں چاہتا۔ تحقیق۔ بعض دفعہ دھن ہوتی ہے چند روز کی پابندی سے سو اس کیلئے ہمت درکار ہے تم یہ دیکھتے ہو کہ پہلے دھن ہو تو پھر کام کرو اور دھن اس کی منتظر ہے کہ جب یہ پابندی کریں میں اس وقت حاصل ہوں۔ (حصہ ہفتم ص 12)

دنیوی امور میں رقت آنا اور دینی میں نہ آنا اس فرق کی وجہ

حال: اگر کسی اپنے قریبی رشتہ دار کو یا خود کوئی ذاتی دنیوی تکلیف ہو تو رونا بہت جلد آجاتا ہے۔ مگر شغل دینی وظیفہ و نماز وغیرہ میں کبھی رقت پیدا نہیں ہوتی۔

تحقیق: وہاں غم کا رونا ہوتا ہے یہاں غم ہی کیا۔ (تربیت حصہ ششم ربع دوم ص 82)

طریق جذب

حال: مولانا روم کا مذہب تو یہ ہے کہ اصل اس طریق کا جذب ہے مگر وہ کبھی نہیں محض وہب من اللہ ہے اگر یہ مسئلہ متفق علیہ ہے تب تو میری یہ خواہش ذیل محض ہوس ہے اور لایعنی ورنہ ارشاد ہو کہ ریاضت عبد میں وہ کونسی کڑی ہے جس کے ملا دینے سے وصول الی الجذب آسان ہو باقی عمل تو انشاء اللہ اسی پر ہوگا کار کن موقوف ہر جذبہ مباش۔ ایک عرصہ سے تقاضائے نفس اس امر کیلئے ہو رہا تھا اور آج چونکہ شدید تھا اس لئے قلمزد کیا گیا۔

تحقیق: قریب قریب متفق علیہ ہے گو عنوان میں اختلاف ہو باقی طریق اس کا نص قطعی وہی سلوک ہے۔ قال اللہ تعالیٰ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا بمعنی الایصال وھو حاصل الجذب لابمعنی الاراء ۃ فانه مقدم علی المجاھدۃ لاموخر عنه اور یہی معنی ہیں مصرعہ کار کن موقوف بر جذبہ مباش کے یعنی کار کن چراکہ طریق جذب ہمیں است وکار را در انتظار جذبہ موقوف مدار کہ خود جذبہ عادۃ موقوف بر کار است۔ (تربیت حصہ مذکور ص 24)

شیخ کی عدم اتباع کا علاج

حال: تہجد بالکل نہیں ہوتی جس کی وجہ سے طبیعت پر حد درجہ بیکلی وملال رہتا ہے یوں تو جناب نے عشاء کے بعد قبل وتر کے پڑھنے کو بھی فرمایا تھا مگر اس طریقہ کو اول تو طبیعت قبول نہیں کرتی۔

تحقیق: افسوس اعتقاد اور اتباع یہی ہے کہ ایک شخص کو جاننے والا اور خیر خواہ سمجھا جائے۔ پھر اس کی تعلیم کی نسبت کہا جائے کہ طبیعت قبول نہیں کرتی تو اس صورت میں اس کو ہر تعلیم میں بھی شک رہے گا کہ شاید حضرت سائل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت مبارکہ قبول نہ فرمائے پھر تعلیم کرنے کیلئے اس کا دل کیسے ابھرے گا بہتر یہ ہے کہ ایسے ناقدرے معلم کو چھوڑ کر دوسرا معلم تجویز کرو خواہ اپنا نفس یا کوئی دوسرا شیخ۔ (حصہ مذکور ص 54)

آثار ہیبت

حال: آج دوسرا دن ہے کہ ایک ایسی حالت طاری ہے جس کا اٹھانا بہت مشکل ہوگیا۔ ہر

وقت خیال بندھا رہتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کا دن آگیا ہے اپنے آپ کو عبدالخلق وعبدالدرہم والدینار معلوم کر کے ایسا خوف طاری ہوتا ہے کہ کچھ کہہ نہیں سکتا اور نفس کے مکائد دیکھ کر زیادہ پریشانی ہوتی ہے حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس پریشانی کو مبدل براحت فرمائے۔

تحقیق: یہ کیفیت ہیبت کی ہے جو احوال رفیعہ میں سے ہے اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے یہ پریشانی عین نافع ہے اس کی تبدیلی کی کوشش کی ضرورت نہیں البتہ اگر یاس ہونے لگے تو کتاب الرجاء کا مطالعہ احیاء یا کیمیا وغیرہ میں مناسب ہے۔ (حصہ مذکور ص 3)

آثار غلبہ معیت

حال: بوقت ذکر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذات حق ظل مجدہ میرے قلب میں جلوہ فرما ہے صورت کوئی قلب میں نہیں آتی۔ مگر قلب نور سے معمور اور بالجزم یہ بات دل میں پیوستہ ہوتی ہے کہ حضرت حق میرے قلب میں تشریف فرما ہیں۔ یہ جانتا ہوں کہ جو کچھ دل میں انوار وغیرہ ہیں یہ سب غیر ہیں مگر ان اللہ بکل شئی محیط کی تصویر اس وقت دل میں موجود پاتا ہوں۔ اس حالت کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔

تحقیق: اعتقاد تنزیہ کے ساتھ یہ حالت غلبہ ہے معیت کا اس کے بعد اس سے بھی ترقی ہوگی کہ وجدانا بھی وراء الوراء ہونا مع معیت بلا کیف کے مشہود ہوگا۔ (تربیت حصہ ہفتم 16)

غفلت کا علاج

حال: نیند کی زیادتی ہے گاہ بگاہ عبادات مذکور میں نقصان آتا ہے حضور کی بارگاہ سے امید رکھتا ہوں کہ غفلت کا علاج فرما کر بندہ کو تعلیم صلاح فرمائیں۔

تحقیق: العلاج بالضد پس غفلت کا علاج ذکر ہے جو کہ فعل اختیاری ہے فعلیک بہ اور اگر غفلت سے مراد نوم ہے تو لاتفریط فی النوم حدیث ہے پھر پریشانی چہ معنی۔ (تربیت حصہ مذکور ص 15)

آثار قساوت

حال: بعض اور ایسے گناہ اور ان کے عذاب کو پیش نظر رکھ کر اکثر عقلی ندامت اور رنج تو ہوتا ہے لیکن روحانی اور قلبی رنج جس قدر ہونا چاہئے نہیں ہوتا ہے۔ اگر یہ حالت قساوت کی وجہ سے

ہے تو وعدہ وعید دیکھنے کیلئے مشکوٰۃ کی کتاب الرقاق اور احوال جنت ونار میرے حق میں زیادہ تاثیر کرے گا۔ خصوصاً حضرت کی تصانیف میں اس مضمون کی کوئی کتاب میرے پاس نہیں اور یوں تجربہ سے دیکھا مجھے حدیث کی عبارت سے۔۔۔۔ بہ نسبت اور کتاب کے زیادہ اثر ہوتا ہے۔

تحقیق: یہ قساوت تو نہیں لیکن اگر ایسا حال ہو جائے تو زیادہ نافع ہے مشکوٰۃ دیکھئے اسی طرح اور حدیث بھی۔ (حصہ ہفتم ص 82)

آثار غلبہ فنا

حال: یہ جی چاہتا ہے کہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کو بغیر دلیل دیکھنا چاہیے بیداری کی حالت بھی غنودگی سی معلوم ہوتی ہے کسی دوسرے کا خطاب دشوار وناگوار گزرتا ہے اپنی کہتا ہوں دوسرے کے کہنے کی وقت غفلت پیدا ہو جاتی ہے۔

تحقیق: حالت جو لکھی ہے فناء کا غلبہ ہے مبارک ہو۔ (حصہ ہفتم ص 2)

امور محمودہ عقلی مع العمل کافی نہیں

حال: غلام کو اگرچہ گناہ اور منکرات سے نفرت تو ہے اور نیز خدانخواستہ اگر گناہ ہو جائے اور معمول قضا ہو تو بہ استغفار ملامت نفس تو ضرور ہوتی ہے مگر خشیت غالب نہیں معلوم ہوتی بلکہ رجا غالب ہے۔ تحقیق۔ امور محمودہ اگر طبعی نہ ہوں عقلی مع العمل کافی ہیں۔ (حصہ ہفتم ص 3)

موت کا فکر

حال: موت کا ہر وقت کھٹکا لگا رہتا ہے اچھا پہننے اور عیش ونشاط کی باتوں سے طبیعت ہٹ گئی ہے۔ تحقیق۔ مبارک ہو۔

حال: اکثر یہ خیال آتا ہے کہ ایک دن مرنا ضرور ہے اور مرنے کے بعد نا معلوم کیا حشر ہو اس خیال سے طبیعت غمگین ہو جاتی ہے اور یہ خیال کرتا ہوں کہ کاش میں پیدا نہ ہوا ہوتا۔

تحقیق۔ اس غم پر ہزاروں مسرتیں قربان۔

حال: حضور دعا کریں کہ خاتمہ بالخیر ہو۔ حضور کے فیض اور برکت سے میری حالت میں بہت تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ تحقیق۔ الٰہی شکر ہے۔ (حصہ ہفتم ص 4)

حزن کا مجاہدہ ہونا

حال: جن دنوں میری طبیعت رنجیدہ رہتی ہے اس زمانہ میں ذوق عبادت بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ تحقیق۔ واقعی حزن عجیب مجاہدہ ہے جو تصفیہ قلب میں خاص اثر رکھتا ہے۔ (حصہ ہفتم ص 5)

شدت حزن کا علاج

حال: عید سے قبل بخار شدید میں مبتلا تھا عید سے ایک دو روز بعد افاقہ ہوا تھا کہ دفعۃ میری اہلیہ بیمار ہوئی کھانسی کی شدت سے شش ماہ کا حمل ساقط ہوا اور اس کے 12 گھنٹے بعد دفعۃ انتقال ہوگیا۔ جب سے میرے قلب پر اس قدر قلق مستولی ہے کہ عرض نہیں کرسکتا ضعف مفرط ہوگیا ہے نماز بیٹھ کر پڑھتا ہوں باقی تمام اشغال سے معطل ہو رہا ہوں دماغ و قلب دونوں وفور صدمہ سے معطل ہوئے۔ تحقیق۔ خرم آں روز کزیں منزل ویراں بروم راحت جاں طلبم در پے جاناں بروم طبعی حزن و قلق ہونا چاہئے کہ علاوہ طبعی ہونے کے خود متضمن مصالح و حکم و اسرار کثیرہ کو ہے لیکن عقلاً و دیناً مضمون بالا کا استحضار اور اس سے تسلیہ بھی ضروری ہے ایسے وقت میں رسالہ شوق وطن کا مطالعہ انشاء اللہ نافع ہوگا نیز احیاء العلوم کی کتاب الصبر کا میں بھی دعا کرتا ہوں۔ (حصہ ہفتم ص 8)

تمنا موت

سوال۔ اگر حق تعالیٰ شانہ سے اپنے مرنے کیلئے دعا کرے تو منع تو نہیں۔

حال: حضور میرا دل مرنے کو بہت چاہتا ہے اور مرنا مجھ کو نہایت مطلوب ہے کوئی دنیا میں ایسی چیز مجھ کو مطلوب نہیں جیسا کہ مرنا مطلوب ہے کسی کا جنازہ دیکھ کر دل بہت چاہتا ہے۔ زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلتے ہیں کہ یا الٰہی آپ مجھ کو کب اٹھائے گا اور یہ خیال آتا ہے کہ دنیا میں رہ کر رات دن خطائیں سرزد ہوتی ہیں اور رات دن پریشان حالت رہتا ہے۔ اس سے تو بچیں گے البتہ جس وقت کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے اس وقت مرنا مطلوب نہیں ہوتا۔

تحقیق: جواب اصل سوال۔ ماشاء اللہ مبارک حالت ہے ایسی حالت میں موت کی دعا کرنا ممنوع نہیں۔ (حصہ ہفتم ص 11)

طبعی رنج کا مضائقہ نہیں

حال: معمولات کے ترک سے البتہ رنج ہے۔

تحقیق: طبعی رنج کا مضائقہ نہیں مگر عقلی رنج نہ ہونا چاہئے جو کچھ بندہ کے ساتھ ہوتا ہے خیر ہوتا ہے۔ (حصہ ہفتم ص15)

جو حال بلا قصد اختیار ہو ترقی ہے

اب چند روز سے یہ بات کہ ہر وقت عالم آخرت کا خیال بلا قصد قائم رہتا ہے اسی عالم کے ذکر وفکر سے لذت محسوس ہوتی ہے۔ان الدار الآخرة لهی الحيوان کا مشاہدہ ہو رہا ہے۔عرض یہ ہے کہ بجائے تصورذات کے یہ تصور قائم ہو گیا ہے اس لحاظ سے میں نے ترقی کی یا تنزلی۔

تحقیق: جو حال بلا قصد واختیار ہو وہ ترقی ہی ہے۔تنزل نہیں گو بعض وجوہ سے حال سابق اکمل ہو لیکن باقتضائے وقت کہ اس اقتضا کی حقیقت وآثار حق تعالیٰ ہی کو معلوم ہوتے ہیں۔دوسرا حال اصلح وانفع واوفق ہوتا ہے۔وللآخرة خير لک من الاولیٰ کے عموم میں یہ مسئلہ بھی ہے على ان اللام للاستغراق۔ (حصہ ہفتم ص22)

نظافت پسندی

حال: اب نیا ایک حال یہ ہوا کہ دل چاہتا ہے نماز کی جگہ خوب اچھی ہو۔بچھونا اچھا پاک ہو گھر بھی خوب عمدہ ہو اگر مسجد ہو تو دل خوب لگتا ہے۔

تحقیق: نظافت باطن سے نظافت ظاہری کا تقاضا ہوا ہے مبارک ہو۔ (حصہ ہفتم ص22)

اپنی صفت پر نظر نہ ہونی چاہئے

حال: الحمدللہ اب بندہ کی حالت ہزار گنا پہلے سے بہتر ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ بلکہ یقین کامل ہے کہ حضور نے اپنی دعا کی برکت سے مجھ ایسے سگ دنیا کو چاہ ضلالت سے نکال کر سیدھے راستہ پر لگا دیا اور مخلوق سے غنی کر دیا۔

تحقیق: اس طرف بھی التفات نہ کریں کیونکہ یہ بھی اپنی صفت ہے اور اس طریق سے اپنی صفت پر نظر ہی نہ چاہئے۔

حال: حال یہ ہے کہ خادم ہر وقت اپنی حالت کا نگراں رہتا ہے سو اب چند روز سے خادم کو اپنی حالت میں تغیر سا معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ اب سے پہلے جو ہر وقت یاد الٰہی میں محویت رہتی تھی اس میں کمی ہے۔

تحقیق: یہ ایک حال ہے جو ابتداء میں طبعاً قوی اور عقلاً ضعیف ہوتا ہے اور آخر میں بالعکس اور یہ عکس زیادہ معتبر ہے اور یہ جب ہے کہ اعمال میں کمی نہ ہو ورنہ وجہ ظاہر ہے۔ (حصہ ہفتم ص 40)

حالات کی تفصیل کے درپے نہ ہونا چاہئے

حال: کم ترین کی حالت بعض بعض دفعہ گناہوں کی طرف بہت مائل ہو جاتی ہے اور وہ جو حالت اطمینان کی ہوتی تھی وہ بالکل مٹ جاتی ہے اور بعض بعض دفعہ توحیدی غلبہ یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ کوئی چیز دل کو اچھی نہیں لگتی سوا ذکر اسم ذات اللہ اللہ کے اور رات کو کبھی کبھی درختوں اور مکانوں پر اڑتا پھرتا ہوں اور کبھی برائیوں میں گرفتار رہتا ہوں اور جب سو کر اٹھتا ہوں تو طبیعت بری اور پشیمان ہوتی ہے اور تہجد کی نماز بہت دفعہ تو قضا ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی اصل وقت پر ادا ہوتی ہے۔

تحقیق: حالات کی تفصیل کے درپے نہ ہوں۔ ایسے تغیرات سب کو پیش آتے ہیں۔ لشتم پشتم کام کرتے رہو انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح ایک روز اطمینان میسر ہو جائے گا۔ البتہ تربیت السالک کے مطالعہ سے مدد ملے گی۔ (حصہ ہفتم ص 42)

دعا میں محسور ہو جانے کے اسباب

حال: دعا کرنے سے پہلے امنگ ہوتی ہے کہ اس طرح عاجزی کروں گا اور یوں کہوں گا مگر عین وقت پر سکوت ہوتا ہے سوائے اس کے کہ خدایا صراط مستقیم پر قائم رکھ کوئی بات زبان سے نہیں نکلتی' حیرت میں ہوں کہ کیا وجہ ہے۔

تحقیق: دعا سے پہلے امنگ ہونا پھر عین وقت پر سکوت ہو جانا اس کے اسباب مختلف ہیں کبھی شوق کا ضعف اس کا سبب ہے کہ پہلے کچھ معلوم ہوا پھر افسردہ ہو گیا اور کبھی غلبہ ہیبت وقت مناجات اور کبھی غلبہ تفویض اور کبھی غلبہ فنا اور کبھی غلبہ توحید کہ غیر حق کا کیا سوال کیا

جائے اور کبھی غلبہ حیرت کہ کیا مانگوں کیا نہ مانگوں اور میرے خیال میں آپ میں یہ سبب اخیر ہے باقی آپ خود دیکھ لیں کہ ان امور کا ادراک وجدان سے ہو جاتا ہے۔ (حصہ ہفتم ص 42)

بی بی سے تعلق رکھنا

حال: بی بی سے تعلق ہے مگر ایسا ہے کہ وبال معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس کے پاس جب رہتا ہوں تو محبت بھی بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے ایک دفع بیمار تھی بہت سخت تو اندر سے جی چاہتا تھا کہ مر جاتی تو نجات ملتی مگر قصداً اس خیال کو دفع کرتا تھا کہ گناہ نہ ہو۔ خیر اچھی ہوگئی۔

تحقیق: ہاں ایسا خیال بھی نہ کیا جائے بعض اوقات یہ خیال درجہ ہمت تک پہنچ کر موثر ہو جاتا ہے تو اس وقت قتل کا گناہ لازم آجاتا ہے۔

حال: وہ مجھ کو بہت مانتی ہے چونکہ دیندار تمیز دار لکھی پڑھی عقلمند بھی ہے۔ اس لئے کلفت زیادہ نہیں ہے ورنہ خدا جانے کیا ہوتا بہشتی زیور تبلیغ دین کل دیکھ چکی اور اس پر حتی الوسع عامل بھی ہے۔ تحقیق۔ بندہ خدا ایسی نعمت سے جس کو حدیث میں خیر المتاع فرمایا ہے گھبراتے ہیں۔

حال: اب کون کون سی کتاب اسکو دی جائے۔ تحقیق۔ میرے مواعظ جتنے ہوسکیں دکھلائے جائیں۔

حال: تلاوت نماز وغیرہ کی پابند ہے میں نے کہا تھا کہ مولانا مدظلہ سے مرید ہوگی کہا کہ ابھی ذرا اور اپنی حالت درست کرلوں تب اس کے متعلق اب کیا کروں۔

تحقیق: اس کی رائے صحیح ہے قبول کریں۔

مباشرت اہل کا خلاف نفس کشی نہ ہونا

حال: دیگر عرض ہے کہ میرے بیاہ کے بعد آج تک بعد نماز عشاو دیگر نماز وظیفہ ادا کرنے کے بعد مکان واپس آتے ہیں ہفتہ میں دو تین بار نفس کا ایسا غلبہ ہوتا ہے کہ بجز بی بی سے خلوت کیے نیند نہیں آتی مجبور ہوں ہر چند سعی کرتا ہوں کہ تہائی رات گزرنے کے بعد بی بی سے خلوت کی جائے نہیں ہوتا سونے کے وقت تیمم کر کے سوتا ہوں اس لئے نادم ہوں کہ سوتے وقت بے غسل ہوں بمقتضائے نفس مجبور ہوں۔ نفس نتواں کشت الا ظل پیر۔

تحقیق: یہ نفس کشی کے خلاف نہیں ہے بلکہ مضاجعت حقوق زوجہ سے ہے چنانچہ اس

کے عتاب کے صورت واھجروھن فی المضاجع تجویز ہوئی ہے۔ (حصہ ہفتم ص68)

غلبہ حال

حال: بعض اوقات عین مناجات کی حالت میں خیال ہوتا ہے کہ اشیاء مطلوبہ گو جائز ہیں لیکن کیا خبر ہے کہ موافق مرضی مولیٰ ہیں اور مفید بھی ممکن ہے کہ تیرے واسطے غیر مفید ہوں۔ جب یہ خیال آیا تو رغبت کم ہو جاتی ہے۔

تحقیق: یہ بھی ایک حال ہے جس کی تعدیل ہو جائے گی۔ (حصہ ہفتم ص69)

غلبہ نیند کا علاج

گزارش خدمت یہ ہے کہ جس وقت وظیفہ پڑھتا ہوں خواہ دن ہو یا رات ہو نیند کا بہت غلبہ ہوتا ہے اور تہجد کی نماز میں بھی نیند کا زور ہوتا ہے جس سے طبیعت نہایت پریشان رہتی ہے۔

تحقیق۔ ٹہلتے ہوئے وظیفہ پڑھیے۔ (حصہ ہفتم)

حال: ذکر اور تہجد کے وقت بارہ تسبیح پڑھنے میں نیند کا بہت غلبہ ہوتا ہے۔

تحقیق: سیاہ مرچیں پاس رکھیے جب غلبہ ہوا ایک دانہ چبالیا۔ (حصہ ہفتم ص6)

بیٹھ کر ذکر کرنے سے گھبراہٹ کا علاج

حال: سب چل پھر کر پورا کرتا ہوں۔ بیٹھ کر پڑھنے سے وحشت اور گھبراہٹ اس درجہ ہوتی ہے کہ کیا بیان کروں۔

تحقیق: اسم ذات تھوڑا سا ضرور مقرر کر لو ایسی جگہ بیٹھو جہاں دوسرے ذاکر کی آواز آتی ہو پھر بعد چندے اطلاع دو۔ (حصہ ہفتم ص6)

شیخ سے حضور و غیبوبت میں تفاوت

حال: حضور کے آستانہ مبارک پر پڑے رہنے کی گو تھوڑے ہی دنوں سہی بے حد خواہش ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ غائبانہ بہت اشتیاق رہتا ہے۔ لیکن زیارت نصیب ہونے کے بعد پھر طبیعت میں الجھن ہوتی ہے۔

تحقیق: ہاں بعض طبائع کی خصوصیت کا یہی مقتضی ہے اور راز اس میں تقیید کی گرانی

ہے۔ چونکہ غیر اختیاری ہے مضر نہیں۔ (النور ص 404)

شیخ سے حضور و غیبوبت کا فرق

حال: نہ معلوم کیا وجہ ہے کہ میں طبیعت میں وہ بات جو دربار عالی کی حاضر میں تھی نہیں پاتا۔ اس میں بہت کمی سی معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق: یہ مضر نہیں وہ کمی صرف لطف کی ہے نفع کی نہیں جیسے غذا کھانے کے وقت جو مزہ منہ میں آتا ہے بعد میں نہیں رہتا مگر نفع غذا کا زائل نہیں ہوتا۔ (النور ص 569)

حال و مقام عبدیت

حال: ایک ہفتہ سے یہ کیفیت ہے کہ بعد نماز و اذکار دعا کرنے میں قبولیت کی درخواست کرتے ہوئے شرم و حجاب معلوم ہوتا ہے کہ میری نماز و ذکر جو کہ سراسر کوتاہیوں سے بھری ہوئی ہے نہ اس میں خشوع خضوع ہے نہ حضور قلب پھر اس کو پیش کر کے قبولیت کی درخواست کرنا سخت بے حیائی ہے۔ اس کیفیت میں جو کچھ غلطی ہو اس کی اصلاح سے مطلع فرما دیجئے۔

تحقیق: اعلیٰ درجہ کا حال عبدیت کا ہے مبارک ہو اب اس سے زیادہ ایک مقام عبدیت کا ہے وہ یہ کہ باوجود اس حال کے غلبہ کے امر کو مقدم رکھ کر قبولیت کی ضرور دعا کی جائے اور اس میں ایک گونہ مجاہدہ بھی ہے کہ مقتضائے طبع پر مقتضائے شرع کی تقدیم کی گئی۔ (النور ص 87)

نسبت کا سلب نہ کر سکنا اور صاحب تصرف بننا

سوال۔ اور دوسری تحقیق یہ ہے کہ جو صوفیہ تصرفات وغیرہ کی مشق رکھتے ہیں وہ دوسرے صاحب نسبت کی نسبت کو کیونکر سلب کر لیتے ہیں۔

جواب۔ نسبت کو کوئی سلب نہیں کر سکتا وہ تو تعلق مع اللہ کا نام ہے ہاں کیفیات نفسانیہ کو ضعیف کر دیتا ہے جس سے ایک قسم کی غباوت ہو جاتی ہے بعض اوقات اس کا اثر ارادہ پر واقع ہو کر اعمال پر پہنچتا ہے یعنی اعمال میں سستی ہونے لگتی ہے لیکن اختیار سلب نہیں ہوتا۔ اپنے قصد سے اس کی مقاومت کر سکتا ہے۔

سوال۔ اور اس سے ان کو کیا فائدہ ہوتا ہے۔

جواب۔ اکثر تو کچھ بھی نہیں بلکہ یہ معصیت ہوتی ہے ہاں احیاناً کسی کیفیت کے مفرط ہونے سے بعض واجبات میں خلل ہونے لگتا ہے ایسے وقت میں اس کو ضعیف کرنے میں مصلحت ہوتی ہے۔

سوال۔ اور بغیر مشاقی تصرفات صاحب نسبت صاحب تصرف ہوسکتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ نہیں۔ البتہ بعض لوگ فطرۃ صالح التصرف ہوتے ہیں گو صاحب نسبت بھی نہ ہوں۔ (النور ص 130)

حصول نسبت مع اللہ کا طریق

سوال۔ عرض یہ ہے کہ بلا حضور خدمت مرشد سالک کو نسبت عشق و معرفت حاصل ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب۔ ترک معاصی و کثرت ذکر و اطلاع حالات بمرشد اس کا طریق ہے گو حضوری نہ ہو۔ (حصہ النور ص 214)

رجاء

حال: ایک بات دل میں یہ سما گئی ہے کہ میں جنت ہی میں جاؤں گی۔ حالانکہ یہ جانتی ہوں کہ میں بڑی گنہگار ہوں اور دوزخ کے ذکر اور آیات وعید سے ڈر بھی لگتا ہے لیکن غالب گمان بھی ہے ہر چند چاہتی ہوں کہ یہ وثوق کی حالت امید سے بدل جائے لیکن کچھ نہیں ہوتا۔

تحقیق: یہ امید ہی ہے مگر قوی جو کہ مطلوب ہے اگر یہ علم قطعی ہوتا تو وعید سے ڈر نہ لگتا کیونکہ ہم جیسوں کا ڈر احتمال ہی سے ہوتا ہے۔ (النور ص 393)

نسبت کی حقیقت اور صاحب نسبت کی علامت

حال: یہ جو کہا جاتا ہے کہ فلاں صاحب نسبت ہیں اس نسبت کی کیا حقیقت ہے۔

تحقیق: نسبت کے لغوی معنی ہیں لگاؤ اور تعلق اور اصطلاحی معنی ہیں بندہ کا حق تعالیٰ سے خاص قسم کا تعلق یعنی اطاعت دائمہ و ذکر غالب اور حق تعالیٰ کا بندہ سے خاص قسم کا تعلق یعنی قبول و رضا جیسا عاشق مطیع اور وفادار معشوق میں ہوتا ہے۔

حال: اور صاحب نسبت ہونے کی علامت کیا ہے۔

تحقیق: اس شخص کی صحبت میں رغبت الی الآخرت و نفرۃ عن الدنیا کا اثر ہو اور اس کی

طرف دینداروں کی زیادہ توجہ ہو اور دنیاداروں کی کم مگر یہ پہچان خصوص اس کا جزو اول عوام مجوبین کو کم ہوتی ہے اہل طریق کو زیادہ ہوتی ہے۔

حال: اور فاسق اور کافر بھی صاحب نسبت ہوتا ہے یا نہیں۔

تحقیق: جب نسبت کے معنی معلوم ہو گئے تو ظاہر ہو گیا کہ فاسق و کافر صاحب نسبت نہیں ہوسکتا۔ بعضے لوگ غلطی سے نسبت کے معنی خاص کیفیات جو ثمرہ ہوتا ہے۔ ریاضت و مجاہدہ کا سمجھتے ہیں۔ یہ کیفیت ہر مرتاض میں ہوسکتی ہے مگر یہ اصطلاح جہلاء کی ہے۔ (النور ص 616)

کم ہمتی کا علاج

حال: ایک مرض جو کہ سب سے بڑھ کر ہے اور سب کی جڑ ہے وہ کم ہمتی ہے مجھ سے کوئی کام ہوتا ہی نہیں۔ تحقیق۔ جتنا بھی ہو جائے وہ بھی بے کئے ہوئے کی ندامت سے مل کر محروم نہ رہنے دے گا۔

حال: اور اس کا وسیلہ حضرت والا کی دعا ہے اس لئے یہاں بھی دعا کیلئے عرض ہے۔ غرضیکہ اس ناکارہ خدام کو بھی اگر یاد کر لیا کریں تو اس سے امید نجات ہے۔

تحقیق۔ یہ مطلوب تو بے طلب تم کو حاصل ہے۔ (النور ص ۲۲۳)

حال: ایک خادم نے نفس کے قابو میں نہ آنیکی شکایت لکھی اور لکھا کہ اس کی شرارتوں کی سزا جو تجویز کرتا ہوں تو اس کے بھی جاری کرنے پر پوری قدرت نہیں ہوتی۔

تحقیق: قدرت سب کچھ ہے لیکن اگر کوئی اس قدرت کا استعمال ہی نہ کرے تو اس کا کیا علاج۔ میں اس سے زیادہ فضول باتیں سننا نہیں چاہتا اگر ہماری تعلیم صحیح نہ ہو اور کہیں جایئے۔ (النور ص 418)

سوال۔ اس وقت احقر کی جو کچھ حالت ہے احقر کو کچھ عجیب سی معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جب تک احقر جاگتا رہتا ہے تب تک تو شریعت پر عمل کرنے کا خوب دل میں جوش وخروش رہتا ہے اور جس وقت میں سو جاتا ہوں اس وقت نہ تو شریعت پر عمل کرنے کی کچھ خواہش معلوم ہوتی ہے اور نہ خوف خدا ہی حتیٰ کہ میں بعض وقت چارپائی پر لیٹا ہوا ہوتا ہوں اور اذان سنائی دیتی ہے لیکن بوجہ غلبہ نوم چارپائی پر سے اٹھنے کی ہمت نہیں پڑتی اور نہ اس وقت کچھ خوف خدا ہی معلوم ہوتا ہے حتیٰ کہ بعض وقت نماز بھی قضا ہو جاتی ہے۔

جواب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ جوش وخروش اور خوف ایک طبعی ہے اور وہ مامور بہ نہیں اور ایک عقلی ہے وہ مامور بہ ہے۔ سو جو تغیر لکھا ہے وہ امر اول میں ہے جس کے مختلف اسباب ہوتے ہیں چنانچہ صورت واقعہ میں سبب اس کا طبعی ہے یعنی ثقل حواس غلبہ نوم سے سو یہ نہ مذموم ہے نہ مضر اور امر ثانی بلا تغیر باقی ہے۔ البتہ اس ثقل سے جو افعال واجبہ میں اختلال ہوتا ہے وہ واجب العلاج ہے اور علاج اس کا ہمت ہے۔

حالات ابتدائیہ

حال: فی الحال نماز میں آگے سے خشوع زیادہ معلوم ہوتا ہے اور گاہ گاہ دل بہت چاہتا ہے کہ تنہائی میں بیٹھ کر اللہ پاک کا دھیان رکھوں اور اس میں لذت بھی آتی ہے لیکن جب بیٹھتا ہوں اس وقت حسرت کی آہ نکلنا چاہتی ہے اور دل میں یہ خیال بار بار عود کرآتا ہے خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام پاک ایک دفعہ بھی نہیں لے سکا۔ اس سے بہت افسوس ہوتا ہے۔

تحقیق: یہ سب حالات ابتدائیہ ہیں اور مبارک ہیں کام کئے جائیں۔ سب حال اپنے ٹھکانہ پر آجائے گا۔ (النورص 4)

ترقی عقلی مطلوب ہے گو بواسطہ ہو نہ طبعی

حال: ایک بات قابل عرض ہے وہ یہ کہ سلسلہ انتقاء الفتن میں جتنے رسالے اور تحریرات اس وقت تک لکھے ہیں ان سے کچھ قرب میں زیادتی نہیں معلوم ہوتی ہے بلکہ اور تنزل کا شبہ ہوتا ہے۔

تحقیق: واقعی ایسا ہی معلوم ہوتا ہوگا۔ مگر معلوم ہونا طبعی ہے عقلی نہیں والمعتبر ہوالثانی لا الاول عقلاً یعنی یہ مقتضائے دلائل شرعیہ یہ سبب ترقی ہے لکونہ نفعاً دینیاً ضروریا متعدیاً۔

حال: اس میں جس قدر مشغول ہوتا ہوں نسبت کو ضعف ہو جاتا ہوں۔

تحقیق: اس ضعف کی حقیقت التفات الی المقصود کا بواسطہ ہونا ہے اس کے مقابلہ میں جو قوت ہے وہ التفات بلا واسطہ ہے جیسے محبوب کا مشاہدہ بواسطہ آئینہ کے کہ بار بار دل بے قرار ہوتا ہے کہ آئینہ کی طرف پشت کر کے مڑ کر بلا واسطہ آئینہ کے محبوب کو دیکھ لوں۔ لیکن اگر محبوب کی رضا اور امر کسی وقت وہی مشاہدہ بواسطہ ہو تو عاشق کو قرب اسی مشاہدہ بواسطہ

میں ہوگا اگرچہ لذت انکشاف کی مشاہدہ بلاواسطہ میں زیادہ ہے پس جس نے نسبت وتعلق خاص اس مشاہدہ بلاواسطہ کو سمجھا اس کو شبہ ہوگا۔ مشاہدہ بواسطہ میں ضعف تعلق کا والا فالامر بالعکس میں ہمیشہ سے وجداناً یہی سمجھتا ہوں کہ حدیث میں جو ہے انه لیغان علی قلبی وہ غین بھی توجہ الی الخلق الارشاد ہے کہ وہ غین توجہ الی الحق بواسطہ مرآۃ الخق ہے کہ عاشق بے صبری طبعی سے اس کو حجاب کہتا ہے۔

حال: اس سے اندیشہ ہوتا ہے کہ مبادا کہیں نفس کا شائبہ نہ ہوگیا ہو لیکن ردوکد اور تردید اور تو تو میں میں اکثر نفس کے شائبہ سے کم خالی ہوتی ہے۔

تحقیق: یہ صحیح ہے لیکن اس کا تدارک استغفار سے کرلیا جائے اور ایک نکتہ قابل تنبیہ ہو جب تک صاحب عمل کو اس شوب کا اندیشہ رہتا ہے۔ حفاظت خداوندی اس کی رفیق رہتی ہے۔ البتہ مبتدی کو بوجہ غلبہ شوائب کے ایسی مشغولی سخت مضر ہے۔ مالم یتعین له۔

حال: اب جو ارشاد ہو ویسا کیا جائے۔ تحقیق۔ اعمل واستغفر۔ (النور ص 5)

مرض جسمانی سے مرض نفسانی کا علاج ہوجانا

حال: جب سے تھانہ بھون سے واپس ہوا ہوں مسلسل کھانسی میں مبتلا تھا کمزوری دماغ جسم اس قدر ہوگئی کہ ریاضت کی کوئی صنف بہ نشاط ادا نہیں ہوتی۔ صفائی و پابندی عبادات کا رہا سہا غرور بھی خاک میں مل گیا۔ اب کھانسی میں افاقہ ہے ضعف بھی کم ہے جب سے قدرے کام شروع کیا ہے۔ بالجہر تلاوت نہیں کرسکتا۔ اس لئے آہستہ تلاوت کرتا ہوں دعا فرمایئے ایک طرف استقامت ہو دوسری طرف غوائل نفس سے نجات۔

تحقیق: جو مرض نفسانی کسی مرض نفسانی کا علاج ہوجائے جیسا آپ نے حکایت لکھی ہے اس مرض پر ہزار صحت قربان مگر چونکہ بعد صحت کے دوا و علاج متروک ہوجاتا ہے اس لئے دعا کرنا چاہئے کہ حق تعالیٰ اس مرض جسمانی سے بھی نجات دے بہرحال اس کا حدوث بھی رحمت مرغوبہ اور زوال بھی رحمت مطلوبہ۔ (النور ص 14)

آثار کا غیر مطلوب ہونا

حال: جتنے روز ذکر کرتا ہوں ہر روز پہلے سے ذوق وشوق یکسوئی دلچسپی گھٹتی جاتی ہے

ذکر کا کچھ اثر قلب پر نہیں ہوتا۔ تحقیق۔ مگر ایسے آثار مطلوب ہی کب ہیں۔

حال: اس وجہ سے میں مدرسہ سے دو مہینہ کی رخصت لوں اور وعظ کا کام جو میرے متعلق ہے روزانہ دو گھنٹہ تقریباً اسے کرلیا کروں دس روپیہ ماہوار بھی اگر اس میں ہو جایا کریں گے تو وہ کافی ہوں گے۔ دو مہینہ ذرا کفایت سے رہنا طبیعت پر کچھ گراں نہ ہوگا اتنی عمر غفلت میں آجکل کرتے ہوئے گزر گئی۔

تحقیق: گو ضرورت تو نہیں لما مر من علم مطلوبیة تلک الآثار مگر مضر بھی نہیں اگر بہت ہی شوق ہو فلا باس بہ لیکن کوئی معلم اسباق کیلئے تجویز ہو جانا ضروری ہے۔ (النور ص 22)

یکسوئی کا پسندیدہ ہونا

حال: اور اکثر طبیعت کو یکسوئی پسند ہے۔ تحقیق۔ فال نیک ہے۔ (از النور صفحہ ۲۲)

آثار انس

حال: اور کسی سے کلام کرنے کو بھی طبیعت نہیں چاہتی۔

تحقیق: علامت ہے توحش عن الخلق وانس باللہ کی بشرطیکہ مزاج میں سوداویت کا اثر موجود نہ ہو جس کی تشخیص طبیب سے ہو سکتی ہے ورنہ مرکب ہے اس سے اور اثر انس سے۔

منتہی میں کیفیات روحانیہ کا غالب ہونا
اور ان کے نفع میں قوت وبقاء کا مشروط ہونا

سوال۔ کانپور میں جب آپ تشریف فرما تھے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے اور پاس بیٹھنے سے اثر عشق بہت محسوس ہوتا تھا پھر میں جب تھانہ بھون حاضر خدمت والا ہوا تو کوئی اثر فوری مجھ کو معلوم نہ ہوتا تھا اس وجہ سے مجھ کو تردد ہوا اور خیال ہوا کہ خود مجھ میں قابلیت ادراک جاتی رہی ہے اس لئے بغرض رفع تردد میں نے جناب والا سے سوال کیا کہ کیا حضرت کاملین کے حال کا اثر پاس بیٹھنے والوں پر نہیں پڑتا ہے۔ یہ امر مخصوص مغلوب الحال کے ساتھ ہے اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ ہاں کاملین کا حال لازمی ہوتا ہے متعدی نہیں ہوتا البتہ جب وہ قصد کرتے ہیں اس وقت اثر ہوتا ہے اس سے شبہ جاتا رہا۔

جواب۔ اس وقت کا کہا ہوا تو یاد نہیں باقی اس وقت جو تحقیق ذہن میں ہے وہ لکھتا ہوں۔ منتہی میں کیفیات نفسانیہ کا غلبہ نہیں رہتا۔ کیفیات روحانیہ غالب ہوتی ہے اور وہ بہت لطیف ہوتی ہے اس کا نفع تو قوی اور باقی ہوتا ہے بشرط توجہ مفید و مستفید مگر ادراک فوری اس کا محسوس کم ہوتا ہے جیسا دوا معتدل المزاج کی اثر تیز نہیں ہوتا مگر اچھی ہوتا ہے بشرط توافق مزاج۔ (النور ص 37)

اولیاء اللہ کے مزارات پر آثار محسوس ہونیکا سبب

سوال۔ اب ایک شبہ نیا پھر پیدا ہوا ہے وہ یہ کہ اولیاء اللہ کے مزارات پر میں جاتا ہوں اور متوجہ ہوں تو مجھ کو بہت اثر محسوس ہوتا ہے اور ہر صاحب قبر کی نسبت جس لون کی ہو اسی لون سے قلب ملون ہو جاتا ہے کہیں سکون واطمینان کہیں جذب و شورش اس کی کیا وجہ ہے کیا موتی کا حال مغائر احیاء کے ہے یا وہ خود قصداً زائر کو مکیف کر دیتے ہیں۔

تحقیق: بعض اموات کو اہل تصرف ہیں وہاں یہ بھی ممکن ہو مگر زیادہ سبب اس کا قصد طالب کا ہے اور قاعدہ طبعیہ ہے کہ نئی چیز کا قصد قوت و یکسوئی کے ساتھ ہوتا ہے اور اثر تابع قصد کے ہے اور اسی معمول پر اگر ایک زمانہ گزر جائے پھر یہ قوت نہ رہے گی اور یہی اختلاف احساس کبھی احیاء میں بھی ہوتا ہے۔ (النور ص 37)

نیند غالب ہونے کا علاج

حال: حال یہ ہے کہ بفضل ایزدی و دعاء آنجناب تمام معمولات پورے ہوتے ہیں گاہ گاہ پچھلی رات کو آنکھ کھلتی ہے اس وقت اگر نفل ادا کرتا ہوں تو اچھا رہتا ہے مگر جب ذرا وظیفہ یا تلاوت لیکر بیٹھا تو جھٹ نیند غالب ہو جاتی ہے بعض اوقات تو ایک طرف گر بھی جاتا ہوں اس وجہ سے کچھ سمجھ میں نہیں آتی کہ بوقت ادائیگی نفل ایسا کیوں ہوتا ہے اور بوقت وظیفہ کیوں دگرگوں ہو جاتا ہے۔

تحقیق: نفل میں حرکات مختلفہ سے نفس کو آرام کم ملتا ہے اور ذکر و تلاوت میں ان حرکات کے نہ ہونے سے زیادہ آرام ملتا ہے یہ وجہ تفاوت ہے ان اعمال کے آثار میں لیکن وجہ معلوم کرنے کی ضرورت نہیں احکام کی تحقیق ضروری ہے۔ سو وہ بتلاتا ہوں کہ ایسی حالت میں ذکر و تلاوت کا وقت دوسرا مقرر کر لیا جائے۔ اس وقت نوافل ادا کئے جائیں۔ (النور ص 3)

نکاح کا سلوک میں مخل ہونا یا غیر مخل ہونا

حضور والا سے یہ گزارش ہے کہ میرے لئے اس وقت نکاح کرنا مناسب ہے یا نہیں۔

جواب۔ اس کا اندازہ تو اپنے مقصود کی تعین سے کر سکتے ہو اگر با قاعدہ سلوک طے کرنا ہے جس کیلئے تفرغ شرط عادی ہے تب تو نکاح مناسب نہیں اور اگر محض اشتغال بالمامور بہ واعتزال عن المنہی عنہ مقصود ہے تو نکاح اس میں مخل نہیں۔ پھر اس شق پر تفصیل یہ ہے کہ اگر ادائے حقوق نفقات وغیرہ کی استطاعت ہو تب تو جائز ہے ورنہ ممنوع۔ (النور ص 47)

آثار کامیابی

حال: احقر کے معمولات اور حالت بدستور ہے۔ ذکر میں یکسوئی مسلسل تو نہیں رہتی۔

تحقیق: تربیۃ السالک میں جا بجا اس کا فیصلہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے تربیت اچھی طرح دیکھی نہیں ورنہ پھر شاذ و نادر کوئی خلجان شاید رہ جاتا۔

حال: لیکن تھوڑی دیر تو ہو جاتی ہے۔ البتہ حالت ذکر میں دل نہیں گھبراتا۔

تحقیق: یہ سب آثار کامیابی کے ہیں۔ (النور ص 48)

آثار قبض

حال: احقر کو اس وقت حالت قبض ہے انبساط نہیں ہے خیر اس کا تو شاکی نہیں۔ لیکن رنج اس بات کا ہے کہ اس حالت پر گنہگار کو کوئی حزن وانکسار نہیں ہے۔

تحقیق: رنج نہ ہونے کا رنج یہ بھی قبض ہی کی بدولت ہے اس سے بھی مقصود حاصل ہے۔ (النور ص 56)

حال: اور کسی وقت فرحت اور بشاشت نہیں ہوتی

تحقیق: یہ ایک لطیف قبض ہے جو نعمت عظمیٰ ہے فی الحدیث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الفکرۃ متواصل الاحزان۔ (النور ص 80)

حال: حضور کی کنیزہ حضور والا میں عرض پرداز ہیں کہ حضرت نے جو کچھ تلقین فرمایا ہے وہ صبح اور شام ورد کرتی ہیں اور گاہ گاہ منزل مناجات مقبول بھی پڑھتی ہیں اور جس وقت وظیفہ

پڑھتی ہیں اثناء وظیفہ میں خیال یہ ہوتا ہے کہ سب کو چھوڑ دو اور دل پر گرمی بہت شدت اور تاریکی سی معلوم ہونے لگتی ہے اور بہت دیر تک یہ خیال تاریک اور گھبراہٹ رہتی ہے اور کسی کام کو دل نہیں چاہتا کہ نماز یا قرآن شریف وغیرہ پڑھیں یا کیا کریں حضور کی خدمت میں عرض کرتی ہیں کہ اس کے علاج سے مطلع فرمائیں۔

تحقیق: یہ کیفیت قبض کہلاتی ہے اس کے اسباب مختلف ہوتے ہیں سو مزاج بھی اس کا سبب ہوتا ہے کسی طبیب کو نبض وغیرہ دکھلا کر قلب و دماغ کا علاج دریافت کیا جائے اگر وہ مرض کی جانب سے بالکل اطمینان دلائیں تو پھر مجھ کو اطلاع کی جائے۔ (النور ص 210)

حال: یکے از اہل حدیث طبیعت بہت سی مغموم رہتی ہے باعث نہ معلوم۔

تحقیق: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الفکرۃ طویل الحزن او کما قال پس مبارک حالت ہے کہ سنت سے توافق ہے۔

حال: اب کئی دنوں سے دل چاہتا ہے کہ کسی اندھیری کوٹھڑی میں خاموش بیٹھا رہوں کسی سے بات چیت و تعلق نہ رکھوں۔

تحقیق: فی الحدیث الوحی حبب الیہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلاء یہ بھی اسی توافق سنت کی بنا پر مبارک حالت ہے۔

حال: بلکہ بازار چلتے وقت کسی کو سلام علیکم کہنے کو دل نہیں چاہتا۔

تحقیق: روی احمد عن عثمانؓ فی حدیث طویل بینا انا جالس مر علی عمر وسلم فلم اشعر بہ الی قول ابی بکر قد شغلک عن ذلک امر یہاں حال قوی تھا کہ شاغل عن الواجب ہو گیا حال ضعیف شاغل عن السنۃ ہو سکتا ہے۔ پھر وہاں شغل کا اثر عدم الشعور تھا یہاں عدم القصد ہے مگر دونوں حال باعتبار اصل منشاء اور اثر ناشی کے نوع واحد سے ہیں پس یہ بھی مبارک حالت ہے کہ سنت صحابہ سے متوافق ہے۔

حال: اور حضور نے جو فرمایا ہوا ہے چلتے پھرتے وقت درود شریف یا قرآن شریف یا لا الہ الا اللہ پڑھتے رہا کرو۔ اسی کو پڑھتا ہوں اسے چھوڑ کر نہ کسی کو سلام کہنے کو دل چاہتا ہے اور اگر کوئی سلام کہے تو نہ اس کو جواب دینے کو دل پسند کرتا ہے۔

تحقیق: یہ گرانی طبعی ہے جس کا منشا میں نے اوپر عرض کیا ہے لیکن جب تک شعور ہو ادائے واجب ضروری ہے اور گرانی سے اجر بڑھتا ہے ماخذہ حدیث اسباغ الوضو علی المکارہ۔ (النورص 574)

منافع ومصالح قبض

حال: آج چار روز ہوئے میرے اوپر مغرب کے بعد سخت شدید حالت قبض طاری ہوئی قلب بالکل خالی معلوم ہوتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا کہ میں بالکل مردود ہوگیا اس وقت حالانکہ میں اپنے کو کافروں سے بھی بدتر سمجھتا تھا نہ نماز میں پہلی سی حالت نہ ذکر کی رغبت بار بار خودکشی کو دل چاہتا تھا مگر پھر یہ سوچتا تھا کہ یہ حالت تو غیر اختیاری ہے۔ میرے بس سے باہر ہے مگر خودکشی امر اختیاری ہے اس پر ضرور عذاب ہوگا پھر یوں بھی دل کو سمجھایا کہ کم بخت اس حالت میں مرنا کونسا اچھا حال ہے اپنی حالت درست کر کے موت کی تمنا کرنی چاہئے۔

تحقیق: مبارک مبارک یہ وہ حالت ہے کہ میری تمنا دل سے اپنے متعلقین کیلئے اس کے طاری ہونے کی بشرط البصیرۃ والاستقلال ہوا کرتی ہے اور اس کے منافع اس قدر ہیں کہ احصاء میں نہیں آتے مثلاً عجب وکبر کی جڑ کٹ جانا۔ ہر وقت استحضار اپنے محل تصرف قہر میں ہونے کا۔ وساوس وخطرات غیر اختیاریہ یعنی تصرفات شیطانیہ کی انتہا معلوم ہوکر جب تک نکل جانا جو کہ شرعاً عین مطلوب ہے۔ اگر مرتے وقت کسی کو ایسی حالت پیش آئے وہ طبعاً گھبرا جائے اور خدا جانے گھبراہٹ میں کیا سمجھ بیٹھے حالت حیات وعلم میں اس کے پیش آجانے سے اس کا محقق ہوجاتا ہے اگر وقت مرگ پیش آئے وہ موثر نہیں ہوتی۔ وغیر ذلک من المنافع والمصالح جن سب کا خلاصہ فنائے تام ہے اور اس کے بعد جو بسط ہوتا ہے وہ بھی بینظیر ہوتا ہے الحمدللہ اس حالت کے منافع حق تعالیٰ نے مجھ کو بھی مشاہدہ کرائے ہیں تب ہی سے اس کو حصول مقصود کیلئے مثل جزو اخیر علت تامہ کے سمجھ رہا ہوں اور اسی سے اپنے احباب کیلئے اس کا متمنی ہوتا ہوں مکرر مبارک باد دیتا ہوں۔ (النورص 59)

حال: گزارش خدمت بابرکت میں یہ ہے کہ عرصہ دو ماہ کا ہوا جب سے قبض ہے اور یہ قبض یوماً فیوماً بڑھتا ہی جاتا ہے۔ سرور وانجذاب جو کچھ تھا وہ تو مفقود ہی ہے اس کے ساتھ جو کچھ حضور کی کیفیت تھی اب چند روز سے وہ بھی غائب ہوگئی۔ گاہے بگاہے خفیف سی

کیفیت ہوجاتی ہے باقی اوقات بالکل طبیعت خالی رہتی ہے مقصود اس معروض سے محض اطلاع ہے نہ کچھ اور کیونکہ نفع نقصان تو آپ ہی سمجھ سکتے ہیں میری سمجھ میں اپنی حالت کچھ نہیں آتی ہے البتہ دوسروں کیلئے ذہن خوب چلتا ہے۔

تحقیق: الجواب۔

درطریقت ہرچہ پیش سالک آید خیر اوست　　برصراط مستقیم ایدل کسے گمراہ نیست
دیگر بدرد وصاف تراحکم نیست دم درکش　　کہ انچہ ساقی ماریخت عین الطاف ست
دیگر باغبان گرپنج روزے صحبت گل بایدش　　برجفائے خارہجراں صبر بلبل بایدش
چونکہ قبضے آیدت اے راہ رو　　آں صلاح تست آئیس دل مشو
چونکہ قبض آید تو دروے بسط بیں　　تازہ باش وچیں میفگن برجبیں

مگر شرط یہ ہے کہ اعمال شریعت و معمولات طریقت میں کوتاہی نہ ہو ورنہ وہ قبض نہیں بطالت و تعطل ہے جو کہ باطن کو مضر ہے۔ (النور ص 77)

حال: لیکن اب حالت یہ ہے کہ میں سخت پریشان ہوں اور خدا جانے مجھ سے کیا خطا اور گناہ سرزد ہوا ہے کہ جس کے باعث دو تین یوم سے طاعت اور عبادت الٰہی میں بے انتہا کاہلی اور سستی لاحق ہے حتیٰ کہ دو روز سے تو فجر کی جماعت چھوٹی ہوئی تھی۔ آج تو یہ غضب ہوگیا کہ بلا جماعت اپنی اصلی وقت پر بھی نہ ہوسکی بلکہ قضا ہوگئی اس وقت سے طبیعت بہت زیادہ پژمردہ اور بے لطف اور بے مزہ ہے گو ایسی ناگفتہ بہ حالت کا تحریر میں لانا نہایت شرمناک اور قابل افسوس اور ملامت ہے مگر جبکہ ایسی حالت کا علاج مقصود اور مدنظر ہے تو پھر بجز اس کے اور چارہ کار ہی کیا ہے۔

تحقیق: اور اگر آپ کیلئے اس شکستگی اور افسردگی ہی میں مصلحت ہو اور اس کے یہ اسباب اس طرح جمع ہوگئے ہوں کہ معصیت بھی نہ ہو اور مصالح مرتب ہوجائیں۔ (النور ص 95)

حال: حالت یہ ہے کہ اکثر اوقات انشراح رہتا ہے اور کبھی کبھی تنگی محسوس ہوتی ہے۔

تحقیق: کچھ حرج نہیں قبض باعتبار مآل کے خود بسط ہے۔ (النور ص 204)

حال: جس روز سے حضور کے قدوم میمنت لزوم سے جس کو آج بارہ دن کا عرصہ ہوا

رخصت ہوکر آیا ہے سخت ابتر حالت ہے ذکر کرنے کے وقت زبان ایسی ثقیل ہو جاتی ہے جیسے قفل لگا دیا گیا جسم ایسا بھاری ہو جاتا ہے کہ جس کے وزن کا اندازہ نہیں ہو سکتا ہے۔ ذہن ایسا کند اور بے حس ہو جاتا ہے جس کا اظہار نہیں کر سکتا ہوں۔ غلبہ نیند کا بلا ضرورت ایسا ہوتا ہے کہ چند مرتبہ گر کر چوٹ بھی لگی۔ سخت پریشان ہوں۔ علاوہ ان سب امور کے سخت افسوس ناک یہ امر ہوا کہ جو ایک قسم کی کشش یا نسبت باطنی تھی وہ بالکل مفقود ہو گئی۔ دل تڑپتا ہے۔ آنسو جاری ہیں۔ آہ و بکا کے سوا کوئی تسلی بخش نہیں للہ رحم فرمایئے کوئی تدبیر تسلی بخش یا کشش باطنی سے اس ورطہ ناپیدا کنار سے بساحل تسلی پہنچا دیجئے گا۔ ورنہ اس نابکار نا ہنجار بدکردار بدشعار کو جان تلف کرنے کیلئے فتویٰ کی کوئی حاجت باقی نہیں رہی۔

تحقیق: مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ یہ حالت قبض کہلاتی ہے اور منافع میں یہ بسط سے بھی زیادہ ہے۔ گو عین قبض کے وقت وہ منافع معلوم نہ ہوں۔ مگر بعد میں اکثر معلوم بھی ہو جاتے ہیں اور اگر معلوم بھی نہ ہوں تب بھی حاصل تو ہوتے ہیں اور حصول ہی مقصود ہے نہ کہ اس حصول کا علم۔ چنانچہ جو حالات اس وقت آپ پر طاری ہیں یہ غایت انکسار و عبدیت کے آثار ہیں جن پر دولت قرب کے ترتب کی قوی امید ہے۔ جیسا اکابر کا الہام ہے۔ انا عند المنکسرۃ قلوبھم۔ قال العارف الرومی

فہم و خاطر تیز کردن نیست راہ　　　جز شکستہ می نگیرد فضل شاہ

ہرگز پریشان نہ ہوں۔ ذکر جس قدر ہو سکے کر لیجئے اگرچہ کسی قدر تکلیف ہی کرنا پڑے اور اگرچہ اس میں دلچسپی بھی نہ ہو اور جس میں زیادہ کلفت ہو اس کو تخفیف کر دیجئے اور استغفار کی قدرے کثرت رکھیں اور جب تک یہ حالت رہے ہفتہ میں ایک بار دو بار اطلاع دیتے رہئے۔ انشاء اللہ بہت جلد یہ رفع ہو جائے گی۔ سب کو یہ حالت پیش آتی ہے۔ میں تو اس سے خوش ہوا کہ علامت ہے راہ قطع ہونے کی یہ سب رستہ ہی کی گھاٹیاں ہیں۔ (النور ص 239)

حال: ما بریں ورنہ پئے حشمت و جاہ آمدہ ایم　از بد حادثہ اینجا بہ پناہ آمدہ ایم

حضرت شیخنا و مرشدنا و مولانا محمد اشرف علی صاحب بارک اللہ فی حیاتکم و فی حسن نیاتکم احقر غلامان و کہتر خادمان ہیچ کارہ۔ السلام علیکم عرض کرتا ہے خوشنودی مزاج عالی درگاہ رب

العزت سے مطلوب ہے۔ احقر اپنی اس حالت پر پریشان ہے اول اول جبکہ خدمت عالیہ میں سے مرخص ہوکر آیا تو حالات وواردات کا اس قسم کا دور دورہ تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ اب اگر بڑھاپا بھی آیا اور کمزوری بھی ہوئی تو دل کی تازگی انشاء اللہ ویسی ہی رہے گی لیکن تھوڑے ہی دنوں میں اس حالت میں تبدیلی شروع ہوئی رفتہ رفتہ اب یہ حالت ہوگئی ہے کہ ذکر کرنے کو بھی جی نہیں چاہتا اور نہ ہوسکتا ہے کیونکہ طبیعت کا نشاط جاتا رہا جس کی وجوہات مختلفہ پیش آئیں کچھ تو اکثر اوقات بے خبر دماغی سے پریشان رہنا اور طبیعت کا کمزور ہوجانا دماغ کا بے کار ہوجانا دوسرے معصیت اور غفلت سے طرح طرح کے خیالات لاطائل و امانی باطلہ کا دل پر ہجوم رہنا اب تو یہ حالت ہے کہ

نے زجاں یک چشمہ جوشاں می شود — نے بدن از سبز پوشاں می شود
نے صدائے بانگ مشتاقی درو — نے صفائے جرعہ ساقی درو

بڑھاپے کی آمد آمد میں رفتہ رفتہ سب قوی کمزور ہورہے ہیں کچھ پہلے سے فطرۃ میں بہت کمزور اور ضعیف القلب واقع ہوا ہوں اور ہر مجاہدات نفس میں قوت کی ضرورت۔ کما قال۔

گر بمردن یار دروست آمدے — پس راہ حق سخت آساں تر بدے
ہست انجا ہر نفس مرگ دگر — کز مرارش موت دارد صد خطر

دل اس قسم کا متاثر ہوگیا ہے کہ یکا یک خواہشات کے ہجوم سے شرم سار ہوکر بالکل اسی رنگ میں رنگین ہوجاتا ہے خیال آتا ہے کہ جب ابھی سے یہ حال ہے آگے جاکر تو اور کمزوری بڑھے گی نہ معلوم اسوقت کیا حال ہوگا۔ **اللهم احفظنا من الفتن ماظهر منها ومابطن اللهم انی ضعيف فقونی رضاک ضعفی وخذ الی الخير بنا صيتی واجعل الاسلام منتهی رضائی۔**

اے کریم اے رحیم سرمدی — درگزار از بدسگالاں ایں بدی
اے عظیم از ماگناہاں عظیم — تو توانی عفو کردن در جریم
ما ز آزو حرص خود را سوختیم — ویں دعا را ہم زتو آموختیم
حرمت آں کہ دعا آموختی — درچنیں ظلمت چراغ افروختی

دست گیر ورہ نما توفیق دہ — جرم بخش وعفوکن بکشا گرہ
دست گیراز دست ماما را بجز — پردہ راہ بردار پردہ مادر
باز نہ مارا ازیں نفس پلید — کاردش تااستخوان پارسید
ایں چنیں بندگراں را اے ودود — کہ تواند جزکہ فضل تو کشود
ایں دعا ہم بخشش وتعلیم تست — ورنہ درگلخن گلستان ازچہ ست

آپ سے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں اس لئے کہ گرنداری تو دم خوش دردعا

رودعامی خواہ زاخوان صفا — اپنی حالت توخراب ہے مصداق اشعارزیریں
سال بیگہ گشت وقت کشت نی — جزسیہ روئی فعل زشت نی
کرم دربیخ درخت تن فتاد — بایدش برکند برآتش نہاد
برسرراہ زادکم مرکوب ست — غم قوی ودل تنگ تن نادرست
عمر ضائع سعی باطل راہ دور — نفس کاہل دل سیہ جاں ناصبور
موئی برسرہم چوبرف ازبیم برگ — جملہ اعضا لرزلرزاں ہم چو برگ
روز بیگہ لاشہ لنگ راہ راز — کارگہ ویراں عمل رفتہ زساز
بیخہائے خوئے بدمحکم شدہ — قوت برکندن آں کم شدہ
خاربن درقوت وبرخواستن — خارکن درستی وور کاستن
غفلت کا یہ خیال ہے کہ — بارہا از خوئے خود خستہ شدی
حس نداری سخت بے حس آمدی — آفتے نبود تبراز ناشناخت
توبریار وندانی عشق باخت — یاررا اغیار پنداری ہے
شادی رانام بنہادی ہے — ای ں چنیں لطفے کہ دارو یارما
تو گریزانی ازوائے بے وفا — ایں چنیں نخلے کہ لطف یارماست
چونکہ مادرزدیم نخلش دارماست — ایں چنیں مشکیں کہ زلف میرماست
چونکہ بے عقلیم آں زنجیر ماست — آنچنیں لطفے چونیلے میرود
چونکہ فرعونیم برماخون شود — آہ آہ از ہجر یار بردبار

ما ازو بیزار او بر ما نثار | گر خطا گفتیم اصلاحش تو کن
مصلحی تو اے تو سلطان سخن | قادری بے گاہ چہ بود یا بگاہ
از تو چیزے فوت کہ شد اے آلہ | چوں گریزانی ز نالہ خاکیاں
غم چہ ریزی بر دل غمنا کیاں | چوں گریزانم کہ بے تو زندہ نیست
بے خداوندیت بود بندہ نیست | از کہ بگریزم از خود اے محال
اے رفیقاں راہ ہا را بست یار | آہوئے لنگیم او شیر شکار
جز کہ تسلیم و رضا کو چارہ | در کف شیر نر خونخوارہ
ما شکاریم ایں چنیں دامے کراست | گوئی چوگا نیم چوگانی کجاست
تا کہ پائم میرود رانم درو | ور نما ند پا چو بطانم درو

آنے کا ارادہ جلدی تھا لیکن تقدیر سے طبیعت کچھ ناساز ہو گئی اب صحت ہے اللہ تعالیٰ جلدی آنے کی توفیق دے۔

چونکہ بر میخت بہ بندو بستہ باش | چونکشاید چابک برجستہ باش
اوقات خوش آں بود کہ بایار بسر شد | باقی ہمہ بے حاصلی و بے خبری بود

تحقیق: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ یہ تغیرات منتہی کیلئے طبعی ونفسانی ہیں نہ کہ روحانی وقلبی سو ایسے تغیرات مضر تو کیا نافع ہوتے ہیں۔ عجب کا علاج ان سے ہوتا ہے۔ عبدیت کی حقیقت کا اس میں مشاہدہ ہوتا ہے۔ فاد تھید ستی رای العین ہو جاتی ہے۔ فی الحقیقت یہ قسم ہے قبض کی جس کی یہ حکمتیں ہیں۔ اختیاری کام کی پابندی ایسے ہی وقت دیکھنے کی قابل اور محل امتحان ہے اگر اس امتحان میں پاس ہو گیا اعلیٰ درجہ کے نمبر کا مستحق ہوگا۔ خوب غور کر کے سمجھیے۔ کئی بار اس کو پڑھیے میں بھی دعائے خیر کرتا ہوں۔ (النورص 306)

منافع و مصالح قبض

حال: کبھی سوء اعمال کی وجہ سے انسان سے لذت فی الطاعات مفقود ہو جاتی ہے اس میں اور اس قبض میں جو سالکین کو در پیش ہوتا ہے کیا فرق ہے۔

تحقیق: قبض کی ایک قسم یہ بھی ہے اور یہ بھی سالکین کو پیش آتی ہے اور ایک دوسری قسم ہے جو گاہے بوجہ فتور وکسل وملال کے طبعاً پیش آتی ہے اور کبھی بمصلحت امتحان کے کہ یہ حق کا طالب ہے یا لذت کا من جانب اللہ وارد کی جاتی ہے۔ (النور ص406)

حال: تربیت السالک واکمال الشیم کو مطالعہ سے قبض کی حالت درپیش معلوم ہوتی ہے مگر باوجود یہ کہ ہر طرح طبیعت کو بہلاتا ہوں چونکہ قبض کا علاج بھی ان رسالوں میں موجود ہے۔ کچھ اثر نہیں مجبوراً آنحضور کو علاج کے واسطے اور حالت دریافت کرنے کے واسطے تکلیف دینا گوارہ سمجھ کر حضور والا کو تکلیف دیا امید کہ علاج سے پریشانی کو حضور والا رفع فرمائیں گے اور حالت موجودہ سے اطلاع فرمائیں گے یعنی مذموم یا محمود ہے۔

تحقیق: جو امر غیر اختیاری ہو سب محمود ہے اور ایسا قبض خود حالت نافع ہے اس کا علاج ضروری نہیں اور جو علاج کے عنوان سے بزرگوں نے کچھ لکھا ہے اس سے یہ مقصود نہیں کہ اس کا ازالہ کیا جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ قبض کے وقت یہ یہ عمل کیا جائے گویا وہ اعمال آداب وحقوق ہیں قبض کے پھر ان کے بعد خواہ قبض رہے یا جائے۔ دونوں حالت میں رضا وتفویض چاہئے اس دستور العمل سے اگر پریشانی کی ذات بھی رہے تو اس کا وصف نہ رہے گا مشاہدہ سے معلوم ہوگا۔ (النور ص532)

نماز میں روشنی دیکھنا

بعض دفعہ ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ میں یہ نہیں سمجھ سکتا کہ یہ خود آئے ہیں یا میں لایا ہوں۔ ملتبس حالت ہو جاتی ہے کہ کوئی معیار بتلا دیا جائے جس سے ایسی حالت میں فرق بین طور پر سمجھ لیا کروں۔

جواب۔ معیار کی حاجت نہیں جب آمد اور آورد میں شک ہے اور ادنیٰ درجہ یقینی ہے تو الیقین لایزول بالشک اس کو آمد ہی سمجھنا چاہئے۔

حال۔ پانچ چھ روز ہوئے ظہر کی سنن پڑھ رہا تھا تیسری رکعت میں آنکھ میں ایک دائرہ نما روشنی معلوم ہوئی اور ختم نماز تک ترقی ہوتی رہی آنکھ بند رکھنے میں اور کھولنے میں یکساں

حالت رہی سلام پھیرتے ہی وہ زائل ہوگئی۔ واقعہ مذکورہ عرض کرنے سے میری یہ غرض ہے کہ یہ دماغی تصرف ہے۔ تحقیق۔ غالب یہ ہی ہے۔

حال: یا اور کوئی حالت ہے۔ تحقیق۔ احتمال انوار ذکر کا بھی ہے۔

حال: اگر قابل اصلاح ہو تو ہدایت فرمائی جائے۔

تحقیق: ہر حال میں اس کی طرف التفات نہ کیا جائے یعنی کمال مقصود نہ سمجھا جائے اور شکر ہر حال میں کیا جائے۔ اگر دماغی تصرف بھی ہو تب بھی کیونکہ اس سے یکسوئی ہوتی ہے اور وہ یکسوئی معین مقصود ہے کما قال العارف الرومی۔

از صفت وزنام چہ زائد خیال　　　واں خیالت ہست ولال وصال

(النورص 81)

حال: نماز میں میں یہ چاہتا ہوں کہ رقت ہی رقت رہے اس کی کیا صورت ہے۔

تحقیق: غیر اختیاری امور کا کبھی قصد نہ کریں۔ انجام پریشانی ہے جو ہو جائے خدا تعالیٰ کا شکر کریں اور اصلی کام میں لگیں۔

حال: بعد عشاء اسم ذات شریف یعنی (اللہ اللہ) جو میں پڑھتا ہوں اس میں اول تو رقت معلوم ہوتی تھی مگر اب وہ بات مفقود ہے علاج فرمایا جائے۔

تحقیق: یہ مرض نہیں امر لازمی ہے۔ سب کو یہی ہوتا ہے باقی سب محمود ہے اصلی کام میں لگے رہئے۔ ان امور کی فکر نہ کیجئے۔ (النورص 236)

حال: مگر رقت پھر بھی نہیں ہوئی۔ حضور اصلاح فرمائیں۔

تحقیق: رقت مقصود نہیں اس فکر میں نہ پڑیئے اوپر بھی غیر اختیاری امور کا قاعدہ لکھ چکا ہوں۔ (النورص 237)

حال: عرصہ دو سال کا ہوا جب حضور میں حاضر ہوا تھا یہ عرض کیا تھا کہ بجائے اللہ اللہ کے انا اللہ کہنے کو بالاضطرار جی چاہتا ہے۔ تحقیق۔ ان آثار کی یہی کیفیت ہے

روز ہا گر رفت گو رو باک نیست　　　تو بماں اے آنکہ چوں تو پاک نیست

(النورص 245)

حال: ایک بات میرے اندر یہ ہے کہ جس طالب علم سے ذرا تعلق زیادہ ہو جاتا ہے۔ دل یہ چاہتا ہے کہ میرے ہی پاس پڑھتا رہے۔ مدرسہ میں مدرسین اساتذہ بھی ہیں اور غیر اساتذہ بھی ہیں اور اگر اساتذہ کے پاس جا کر پڑھتا ہے تو خیر کچھ قلق نہیں ہوتا۔ ہاں اگر غیر اساتذہ کے پاس سبق شروع کرتا ہے تو قلق ذرا شدید ہوتا ہے۔

تحقیق: یہ کیفیت تو غیر اختیاری ہے اور اثر بھی غیر اختیاری مگر اس کے مقتضا کو عمل میں لانا اختیاری ہے۔ تو اختیاری سے بچیے اور غیر اختیاری کی فکر میں نہ پڑیے اگر رنج ہو تو برداشت کیجیے۔ (النور ص388)

حال: بتاریخ 5 شعبان کو مابین عشاء و مغرب بحالت غنودگی دیکھا کہ خادم کے دست چپ کی طرف سے کسی نے ہاتھ بڑھا کر ایک چیز مثل حلوا کے خادم کو عطا کی اسی ساعت خادم کے دست راست یعنی داہنی طرف سے کسی نے ہاتھ بڑھا کر وہ چیز یعنی حلوا مذکور خادم سے لے لیا یعنی خادم نے ان کو دے دیا اسی وقت خادم کو معلوم ہوا کہ بائیں جانب کے دست مبارک حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ہیں اور دائیں جانب کے دست مبارک ہمارے حضور سرور عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں خادم کا کف دست جناب اقدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے حلوا دینے کے وقت مَس ہوا تو خادم کی زبان سے الحمد للہ نکلا اور خادم نے خود اپنے ہاتھوں کا بوسہ لیکر آنکھوں سے لگایا اور درود شریف پڑھا پھر آنکھ کھل گئی۔ اس وقت خادم کے قلب میں فرحت و سرور بے اندازہ پیدا ہوا بلکہ اس فرحت کا اثر خادم کے دل میں اب تک باقی ہے اطلاعاً برائے تحقیق عرض ہے۔

تحقیق: بائیں طرف قلب ہے وہ حلوا بعض احوال عشقیہ ہیں جن کا منشا نسبت موسویہ ہے چنانچہ تمنائے رویت اسی سے ناشی ہوئی تھی اور داہنا ہاتھ جارحہ ہے اعمال تو یہ کا اس سے حلوے کا لے لینا اشارہ ہے کہ احوال کو غیر مقصود سمجھ کر اعمال میں مشغول ہونا چاہئے اور اہتمام اعمال کا منشا نسبت محمدیہ ہے خلاصہ یہ کہ احوال سے اعمال زیادہ افضل اور زیادہ موجب قرب ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ممکن ہے کہ آپ کے کسی خطرہ کا جواب ہو حاصل جواب یہ ہوگا کہ احوال کو اعمال میں فانی کرنا چاہئے۔ (النور ص460)

غیر صاحب حال کا جنت سے بے پرواہ ہونا مذموم ہے

حال: رضائے الٰہی کا ہر وقت خیال رہتا ہے حتی کہ اسکی طلب میں جنت کا خیال بھی مغلوب ہے۔
تحقیق: غیر صاحب حال کا یہ حال ناشی ہے عدم اطلاع علی الحقیقۃ سے اور نقص ہے علم کا کیونکہ اگر فرض کیا جائے کہ کسی کو دوزخ میں معاقب کریں مگر ناراض نہ ہو کیا غیر صاحب حال اس پر راضی ہوگا تو یہ دھوکہ ہے اور صاحب حال کا یہ حال معاف ہے۔ (النور ص 128)

حال: خیال ہوتا ہے کہ میرا حال جو کچھ ہے وہ صرف حضرت کی محبت و برکت و دعا کا اثر ہے۔
تحقیق۔ یہی خیال شرط و علامت مقصود ہے اللھم زد فزد۔

حال: البتہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی نعمت کا شکرہ ہے کہ ان کا احسان حد سے متوجہ حال ہے کہ باوجود میری سخت گستاخیوں اور بدعملیوں کے وہ میری پردہ پوشی فرماتے ہیں اور مجھ جیسی بے کار نابکار کو اپنی خاص نعمتوں سے بہرہ ور فرماتے ہیں۔ والحمد للہ علی احسانہ۔
تحقیق: اس کا منشا فنا کی ایک قسم ہے تکمیل اس کی توکل و تفویض والتجا الی الحق فی اصلاح الحال و ترک مایضر فی المال سے کرنا چاہیے۔

حال: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسائل شرعیہ مجھے بہت کم یاد رہ گئے۔ حالانکہ دن رات اکثر یہی مشغلہ ہے پیش آ جانے کے وقت کتاب سامنے ہوتی ہے تو اس وقت تو کچھ معلوم ہو جاتا ہے پھر قلب کا اس طرف التفات نہیں رہتا۔
تحقیق: فنا کے ساتھ ضعف قلب و دماغ کا انضمام اس کا سبب ہے اور سبب محمود ہے بے فکر رہیں۔ (النور ص 180)

حال: ایک مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھاتا تھا حضرت کی خدمت سے واپسی کے بعد جو میں نے نماز و خطبہ پڑھایا تو لوگوں پر بڑا اثر ہونے لگا اعتقاد شروع ہو گیا مجھ کو خطرہ عجب ہوا خوف ہوا کہ پڑھتے پڑھتے کچھ کا کچھ نہ ہو جائے میں نے بالکل بے مروتی سے امامت سے انکار کر دیا۔ اب جامع مسجد میں اگرچہ فاصلہ پر ہے نماز اقتداء اً پڑھتا ہوں۔
تحقیق: الحمد للہ کہ آثار فنا شروع ہو گئے حق تعالیٰ ان کو مکمل اور راسخ فرمائے جس چیز کو

اپنے احباب کیلئے میرا دل چاہا کرتا ہے وہ بھی فنا ہے ترک امامت میں تعجیل فرمائی آئندہ ایسے امور میں مشورہ مناسب ہے مگر الخیر فی ما وقع اس کے حیلہ سے جامع مسجد کی نماز نصیب ہوگئی جس میں ثواب کا تضاعف ہے۔(النور ص 310)

حال: خطرات وتوہمات جو پیدا ہوتے ہیں ان پر توجہ کئے بغیر کام میں لگا ہوں سب سے زیادہ خطرہ یہ رہتا ہے کہ تو بدترین خلائق ہے اور تیرا کوئی نیک کام کسی قابل نہیں ہوتا۔

تحقیق: یہ خطرہ تو بحر معرفت کا قطرہ ہے خدا تعالیٰ اس کو دریا کر دے۔(النور ص 569)

رقت قلبی مقصود ہونا

حال۔حضرت جب میں وعظ وغیرہ کہتا ہوں تو سننے والوں میں سے بعض رو دیتے ہیں مگر مجھے کبھی رلائی نہیں آتی۔

جواب۔رونا دل کا مقصود ہے آنکھ کا نہیں سو وہ حاصل ہے دلیل اس کی تاسف ہے۔

(النور ص 152)

ہم سلسلہ فہیم سے اپنی باطنی حالات سے کے تذکرہ کا جواز

سوال۔حضرت کے تعلیم اور نفع ذکر بالکل کسی سے نہیں کہہ سکتا ہوں یا مثل مولوی عبدالغنی صاحب وغیرہ سے کہہ سکتا ہوں۔جواب۔وہ اپنے ہیں اور فہم ہیں ان سے کہہ سکتے ہیں۔

انوار کا قابل التفات نہ ہونا

حال: میں اب تک نہیں سمجھا کہ لطائف میں جو فیض ہوتا ہے وہ کیا شے ہے کتابوں کے دیکھنے سے پایا جاتا ہے کہ انوارات رنگ برنگ کے اگر نمایاں ہوں تو قابل اعتبار نہیں ان کی نفی لازم ہے اس کے علاوہ جو کچھ محسوس ہوتا جائے اس کی بھی نفی لازم ہے۔انوارات کے علاوہ جو محسوس ہوتا ہے اس کی مثال ذرا دشوار ہے لیکن اسم ذات کی کثرت سے لطائف میں سوزش ہوتی ہے اور کوئی شے مثل ہوا کے بہر کو پھیل جاتی ہے۔

تحقیق: واقع میں یہ انوار وآثار قابل التفات نہیں ان میں اکثر دخل اسباب طبعیہ کا ہوتا ہے اور اگر ایسا بھی نہ ہو تب بھی ملکوت مثل ناسوت کے غیر قابل التفات ہے ناسوت اگر حجاب ظلماتی ہو تو ملکوت حجاب نورانی اور حجاب مطلقاً حاجب ہے اور حاجب کا رفع واجب

ہے البتہ ان کیفیات میں اگر یہ ہوں (کیونکہ ان کا ہونا لازم نہیں) یہ مصلحت ضرور ہے کہ ان سے شاغل کو ایک گونہ یکسوئی ہوتی ہے جس سے اگر ذکر میں کام لے تو مفید ہے یعنی مذکور کی طرف توجہ خالص کرے ورنہ اگر خود اس میں مشغول ہو گیا تو یہ دوسرے خطرات سے بھی زیادہ مضر ہے کہ غیر مقصود کو مقصود بنا لیا اور سوزش کے بعد جو چیز پھیلتی ہے وہ حرارت ہے حرکت سے اس میں لطافت آ جاتی ہے اور اس میں وہی تقریر ہے جو اوپر عرض کی کہ مورث یکسوئی ہے مگر مقصود نہیں۔ (النور ص 60)

ضرورت خلوت

حال۔ میری کور باطنی میں کوئی فرق نہیں نظر آتا دیکھئے کب تک یہ نمائش محض مقدر ہے۔
تحقیق: یہ کور باطنی نہیں ہے یہ نایافت ہے مبارک ہو۔
سوال۔ بعض ملنے والے بے کار زیادہ دیر تک سمع خراشی اور ہرج کیا کرتے ہیں ان سے سہولت اور نرمی کے ساتھ اٹھ جانے کی التجا کر دی جائے اس میں کیا مضائقہ ہے۔
جواب۔ ان کو نہ اٹھایئے خود کوئی خلوت کی جگہ اپنے لئے تجویز کر کے ان سے اجازت لیکر اٹھ کھڑا ہو۔ (النور ص 162)

انوار ذکر

حال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ عرض یہ ہے کہ رات کو حالت ذکر میں مشابہ خواب ہو کر اچانک ایک چاند روشن پر سے میرے سینہ کی طرف روشنی پڑی جیسا کہ میں بالکل بیدار ہی ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد زائل ہو گیا۔ تحقیق۔ قرائن سے یہ انوار ذکر معلوم ہوتے ہیں مبارک ہو۔ (النور ص 163)

پریشانی کا علاج

سوال۔ میری طبیعت کچھ عرصہ سے بہت پریشان ہے اور کچھ کام نہیں ہوتا بلکہ صبح کی نماز بھی جماعت سے نہیں ہوتی ہے۔ حضور دعا فرمائیں خدمت میں حاضری کو بھی جی چاہتا ہے۔
جواب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ غسل تازہ کر کے کپڑے بدل کر عطر لگا کر دو رکعت نفل پڑھ کر استغفار کرنا اور ایک ہزار بار یا باسط پڑھنا اس کیلئے نافع اور آنے کا

اختیار ہے۔(النورص172)

خوراک زیادہ کھانے کی اجازت

حال: کھانا بہت زیادہ کھاتا ہوں پھر بھی سیر نہیں ہوتا کوئی ترکیب ارشاد فرمایئے کہ تھوڑے پر قناعت ہو جائے۔

تحقیق: خوراک کم کرنے کی فکر میں نہ پڑیں۔ضعف ہو جائے گا۔جب خدا تعالیٰ نے کھانے کو دیا ہے اور اجازت بھی دی ہے پھر تنگی کیوں کرتے ہو۔کیا پیٹ بھر کر کھانا گناہ تھوڑا ہی ہے۔(ربیع الثانی 34ھ)(النورص175)

آثار غلبہ انکسار و غلبہ عظمت شیخ

اب یہ حال ہے کہ خاص اپنی حالت کے متعلق آپ سے بالمشافہ گفتگو کرنے میں بہت ہی بوجھ معلوم ہوتا ہے حالانکہ مجھ کو بخوبی معلوم ہے کہ آپ مجھ پر شفقت کرتے ہیں اور ہر طرح سے دلجوئی فرماتے ہیں۔تحقیق۔اس کا منشا غلبہ عظمت شیخ غلبہ انکسار خود کا مجموعہ ہے۔(النورص179)

تشبیہ اصطلاحی اور توحید وجودی میں فرق

نماز پڑھتے ہوئے چراغ کی روشنی اور شعاع جو مسجد کی دیوار پر پڑتی ہے اس سے قلب میں ایک نور محبت کی کیفیت کے ساتھ جوش مارتا ہے اور آیت مثل نورہ مشکوۃ الخ آجاتی ہے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ مظہر میں غلبہ ہے ظاہر کا جس کو اصطلاح میں تشبیہ کہتے ہیں۔ عرض یہ ہے کہ آیا اسی تشبیہ کا غلبہ اور مظہر میں ظاہر کا غلبہ توحید وجودی ہے کہ جس کی وجہ سے غلبہ انکشاف میں اقوال مشہور انا الحق وسبحانی وغیرہ نکلے۔

تحقیق: اس کیفیت مذکورہ کا تعلق حواس سے ہوا ہے اور کیفیت توحید وجود ہی کا تعلق زیادہ قلب اور وجدان سے ہے۔(النورص۱۸۱)

محبوبیۃ ورد

قلب کی حالت آج کل یہ ہے کہ کبھی وہ ورد پہر ہو جاتا ہے اور دیگر عوارض اور بھی اس

کے ساتھ ملحق ہوتے جاتے ہیں جیسے توحش خوف گھبراہٹ بعض دفعہ قلب کی حرکت محسوس ہونے لگتی ہے اور بعض بعض اعضاء میں لرزہ بھی معلوم ہونے لگتا ہے۔

تحقیق: ایسا درد محمود ہے جس سے درد مطلوب میں اعانت ہو۔ (النور ص 182)

صفائی قلب کا محسوس ہونا

حال: بعض دفعہ قلب کی حالت محسوس ہوتی ہے کہ جیسے صاف کیا ہوا بالکل نازک شیشہ اس وقت بے ساختہ یہ شعر زبان پر آجاتا ہے کہ

آہستہ برگ گل بفشاں برمزار ما　　　بس نازک است شیشہ دل در کنار ما

تحقیق: ضعف وصفاء سے مرکب ہے۔ (النور 182)

ترک تداوی سے تداوی کو فضیلت

حال: حضرت جی اس امر میں طبیعت نہایت فکر مند ہے کہ میری طبیعت میں کبھی یہ بات نہیں ہوئی کہ اپنے نفس کیلئے کوئی خاص آرام کھانے یا پینے کا اختیار کیا جائے جب تک گھر رہا جو کچھ گھر والوں اور بال بچوں نے کھایا پہنا وہی) آپ بھی علی ہذا القیاس سفر میں بھی یہی حالت رہی۔ جو ضروری ہوا اس کا اہتمام کیا گیا اور ماسوا کی نفی۔ اب اس وقت طبیعت میں کمزوری نہایت درجہ کی بڑھ گئی ہے اب اگر کسی وقت کی چیز کھانے کی نیت کرتا ہوں تو دو خیال پیدا ہوتے ہیں اکی تو یہ کہ خدا جانے گھر والے کس طرح پر ہوں گے اور ان کیلئے تو یہ صورت شاید نہیں میسر ہوگی اور دوسرے یہ کہ دل میں ندامت ہوتی ہے کہ اللہ کی نعمتیں تو پیشتر سے کھا رہا ہوں اس میں تو نے کیا کر کے دیا اور آئندہ چل کر تو کیا کرے گا اور بصورت ترقی نعمتوں میں تو کیا کچھ کر کے دکھلائے گا طبیعت میں ایک دہشت وخوف معلوم ہوتا ہے اب اس میں جیسا کچھ ارشاد عالی ہو۔

تحقیق: یہ ایک حالت محمودہ کا غلبہ اور مبارک حالت ہے عمل درآمد اس میں یہ چاہئے کہ جس چیز سے محض لذت ہی مقصود ہو وہاں اس حال کے مقتضاء پر عمل کیجئے اور جہاں تداوی یا تقویت کی ضرورت ہو وہاں بہ نسبت حال کے امر شرعی مستحب تداوی پر عمل افضل ہو اور تقویت بھی داخل تداوی ہے۔ (النور ص 186)

بدحالی کا علاج

میری پہلے عادت تھی کہ میں فضول باتیں کہ جن کا نہ ہوتا تھا نہ سر پیر سوچا کرتا تھا اور گھنٹوں اس میں محو رہا کرتا تھا اب بھی وہ خیالات برابر آتے ہیں مگر فوراً ہی خیال آجاتا ہے کہ فضول ہیں استغفار پڑھ کر حق تعالیٰ کا نام مبارک لینے لگتا ہوں غرضیکہ ایک عجیب حالت ہے لاالی ھولاء ولا الی ھولاء اگر کچھ امید ہے تو اس سے کہ کچھ امید نہیں حالت جو ہے کسی دوسرے کے سامنے بیان کرتے ہوئے شرماتا ہوں کہ کہے گا کہ اللہ اکبر ظاہر میں تو یہ پارسائی اور باطن میں یہ خباثت مگر آپ سے کیا چھپاؤں جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے میں کیا عرض کروں مجھے کیا لطف آتا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اے حق تعالیٰ کی درگاہ تک یہ حمد وثنا پہنچی دل سے نکلتا ہو اللھم ربنا لک الحمد ارے اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے سن لیا اس خط کو لکھ رہا ہوں اور مختلف خیالات آرہے ہیں۔ مگر سوچتا ہوں کہ جو حالت بھی ہے اچھی یا بری کہہ تو دوں اگر ان سے بھی پوشیدہ کیا تو بجز حرمان کے اور کیا ہے کئی مرتبہ پرچہ دینے کا بعد عصر ارادہ ہوا تو اس میں اس لئے رکا کہ زبانی اس تفصیل سے عرض نہیں کرسکتا۔ لہٰذا یہ خط لکھا بس میں پھر اتنا کہوں گا کہ عجب حالت ہے کہ گناہ اس قدر ہیں کہ دنیا میں شاید کسی اور کے نہ ہونگے۔ بلکہ یقیناً نہ ہوں گے اور پھر بےفکر اے اللہ کیا کروں حیران ہوں جانے کیا کیا بک گیا۔ اب یوں پوچھتا ہوں کہ خود تو کچھ ہوتا نہیں گناہوں کی پوٹیں کی پوٹیں ہیں اب کروں تو کیا۔ اللہ تعالیٰ سے قریب قریب ہر وقت معافی مانگتا ہوں مگر نئے گناہ اتنے ہوجاتے ہیں ان ساری باتوں کے بیکار ہونے کا یقین ہوجاتا ہے۔

تحقیق: برخوردارع معشوق من ست آنکہ بہ نزدیک تو زشت ست تم کو اس مجموعی حالت پر حسرت ہے مجھ کو مسرت ہے۔ یہ تمام حالات دو امر کی دلیل ہیں جو کہ اعلیٰ مقاصد سے ہیں ایک اپنی بدحالی کا احساس دوسرا خوشحالی کی فکر چار امر کو اپنا معمول کرلو پھر عدم حرمان میرا ذمہ ایک ذکر متعلق جو معمول مقرر کررو کو قلیل ہو اس کو پورا کرلیا کرو خواہ دل سے یا بے دلی سے۔ دوسرا معاصی سے نفس کو ہمت کے ساتھ روکو اور کوتاہی پر فوراً استغفار کرو۔ تیسرا ماضی و مستقبل کو مت سوچو نہ نفع کا قصد کرو۔ چوتھا حالات سے وقتاً فوقتاً اطلاع دو گو وہ اطلاع کے قابل بھی نہ

ہوں اور اس سب کے ساتھ میری رائے میں تمہارے اعضا رئیسہ میں حرارت کا اثر ہے علاج طبی ضرور کرو۔ اس کا بھی ان حالات میں دخل ہے اور اس دستور العمل کے بعد بے فکر ہو۔

من غم تو میخورم تو غم مخوز | بر تو من مشفق ترم از صد پدر

تمہار خیر خواہ دلسوز (اشرف علی ص 199)

معصیت کے بعد بوجہ محبت الٰہی ندامت ہونا

حال: مجھے کسی معصیت کے بعد کیا عرض کروں بوجہ خوف الٰہی کے ندامت کم ہوتی ہے بلکہ بوجہ محبت کے زیادہ ندامت ہوتی ہے۔ تحقیق۔ ماشاء اللہ حالت رفیعہ ہے۔ (النور ص 198)

بوجہ عذر شدید ادائے دیون میں تاخیر مضر باطن نہیں

حال: اسی طرح حقوق العباد از قسم دیوں ذمہ میں ہوں ان کی ادائیگی میں سستی کرنا کیسا ہے مگر ارادہ ان کے ادا کرنے کا پختہ ہے صرف اتنی سستی ہوتی ہے کہ اگر اپنے آپ کو بھی ضرورت درپیش ہو اور صاحب دین کو بھی تو اپنی ضرورت کو ترجیح دیکر اس سے اس وقت عذر کر دیا جاتا ہے۔

تحقیق: ضرورت شدید عذر ہے اس عذر سے تاخیر معصیت نہیں اس لئے مضر باطن بھی نہیں۔ (النور ص 198)

اپنی حالت پر اطمینان نہ ہونا

حال: مجدد الملۃ والدین فاضت انہار فیوضکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ الحمد للہ میری حالت بتوفیق الٰہی وبرکت توجہ ودعا جناب سامی پیشتر سے بہت اچھی ہے۔

تحقیق: الحمد للہ بارک اللہ۔ حال۔ لیکن مجھے اطمینان نہیں کہ یہ حالت قائم رہے گی۔

تحقیق: خود یہ حالت بھی اچھی ہے بلکہ اگر اطمینان ہوتا تو جس حالت کو اچھا سمجھا جاتا ہے وہ بھی اچھی نہ ہوتی۔ اس کا اچھا ہونا خود اسی پر موقوف ہے لان الامر بین الخوف والرجاء البتہ مقتضی حالت موجودہ کا رجاء کو غالب رکھنا ہو جس کا باعث میرا وعدہ والتزام دعا ہے جس کے قبول کی مجھ کو امید غالب ہے۔

حال: دعا فرمایئے کہ حق سبحانہ میری دستگیری فرماتے رہیں اور مجھے میرے نفس کے

سپرد نہ کریں۔ تحقیق۔ آمین میں مشغول ہوں۔ (النور 203)

نماز وذکر میں دلجمعی

حال: نماز میں جیسی پہلے طبیعت میں ایک قسم کی گھبراہٹ پیدا ہوتی تھی اب وہ نہیں بلکہ طمانیت غالب ہے۔ تحقیق۔ بڑی نعمت ہے۔

حال: ذکر میں اس کا تقاضا تو ہوتا ہے کہ جلدی ختم ہو جائے مگر وحشت اور گھبراہٹ اور تنگی نہیں ہوتی۔ تحقیق۔ بڑی رحمت ہے۔ (النور ص 204)

آثار جذب

حال: کبھی کبھی دعاوغیرہ میں رقت بھی طاری ہو جاتی ہے مگر اس کے منشا کا احساس نہیں ہوتا۔ خود ہی طبیعت بھر آتی ہے۔

تحقیق: منشا کا احساس نہ ہونا ظاہر علامت جذب کی ہے جو زیادہ خوشی کی بات ہے۔ (النور ص 204)

دیوانگی کا مطلوب بالذات ہونا

حال: طبیعت میں پہلی سی دیوانگی نہیں پاتا۔

تحقیق: یہ حالت زیادہ رفیع ہے دیوانگی مطلوب ہے فرزانگی کیلئے نہ کہ بالذات مگر یہ فرزانگی دوسری قسم کی ہے۔ حال۔ گو طبیعت بہت خوش رکھنا چاہتا ہوں۔ الخ۔

تحقیق۔ اس کا بھی قصد ضرور نہیں۔ (النور ص 207)

تسکین وپریشانی کا سبب

حال: جب کبھی اپنے مالک کی معیت کا خیال ہو جاتا ہے تسکین ہو جاتی ہے اور جب کبھی غفلت سے معیت خالی نظر سے غائب ہوئی فوراً طبیعت پریشان ہو جاتی ہے۔

تحقیق: یہ بھی ملحق بہ تسکین ہے۔ حال۔ اپنی حالت میں کوئی خاص تغیر نہیں پاتا۔

تحقیق: پانا ضرور نہیں ہونا ضرور ہے۔ سووہ ہے۔ (جمادی الاول 1334ھ) (النور 207)

تلاوت قرآن پاک اور وظیفہ میں دلجمعی کا فرق

سوال۔ اور قرآن شریف کے پڑھنے میں دل نہیں لگتا اور نماز وظیفہ میں لگتا ہے کیا وجہ

اس کیلئے بھی دعا فرمائیں۔

جواب۔ دعا کرتا ہوں اور وجہ اس کی یہ ہے کہ وظیفہ میں تو ایک ہی چیز بار بار پڑھی جاتی ہے طبیعت پر زور نہیں پڑتا آسانی کی وجہ سے دل لگتا ہے اور قرآن میں مختلف کلمات مختلف آیات پڑھی جاتی ہیں۔ طبیعت پر زور پڑتا ہے دشواری کی وجہ سے گراں معلوم ہوتا ہے اور اسی وجہ سے نماز بھی گراں معلوم ہوتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وانها لكبيرة الآیہ سو یہ طبعی تفاوت ہے کوئی فکر کی بات نہیں مگر جس قدر بھی ہوسکے کرنا چاہئے بعد عادت کے انشاء اللہ تعالیٰ یہ دشواری جاتی رہے گی اور دلچسپی بھی ہو جائے گی۔ (النور ص 208)

وظیفہ میں روشنی نظر آنا

سوال۔ اکثر اوقات یہ بھی ہوا کہ تہجد کے ورد شریف پڑھتے وقت میرے جانب شمال یا سامنے ایسے ستارے اور روشنیاں نظر آئیں کہ میری آنکھ کھل گئی اور پھر جب میں نے دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔ پہلے تو یہ خیال ہوا کہ شاید کسی طرف سے روشنی میرے مکان میں آ گئی مگر کچھ نہیں۔ ایک مرتبہ ایسا معلوم ہوا کہ میرے سامنے کوئی مشعل لایا جب گھبرا کر آنکھ کھول دی تو کچھ نظر نہ آیا۔

جواب۔ ان امور کی طرف التفات نہ کیا جائے کبھی خیال ہی ہوتا ہے اور کبھی انوار ذکر بھی ہوتے ہیں لیکن وہ بھی مقصود نہیں۔ گو محمود ہیں۔ تو شکر کیا جائے مگر کمال نہ سمجھا جائے۔ (جمادی الاخری 34ھ) (النور ص 209)

سوال۔ بوقت تہجد بعد 12 تسبیح کے درود شریف پڑھ رہا تھا کہ تمام مسجد میں آدھے گھنٹے تک سفید نور بھر گیا جس کو میں نے دیکھا یہ کیا چیز ہے۔

جواب۔ اہل طریق کی تحقیق پر یہ نور ارواح ہے۔ (النور ص 213)

وحشت کا علاج

حال: آج طبیعت پھر متقاضی ہوئی اور بہت پریشان ہوئی اور خط لکھنے کے واسطے بیٹھ گیا۔ حضور کی برکت ایسی شامل حال ہے کہ کچھ عرض نہیں کرسکتا۔ تحقیق۔ الحمد للہ۔

حال: طبیعت میں اس قدر تغیر واقع ہوتا جاتا ہے کہ جس کی بابت کچھ عرض نہیں کرسکتا

اور میری حالت اس قدر روبہ اصلاح ہوتی چلی جاتی ہے جس پر مجھے خوب تعجب آتا ہے۔
تحقیق: مبارک ہو۔

حال: دنیا کی محبت روزانہ دل سے اٹھتی چلی جاتی ہے اور یہ طبیعت چاہتی ہے کہ ایک دم دنیا کو ترک کردوں اور ایک دم کہیں جنگل بیابان میں چلا جاؤں مگر چونکہ اہل وعیال لگے ہوئے ہیں اس لئے حضور اطمینان قلب کے واسطے کچھ تجویز فرمائیں تاکہ یہ وحشت دور ہو۔
تحقیق: قرآن مجید کی تلاوت بڑھا دیجئے اور اکثر چلتے پھرتے درود شریف کا شغل رکھئے اور یہ عزم کرلیجئے کہ بدون مشورہ اپنے حال میں کوئی تغیر قصداً نہ کرینگے۔ (النور ص 234)

آثار انانیت

حال: ابتداء میں جیسا کوئی معمولی گناہ مثلاً جھوٹ وغیرہ پر کچھ خیال نہ آتا تھا۔ مگر اب نہایت سخت اور بہت برا معلوم ہوتا ہے۔ تحقیق۔ یہ علامت انابت سے ہے۔
حال: جو حضرات میرے محب ہیں ان سے بھی صاف کہہ دیا ہے کہ مہربانی فرما کر میرے سامنے کچھ نہ کہا کیجئے۔ تحقیق۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (النور ص 234)

آیات بشارت پر رونا آنا

حال: فجر کی نماز کے بعد کلام مجید پڑھتا ہوں جیسا کہ ابتداء سے معمول ہے مگر اب رونا آتا ہے خواہ آیت خوشخبری یا بشارت کی ہو یا خوف کی یہ کیا بات ہے حضور ایسا نہ ہو کہ خوشخبری کی آیت میں جو مجھے رونا آتا ہے میرے واسطے کوئی نقصان کی بات ہو۔ حضور مطلع فرمائیں۔
تحقیق۔ رحمت ہے نقصان نہیں بلکہ بشارت کی آیتوں پر رونا آنا زیادہ اقرب الی سلامۃ الفطرۃ ہے کہ اس سے جوش زیادہ ہوتا ہے اور جوش سے رونا۔ (النور ص 235)

وارد کا اتباع کرنا

حال: دوسرے ضرب خفی لگاتا ہوں۔ مگر آواز سینہ سے مہین بعض اوقات موٹی بے ساختہ خود بخود سینہ سے نکل جاتی ہے۔
تحقیق: جو کیفیت بے ساختہ ہو جائے اس میں تغیر کا قصد نہ کیجئے۔ بلکہ اس کا اتباع کیجئے۔

حال: اور پھر اسی میں مزہ آتا ہے اور اسی کشش کے ساتھ رونا بھی آتا ہے مگر اس رونے کے ساتھ قلب کی حالت متغیر ہو کر مزید لطف کا باعث ہوتی ہے وہم کو اس میں بالکل دخل نہیں ہے۔ اگر کچھ خرابی ہو تو مطلع فرمایئے اور جو اصلاح ہو اس سے حضور مطلع فرمایئے۔

تحقیق: کچھ خرابی نہیں۔ بالکل محمود ہے۔ (النور ص 236)

حال: ذکر دوازدہ تسبیح میں ایک ذکر ختم ہو جانے کے بعد کسی قدر بے اختیاری کے ساتھ زبان پر سبحان اللہ وبحمدہ اور بعض دفعہ سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور کبھی دونوں کلمے جاری ہو جاتے ہیں اور کچھ دیر تک جاری رہتے ہیں جن سے کبھی کبھی تو بجبر توجہ ہٹا کر پھر دوازدہ تسبیح کا دوسرا ذکر شروع کرتا ہوں۔ بجبر سے منشا یہ ہے کہ طبیعت اس کو موقوف کرنے کو نہیں چاہتی۔ کلمات مذکورہ کے دوران ذکر میں قلب میں کشادگی اور فرحت محسوس ہوتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس گنہگار پر کس قدر رحمت فرمائی گئی ہے کہ ذکر کی توفیق ہوئی اگر بے اختیاری میں یعنی جبکہ تقاضا زیادتی کے ساتھ ہو یا ویسے ہی کچھ دیر ان کو پڑھ لیا کروں تو کچھ حرج تو نہیں ہے۔

تحقیق: حرج کیا معنی بلکہ اس کے ترک میں حرج ہے جب ایسی کیفیت ہوا کرے پہلی تسبیح کو موقوف کر دیا کیجئے اس کیفیت کے غلبہ تک۔ ذیقعدہ 34ھ (النور ص 286)

حال: اکثر یہ حالت ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک یا کوئی روایت سن کر از حد جوش محبت دل میں پیدا ہوتا ہے اور عرصہ تک اشک بار رہتا ہوں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ گویا حضور بالمشافہ جلوہ افروز ہیں اور یہ مجمع کے اندر بھی ہوتی ہے اور تنہائی میں بھی بے اختیار کھڑا ہونا چاہتا ہوں کہ معاً دو خیال دل میں پیدا ہوتے ہیں اول تو یہ کہ مجمع کے لوگ کہیں گے کہ یہ مکار ہے اور عقائد کیلئے بھی مضر ہے دوسرے یہ کہ اندرونی کیفیت تو یہ ہوتی ہے مگر ظاہر میں کچھ نظر نہیں آتا میں اسی حیرت میں رہتا ہوں۔

تحقیق: مبارک حالت ہے اگر ضبط نہ ہو سکے کھڑے ہو جائیں مگر یہ ظاہر نہ کرنا چاہئے کہ میں کیوں کھڑا ہوا پھر عقائد میں مضر نہ ہوگا اگر کسی نے بہت اصرار سے پوچھا کہہ دیا کہ جی گھبراتا تھا وبس۔ (النور 296)

سوال۔ گزارش یہ ہے کہ رات ذکر میں بہت کشمکش پیدا ہوئی غلبہ وحدت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آیا اندر سے تقاضا یہ ہو رہا تھا کہ بجز ایک وجود کے کسی کا وجود نہیں اور طبعی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال ایسا غالب تھا کہ حضور کا فنا مشاہد نہ ہوتا تھا پھر یہ اندیشہ ہوا کہ حق تعالیٰ شانہ کے وجود کے سامنے حضور کا وجود تو کچھ بھی نہیں پھر اس کا فنا کیوں مشاہد نہیں ہوتا حق تعالیٰ کے وجود کے ساتھ حضور کے وجود کا فانی نہ ہونا جب خیال میں آتا ہے تو کہیں یہ شرک نہ ہو جائے۔

جواب۔ یہ شرک نہیں اس لئے کہ جمیع ممکنات میں عموماً اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں خصوصاً دو حیثیتیں ہیں ایک ذات کی اور اس مرتبہ میں وہ معدوم ہے اور ایک اضافہ مع الحق کی کہ اس مرتبہ میں وہ موجود ہے اور قاعدہ ہے کہ کسی حیثیت کے اعتبار سے ایک شے پر کوئی حکم کرنا واقع میں اس حیثیت پر حکم کرنا ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حیثیت خاص سے وجود کا حکم لگانا واقع میں حق تعالیٰ پر وجود کا حکم کرنا ہے اور وہ عین توحید ہے سالک ان احوال میں غیر مختار ہوتا ہے کبھی ذات ممکن کی طرف نظر جاتی ہے کبھی حیثیت تلبیس یعنی وجود پر نظر جاتی ہے جس طرف بھی نظر جائے تکلف سے دوسری طرف نظر نہ کرنا چاہئے کہ اس وقت وہی نظر اس کی تربیت کا طریق ہے پس یہ غلطی تھی کہ بہ تکلف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فنا پر نظر کی جاتی تھی اور حیثیت وجود پر نظر کرنے کو خلاف فنا سمجھا جاتا تھا جب وجود پر نظر گئی تھی اس کو بھی وجود حق ہی پر نظر سمجھنا چاہئے تھا۔ بالخصوص الذی ذکرتہ اور اس کا لطف حاصل ہونے دیتا تھا۔ (النور ص 449)

حال: بعض دفعہ ذکر جہر میں قلب کے اوپر ایک عجیب تجلی محسوس ہوتی ہے جس سے بے تاب ہو جاتا ہوں قلب کو بہت زیادہ محویت اور کشش اس کی طرف ہوتی ہے بعض دفعہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل بے تاب ہو کر پھٹ جائے گا جانتا ہوں کہ انوار بھی غیر ہیں اطوار بھی غیر ہیں ذات واحد ان سب سے مبرا ہے مگر اس وقت غلبہ وحدت کی وجہ سے ہر چیز بجز ذات واحد کے فانی معلوم ہوتی ہے اور اس تجلی کی طرف کشش اور بے تابی بے اختیار ہوتی ہے میں نے ابھی اس کی نفی اور دفع کی کوشش نہیں کی اس کی طرف توجہ مضر تو نہیں۔

تحقیق: قصداً توجہ نہ چاہئے لیکن اگر خود بخود توجہ ہوتی ہو تو اس کی نفی بھی نہ کی جائے اگر

اس عدم نفی کو اصطلاح میں توجہ کہا جائے تو یہ توجہ مضر نہیں۔

حال: اگر اس کو بھی اضافت مع الحق کی حیثیت سے دیکھا جائے کہ اضافت مع الحق کی حیثیت میں یہ بھی غیر نہیں اس میں کچھ حرج نہیں۔

تحقیق: یہ نہ کیا جائے کہ اس حیثیت کا استحضار کیا جائے کہ یہ تکلف اور سبب تشویش ہوگا اس اضافت کے اعتبار کے معنی یہ ہیں کہ عدم فنا غیر کا جو شبہ پیدا ہوتا تھا اس کو حل کر دیا گیا باقی بے ساختہ وبلا قصد جو تصور ہونے لگے اس سے تجاوز نہ کیا جائے۔ (النور ص 455)

ضرورت حضور قلب

حال: مگر میں امید کرتا ہوں کہ بیرونی تنفس اور اندرونی سانس کے ساتھ ہر دو میں اللہ اللہ کہتا ہوں اور نفس اسم ذات شریف سے خالی نہیں رہتا جب تک کہ اس کو پڑھتا ہوں۔

تحقیق: اس تکلف کی ضرورت نہیں صرف زبان سے معمولی طور پر کیا کیجئے قلب کو حتی الامکان حاضر رکھئے۔ (النور ص 237)

آثار شوق ومحبت

حال: نماز میں اکثر یہ جی چاہتا ہے کہ خوب روؤں اور بعض وقت کلام پاک کی تلاوت میں یہی خیال ہوتا ہے کہ روؤں مگر جہاں خیال کیا تو یہ بات رفع ہوئی نہ معلوم یہ کیا بات ہے۔

تحقیق: اثر ہے محبت وشوق کا خدا تعالیٰ مبارک فرمائے اور رفع ہو جانا بھی رحمت ہے۔ ورنہ تحمل نہ رہے جو اولاً بدن کو مضر ثانیاً باطن کو مضر کہ عمل سے تعطل ہو جائے اور عمل ہی سے ترقی ہوتی ہے۔ (النور ص 239)

حال: مجھے اس کا بڑا شوق ہے کہ کسی طرح ہو اللہ پاک کی محبت میں بے چین رہوں۔

تحقیق: مگر اس کے ساتھ یہ بھی دعا کرو کہ اس بے چینی میں چین رہے۔ (النور ص 580)

احوال میں دوام نہ ہونا

حال: مراقبہ میں ایک خاص رقت طاری ہوتی ہے مگر حضور نہیں معلوم یہ کیا بات ہے کہ کوئی دن ایسا بھی ہوتا ہے کہ رقت قلبی نہیں ہوتی۔

تحقیق: احوال غیر اختیار یہ دائم نہیں ہوتے اور اگر دائم ہوں تو ان میں لذت نہ رہے

اور اکثر اس کے مصالح اس لذت پر مبنی ہیں۔(النور ص 239)

آثار غلبہ توحید وجودی

حال: جتنے خطرات پیدا ہوتے تھے سب ذاکر معلوم ہوتے تھے حتیٰ کہ شیطان پر لاحول نہیں پڑھ سکتا تھا اب یہ حالت نہ رہی۔

تحقیق: یہ غلبہ تھا توحید وجودی کے بعض آثار کا جس کا ضرر اکثر ہے نفع سو اس کا نہ رہنا بہتر ہوا۔

حال: ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر شے دیکھ رہی ہے نظر نہیں اٹھا سکتا تھا نہ کسی کو دیکھ سکتا تھا۔ بیٹھے بیٹھے سوتا تھا۔ لیٹ نہیں سکتا تھا۔ اب یہ حالت نہ رہی۔(النور ص 245)

تحقیق: یہ سب وہی تھا جس کا نہ رہنا بہتر ہوا۔

حضور دائمی کا مقصود ہونا

حال: اصلی مقصود تو بندہ حضور دائمی سمجھتا ہے۔ سو بحمد اللہ حاصل تو ہے لیکن بعض وقت یہ تعلق بہت سست و مضمحل بلکہ نابود معلوم ہوتا ہے تو جان کو بن جاتی ہے۔

تحقیق: یہ تو غلبہ حضور ہے جس کا دوام عادتاً نہیں ہوتا۔ نفس حضور بفضلہ تعالیٰ دائم ہے اور کافی ہے۔

در بزم دور یک دو قدح درکش و برو　　یعنی طمع مدار وصال دوام را

(النور ص 248)

تلوین کا مقدمہ تمکین ہونا

حال: دوسری عرض یہ ہے کہ دیوان حافظ یا اور کوئی نظم پر درد دیکھتا ہوں یا سنتا ہوں تو اس حزن میں کمی ہوتی ہے اور جوش و حرارت بڑھتی ہے جس طرح کہ کوئی مجھ میں آگ پھونکتا ہے مگر بعد چندے پھر وہی سابقہ حالت حزن عود کر آتی ہے۔

تحقیق: یہ احوال تو علی سبیل التعاقب اسی طرح وارد ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ایک روز تمکین میسر ہو جاتی ہے۔ یہ تلوین ہی مقدمہ تمکین ہے۔ مقدمہ سے نہ گھبرایئے یہی سفیر مقصود ہے۔(النور ص 248)

غیر شرعی امر پر غصہ اور رحم آنا

حال: اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ غیر شرعی امر پر غصہ اور رحم دونوں برابر ہوتے ہیں۔

تحقیق: مبارک ہو حال رفیع ہے۔ (النور ص 270)

اپنے نفس پر غصہ آنا

حال: بعض اوقات سبق پڑھانے یا مطالعہ اسباق یا کسی اور وجہ سے تصور مسمی سے غفلت ہوتی ہے تو بوجہ خوف زوال اس نعمت کے اپنے نفس پر بہت ہی سخت غصہ اور طبع میں قلق ہوتا ہے پھر بعد اس کے چند مرتبہ استغفار اور توبہ اور زاری کی جاتی ہے جب جا کر سکون اور اطمینان اور آرام طبع کا ہوتا ہے۔

تحقیق: استغفار ایسی حالت میں مسنون ہے۔ قلق بھی مضر نہیں۔ مگر غصہ محتمل ضرر ہے ایسا نہ کیا جائے۔ حال۔ اگر کسی وقت کوئی فضول بات یا کام بے خبری سے احقر سے سرزد ہوتا ہے تو یہی حالت مذکورہ ہوتی ہے۔ تحقیق۔ اس میں غصہ مضر نہیں۔ (النور ص 271)

حال: اب تک حالت بدستور ہے کوئی تغیر نہیں۔

تحقیق: عدم تغیر بھی حالت محمودہ مطلوبہ ہے۔ (النور ص 296)

اتباع اثر اشعار سے احتراز

حال: حالت بے داری میں بھی اگر کوئی شخص اچھا شعر پڑھتا ہے تو دل پر اثر ہوتا ہے بعض وقت حرکت قلبی پیدا ہو جاتی ہے۔

تحقیق: کیفیت تو یہ مذموم نہیں البتہ اس کے مقتضا کا اتباع نہ کیا جائے اور چونکہ اس عدم اتباع میں مجاہدہ شدید کرنا پڑے گا اور اس مجاہدہ ہونا موقوف ہے اس اثر پر اس لئے یہ اثر بھی مفید ہے جیسا کہ اتباع کرنے کی صورت میں بھی اثر مذموم و مضر ہوتا۔ ذیقعدہ 34ھ (النور ص 274)

دن اور رات کی نمازوں میں یکسوئی کا تفاوت

حال: ظہر عصر فجر میں اس قدر دل نہیں لگتا جس قدر کہ مغرب اور عشاء میں لگتا ہے خصوصاً عشاء کی نماز تو نہایت اچھی ہوتی ہے۔

تحقیق: شب کو طبعاً یکسوئی زیادہ ہوتی ہے اور شواغل کم اور یہ حالت اوفق بالقرآن ہے۔ قال اللہ تعالیٰ. اشد وطاء واقوم قیلا۔ (النور ص 235)

حب موت کی علامت ولایت ہونا

حال: زیست سے طبیعت گھبراتی ہے جی چاہتا ہے کہ خدا کی راہ میں کوئی مجھ کو اس طرح ذبح کرے جیسے بکرا اللہ کے نام پر ذبح کیا جاتا ہے یا جیسے حضرت اسماعیلؑ کا حکم ہوا تھا اسی طرح میرے لئے حکم ہوتا اور میں ذبح کر دیا جاتا۔

تحقیق: نہایت محمودہ حالت ہے جب موت علامت ولایت سے ہے۔ خدا تعالیٰ مبارک فرمائے۔ ذیقعد 34 ہجری۔ (النور ص 279)

فراغ قلبی کا اہتمام

حال: حضرت کا اہتمام متعلق فراغت قلب (یعنی دل کسی چیز اور کسی شخص سے لگا ہوا نہ رہے) دیکھ کر اور حسن العزیز میں عمل حضرت کا دیکھ کر اور عوارف میں حضرت کی زبان مبارک سے بعض بزرگوں کی حکایات سن کر میرے قلب میں بھی بفضلہ تعالیٰ وبرکت حضرت اعلیٰ اس بات کی طرف میلان پیدا ہوا اور حتیٰ الامکان اس کا اہتمام کرنا شروع کر دیا ہے اور اس سے بہت نفع محسوس ہوتا ہے اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ یہ اہتمام مضر تو نہ ہوگا۔

تحقیق: مضر کیا معنی نہایت نافع ہے۔ (النور ص 290)

حال: فراغت قلب کے متعلق خیال کرتا تھا کہ کیا کروں کہ فراغت قلب حاصل ہو دل میں یہ بات یک بیک آئی کہ جو بات اور جو کام ضرور نہ ہو نہ اس کو دیکھو نہ سنو نہ اس کا تصور دل میں کرو خواہ یہ چیزیں ماضی کے متعلق ہوں یا مستقبل کے۔

تحقیق: بارک اللہ تعالیٰ فی فہمکم ذلک کذلک۔ (النور ص 302)

بے داری اور خواب میں طبعی تفاوت

حال: جاگتے میں حضرت سے بات نہیں کر سکتا اور خواب میں جب کبھی اتفاق گفتگو کا ہوتا ہے تو نہایت بے تکلفی ہوتی ہے حالانکہ قاعدہ کی رو سے خواب میں بھی تکلف ہونا چاہئے اس کا کیا سبب ہے۔

تحقیق: اگر طبیعت کا غلبہ ہوتا تو وہی بات ہونا چاہئے تھا جو لکھی ہے لیکن حقیقت کا بفضلہ تعالیٰ غلبہ ہے اور حقیقت میں واقع ہے مناسبت تامہ اس لئے خواب اس کا ظہور ہوتا ہے۔ (النور ص 290)

نماز میں جوش قلبی کو ضبط کرنا

حالتیں خادم کی یہ ہیں بعض دفعہ جب نماز حضرت کے پیچھے پڑھتا ہوں یا تنہا پڑھتا ہوں تو قلب میں جیسے ہنڈیا میں جوش ہوتا ہے ویسا ہی جوش اٹھتا ہے اور چیخنے کو جی چاہتا ہے مگر یہ بات حاجب ہو جاتی ہے۔

شیخ کا پاس نزاکت دل ناشاد رہے ۔۔۔ نالہ رکتا ہوا تھمتی ہوئی فریاد رہے

تحقیق: ہاں نماز میں ضبط ہی محمود ہے۔ (النور ص 302)

حال: دل ایسا سخت ہے کہ ایسی حالت میں بھی رونا نہیں آتا۔

تحقیق: جب رونا نہ آنے پر افسوس ہوا تو دل سخت کہاں ہوا معلوم ہوا کہ تربیۃ السالک کو بغور نہیں دیکھا۔ (النور ص 406)

حال: دو ہفتہ سے خصوصاً یہ حالت ہے کہ بعض اوقات کی نماز میں اس قدر رقت طاری ہو جاتی ہے کہ صاف الفاظ نہیں نکلتے اور گھنٹوں نماز ختم کرنے کو جی نہیں چاہتا اور بعد ختم نماز بھی دیر تک رقت طاری رہتی ہے۔

تحقیق: الحمد شریف اور چھوٹی تین آیتوں کی مقدار قرأت واجب ہے اگر اسکے حروف صاف نہ ہوں تو مکرر صاف پڑھا جائے اور اس کے بعد صاف نہ ہوں تو کچھ حرج نہیں۔ (النور ص 444)

آثار غلبہ وحشت

بعض وقت طبیعت بہت گھبراتی ہے اور جی چاہتا ہے کہ جلدی کسی طرح دنیا مٹ جائے جس سے نجات ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف جانا نصیب ہو کبھی کبھی یہ جی چاہتا ہے کہ کسی سے بات چیت کروں اور ادھر ادھر گھومتا پھروں یا ایسی جگہ چلا جاؤں جہاں کوئی کسی حرکت پر معترض نہ ہو۔ پس تھوڑی دیر کے بعد پھر خیال بدل جاتا ہے مگر کام میں یکجہتی پھر بھی نہیں ہوتی عجیب ناگفتہ بہ حالت ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں بالکل جنوں کی سی حالت ہے حضور دعا فرمائیں۔

تحقیق: جو حالت لکھی ہے یہ آثار ہیں غلبہ وحشت کے اصل میں یہ وحشت عن الدنیا ہے عن الدین نہیں ہے۔ ورنہ دنیا کے مٹنے اور خدا کی طرف جانے کا تقاضا نہ ہوتا پس یقیناً وحشت عن الدین نہیں ہے مگر اس کا ایک لون یہ بھی ہے کہ یہ وحشت فی الدین بھی ہونے لگتی

ہے چونکہ تحقیق اس دین کا بھی دنیا میں ہے پس اس وحشت کو دین سے اقتران عارض ہو جاتا ہے حال ومحل کا تعلق نہیں ہے جیسا کسی کو کوئی غم ہوا اور وہ غم نماز میں بھی رہے تو نماز اس غم کا ظرف تو ہے مگر خود وہ غم نماز سے تو نہیں۔ (النور ص 312)

تمنائے رویت اللہ میں دعا سفر آخرت

حال: سخت طبیعت گھبراتی ہے کسی کام میں کسی جگہ طبیعت نہیں لگتی پریشان ہوں طبیعت میں اضطراب رہتا ہے کہیں سکون وچین نہیں ہے اپنی زندگی ہی سے طبیعت گھبراتی ہے اور بہت گھبراتی ہے اور جہاں غور کرتا ہوں معلوم ہوتا ہے زندگی کے ایام بہت کم رہ گئے ہیں ایک گھنٹہ کا اعتبار نہیں معلوم ہوتا عقلاً ہی نہیں بلکہ طبعاً' قید خانہ میں محبوس معلوم ہوتا ہوں۔

لوگ نکاح کی فکر میں ہیں اکثر جی چاہتا ہے انکار کردوں اور لکھ دوں کہ میں مخدوش حالت میں ہوں اس لئے نہیں کرتا مگر پھر رک جاتا ہوں کہ شرعاً گناہ نہ ہو جائے۔ نیز لوگ اس کا مطلب کیا سمجھیں گے جو مناسب ہو تحریر فرمایئے۔

تحقیق: ماشاء اللہ سب حالات محمود ہیں مبارک ہو رویت کی تمنا کے تقاضا پر یہ دعا کیجئے کہ اے اللہ رویت جلدی نصیب ہو اس کا حاصل تمناء تعجیل سفر آخرت ہے جو شوقاً للقاء درست ہے اور نکاح کے بارے میں یہ عمل رکھئے۔

اب ان حالات میں کمی یا اضمحلال کا ہونا کیا باعث ملال ہے اور اس پر حالت کے کم ہونے سے زیادہ افسوس کروں۔ تحقیق۔ یہ اس سے بھی ارفع ہے کہ اوفق بالسنۃ ہے۔ (النور ص 314)

بی بی سے محبت کا غیر مضر ہونا

حال: حضرت آج کل ایک سخت مرض میں مبتلا ہو گیا ہوں وہ یہ کہ اپنی بی بی سے زیادہ محبت ہو گئی ہے جسکی وجہ سے معمولات میں حرج واقع ہوتا ہے جس کا علاج ضروری معلوم ہوتا ہے اور یہ کہ اس محبت کو مائل الی اللہ کر دیا جائے۔

تحقیق: بی بی سے خواہ کتنی ہی محبت ہو مذموم ومضر نہیں' ہاں وہ محبت دین واعمال دین سے مانع نہ ہونا چاہئے سو یہ امر اختیاری اور متعلق ہمت کے ہے اور حضور وغیبت کا تفاوت

امر طبعی ہے کیا حضرت حنظلہ کا شبہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب آپ کو معلوم نہیں باقی دعائے خیر کرتا ہوں۔ (النور ص 319)

سوال۔ایک اور بات اکثر خیال میں آتی ہے اس سے متفکر ہوں کہ دیکھئے کیا انجام ہوتا ہے وہ یہ کہ اہلیہ کے انتقال کو ساڑھے دس ماہ کا عرصہ ہو گیا مگر ان کا خیال کسی وقت دور نہیں ہوتا جس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ سے اس قدر بھی تعلق نہیں کیونکہ حق تعالیٰ کے تعلق کے ہوتے ہوئے غیر اللہ کی مفارقت کا افسوس کیا معنی رکھتا ہے اگر اسی حالت میں موت آ گئی تو کس منہ سے حاضری ہوگی چاہئے یہ تھا کہ غیر اللہ سے محض ضابطہ کا تعلق ہوتا اور تعلق قلبی حق تعالیٰ جل شانہ سے ہی ہوتا۔ یہاں اس کا عکس ہے نماز میں اس قدر حضور نہیں ہوتا جس قدر قبرستان میں جی لگتا ہے مرحومہ کی قبر پر جمعہ کے جمعہ جاتا ہوں وہاں سے واپسی کو دل ہی نہیں چاہتا۔

تحقیق: حلال محبت میں ایسا انہماک اگر غیر اختیاری ہو جس سے اعمال ضروریہ دینیہ میں خلل نہ آئے ذرا بھی دین میں مضر نہیں نہ اس سے حق تعالیٰ کی محبت میں کمی ہوتی ہے اور راز اس میں یہ ہے کہ یہ محبت طبعی اور اللہ تعالیٰ کی محبت عقلی تو یہ دونوں ایک قلب میں جمع ہو سکتی ہیں اور اگر حق تعالیٰ کی محبت قلب میں نہ ہوتی یا کم ہوتی تو اس حالت سے فکر و غم ہی نہ ہوتا بالکل اطمینان رکھیں اگر اس حالت پر موت بھی آ گئی تو ذرہ برابر بھی خطرہ نہیں البتہ دوسرے مصالح پر نظر کر کے اگر نکاح کر لیا جائے تو نفع ہے۔ (النور ص 563)

امور طبعیہ کا قابل التفات ہونا

حال: ایک امر دریافت کرتے ہوئے شرم تو آتی ہے مگر دل میں کھٹکا پیدا ہو گیا ہے بمجبوری بے حیائی اختیار کرتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ چند روز سے مجھے ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ جب کبھی نوبت جماع کی آتی ہے تو بعد الفراغ ایسی کچھ طبیعت مکدر ہوتی ہے جیسے کسی معصیت کا ارتکاب ہو جانے پر انفعال ہوتا ہے۔

تحقیق: ایک حال ہے کہ توجہ الی غیر الحق بالمحبت سے طبعاً انقباض ہوتا ہے امور طبعیہ مذموم نہیں یہ از خود رفع ہو جائے گا۔ (النور ص 324)

حال: احقر ایک ہفتہ سے بہت پریشان ہے وجہ یہ کہ دو ہفتہ سے اس قصبہ میں بیماری طاعون کی ہے گو ٹیپ ہی ٹاپ ہے زوروں سے نہیں ہے لیکن تاہم خدا جانے کیوں میں اپنے کو پریشان پاتا ہوں گو اپنے کو بہت سمجھاتا ہوں لیکن کوئی اطمینان کی صورت نہیں نظر آتی واللہ اعلم موت سے کیوں اس قدر خوف کھا رہا ہوں اس سے صاف اپنے ضعف ایمان کی علامت معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق: ہرگز نہیں بلکہ یہ ایک امر طبعی ہے میں نے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحبؒ سے جن کے کمالات پر اتفاق ہے سنا ہے ایک بار فرماتے تھے مجھ کو موت سے بہت ڈر لگتا ہے اور وہ جو حدیث میں آیا ہے۔ من احب لقاء اللہ وہ عین موت کے قرب کی حالت ہے سب مسلمانوں کو نصیب ہوتی ہے اور اولیاء اللہ سے جو اشتیاق موت منقول ہے وہ بھی ایک حالت ہے جو غیر اختیاری ہے جیسے کہ خوف غیر اختیاری ہے اور امور غیر اختیاریہ کی نہ تحصیل مامور بہ ہے نہ ازالہ بالکل تسلی رکھیں۔

حال: رات کو جب سوتا ہوں تو صبح کی امید نہیں معلوم ہوتی کہ خدا جانے صبح کیسے گزرے گی۔ تحقیق۔ یہ تو محمود بلکہ مقصود حالت ہے۔

حال: لہٰذا حضور سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ حضور میرے ایمان کے استقلال کیلئے دعا فرمائیں۔ تحقیق۔ دعا سے انکار نہیں مگر یہ استقلال کے خلاف نہیں۔

خوش عقلی کا مطلوب ہونا نہ طبعی کا

حال: اکثر نماز ادا کرنے کے بعد دل میں کسی قسم کی خوشی ہوتی ہے مگر ایک روز کا واقعہ ہے کہ میری طبیعت بے حد خراب تھی اور بعینہ میرا یہ خیال تھا کہ اب میں چند منٹوں کا مہمان ہوں ایک قسم کا جوش میرے دل میں پیدا ہوا کہ توبہ وغیرہ کرنا چاہئے اگرچہ میں نے توبہ وغیرہ کی مگر کسی قسم کی خوشی میرے دل میں نہ ہوئی۔

تحقیق: خوش عقلی کافی ہے اور وہی مطلوب ہے طبعی خوشی البتہ ہے اسباب متعددہ کے ساتھ جن میں سے ایک صحت بدنی واعتدال مزاج بھی یہ اس کے نہ ہونے سے یہ خوشی نہیں ہوتی جو قابل التفات نہیں۔ (النور ص 325)

دعا میں جی نہ لگنے کا علاج

حال: مہینوں سے میری یہ حالت کہ دعا میں بہت عجلت کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ ذرا دیر تک دعا مانگوں۔ تحقیق۔ باوجود دل نہ لگنے کے دیر تک دعا کریں اس سے لگنے لگے گا۔ (النور ص 328)

کیفیت حسی کا محسوس نہ ہونا

حال: ان اذکار سے کوئی کیفیت حسی محسوس نہیں ہوئی ہاں خیال کرنے سے اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ بندہ پہلے اکثر تمام نماز غفلت کے ساتھ پڑھ لیتا تھا اور ان ایام میں اکثر حصہ یا تو قرآن شریف کے الفاظ و معنی کا حضور رہا یا یہ کہ خدائے عزوجل کے سامنے کھڑا ہوں یہ خیال پیدا ہوا بظاہر اعضا میں بھی نماز کے وقت تذلل کی کیفیت معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق: اس کے سامنے کیفیت حسی کیا چیز ہے۔ (النور ص 334)

اختلاج قلب کا علاج

حال: ایک ہفتہ سے تقریباً کبھی کبھی جب اچھی باتیں (خدا اور رسول کی) سن لیتا ہوں تو اختلاج ہونے لگتا ہے اور بار بار یہ جی چاہتا ہے کہ خوب زور سے چیخیں مار مار کر روؤں۔

تحقیق: ضرب و جہر چھوڑ دیجئے اور طبیب سے تعدیل مزاج کرائیے۔ (النور ص 338)

شوق موت

حال: ایک مدت سے یہ حال ہے کہ جب کبھی جوش ہوتا ہے کہ مرنے کو جی چاہنے لگتا ہے حاضری دربار الٰہی کا شوق ہو جاتا ہے اور موت سے ڈر نہیں لگتا پھر سوچتا ہوں تو ڈرنے لگتا ہے کہ اعمال کا یہ حال ہے اور کس بنیاد پر یہ جرأت مگر خدا جانے کیا بات ہے کہ خواہ مخواہ دل یہی کہتا ہے تم بخش دیئے جاؤ گے بلا اعمال بھروسہ ہو رہا ہے۔ یہ کیا بات ہے۔

تحقیق: ماشاء اللہ یہ اقرب دلائل مقبولیت ہے۔ (النور ص 345)

گوشہ نشینی

حال: کام بحمد اللہ جاری ہے ترقی کم وبیش کر رہا ہوں کوتاہی میری ہی طرف سے ہوتی

ہے۔ ورنہ وہاں سے عطا میں کیا کمی ہے اکثر یہی جی میں آتا ہے کہ سب کام چھوڑ چھاڑ کر ایک گوشہ تنہائی میں بیٹھ جاؤں۔ صد کتاب وصد ورق در نار کن۔

تحقیق: ماشاء اللہ تعالیٰ حالات محمود سے مسرت ہوئی۔ حب الترک بعض اعتبار سے خصوص بعض اوقات میں ترک سے بھی افضل ہے کہ ترک میں بعض اوقات خطرہ بھی ہے جبکہ ضعف قلب سے تشویش کا احتمال ہو۔ بخلاف حب ترک کے کہ محض بے خطر ہے۔ اور بحکم نیته المومن خیر من عمله اجر و اثر میں اس کا متقارب پس فی الحال اس پر اکتفا کیا جائے۔ جب وقت آئے گا خود غیب سے اس کے اسباب مہیا ہو جائیں گے۔ مجموعہ حالتیں میں یہ مضمون نقد حال ہونا چاہیے۔

چونکہ بر میخت بہ بندو بستہ باش   چوں کشاید چابک و برجستہ باش

کسل کا علاج

(از النور ص 346)

حال: کچھ عرصہ سے اس قدر خیالات پریشان رہتے ہیں کہ سوائے پنج وقتہ نماز کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ بارہا ارادہ کرتا ہوں اور ذکر شروع بھی کر دیتا ہوں پھر چھوٹ جاتا ہے جس پر افسوس بھی ہوتا ہے۔ یوں تو سراپا گنہگار ہوں پر سمجھ میں نہیں آتا کہ کس گناہ کا وبال ہے بعینہ یہ حالت ہے شعر۔

جانتا ہوں ثواب طاعت وزہد   پر طبیعت ادھر نہیں آتی

والدہ...... کے انتقال کو سال بھر سے زائد زمانہ گزر گیا لیکن اب بھی کثرت سے بے اختیار خیال آجاتا ہے۔ اور بعض وقت قلب کو بے چین کر دیتی ہے ممکن ہے کہ یہ حزن اس کا سبب ہو۔ عرض حال کے بعد امیدوار ہوں کہ جو بندہ کیلئے مناسب تدبیر ہو ارشاد فرمائیں کہ اس پر عمل کروں اور دعا بھی فرمائیں کہ خدا توفیق عطا فرمائے۔

تحقیق: اسباب کسل کے مختلف تھے۔ بڑا سبب اپنے ہم خیال کا نہ ہونا ہے سفر ظاہری بھی تنہا مشکل سے قطع ہوتا ہے کوئی رفیق ڈھونڈیئے۔ (النور ص 346)

ضعف قلب کا علاج

حال: تہجد کے وقت نفلوں کے ادا کرنے اور ذکر کرنے میں ایک قسم کا خوف معلوم ہوتا ہے۔

تحقیق: کسی کو پاس رکھئے کو خلوت نہ ہو اس کا سبب ضعف قلب ہے۔ (النور ص 353)

قلب کا جاری ہونا

حال: قلب کے جاری ہونے کو بصدقہ جناب کے جوتے اٹھانے کے نہ مقصود سمجھتا ہوں اور نہ ضروری سمجھتا ہوں۔ لیکن ہمیشہ یہ خیال آتا رہتا ہے کہ قلب جاری ہو جائے۔

تحقیق: اس خیال سے تو کبھی جاری ہو ہی نہیں سکتا اور قطع نظر کرنے سے اس کا شبہ بھی ہے۔ لیکن یہ امر قابل تحقیق ہے کہ آپ جاری ہونے کے معنی کیا سمجھتے ہیں۔ (النورص 354)

سوال۔ اگر نماز میں کوئی شخص بالقصد ذکر قلبی یا ذکر لسانی کرے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں قلب جاری ہونے کی کیا تعریف ہے اور کیا صاحب قلب کو اس کا علم ہوتا ہے۔

جواب۔ نماز میں نہ ذکر لسانی کرے نہ قلبی خود توجہ الی الصلوٰۃ اس میں مطلوب ہے قلب جاری ہونا کوئی اصطلاح فن کی نہیں۔ مطلوب ذکر میں ملکہ یادداشت ہے خواہ اس کا کچھ ہی نام رکھ لیا جائے۔ (النورص 407)

آثار محبت وعظمت

حال: حضرت جی اکثر یہ حالت رہتی ہے کہ تین چار دن تک تو حق تعالیٰ کی محبت وعظمت قلب میں رہتی ہے کہ جس سے قلب میں ایک نور سا معلوم ہوتا ہے اور حظ رہتا ہے اور جملہ عبادات نماز ذکر وقرآن شریف سب میں یہی حالت رہتی ہے اور پھر تین چار روز کیلئے کچھ بھی نہیں رہتا نہ وہ محبت رہتی ہے نہ وہ عظمت۔

تحقیق: محبت وعظمت تو دونوں حالت میں محفوظ ہے صرف ان کا لون مختلف ہے کسی قبض کبھی بسط سو خصوصیت کسی لون کی مقصود نہیں۔ اسی طرح حظ ولذت بھی مقصود نہیں۔

آثار تجلی تنزیہ

حال: ایک روز ذکر کے وقت حالت مشابہ خواب کے ہوکر یہ نظر آیا کہ اللہ تعالیٰ کے قریب میں ہوں لیکن ایک پردہ پڑا ہوا ہے۔ میں نے بہت ادھر ادھر نظر دوڑائی۔ مگر پردہ دار پر نہ نظر پڑی۔

حضرت یہ کیا بات تھی کیا تجلی الٰہی تھی یا کچھ تخیلات کے کرشمے ہیں۔

تحقیق: غالباً تنزیہ کے ساتھ تجلی تھی۔ جو نظر آنے سے اکمل ہے کہ اس نظارہ میں نظر آنا تشبیہ کے

خواص سے ہے اور تنزیہ اقرب ہے بہ نسبت تشبیہ کے گو ہماری ادراک کی ہوئی تنزیہ سے بھی وہ عالی ہیں۔

مابری از پاک وناپاکی ہمہ   وزگراں جانی وچالاکی ہمہ

(از النور ص 360)

آثار ہیبت

حال: پھر معمولی تلاوت کلام اللہ کرنے لگی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خدا جانے کہاں کی دولت مل گئی ہے۔ اپنی یاد پھر کبھی اتنی حضور وشوق سے میں نے تلاوت نہیں کی۔ شب کو پھر وہی قبض کی حالت یاد آئی۔ تو نہایت رنج ہوا کہ توبہ کے وقت نہ معلوم اس قدر دل وزبان رکی کیوں جاتی تھی۔

تحقیق: یہ حالت ہیبت کہلاتی ہے جو ایک رفیع حالت ہے اور یہ کیفیت وہیئت میں مشابہ قبض کے ہوتی ہے سبب اس کا غایت درجہ کی عظمت ہے اور یہ علامت ہے غلبہ عقل کی طبیعت پر اور اس پر کچھ حیرت بھی مل گئی ہے۔ اگر اس وقت جوش وخروش ہوتا تو وہ علامت ہوتی طبیعت کے غلبہ کی عقل پر جو اس کی پہلی حالت کے برابر نہیں۔ مبارک ہو۔ (النور ص 361)

حال: ان دنوں بوقت دعا رقت بہت طاری ہوتی ہے اور دل میں خوف وہیبت ہوتی ہے کہ یہ مانگوں اور شاید مرضی کے خلاف ہو۔ لہٰذا اس کی رضا ہی طلب ہوتی ہے اور کسی خاص امر کی طلب کی ہمت نہیں ہوتی۔

تحقیق: یہ حالت ہیبت کی احوال رفیعہ سے ہے۔ جب تک اس کی خود بخود تعدیل نہ ہو اس حال کا اسی طرح اتباع کرتے رہیں دعا کرتا ہوں۔ (النور ص 407)

سوال۔ اگر کوئی شخص کیفیات اور واردات کو مقصود نہ سمجھے بالکل یقین ہے کہ یہ مقصود نہیں اور سمجھتا ہے کہ ان کے حصول سے مقصود کو پہنچنا آسان ہوتا ہے کیونکہ وہ سب شوق دلانے والے ہوتے ہیں اور اس سے مزا آتا ہے بس اس خیال سے اگر اس کی خواہش کرے اور اس کیلئے دعا کرے اور اس کو چاہے تو کیسا ہے کیا سالک کیلئے اتنی گنجائش ہے۔

جواب۔ دعا کا مضائقہ نہیں بشرطیکہ عدم اجابت سے ذرا قلق نہ ہو اور اس کی تدبیر نہ کرے۔ (النور ص 480)

حال: حضور والا نماز میں دلچسپی اور خضوع وخشوع پیدا ہو گیا تھا وہ حضرت کو اطلاع

دینے کے بعد فوراً جاتا رہا۔

تحقیق: وہ کیفیات معتبر ہی نہیں جو مصلح کو اطلاع دینے سے جاتی رہیں اطلاع دینا ضروری ہے خواہ ایک کیفیت بھی نہ رہے۔ کیفیات غیر اختیاریہ مطلوب ہی نہیں۔ ہاں جو امور اختیاری ہیں ان میں کوتاہی نہ ہونا چاہئے جیسے نماز میں قلب کو خود حاضر کرنا گو حاضر نہ رہے۔ (النور ص 527)

کیفیات فنا

حال: جمعہ سے آج تک تو جو بعض اعتراض فاسدہ از خود بے اختیار پیدا ہوتے تھے وہ بھی بفضلہ تعالیٰ چلے گئے۔ اب تو اپنے کو مردہ بدست زندہ سمجھتا ہوں۔

تحقیق: یہی حالت فنا شرط فیض ہے۔ (النور ص 370)

حصول جمعیت کا طریقہ

حال: عرض ہے کہ جتنا چلتے پھرتے وظیفہ پورا کرنے میں جمعیت قلب ہوتی ہے۔ اتنا ایک جگہ بیٹھے حاصل نہیں ہوتی۔ حضرت یہ راز سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ہے اگر اس کیلئے کوئی علاج ہو تو مرحمت فرمانا کہ بیٹھے بھی اتنی جمعیت قلب حاصل ہو۔

تحقیق: کوئی کیفیت خاص مقصود نہیں۔ اعمال کا انضباط اور ان پر مداومت چاہئے۔ خواہ کچھ ہی کیفیت ہو یا نہ ہو اس لئے ضرور ہے کہ بیٹھ کر بھی کچھ معمول زیادہ مقدار میں رکھا جائے یہی طریقہ جمعیت حاصل ہونے کا بھی ہے۔ یہ نہیں کہ اول جمعیت ہو پھر آپ بیٹھیں۔ (النور ص 375)

آثار ضعف قلب

حال: جب قرآن شریف پڑھتا ہوں تو کبھی یہ ہوتا ہے کہ جو حروف پڑھا جاتا ہے بلند آواز ہوتی ہے اور نماز میں بھی کبھی زمین سے پاؤں ابھرتے اور آنکھ بند ہوتی ہے اور اندر سے آواز ہم ہم نکلتی ہے اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا ذکر ہوتا ہے تو فدوی کی یہ حالت ہوتی ہے اور امام نماز کے بعد دعا مانگتے ہیں کبھی اس وقت بھی آنکھ بند ہو کر زمین پر لوٹتا ہوں اور ہاتھ اوپر اٹھتے ہیں اور زبان سے ہائے ہائے نکلتا ہے اور وظائف میں بھی کبھی آواز بلند ہوتی ہے۔

تحقیق: اس اختلاف کا فیصلہ یہ ہے کہ اگر ایسی حالت والا متقی متشرع ہے تو یہ حالت

وارد رحمانی کا اثر ہے اور اگر غیر متقی وغیر متشرع ہے تو شیطانی اثر ہے اور ضعف قلب کی آمیزش دونوں حالتوں میں ہے۔ (النور ص 391)

جذب الی اللہ

حال: گزشتہ ہفتہ میں کئی دن جناب حق تعالیٰ شانہ کی طرف بہت ہی کشش اور خیال و سرور رہا جیسی کیفیت عشقیہ کی سی حالت ہوتی ہے اور ہر وقت ذکر کرنے کو دل چاہتا تھا حق تعالیٰ شانہ کے ساتھ نہایت انس اور ذکر میں لذت ولطف تھا مگر اب کچھ دن سے وہ حالت بہت ہی کم ہوگئی حضور دعا اور اصلاح فرمائیں۔

تحقیق: ایسی حالت اگر گاہ بگاہ بھی ہوجائے بڑی نعمت ہے اور گو اس حالت کا غلبہ نہیں رہا مگر اثر باقی رہتا ہے اس لئے اس کو زوال حالت نہ سمجھا جائے۔ فقط (النور ص 402)

کیفیت عشقیہ

حضور والا کی برکت سے اخیر شب میں نفل اور چھ تسبیح تہلیل اور چھ تسبیح اسم ذات دوضربی اور بوقت فرصت اسم ذات مبارک یک ضربی کا بھی ورد رہتا ہے۔ اب حضور والا حالت یہ ہے کہ کسی کسی وقت کیفیت عشقیہ کا اثر ہوتا ہے اور کبھی کچھ نہیں کسی وقت بہت سخت کشش ہوتی ہے مگر ضبط کرتا ہوں کہ اگر چلاؤں ہائے ہائے کروں تو طلبہ کیا کہیں گے۔

تحقیق: جو حالت لکھی ہے بس میں اپنے دوستوں میں اسی کا تو انتظار کیا کرتا ہوں بہت خوشی ہوئی۔ مکرم من ضبط نہ کیا کیجئے۔

نسازد عشق را کنج سلامت   خوشا رسوائی کوئے ملامت

اور ریا قصد سے ہوتی ہے یوں لپٹتی نہیں پھرتی۔ (النور ص 405)

کیفیات غیر اختیاریہ نہ ہونے کا علاج

حال: جو جوش اور کیفیت پہلے تھی اب اس میں کمی ہے حالانکہ کسی معمول میں کوئی کمی بفضلہ تعالیٰ اپنے خیال میں نہیں ہوئی۔ اگرچہ مقصود نہیں ہے مگر بعض وقت معین ہوکر سہولت پیدا کردیتا ہے اس وجہ سے خیال اس کے مطلب کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔

تحقیق: اس کا مضائقہ نہیں مگر طریق اس کا دعا ہے نہ کہ سعی واکتساب۔ (النور ص 406)

نماز میں حضور قلبی نہ ہونے کا علاج

حال: نماز میں حضور قلبی کچھ جاتا رہا ہے خدا جانے کیا بات ہے اصلاح کی ضرورت ہے۔
تحقیق: تدبیر کا استعمال اختیار میں ہے اگر ثمرہ نہ ہو کچھ ضرر نہیں۔ (النور ص 406)

تمنائے استحضار تام حق تعالیٰ

حال: شروع میں حدیث النفس کا بہت غلبہ رہا جس سے بہت الجھن رہتی تھی بلکہ یاس ہو چلی تھی مگر الحمد للہ اب قدرے کمی ہے اور بفضلہ تعالیٰ سکون قلب میسر ہوتا جاتا ہو۔ احقر کو اس کی ہمیشہ تمنا رہتی ہے کہ حق تعالیٰ کا استحضار تام ہر وقت میسر رہے اور اس کی جس حد تک ترقی مطلوب ہو اس حد تک پہنچ جائے۔ اس کے فقدان یا کمی سے قلب متوحش رہتا ہے اور جب بزعم خود ذرا بھی میسر ہوا بس تسلی اور راحت قلب نصیب ہو جاتی ہے۔ آیا اس کیفیت کا منتظر یا کوشاں رہنا تو کیفیات غیر مقصودہ کے درپے ہونے کی قبیل سے نہیں ہے۔
تحقیق: نفس کیفیت تو مقصود ہے اور اختیاری بھی ہے مگر اس میں مبالغہ غیر مقصود ہے اور غیر اختیاری ہے۔ پس اول کیلئے سرسری توجہ کافی ہے سو کیجئے اور ثانی کیلئے کاوش نہ کیجئے اس تقریر سے امید ہے کہ سب اجزاء سوال کے حل ہو گئے۔ (النور ص 408)

حال: غرض احقر کی دلی آرزو ہے کہ ہر وقت حق تعالیٰ کے ساتھ قلب کو ایک قرب خاص حاصل رہے اور اس کی یاد کسی وقت کسی حال میں دور بلکہ مضمحل تک نہ ہو اور حلاوت ایمان قلب کو نصیب ہو جائے اور جملہ رذائل نفس سے نجات حاصل ہو۔
تحقیق: ہاں آرزو کے درجہ میں یہ مطلوب ہے اور اس کا طریقہ دعا ہے دعا کیا کیجئے۔

حال: اللہ تعالیٰ حضور کی دعا و توجہ کی برکت سے اس چلہ میں جملہ مرادات حسنہ بر لائے

بے عنایات حق وخاصان حق   گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

الحمد للہ اب امید ہو چلی ہے کہ انشاء اللہ کثرت کلام سے نفرت حاصل ہو جائے دعا فرمائیں۔ تحقیق۔ ہاں دل وجان سے۔ (النور ص 409)

کدورت قلبی کا علاج

حضرت جتنا وقت چمڑہ کی خرید وفروخت اور انتظامات میں گزرتا ہے اور اس میں جو مشغولی ہوتی ہے اگرچہ بالکل الحمدللہ حدود شریعت کے اندر ہوتی ہے اور چونکہ یہ ذریعہ معین ہے ذکر کا اس لئے الحمدللہ یہ دنیا بھی نہیں لیکن تاہم بعد فراغ اس حالت کے قلب میں کدورت اور رنج معلوم ہوتا ہے جس کا تدارک استغفار سے کرتا ہوں۔

تحقیق: عین سنت کے موافق ہے کہ ضروریات کے سبب کدورت کو بھی قبول کرے اور اس کے تدارک کیلئے استغفار بھی کرے۔ سنت ہونے کی دلیل یہ حدیث ہے انه لیغان علی قلبی وانی لاستغفر الله الحدیث۔ (النورص 421)

احوال انتہاء سلوک

خط یکے از اجازت یافتگان

الحمدللہ سر دست طریق سلوک میں کچھ شبہات نہیں معلوم ہوتے جو کچھ انتہاء اس طریق کی بطفیل آنحضرت قبلہ اپنی فہم ناقص میں آئی ہے بغرض اصلاح بے تکلف عرض کرتا ہوں امید کہ تکلیف فرما کر اصلاح فرمادی جائے وہ یہ کہ یقین کا لمشاہدہ حاصل ہو جانا۔ اپنا اور اغیار کا وجود چشم باطن میں فناء کالعدم ہو جانا بالکل یکسو ہو کر قلب کا ذکر و مذکور کی طرف متوجہ و مائل ہو جانا اور جمیع تعلقات و جملہ حالات وخیالات کا باطن سے غائب وفنا ہو جانا۔ مدام باہوش وصاحب فکر رہنا اپنے اور اغیار کی ذات بلکہ ہر دو جہاں اور جملہ ماسوا سے قلب کا بالکل آزاد و فارغ ہو جانا' رضا وتسلیم کا عادی وخوگر بن جانا' جملہ حالات وجمیع معاملات میں مشیت و مرضی مولا پر بدل وجاں راضی وخوش رہنا بس اپنے فہم ناقص کا خلاصہ عرض کر چکا۔

جواب خط۔ ماشاءاللہ لیھنک العلم خوب سمجھ گئے اللھم ادم واقم (النورص 424)

بوقت تلاوت غلبہ حال میں لفظ اللہ بآواز بلند کہنا

حال: میں نے یہ لکھ دیا تھا کہ کبھی کبھی جب میں مناجات یا قرآن وغیرہ سن لیتا ہوں تو

ایک وجدی کیفیت غالب ہو کر بلا تکلف لفظ اللہ بلند آواز سے نکل جاتا ہے حضور نے تحریر فرمایا کہ اس میں کیا حرج ہے کیا شبہ پڑ گیا۔ شبہ کچھ نہیں لیکن سنت کے خلاف مجھ کو معلوم ہوا۔

تحقیق: خلاف وہ ہے کہ بلا غلبہ حال ہو۔ (النور ص 430)

تنگی معاش کے فکر کا علاج

حال: خادم کو نماز میں بہت خلجان ہوتا ہے اور طبیعت نہیں لگتی ہے بوجہ تنگی معاش جی ہر وقت اوچاٹ رہتا ہے اور خادم کو بعد نماز عشاء ایک گھنٹہ کی فرصت ہے آرزو ہے کہ کوئی دعا حضور قلب کیلئے ارشاد فرمائیں۔

تحقیق: میری کتاب اکسیر فی اثبات التقدیر بغور مطالعہ کر کے مجھ کو اطلاع دیں۔ (النور ص 444)

مسلمانوں سے ہمدردی

حال: مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا رنج کسی وقت دل سے دور نہیں ہوتا۔ ہر چند کوشش کرتا ہوں مگر سکون نہیں ہوتا۔

تحقیق: اس سکون کے معنی تو یہ ہیں کہ اس کا رنج نہ ہو سو ایسا رنج تو مطلوب ہے اور سکون بے دردی ہے۔ (النور ص 457)

ذوق وخشوع کا مختلف الالوان ہونا

حال: جب سے غلام یہاں حاضر ہوا ہے تو نماز میں وہ حضور وخشوع نہیں جو من قبل تھا اور ذکر وشغل کا بھی یہی حال ہے مگر ہاں ذکر میں البتہ ذوق ہے اگرچہ قبل جیسے نہیں عدم خشوع وذوق کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔

تحقیق: ذوق وخشوع تو ہے مگر خود اس کے الوان مختلف ہیں کسی ایک خاص قسم کے نہ ہونے سے مقسم کا انتفاء لازم نہیں آتا۔ (النور ۴۵۹)

حضور دائمی ہونا

حال: آج کل ایک ایسی حالت ہے کہ جس کو میں قلمبند نہیں کر سکتا۔ ہاں البتہ اتنا ضرور لکھ سکتا ہوں کہ کسی وقت غیبت نہیں ہوتی ہر وقت حضور رہتا ہے اسی وجہ سے بدن میں قوت و

ہوشیاری پوری طرح نہیں رہتی بلکہ ضعف ہو جاتا ہے۔

تحقیق: غفلت عن الحق کو غیبت کہنا اصطلاح قوم کے خلاف ہے اور خلاف اصطلاح میں کلام کرنا موہم تلبیس ہے۔ یہ کہنا چاہئے کہ غفلت نہیں ہوتی بہر حال یہ ایک نعمت عظمیٰ ہے مگر یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ اسی وجہ سے بدن میں الی قولہ ضعف ہو جاتا ہے۔ حضور دائم کو ضعف میں دخل کس طرح ہے۔ (النورص 460)

آثار عبادت

حال: اول تو عبادت ہوتی ہے گنی چنی مگر اس کی بھی مثال بالکل پھلجڑی کی سی ہوتی ہے۔ چھوٹنے کے بعد کچھ بھی نہیں۔

تحقیق: بالکل غلط مثال ہے کیونکہ اعمال کے انقضاء سے ان کا اثر منقضی نہیں ہوتا بلکہ جمع رہتا ہے تو ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک نوکر جو کام کرتا ہے کام ختم ہو جاتا ہے مگر تنخواہ چڑھ جاتی ہے مگر دن یا مہینہ ختم ہونے پر ملے گی اور جس اثر کو آپ مجتمع دیکھنا چاہتے ہیں وہ مقصود نہیں جیسے کسی مزدور کو ہر وقت شلغہ نہ ملے تو وہ کہے کہ سب محنت ضائع جارہی ہے۔ (النورص 477)

مایوسی کا علاج

حال: دو روز کی نماز مغرب وعشاء بھی غفلت کی وجہ سے قضا ہو گئی تھی جس کی وجہ سے بارگاہ الٰہی میں نہایت رویا اور عرض کیا کہ اے خدا یہ کس معصیت کی سزا ہے دوسری رات کو سویا تو یہ معلوم ہوا کہ غیب سے اس کا جواب ملتا ہے کہ تیرے تزکیہ باطن وترقی مراتب کیلئے ایسا کیا گیا۔ آنکھ کھل گئی خدا کی رحمت پر نظر گئی اور نہایت خوش ہوا۔

تحقیق: یہ جو کچھ وارد ہوا انکشاف ہے بعض مصالح وحکم واسرار بعض زلات کا جو بلا اختیار واقع ہو جائیں جس سے مقصود سالک کے یاس کا علاج ہے بوجہ اس کے کہ یاس سے تعطل اعمال میں اور کفران احوال میں پیدا ہونا محتمل ہے پس اس نعمت انکشاف پر شکر کرنا چاہئے اور معنی اس کے رخصت فی التساہل نہ سمجھنا چاہئے۔ (النورص 476)

حال: اپنے ناقص افعال واعمال کی طرف ہمیشہ خیال رہتا ہے اور اسی سوچ میں رہتا ہوں کہ کب تک پوری اصلاح ہوگی کبھی تو مایوسی کبھی امید یہ دو حالتیں ہر وقت موجود رہتی

ہیں مگر مایوسی غالب رہتی ہے۔
تحقیق: میں تو متوجہ ہی ہوں مایوسی کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اصلاح کی حقیقت سمجھنے میں کچھ غلطی ہوئی ہے ورنہ اس کی حقیقت کو سمجھ کر تو مایوسی ممکن ہی نہیں اس لئے ضرورت ہے کہ آپ اس کی حقیقت لکھئے تا کہ جو اس میں غلطی ہو اس کو ظاہر کر دوں۔ (النور ص 545)

اتباع سنت

حال: جب میں نماز کے بعد دعا دنیا کیلئے مانگتا ہوں تو خداوند تعالیٰ کی عظمت و جبروت ایسی طاری ہوتی ہے کہ باوجود شدت ضرورت دنیوی حاجت کے دعا نہیں مانگی جاتی ہے باوجود یہ کہ چاہتا ہوں کہ تسمہ نعل بھی اسی سے طلب کرنا چاہئے۔ تحقیق۔ کیفیت وہ قابل اتباع ہے جس کے غلبہ کے وقت اس کے ضد کا خطور نہ ہو اور جب اس کی ضد بھی متحضر ہو اور وہ اقرب الی السنۃ ہو تو وجدانیات کے اتباع سے سنن کے اتباع کو ترجیح و تقدیم ہے۔ (النور ص 482)

آثار شیطانی

حال: باباجی کی آواز سے جو دروازہ مکان سے اکثر بارات وغیرہ جاتی رہتی ہیں خود بخود رونے کو جی چاہتا ہے۔
تحقیق۔ یہ شیطانی اثر ہے طبیعت کو اس طرف سے ہٹا لینا چاہئے۔ (النور ص 485)
حال: بفضل خدا مطالعہ مواعظ حضور کا بہت کیا کرتا ہوں لیکن مضمون بہت کم یاد رہتا ہے۔
تحقیق: مضر نہیں کیونکہ اس کا اثر باقی رہتا ہے جس طرح یہ تو یاد نہیں رہتا کہ میں نے کس وقت کیا کھایا تھا مگر ان غذاؤں کا جو اثر ہے یعنی قوت وہ باقی رہ جاتی ہے۔ (النور ص 532)

مایوسی کا مذموم ہونا

حال: مجھے اس حالت سے یہ بھی ڈر ہے کہ نعوذ باللہ میرا خاتمہ اسی ڈر اور ناامیدی پر نہ ہو۔
تحقیق: ناامیدی عقلی مذموم ہے یعنی یہ اعتقاد ہو جائے کہ مجھ پر ہرگز رحمت نہ ہوگی اور موجودہ حالت ایسی نہیں۔

مخلوق کا خالق سے طبعاً ڈر زیادہ ہونے کی وجہ

حال: صرف یہ خیال ہے کہ نظر روکنے کے وقت یا کسی اور گناہ سے روکنے کے وقت

حضور کا ڈر حق تعالیٰ کی ڈر کی طرح ہوتا ہے بلکہ حضور والا کا ڈر قلب میں زیادہ ہوتا ہے۔

تحقیق: مخلوق کا ڈر خالق سے طبعاً زیادہ ہونا مذموم نہیں کہ غیر اختیاری ہو اور عقلاً اعتقاداً زیادہ ہونا مذموم ہے اور آیت لانتم اشد رهبة فی صدورهم من الله کا یہی محمل ہے اور طبعاً زیادہ ہونے کی لم تین امر ہیں ایک یہ مخلوق محسوس ہے اور حق تعالیٰ محسوس نہیں اور طبعاً حاضر کا اثر زیادہ ہوتا ہے غائب سے دوسرے یہ کہ مخلوق سے تسامح کی توقع کم ہے اور خالق سے زیادہ ہے تیسرے یہ کہ مخلوق کی نظر میں ذلت ناگوار ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں ذلیل ہونا گوارا ہے۔ (النور ص 503)

حقوق العباد کا فکر ہونا

سوال۔ ایک بات دریافت طلب ہے کہ اگر کسی کو دل سے حق پر سمجھا یا کسی پر حسد کیا اور کوئی اخلاق مذمومہ جس کا تعلق دوسرے سے ہو اس کا ارتکاب دل سے کیا لیکن ہاتھ اور زبان سے کوئی قصور نہیں کیا تو یہ بھی حقوق العباد میں داخل ہے اور اس کو بھی معاف کرانا چاہئے یا نہیں۔

جواب۔ چونکہ اس سے کسی کو ضرر نہیں پہنچا اس لئے یہ حقوق العباد نہیں ہوئے صرف توبہ الی اللہ و اصلاح آئندہ کافی ہے۔

حال: اب کیفیت عرض کرتا ہوں کہ بعض وقت بہت خوف معلوم ہوتا ہے خصوصاً مراقبہ کیوقت اور بہت طبیعت گھبرائی ہے اور ایسا جی چاہتا ہے کہ ابھی چلا جاؤں اور حقوق العباد سے چھٹکارا کر کے تب آؤں لیکن پھر یہ خیال ہوتا ہے کہ کس کس مشکل سے یہاں آنا نصیب ہوا اور یہیں کی بدولت تقاضا پیدا ہوا اور جا کر معلوم نہیں کب چھٹکارا ملے یہاں اور تین ماہ رہ جاتا ہے تو کچھ پختگی آجاتی غرض جانے کو بھی جی نہیں چاہتا یہاں سے جانا گویا جنت سے علیحدہ ہونا ہے۔

تحقیق: چونکہ عزم ہے اداء یا ابراء حقوق کا اس لئے یہاں رہنے کے سبب جو اس میں توقف ہوگا مضر نہیں اور جن حقوق کی صفائی بذریعہ خط یا وکیل کی ہو سکے اس میں توقف کی بھی ضرورت نہیں۔ (النور ص 564)

حال: ملخصاً ایک دوست کے بچے میری نگرانی میں پڑھتے ہیں وہ ان کیلئے خرچ بھی دیتے ہیں میں نے عزیمت پر عمل شروع کیا کہ حساب میں ایک پیسہ کی غلطی نہ ہو مگر اشتراک

میں نہ ہوسکا اور جدا انتظام بھی ممکن نہ ہوا پھر ایک رقم بالمقطع کھانے کی کرلی وہ رقم اتنی ہے کہ یقیناً ان کا کچھ بچتا ہی ہوگا گو میں ان بچوں کی راحت ورغبت کا ہر طرح خیال رکھتا ہوں مگر میرے دلخواہ اس میں کامیابی نہ ہوئی اور رخصت پر عمل کیا جس پر وہ دوست دل سے راضی بھی ہیں۔

تحقیق: عزیمت اور رخصت دو درجے وہاں ہوتے ہیں جہاں صاحب حق یہ دو درجے خود مقرر کرے اور جب ان دوست کی طرف یہ تقسیم نہیں ہے تو جس کو آپ رخصت سمجھے میں وہ عزیمت ہی ہے۔ (النورص 533)

آثار تمکین

حال: کمترین دست بستہ عرض کرتا ہے کہ حسب فرمان حضور والا اعمال ظاہرہ وباطنہ کا پہلے سے اب زائد اہتمام رکھتا ہے اور چند امور کی پابندی تو بہت دنوں سے کرلی ہے۔ قلت کلام اختلاط مع الانام گوشہ تنہائی اس لئے کہ کوئی کام بنیادی ضروری میرے ذمہ نہیں جو ان کی ضرورت پڑے اگر کبھی اتفاق ہوجاتا ہے۔ ابتلاء کا تو فوراً اس کی مضرت محسوس ہوتی ہے۔ حضور اس عریضہ کے جواب آنے کے بعد یہ سب تخیلات کم ہوگئے حاضری کے بعد دو مرتبہ سخت توحش ہوا مگر پھر حضور کی عنایت سے طبیعت سنبھل گئی اب موجودہ کیفیت یہ ہے کہ ذکر اللہ کے وقت کبھی تو ایسی حضور ہوجاتی ہے کہ گویا دیکھ رہا ہوں اور نہایت ادب سے اور خشوع وخضوع سے سامنے ذکر کررہا ہوں اور اپنی ناکامی عرض کررہا ہوں کبھی مشاہدہ کی سی حالت نہیں رہتی مگر قلب کو خیال ذات باری عزاسمہ محیط رہتا ہے اور اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی کے تصور کرنے سے پھر وہی کیفیت ہوجاتی ہے۔

تحقیق: الحمد للہ تمکین کے آثار نمودار ہونا شروع ہوئے اس مکتوب کے مضامین سے بہت مسرت ہوئی۔ انشاء اللہ تعالیٰ یوماً فیوماً مقصود سے قرب ہوتا جائے گا۔

کوئے نومیدی مرد کامید ہاست　　　سوئے تاریکی مرد خورشید ہاست

باقی اہل طریق کے یہاں مقرر ہے کہ طلب مقصود ہے وصول مقصود نہیں شرح اس کی یہ ہے کہ مقصود کے حصول کا قلب میں تقاضا نہ رکھے کہ یہ بھی حجاب ہے کیونکہ اس تقاضے سے تشویش ہوتی ہے اور تشویش برہم زن جمعیت وتفویض ہے اور جمعیت وتفویض ہی شرط وصول ہے اس کو خوب راسخ کرلیا جائے کہ روح سلوک ہے وہو من خطائص المواہب

الامداد یہ قلما تنبہ لہ شیخ من مشائخ الوقت۔ (النورص 509)

آثار عروج ونزول

حال: کمترین کے پوتا پیدا ہوا ہے اکثر بیمار رہتا ہے اس کی دادی نے تعویذ کیلئے مجھ سے کہا جناب مولانا...... صاحب سے ایک تعویذ لیکر چلا راستہ میں خیال آیا کہ (مسمی کو چھوڑ کر اسماء کی توجہ کرنا اللہ تعالیٰ سے عرض کرو جو کچھ عرض کرنا ہے) یہی الفاظ ہیں جو اس وقت متصور ہوئے۔ تعویذ لاکر دیدیا اور کہہ دیا کہ ابھی رکھ دو یہ واقعات اس لئے عرض کئے کہ ایسے مواقع میں کیا مناسب ہے اور کیا کرنا چاہئے۔

تحقیق: یہ عروج کے آثار سے ہے اور نزول اس سے بھی اکمل ہے وہ یہ کہ ہمارا اتنا رتبہ نہیں جو توجہ الی المسمی بلاواسطہ اسماء کے قابل ہوں اسی راز سے واذکر اسم ربک فرمایا گیا۔ (النورص 512)

آثار خشیت وضعف قلب

حال: اور ایک مشکل اور پیش آئی وہ یہ کہ مقبرہ میں زیارت کیلئے جب کبھی جاتا ہوں تو جب مقبرہ اور مردوں کا خیال کرتا ہوں تو اپنا کیا حال ہوگا اس خیال کے بعد ایسی حالت ہوتی ہے کہ بہت شدت کے ساتھ اندر سے چیخ آتی ہے اور قریب قریب بے ہوش ہوجاتا ہوں اس وقت بہت ضبط کے ساتھ چیخ کو ضبط کرتا ہوں۔

تحقیق: کبھی ایسا بھی ہوتا ہے اور کبھی خشیت مطلوبہ اس کا منشاء ہوتا ہے چند روز میں اسکا اندازہ ہوجائے گا احتیاط کسی تدبیر تقویت قلب کا استعمال کرلیا جائے۔ (النورص 515)

آثار قبولیت صلوۃ

حال: جب آپ فجر و مغرب وعشاء میں نماز جماعت کے اندر تلاوت قرآن میں کوئی سورت تلاوت کرتے تھے تو بندہ آپ کے پیچھے اگلی صف میں ہوتا تھا جو کلمات قرآن آپ کی زبان سے نکلتے تھے وہ نور کے ٹکڑے بن کر سب مقتدیوں کے اوپر کو پھیل کر اوپر کو چلے جاتے تھے۔ بندہ نے بھی بہت حافظوں کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں مگر ایسا معاملہ کسی حافظ کے پیچھے نہیں گزرا۔

تحقیق: شاید حق تعالیٰ نماز و قرآن کو قبول فرمالیتے ہوں اگرچہ میں اس قابل نہیں۔

حال: بندہ کے دل پر ہمیشہ نماز کے اندر وسواس گزرتے ہیں وہ یہ ہیں کہ جب بندہ نماز پڑھتا ہے تو ایک سفید پتلا سامنے کھڑا نظر آتا رہتا ہے اور اگر بندہ اس کی طرف خیال کرتا ہے تو نماز میں بے ہوشی ہو جاتی ہے اور اگر خیال نہ کیا تو وہ سامنے سے جاتا نہیں ہے جب تک نماز پڑھتا رہتا ہوں وہ اسی طرح نظر آتا رہتا ہے اور اگر آنکھیں بند کرلوں تو نماز میں بے ہوشی ہو جاتی ہے اب یہ فرمائیں کہ اس سفید پتلا کے سامنے نظر آنے سے نماز میں تو کوئی خرابی نہیں ہے۔

تحقیق: نہ آنکھیں بند کرو اور نہ اس کی طرف توجہ کرو پھر نماز میں کچھ حرج نہیں نہ اس کی تحقیق میں پڑو کہ وہ پتلا کیا ہے کئی احتمال ہیں۔ (النور ص 518)

آثار انس وہیبت

حال: پہلے بندہ پر یہ حالت تھی کہ امید رجاء کیوجہ سے طبع پر تسکین تھی اب دو تین ماہ سے یہ حالت ہے کہ خوف زیادہ ہے اور اکثر وقت طبع کانپی رہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے عذاب نار سے امان دے۔ تحقیق۔ پہلی حالت انس کی تھی یہ ہیبت کی ہے دونوں حالات رفیعہ سے ہیں بلکہ دوسری حالت انفع ہے۔

حال: بس عرض ہے اللہ تعالیٰ سے پہلے خوف کم اور رجا کی امید قوی اور اب عکس آں اور حضور والا سے پہلے خوف زیادہ اور اب عکس اس کے ہے یہ کیا حالت ہے اور یہ تغیر تبدیل کیوں ہوا اس میں تردد ہے تشفی فرمائیں۔

تحقیق: دونوں کا سبب ترقی وزیادت معرفت ہے مگر حق تعالیٰ کے کمالات غیر محدود وغیر متناہی ہیں۔ لہٰذا انس وہیبت میں تعاقب ہوتا رہتا ہے گا ہے ایک ایسی تجلی ہوتی ہے جس سے انس ہوتا ہے اس کے بعد ایسی تجلی ہوتی ہے جس سے ہیبت ہوتی ہے پھر ایسی تجلی ہوتی ہے جس سے انس ہوتا ہے مگر پہلی انسی سے تفاوت ہوتا ہے گو تفاوت لطیف ہو پھر ہیبت کی تجلی ہوتی ہے اور اسی طرح پہلی تجلی ہیبت سے متفاوت اسی طرح ہمیشہ ہوتا رہتا ہے اور مخلوق کے کمالات محدود متناہی ہیں معرفت ہوتے ہوتے ان کا احاطہ ہو جاتا ہے اور احاطہ کا خاصہ ہے انقیار اور انقیار کا خاصہ ہے ہیبت کی کمی۔ (النور ص 523)

سکون قلبی کیلئے بقاء کا نہ ہونا

حال: یہاں خانقاہ میں رہ کر تو وہ سکون قلب حاصل ہوتا ہے کہ شاید کسی بادشاہ کو بھی حاصل نہ ہوگا۔ قلب میں ایک کیفیت اور توجہ الی اللہ پیدا ہو جاتی ہے تہجد کبھی قضا نہیں ہوتی مگر گھر جا کر یہ کیفیت رفتہ رفتہ بہت ہی کم ہو جاتی ہے اس کے بقا کی کیا صورت کی جائے۔

تحقیق: عادۃً ممکن نہیں کسی کو ہوا بھی نہیں جو ہے غنیمت ہے۔

دربزم عیش یک دو قدح نوش کن برو　　　یعنی طمع مدار وصال دوام را

(النور ص598)

فرائض ونوافل میں تفاوت خشوع کی وجہ

حال: فرائض میں خشوع خضوع کم ہوتا ہے اور صلوٰۃ تہجد میں بحمد اللہ اکثر خشوع قائم رہتا ہے اس کی کوئی وجہ سمجھ نہیں آئی۔ حضرت سلمہ اس کے متعلق چند کلمات تحریر فرما کر اطمینان فرمائیں۔

تحقیق: فرائض میں قلت خشوع اور تہجد میں کثرت کے اسباب دریافت فرمائے ہیں ایسے امور کے اسباب اکثر طبعی ہوتے ہیں اور وہ بھی مختلف جو تحت ضبط نہیں آ سکتے۔ مثلاً فرض کے اوقات میں مشاغل کا ہجوم اور آخر شب میں ان کی قلت یا ان واقعات میں لوگوں کی اطلاع اور اخیر شب میں عدم اطلاع یا فرائض میں سب کا اشتراک جو مقلل حظ ہے اور تہجد میں عامل کا امتیاز جو مکثر حظ ہے ونحو ذلک اور نہ امور غیر اختیاری ہیں اس لئے ان اسباب کی تفتیش یا ان سے متاثر ہونا خلاف طریق ہے۔ خشوع اختیاری اگرچہ قلیل ہو خشوع غیر اختیاری سے اگرچہ کثیر ہو بوجہ اس کے کہ اول مامور بہ ہے ثانی مامور بدرجہا افضل ہے آپ کی خاطر سے یہ لکھ دیا ہے ورنہ جواب یہ تھا کہ یہ سوال غیر ضروری ہے۔ (النور ص633)

رُوحَانی مُعالِج

ملخص

تربیت السالک

(جز دوم)

باب ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر و شغل

زبانی تسبیح بھی بقصد موثر ہے

بر زبان تسبیح و دردل گاؤ خر   ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

تحقیق: خدا جانے کس کا شعر ہے۔ تجربہ ہے کہ اس میں بھی اثر ہے مگر شرط یہ ہے کہ قصد ہو اثر کا یعنی خشوع کا عاجلا اور رضا و ثواب کا آجلا البتہ اگر یہ بھی قصد نہ ہو تو انما الاعمال بالنیات کی بناء پر یہ شعر صحیح ہے مگر آپ تو اس سے محفوظ ہیں۔ (تربیت حصہ اول ص ۴)

سلطان الاذکار کے آثار

حال: نماز پڑھنے کے وقت میں خصوصاً نماز مغرب میں زیادہ تر التحیات میں قلب سے ایک قسم کی کشش پیدا ہو کر بدن میں لرزا ہو جاتا ہے اکثر وقت ذکر جاری ہو جاتا ہے قلب سے کسی زبان سے بھی ذکر جہر جاری ہو جاتا ہے اکثر اس قسم کی کشش سی محسوس ہوتی ہے۔

تحقیق: مبارک ہو یہ آثار غلبہ ذکر کے ہیں جس کو اصطلاح میں سلطان الاذکار کہتے ہیں اور نماز کے متصل ایسا ہونا علامت ہے نماز کے ساتھ مناسبت تامہ ہو جانے کی یہ دوسری کیفیت محمودہ مقبولہ ہے اللہ تعالیٰ برکت و استقامت بخشے۔

حال: مراقبہ ترک ہو جاتا ہے وجہ یہ ہے کہ بندہ کو پڑھانے کا مشغلہ زیادہ ہو گیا۔

تحقیق:۔ کچھ غم کی بات نہیں پڑھانا بھی عبادت ہے مقصود اس کا اور مراقبہ کا مشترک و واحد ہے۔ البتہ اگر کسی وقت وہ بھی ہو جائے گو قلیل ہی وقت میں سہی تو نافع و اصلح ہے۔

حال: حسب اجازت ذکر دوضربی جہر کیساتھ کبھی کرلیتا ہوں اس ذکر میں زبان شیریں ہوجاتی ہے اور بہت لذت معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق: حلاوت معنویہ کا حسیر ہوجانا علامت ہے۔ سرایت الذکر فی الذاکر کی جس کی طرف حدیث میں اشارہ ہے فی لحمی نورانی عصبی وفی ذی الخ یہ بھی آثار سلطان الذکر سے ہے۔

حال: ۔ذکر اشغال کے وقت ایک مرتبہ روشنی آسمان سے مجھ تک آئی اور مسجد تک کو روشن کردیا اور ایسا ہی پشت کی جانب سے ہوا رات کو جب سوتا ہوں تمام بدن پر یا نصف بدن پر یا آنکھوں میں روشنی سی اکثر ہوجاتی ہے۔

تحقیق: یہ روشنی انوار ذکر سے ہے مبارک ہو کسی سے ذکر نہ کریں اور ذکر کو ناغہ اور بلا عذر نہ کریں اور اس کو کمال نہ سمجھے اور اپنے کو بزرگ نہ سمجھے مگر نعمت سمجھ کر شکر کریں اور پھر بھی اطلاع دیں اور شرع کی سخت پابندی رکھیں بدون اس کے روشنی محض غیر مفید ہے۔

حال: کیفیت لیل حالات مراقبہ مشابہ خواب ہوکر ایک شب یہ ہوا کہ گویا کسی نے اذان اور ختم اذان پر بہت زور سے لا الہ الا اللہ کہا کلمہ اذان سنکر بیدار ہوگیا۔

تحقیق: مبارک ہو علامت ہے اتصال و مناسبت کی عالم قدس کے ساتھ۔

حال: اس سے پیشتر ایضاً حالات مذکورہ میں بہت زور ہے یا حی مسموع ہوا اور میں بیدار ہوگیا۔ تحقیق۔ وہی جواب یہاں بھی سمجھئے۔

حال: حالات مراقبہ میں بالکل بیداری میں تصور میں آتا ہے کہ اندک دو روشنیاں گویا میرے قلب کی بائیں طرف نزول کرتی ہیں۔ رفتہ رفتہ تمام جسم پتھر کی طرح بھاری ہوجاتا ہے گویا برداشت نہیں ہوتی پھر یہ حالت زائل ہوجاتی ہے۔

تحقیق: انوار علم ہیں کہ مستفادہ ہیں مشکوٰۃ نبوت سے وثقلہ مستفاد من ثقل الوحی۔

حال: کیفیات نہار۔ سلطان الاذکار کے مراقبہ میں اکثر تمام وجود میں دھڑکا۔ مثل نداف کی روئی دھنے کے معلوم ہوتا ہے قریب بطی الزوال ہے۔

تحقیق: کیفیات و آثار سلطان ذکر سے ہے کہ ذکر اسی شکل مثالی سے بدن میں سرایت کرتا ہے۔

حال: رات کو گویا آہستہ روشنی ہونے لگی اور اس روشنی میں تمام جسم دیکھنے میں آیا۔
تحقیق: انوار لطائف ہیں۔ (تربیت حصہ اول ص ۱۲)
حال: دن کے سلطان الاذکار کے مراقبہ میں مشابہ خواب ہو کر ایک روز دیکھتا ہوں کہ ایک روشنی اپنے تمام جسم کو لباس سے ملبوس کئی روز تصور میں آتا تھا بعد اس کے عنقریب ایک روز ننگا تصور میں آ گیا۔
تحقیق: وہ روشنی صورت مثالیہ روح کی ہے اور لباس اس کا تعلق ناسوتیہ اور برہنہ دیکھنا اسکا تجرد واصل ہے۔ دونوں حالتیں اس کی منکشف ہوئیں۔
حال: تمام بدن میں نداف کی آواز کی مثل کبھی مدرک ہوتا تھا۔
تحقیق: یہ حرکت عروق کی ہے جو ذکر کے غلبہ سے اس صورت سے متخیل ہوئی یہ منجملہ آثار سلطان الاذکار کے ہے۔
حال: کلام مجید جیسا پیش نظر ہے اور میں ناظرہ پڑھتا ہوں۔
تحقیق: باطن کے مصبغ بالدین ہونے کی صورت وعلامت ہے۔
حال: رات کے مراقبہ میں مشابہ خواب ہو کر دیکھتا ہوں کہ میں ایک مصلے پر نماز ادا کرتا ہوں اور نماز میں سہو ہو گیا اسی کو اعادہ کرتا ہوں اور آپ بھی ایک مصلے پر تسبیح وتلاوت کرتے ہیں اور سفید عمامہ سر پر ہے اور میرے پیچھے بھی بہت لوگ تسبیح ہاتھ میں لیکر تلاوت کرتے ہیں مگر تسبیح جدیدہ ہے۔ تحقیق۔ یہ شکل ہے فائدہ وافادہ باطنہ کی۔ (تربیت حصہ اول ص ۳۶)
حال: اس وقت جب بندہ اثبات مجرد (الا اللہ) کی ضرب لگا رہا تھا اسی حالت میں تھوڑی دیر کے بعد اس ذکر میں ایک ایسا تسلسل ہوا اور سماں بندھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ زبان بغیر ارادہ اور قصد کے خود بخود ذکر کرنے پر مجبور ہے اور معلوم ہوتا تھا کہ دل سینہ میں سے اٹھ کر اوپر آ جاتا ہے اور وہ بھی اندر حرکت کر رہا ہے۔ پھر کل اور آج چاہا کہ ویسا ہی ہو لیکن میسر نہ ہوا۔
تحقیق: قصد سے نہیں ہوا کرتا ہے قصد کبھی نہ کیجئے نہ فقدان پر تاسف کیجئے یہ کیفیت بالکل موہوب ہوتی ہے۔ جب ہو تو ہونا نافع ہے اور جب نہ ہو تو نہ ہونا مصلحت ہے۔

بدرد وصاف ترا حکم نیست دم درکش — کہ آنچہ ساقی ما ریخت عین الطاف ست

اس کیفیت کا نام سلطان الاذکار ہے اس کے الوان مختلف ہیں جن میں بعض الوان یہ ہیں جو آپ پر وارد ہوئے۔ حضرت شیخ جلال تھانیسری کو بکثرت یہ کیفیت پیش آتی تھی جس کی اطلاع وقتاً فوقتاً انہوں نے اپنے شیخ قطب عالم گنگوہی کو دی ہے' مبارک ہو۔ (تربیہ حصہ پنجم ص ۱۰۴)

حال: بعض روز یوں معلوم ہوتا ہے کہ ذکر اسم ذات بدن کے کسی حصہ سے ہو رہا ہے مگر یہ تمیز نہیں ہوتی کہ کہاں سے ہو رہا ہے اور یہ حالت کچھ دیر تک رہتی ہے مگر معلوم نہیں کیا بات ہے۔ تحقیق: یہ کیفیت سلطان الاذکار کہلاتی ہے مبارک ہو مگر کمال نہ سمجھا جاوے۔ (تربیہ حصہ پنجم ص ۱۱۵)

حال: کل ذکر میں عجیب کیفیت ہوئی کہ تمام بدن میں لرزہ پیدا ہو گیا اور آواز بند ہونے لگی اور تسبیح ہاتھ سے چھوٹی جاتی تھی اور تمام بدن پسینہ سے تر ہو گیا اور خوف معلوم ہوتا تھا کہ کہیں دم نہ نکل جائے۔ یہ خیال کرتا تھا کہ حضور بھی تشریف نہیں رکھتے ہیں کہ جس سے تسلی ہو۔ بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں کہ اگر تھوڑی دیر اور یہی حالت رہتی تو شاید دم نکل جاتا کیونکہ سانس وغیرہ قریب بند کے ہو گئے تھے۔ حضرت والا پوری طرح تحریر میں لا نہیں سکتا' مجبور ہوں۔

تحقیق: مبارک ہو یہ کیفیت سلطان الاذکار کہلاتی ہے حضرت شیخ جلال تھانیسری کو بکثرت ہوتی تھی اگر کبھی ایسا ہو ہرگز پریشان نہ ہوں یہ اثر ہے غلبہ ذکر و سرایت ذکر کا۔ (تربیہ حصہ پنجم ۲۲۷)

حال: بندہ کو سلطان الاذکار میں تمام اجسام کی حرکت پہلے سے زیادہ معلوم ہوتی ہے اس حرکت میں کسی قسم کی تکلیف یا پریشانی نہیں بلکہ ایک قسم کی مسرت ہوتی ہے۔ جب حرکت زائل ہوتی ہے۔ تب بدن کا بڑا ہونا محسوس ہوتا ہے۔

تحقیق: یہ سب آثار ہیں سلطان الاذکار کے اور علامات ہیں اس کے سرایت فی الروح اولاً و فی البدن ثانیاً کی اور گو یہ مقاصد میں سے نہیں مگر معین فی المقصود بواسطہ یکسوئی کو ضرور ہیں۔ (حصہ پنجم ۲۷)

حال: ایک دفعہ سلطان الاذکار میں صورت خود نظر آئی۔ اما علی الفور غائب ہو گئی اور کبھی شہر کے شہر کبھی جم غفیر نظر آتا ہے اور اب دو دن سے کسی کا رقص کرنا مدرک ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ بغیر ذکر نگاہ کے سامنے ویسا ہی معلوم ہوتا ہے اور شب گزشتہ میں وہ کیفیت کچھ زیادہ تھی۔

تحقیق: ایسے احوال ذکر میں پیش آتے ہیں بشرطیکہ دماغ میں یبس کا غلبہ نہ ہو جس کی

تشخیص آثار سے حکیم صاحب کر لیں گے۔ ان سے تشخیص کرا لیں۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۲۱)

حال: حضرت کی طرف سے اس بندہ ناچیز پر جو کچھ عنایت و مہربانی ہو رہی ہے بالکل بے بدل ہے۔ نہ بندہ سے کبھی کچھ خدمت ادا ہوئی نہ ہونے کی توقع ہے یہ سب آپ کا فضل و کرم ہے۔

تحقیق: واقعی مجھ کو بھی آپ سے خاص محبت ہے اور آپ سے ہر پہلو سے خوش ہوں۔ خدا تعالیٰ اس حب فی اللہ کو زیادہ کرے اور اس کے برکات نصیب فرماوے۔ (النور ص ۸۳)

دوام حضور کا طریق

جی یوں چاہتا ہے کہ حضور دوام حاصل ہو اور بجز ہستی محض اور وجود مطلق کے کچھ مدرک نہ ہو معیۃ اور نوریۃ کا کوئی طریقہ مناسب حال غلام ارشاد فرمایا جاوے۔

تحقیق: دوام ذکر مع توجہ القلب بقدر امکان سے یہ سب مقاصد جو آپ نے تحریر فرمائے ہیں حاصل ہو جاتے ہیں اس کو ناغہ نہ کیجئے اور وقتاً فوقتاً اطلاع حالات اور گاہ گاہ ملاقات اور بشرط امکان احیاناً ہفتہ عشرہ کا قیام اس میں بہت معین ہے۔ (تربیۃ حصہ اول ص ۲۰)

ذکر لسانی

حال: ذکر پاس انفاس پر بھی مداومت میسر نہیں ہوتی خیال آ گیا آ گیا ورنہ نہیں۔

تحقیق: مشاغل مختلفہ میں اتنا ہی کافی ہے مناسب ہے کہ ذکر لسانی بجائے پاس انفاس کے اختیار کیجئے۔ (تربیۃ حصہ اول ص ۲۱)

ذکر خفی و غیبی سلام کا جواب

حال: حسب ارشاد والا ذکر بارہ تسبیح کا ورد کرتا ہوں۔ الحمد للہ اس کی برکت سے منہیات سے نفرت مندوبات پر رغبت بالطبع ہو رہی ہے۔ بعض روز ذکر خفی کرتا ہوں اس کی نسبت رائے والا کا طالب ہوں۔ میرے نابینا بھائی اسد علی صاحب سلام مسنون عرض کرتے ہیں اور ذکر بدستور سابق کر رہے ہیں، ترقی کے شائق ہیں، ذکر بارہ تسبیح کا شوق مگر اجازت کے طالب و امیدوار ہیں اور حال جسمی صحیح و درست ہے اور اثناء ذکر میں جناب بھائی صاحب کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سلام مسنون کرتا ہے مگر متکلم نظر نہیں آتا ہے ایسی

صورت میں جواب سلام کا دیں یا نہیں اب تک جواب نہیں دیتے ہیں۔

تحقیق: آپ کی حالت قابل مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے۔ ایسی حالت میں خفی ہی مناسب ہے۔ اسد علی صاحب کو بارہ تسبیح کا اگر شوق ہوا جازت ہے مگر حالت سے ضرور اطلاع دیتے رہیں اور گھی دودھ کی کثرت رکھیں اور چھ گھنٹہ سے کم نہ سوویں۔ سلام کا جواب ایک بار دیدیا کریں وبس۔ (تربیۃ حصہ اول ص ۴۴)

ذکر و شغل کے آثار بتمامہا کسی رسالہ میں جمع نہ ہونے کی حکمت

سوال: بہت دن ہوئے حضور نے فرمایا تھا کہ بعض کتابوں میں تصوف کے آثار ذکر اور شغل کو لکھا ہے لہٰذا عرض ہے کہ کوئی رسالہ ایسا تحریر فرمایئے جس میں ذکر اور شغل کے آثار بتمامہا معلوم ہو جاویں اور اس سے طالبین کو رغبت زیادہ پیدا ہوگی؟

جواب: ہر شخص کو جدا حالات پیش آتے ہیں' لکھنے سے الٹا ضرر ہوگا کہ ایک دوسرے شخص کے حالات کا منتظر رہے گا اور نہ ہونے سے مایوسی و پریشانی ہوگی پھر ہر شخص کی خصوصیات سے وہ حالات مختلف بھی اس قدر ہیں کہ انضباط قریب بہ محال ہے۔ (تربیۃ حصہ اول ص ۴۶)

سوال: جاگتا رہتا ہوں مگر بوجہ ناپاکی جسم صبح صادق تک کچھ نہیں کر سکتا؟ آیا اس حالت میں بھی ہاتھ منہ دھو کر کچھ دل سے یا زبان سے خفی یا جہر ذکر چارپائی پر بیٹھے ہی بیٹھے کر لیا کروں؟ جواب: ہاں' ہاں۔ (تربیۃ حصہ اول ص ۴۷)

عامی کا بعد الترقی سابق تسبیح و تہلیل نہ چھوڑنا

سوال: چونکہ ذکر کی پوری تعداد ۱۲ ہزار سے ۲۴ ہزار ہے اور میں صرف تین چار ہزار تک پڑھتا ہوں۔ اس وجہ سے ندامت رہتی ہے؟

جواب: پہلے معمولات کو نہ چھوڑیئے البتہ اگر ہمت ہو اسم ذات بارہ ہزار تک بڑھا دیجئے اور اطلاع حالات سے دیتے رہیے۔ (تربیۃ حصہ اول ص ۴۷)

ذکر اسم ذات کا طریق

سوال: ذکر اسم ذات میں ہ کو جزم سے ادا کروں یا پیش کے ساتھ اور ضرب کا کیا قاعدہ ہے؟

جواب: جزم کے ساتھ پڑھیے اور ضرب کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے جو طبیعت سے پیدا ہو وہی کافی ہے۔ (تربیۃ حصہ اول ص ۴۸)

تلوین کی حالت میں ذکر و شغل کا طریق

حال: کسی کسی روز عالم غیب میں جی لگ جانے سے عجب سما اور بہار ہوتی ہے اور کبھی کبھی نفس ایسی سرکشی کرتا ہے کہ دق ہو جاتا ہوں ذکر جہر کے باعث دماغ میں خشکی بہت ہو گئی ہے بلکہ آج تو برداشت نہ کر کے ناغہ کر دیا ہے۔

تحقیق: یہ تلوین ہے اس میں تغیر و تبدل لازم ہے پریشان نہ ہو جایئے انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح ایک روز تمکین میسر آ جاوے گی۔

اندریں رہ میتراش و می خراش	تادمِ آخر دمے فارغ مباش
تادمِ آخر دمے آخر بود	کہ عنایت با تو صاحب سر بود

جہر اور ضرب بالکل موقوف کر دیجیے۔ خفی بلا ضرب کافی ہے بلکہ اگر عدد میں تقلیل کی ضرورت ہو اس کی بھی اجازت ہے پھر ترتیب و تقویت کی تدابیر نافع ہوں گی۔

شغل پر ذکر کو ترجیح

سوال: اس مرتبہ تابعدار نے نسبت شغل انحد کے عرض کیا تھا بجواب اس کے حکم ہوا کہ اس کو چھوڑ دو اب ضرورت نہیں ہے اس روز سے شغل مذکور کو چھوڑ دیا لیکن جو ایک گھنٹہ شغل مذکور میں صرف ہوتا تھا اس کو بیکار رکھنا شاق ہوا۔ لہٰذا امیدوار معافی ہوں کہ بلا اجازت حضور بجائے ۱۲ ہزار کے جو ۲۰ ہزار مرتبہ ذکر کو اسی روز سے بڑھا دیا؟

جواب: مخدومی سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بجائے شغل کے ذکر مقرر فرمالینا عین میرے طریق کے موافق ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت فرماویں۔ (تربیۃ حصہ دوم صفحہ ۲)

تصور شیخ

حال: رات دن ہمہ وقت بکثرت آپ کا تصور رہتا ہے اتنا اللہ تعالیٰ کا نہیں رہتا مجھ کو اس حالت کے مذموم ہونے کا اندیشہ ہے ایسی ترکیب ہو کہ اللہ تعالیٰ کا تصور بڑھ جاوے۔

تحقیق: اس حالت کا کچھ مضائقہ نہیں جس کا تصور اللہ کے واسطے ہو وہ مثل تصور اللہ

ہی کے ہے۔ حدیث من احبھم فبحبی احبھم اس کی دلیل ہے۔

سوال: عرصہ سے خواہ ادنیٰ بات ہو خواہ باریک حال ہو یا سوال یہی جی چاہتا ہے کہ آپ سے ہی پوچھوں دیگر علماء سے نفرت ان کے وعظ سے ضرر خواہ وہ اہل حق ہوں کیا یہ حالت قابل اصلاح ہے؟

جواب: وہ نفرت نہیں ہے بلکہ بے رغبتی ہے اور جب تسلی نہیں ہوگی انقباض ہوتا ہوگا۔ یہ ایک حالت غیر اختیاری ہے اس میں کوئی ملامت نہیں البتہ ان کی مذمت اور بدخواہی نہ ہونی چاہیے۔ (تربیۃ حصہ دوم ص ۴)

مراقبہ موت و مابعد الموت

حال: حضور نے جب سے اس عاجز کی دستگیری فرمائی ہے اور یہ تعلیم فرمایا ہے اسم ذات اللہ جہر سے اور ہو خفی اور تعداد میں تین ہزار ہے بندہ برابر ادا کرتا ہے۔ مراقبہ کو بھی طبیعت بہت چاہتی ہے اب جو ارشاد عالی ہو عمل میں لایا جاوے؟

تحقیق: اگر فرصت اور قوت ہو تو ایک ہزار اور بڑھاویں اور مراقبہ موت و مابعد الموت کا شروع کر کے اطلاع دی جاوے باقی جو حالات لکھے ہیں مبارک ہیں مگر دماغ کی ترتیب کا ہمیشہ خیال رکھیں جیسے روغن کدو کی مالش اور جیسے مغز بادام اور مغز تخم کدو کا شیرہ مصری سے شیریں کر کے پینا۔ (تربیۃ حصہ دوم ص ۷)

بعذر ذکر میں تخفیف

حال: دنیاوی تردد و بدنصیبی کی وجہ سے دن کو اسم ذات چوبیس ہزار وظیفہ نہیں ہوتا۔

تحقیق: اس سے نصف یا ربع کر لیا جاوے۔

حال: اس لیے دل ہر وقت مغموم رہتا ہے لیکن مجبوری کی حالت میں بعد نماز تہجد بارہ تسبیح کی صورت سے اللہ پاک انجام دیتا ہے۔ تحقیق: الحمد للہ۔

سوال: بعد نماز صبح قرآن شریف کبھی آدھا پارہ کبھی ایک پارہ اور مناجات مقبول ایک منزل اللہ انجام کرتا ہے؟ جواب: بہتر ہے۔ (تربیۃ حصہ دوم ص ۱۳)

مراقبہ کی تعلیم

حال: مراقبہ بارش کی پھوار کا کہ قلب پر پڑتی ہے کیسے جاتا ہوں اگر اس میں غنودگی ہوگئی

تو وقت کٹ جاتا ہے اور ایسا کم ہوتا ہے ورنہ مراقبہ ۱۵، ۲۰ منٹ کا اس حال میں مشکل سے کٹتا ہے اس میں مصروفیت کی بات اب تک پیدا نہیں ہوئی۔ یہ ضرور ہے کہ وہ نافع ہوگا اطلاعاً عرض ہے۔

تحقیق: اب اس کو روزانہ نہ کیجئے دو دن کیجئے دو دن نہ کیجئے اور پھر اطلاع دیجئے۔

حال: مراقبہ حسب ہدایت کیا گیا مثل پہلے کے ہونے لگا یعنی بیہوشی ہو جاتی ہے جی اب نہیں گھبراتا؟ تحقیق: الحمد للہ۔ (تربیۃ حصہ دوم ص ۱۷)

ذکر قلبی کے اقسام

سوال: ذکر قلبی سے ذکر سری اور سری سے ماتحی لطائف میں پہنچنے کی کیا صورت ہے؟

جواب: فرمایا کہ جب ذکر قلبی میں لطافت زیادہ بڑھ جاتی ہے تو اس کو ذکر سری سے تعبیر کرتے ہیں اور جب ذکر سری میں کچھ اور لطافت پیدا ہوئی تو ذکر خفی سے تعبیر کرتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس اخفی کو بھی سمجھ لو اور یہ بھی فرمایا کہ ذکر سری مشابہ استغراق کے ہے لیکن استغراق میں غیبت ہوتی ہے اور اس میں غیبت نہیں ہوتی، حضور رہتا ہے۔ (تربیۃ حصہ دوم ص ۳۶)

مراقبات محض علاج ہیں

جواب: فرمایا یہ صحیح ہے یہ سب حیل اور علاج میں مقصود صرف توجہ الی اللہ سب اشغال سے ہے اور جب توجہ الی اللہ میسر ہو جاوے تو ان تصورات کی حاجت بھی نہیں چونکہ مجرد کا تصور ہر شخص سے ہو نہیں سکتا اس لیے یہ سب طرق معین فرمائے گئے۔ (تربیۃ حصہ دوم ص ۳۹)

ذکر بوقت یاد

حال: کوشش کرتا ہوں کہ ہر وقت زبان سے اسم ذات جاری رہے مگر شروع کرنے پر جلد بھول جاتا ہوں۔ تحقیق: پھر جب یاد آوے کرنے لگے واذكر ربك اذا نسيت. (حصہ ششم طبع اول ص ۱۱۹)

قلب کا جاری ہونا

حال: زبان اگر دوسری بات میں مشغول رہے تو بفضلہ تعالیٰ قلب سے برابر ادا ہوتا ہے اور ادائیت خوب محسوس بھی ہوتی ہے۔

تحقیق: اس دھوکہ میں نہ رہنا اس کا کچھ اعتبار نہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ابتداء میں ذکر قلبی ہوتا ہے پھر ذہول ہو جاتا ہے اور یہ شخص سمجھتا ہے کہ وہ ذکر ممتد ہے۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۱۱۰)

صاحب ذکر قلبی کو زبانی ذکر بھی کرنا چاہیے

حال: کسی وقت آنکھ بند کر لیتا ہوں تو قلب میں اللہ اللہ کی حرکت ہوتی ہے۔
تحقیق: مگر زبان سے بھی کہنا چاہیے۔
حال: اور بعض وقت بلا ارادہ آواز آتی ہے مگر روک دیتا ہوں کہ کسی دوسرے پر ظاہر نہ ہو۔ تحقیق: روکنے کی ضرورت نہیں۔
حال: اور جب یہ حالت ہوتی ہے تو تنہائی میں رہنے کو دل چاہتا ہے۔
تحقیق: ہاں یہ بہتر ہے اگر کسی ضروری کام کا حرج نہ ہو۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۱۲۲)

بحالت عذر مختلف اوقات میں ذکر کرنا مضر نہیں

حال: بندہ کا کام تعلیم کا ہے اس واسطے ایک وقت وظیفہ کے لیے متعین نہیں ہو سکتا ہے کبھی بعد ظہر اور کبھی بعد مغرب اور کبھی صبح کو کر لیا کرتا ہوں مگر تشویش رہتی ہے کہ شاید ٹھیک ہو یا نہ ہو۔ تحقیق: اختلاف اوقات بحالت عذر مضر نہیں۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۱۲۳)

مشغول سے جو ہو سکے غنیمت ہے

سوال: نماز اشراق کے لیے فرض پڑھنے کے بعد اسی جگہ بیٹھا رہنا ضروری ہے یا دوسری جگہ کو سرک کر بیٹھنا یا اور جگہ اٹھ کر جا بیٹھنا اور کلام مجید یا تسبیح وغیرہ اٹھاتے کے لیے اٹھ جاوے یا نہیں افضل اور اولی کیا ہے؟

جواب: مشغول آدمی افضل کو کہاں ڈھونڈے جو ہو جاوے غنیمت ہے۔ (حصہ ششم ص ۱۲۴)

مراقبہ میں آنکھ بند کرنا نہ کرنا

حال: اہل طریق نے اکثر ذکر و شغل مراقبہ میں آنکھیں بند کرنے کو لکھا ہے یہ محض یکسوئی کے لیے ہے؟ تحقیق: ہاں

حال: مراقبہ وغیرہ بغیر بند کئے ہوئے آنکھوں کے ہوسکتا ہے؟
تحقیق: ہوسکتا ہے۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۱۴۰)

ذکر لسانی سے تھک جائے تو فکر دل سے رکھے

حال: اب حضور والا سے معروض ہے کہ جب زبان تھک جاتی ہے اس وقت بجائے اس کے کیا مناسب ہے؟ تحقیق: فکر دل سے اور اگر اس سے بھی ملال ہو تو راحت لینا۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۱۴۲)

دوام قلیل پر بھی نافع ہے

حال: جس طریقہ سے ممکن ہو تعلیم باطنی کا سلسلہ حضور جاری فرماویں اور کمترین کا شوق پورا ہو؟
تحقیق: اگر صحت وفرصت میں کمی ہے تو تھوڑا ہی کام شروع کیا جاوے۔ دوام کے ساتھ قلیل بھی موجب برکت ہوتا ہے قصد السبیل سے دستور العمل مناسب بقدر تحمل شروع کر کے حالات سے اطلاع دی جاوے اور میرے مواعظ ورسالہ قصد السبیل وتربیت السالک ۳ حصے بالاستیعاب مطالعہ کر لئے جاویں۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۹۹)

حال: کمترین کو تبخیر کے باعث سخت تکلیف ہے چونکہ یہ مرض مجھ کو دائمی ہے اس وقت دماغ کی تکلیف ناقابل برداشت ہے؟ بعد نماز تہجد کو اس وقت بوجہ راحت پانی دماغ کے معمولات کو پورا کر لیتا ہوں اس لیے اطلاعاً گزارش ہے اور دعا کا طالب ہوں؟
تحقیق:

گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ وفریاد ہم
بس ہے اپنا ایک بھی نالہ اگر پہنچا وہاں

قلیل بھی انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ بڑی چیز دھن اور دھیان ہے یہ رہنا چاہیے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی۔ دعا بھی کرتا ہوں۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۳۱)

حال: قویٰ کمزور ہو گئے عمر پچاس سے اوپر ہے قوت مجاہدہ بھی نہیں رہی؟
تحقیق:

آب جیحوں را اگر نتواں کشید
ہم زقدر تشنگی نتواں برید

جس شخص کی قوت ہضم کمزور ہو جاتی ہے کیا وہ بالکل کھانا چھوڑ دیتا ہے یا تھوڑا تھوڑا

کھانے لگتا ہے اور اگر کوئی تجویز کرے کہ بالکل نہ کھاؤ تو کبھی اس تجویز کو قبول نہیں کرتا تو پھر دین کے کام میں اس قاعدہ پر کیوں نہیں عمل ہوتا؟ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۵۶)

بلا وضو ذکر کرنا

سوال: بلا وضو ہر وقت اسم ذات کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: کچھ حرج نہیں لیکن تیمم افضل ہے۔ (تربیۃ ششم ربع اول ص ۵)

تہجد کا ذکر بعد نماز فجر کرنا

سوال: بعض دن تہجد کے وقت آنکھ نہیں کھلتی تو اس وقت جو نفی اثبات اور اسم ذات دو ضربی پڑھنے کا معمول ہے صبح کی نماز کے بعد اسم ذات کی تسبیحات شروع کرنے سے پیشتر پڑھ لیتا ہوں کچھ حرج تو نہیں ہے؟

جواب: کچھ حرج نہیں لیکن بہتر ہے کہ جو صبح کا معمول ہے وہ پہلے کرلیا جاوے۔

(تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۵)

ذکر میں آنکھ بند کرنا

سوال: آنکھ بند کر کے اوراد یا اذکار کر لئے جاویں یا نہیں؟

جواب: جس طرح زیادہ دل لگے۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۵)

تصور بوقت ذکر

سوال: اوراد یا اذکار کرنے میں ان کے معنوں کا خیال رکھوں یا یہ کہ خداوند کریم دیکھ رہے ہیں؟ جواب: دوسرا خیال زیادہ مفید ہے۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۵)

متعین مقدار ذکر پر اضافہ کرنا

سوال: چھ ہزار اسم ذات دو ضربی کرتا ہوں اگر مناسب خیال فرماویں تو تعیین سے کچھ زیادہ کرلوں یا فقط دلچسپی پر چھوڑا جاوے؟

جواب: تعیین زیادت کی مصلحت ہے ایسی مقدار تک جس پر دوام کی امید غالب ہو۔

(تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۶)

ذکر سے مناسبت کی علامت

حال: ذکر چھوڑ کر دیگر کسی چیز کو دل نہیں چاہتا کہ کروں؟
تحقیق: علامت ہے مناسبت بالذکر کی۔ مبارک ہو۔
حال: سینہ میں اکثر ذکر اور غیر ذکر کی حالت میں معلوم ہوتا ہے کہ شیر وقند بھرا ہوا ہے؟
تحقیق: زیادہ مناسبت کی علامت ہے۔ زیادہ مبارک ہو۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۶)

تصور بوقت تلاوت قرآن پاک

حال: قرآن شریف پڑھتے وقت یہ خیال رکھنا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں اس میں طبیعت پراگندہ ہوتی ہے؟
تحقیق: اس وقت یہ تصور نہ کریں بلکہ یہ خیال رکھیں کہ حق تعالیٰ میرے پڑھنے کو سن رہے ہیں۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۱۱)

ذکر کیلئے ایک مجلس شرط نہیں

سوال: بندہ اٹھارہ ہزار مرتبہ ذکر اللہ اللہ کا ایک مجلس میں کر سکتا ہے اور اگر ایک مجلس ذکر معین کے لیے شرط نہیں تو چوبیس ہزار مرتبہ بھی ذکر بالا یوم ولیل میں کر سکتا ہے مگر متفرق اوقات میں کہ اس قدر رفلاں وقت اور اس قدر رفلاں وقت؟
جواب: ایک جلسہ کی قید نہیں دو تین کرلیں اور دو سے زیادہ مناسب نہیں بحالت موجودہ۔
سوال: وقت معین میں اگر نصف گھنٹہ کی تقدیم تاخیر ہو جاوے تو کیا تعین ٹوٹ جائے گی؟
جواب: نہیں ٹوٹے گی۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۱۱)

تصور شیخ بوقت استحضار نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حال: اکثر اوقات حضور کی صورت مبارکہ کا خیال جما رہتا ہے حتیٰ کہ جب درود شریف پڑھتا ہوں تو لفظ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر حضور کا خیال آجاتا ہے اس میں دل گھبرا جاتا ہے اور متوہم ہو جاتا ہوں جب دعا اللھم انی اسالک حبک و حب حبیبک

مانگتا ہوں تو حبیب سے حضور ہی کا خیال آتا ہے؟

تحقیق: صورت کا خیال آجانے کو جو لکھا ہے یہ نہایت مبارک حالت ہے، گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ حقیقت اس کی آپ کے بمقتداء کا غایت درجہ کا تابع سنت ہونا ہے تاکہ اس کے انکشاف سے پورا اطمینان اور تسلی ہو جو شرط اعظم ہے نفع فی الطریق کی۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۱۶)

ترک معصیت ذکر و شغل سے افضل ہے

حال: ایک معصیت کہ جس میں ابتلاء سب سے زیادہ تھا وہ بحمد اللہ متروک ہوگئی جس کو میں ہزاروں اذکار و اشغال سے بڑھ کر سمجھا ہوں اب اس میں استقلال اور بقیہ کے متعلق ہمت ترک و توفیق کی دعا کا خواستگار ہوں۔

تحقیق: آپ کے حالات سے خصوص ایک پرانی معصیت کے چھوٹ جانے سے بے حد مسرت ہوئی یہ بالکل ٹھیک ہے کہ ہزاروں ذکر و شغل سے بھی افضل ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرکے دعائے استقامت و ثبات کرتا ہوں آپ کی بھی ہمت شرط ہے۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۵۴)

حال: جس وقت اللہ زبان سے کہتا ہوں تو حلق کے نیچے سے چٹ چٹ آواز آتی ہے اور صبح کو جو کلمہ کا ذکر کرتا ہوں اس میں اور طرح کی آواز چھن چھن سی قلب سے نکلتی معلوم ہوتی ہے؟

تحقیق: یہ سب آثار ہیں سرایت ذکر کے مبارک ہو۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۹۵)

مختلف اشکال نظر آنا کچھ مقصود نہیں

حال: ایک دفعہ بعد سلطان الاذکار کے کچھ تکان غالب ہوا۔ اس حالت میں صورت بندہ کی نظر آئی، سامنے بہت ہی خوبصورت چہرہ نوجوان ۲ منٹ بعد غائب ہوگیا۔

تحقیق: کبھی یہ متخیلہ کا تصرف ہوتا ہے اور کبھی روح اشکال مثالیہ سے منکشف ہوتی ہے اور ہر حال میں غیر مقصود ہے مگر مضر نہیں بشرطیکہ اس کی طرف التفات نہ کیا جائے بلکہ بعض اوقات مصلحت ہے جبکہ ذریعہ یکسوئی اور تسلی کا ہو۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۹۲)

ذکر میں گرمی کا سبب

حال: میں حضور کی ہدایت کے موافق برابر کام کر رہا ہوں کبھی کبھی ذکر کی حالت میں

بہت گرمی محسوس ہوتی ہے کہ ایسے جاڑوں کے زمانہ میں پسینہ آجاتا ہے۔

تحقیق: کبھی وارد کی قوت کبھی بدن کا ضعف کبھی کچھ کچھ دونوں اس کا سبب ہے اگر بدن میں ضعف ہے تو رجوع الی الاطباء ضروری ہے اگر وارد کا اثر ہے مبارک ہے۔ (تربیت حصہ ششم ص ۱۰۲)

عورت ذکر بلا جہر و بلا ضرب کرے

سوال۔ اور بعد تہجد کے وہ بھی ذکر بارہ تسبیح جہر یا خفی کرتی رہے یا نہ۔ جواب۔ اور وہ بارہ تسبیح کرنا اگر چاہیں بلا جہر و بلا ضرب کریں۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص ۱۰۸)

ذکر تہلیل

حال: میں کچھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں لیکن پچھلی رات کو مجھ سے اٹھا نہیں جاتا بعد عشاء کے کچھ نفلیں پڑھ لیتا ہوں اور عشاہی کے بعد طالب ذکر ہوں آپ سے اور میں کمزور آدمی ہوں دعا کیجئے۔ تحقیق۔ لا الہ الا اللہ بلا ضرب و بلا جہر چھ تسبیح آہستہ آہستہ پڑھا کریں اور گاہ گاہ اس کے ساتھ محمد رسول اللہ ملا لیا کریں اور بہشتی زیور مطالعہ اور عمل میں رکھیں اور کبھی کبھی حالات سے اطلاع دیا کریں تا کہ سلسلہ تعلیم کا جاری رہے۔ (تربیت حصہ دوم ص ۴۰)

ذکر میں ضروری بات کرنا جائز ہے

سوال۔ اگر درمیان ذکر کوئی شخص بات چیت کرنے آئے تو اس سے کلام کرنا چاہیے یا نہیں۔

جواب۔ اگر ضروری بات ہو یا یہ کہ جواب نہ دینے سے دوسرا آدمی زیادہ پریشان کرے گا۔ ایسی حالت میں جواب دیکر قلب کو یکسو کر لینا بہتر ہے اور بعد فراغ سمجھائے کہ غیر ضروری بات ایسے وقت میں نہ کرنا چاہیے۔ (تربیت حصہ دوم ص ۴۶)

ذکر میں مختلف الوان نظر آنا

سوال۔ ایک روز ذکر میں مجھے یہ معلوم ہوا کہ میرا دل مجھے دکھائی دیا سرخ تھا اور اس پر اللہ اللہ لکھا معلوم ہوا اور ذکر کرنے میں سفیدی کئی روز سے سینہ سے لیکر سر تک معلوم ہوتی ہے اور کبھی کبھی سر سے بھی اوپر معلوم ہوتی ہے اور کبھی کبھی زرد رنگ معلوم ہوتا ہے یہ محض خیال خام ہے یا اور کچھ ہے۔

جواب۔ یہ ہے تو خیال مگر خیال اختراعی وغیرہ واقعی نہیں معانی حقیقۃ ان اشکال برزخیہ میں متمثل ہوتے ہیں اور حکمت اس میں ذاکر کا دل بڑھانا اور یہی معانی ہیں قول حضرت جنیدؒ کے تلک خیالات تربی بہا اطفال الطریقۃ پس یہ نعمت ہے۔ جس پر شکر کرنا چاہئے لیکن کمال اور مقصود نہیں مقصود ذکر و اطاعت اور اس کا ثمرہ کہ مقصود المقصود ہے رضائے حق ہے۔

حال: رات ذکر میں مراقبہ کرتا تھا کہ عرش معلی سے میرے سینہ میں نور آ رہا ہے اسی حال میں یہ آواز میرے کان میں آئی کہ تمہارے سینہ میں نور آیا۔

تحقیق: گو بطور کرامت کے ایسا فیض ارواح طیبہ سے بھی ہو سکتا ہے لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے یہاں بھی غالب اوقات و احوال میں وہی صورت ہے جو اوپر لکھی گئی اور ایسی صورت اکثر کسی لطیفہ غیبیہ سے صادر ہوتی ہے۔ (تربیت حصہ سوم ص ۵)

ذکر میں آواز سننا کہ ظاہری تعلیم کرتے ہیں

حال: جناب من ذکر کلمہ شریف میں سنا کہ کوئی کہتا ہے ظاہری تعلیم کرتے ہیں۔

تحقیق: اگر اس کو سن کر فرحت و سرور ہوا تو یہ اشارہ ہے حسن تعلیم کی طرف کہ ظاہر کی بھی رعایت کی جاتی ہے نہ کہ ملاحدہ کی طرح کہ ظاہر کا بالکل انکار ہی ہے اور اگر اس کو سنکر توحش ہوا ہو تو یہ غلط اندازی ابلیس کی ہے تعلیم سے بدگمان کرتا ہے کہ یہ صرف ظاہر کی تعلیم ہے یہاں باطن کی تعلیم نہیں ہوتی۔ اول صورت میں شکر کرنا چاہئے اور دوسری صورت میں لاحول پڑھ کر دفع کرنا چاہئے۔ (تربیت سوم ص ۱۴)

مراقبہ کے معنی اور طریق

سوال: مراقبہ کرنے کا کیا طریقہ ہے اور کس طرح کیا جاوے اور کس بات کے کرنے سے اس میں فائدہ ہوگا اور کتنی دیر کیا جاوے اور کس وقت کو اس کی مشق کے واسطے بہتر سمجھا جاوے؟ مراقبہ کا خیال کر کے اکثر بیٹھتا ہوں مگر کوئی فائدہ نہیں محسوس ہوتا ہے حقیقتاً طریقہ مراقبہ مطلوب ہو؟

جواب: کسی مضمون کا تصور باندھنا مراقبہ ہے مضامین مختلف ہیں حسب اختلاف استعداد ہر ایک کے لیے جدا مراقبہ نافع ہوتا ہے آپ کے لیے یہ نافع ہے۔ الم یعلم بان اللہ یریٰ۔ کی

تلاوت تین چار بار کر کے اس کے مضمون کو اس طرح سوچا جاوے کہ یہ خیال کیا جاوے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اور ہمارے افعال ظاہرہ و باطنہ کو دیکھ رہے ہیں۔ بیس منٹ سے تیس منٹ تک اختیار ہے شدہ شدہ اس کا اثر دوسرے اوقات میں بھی رہنے لگے گا اور بے حد نافع ہوگا۔ (تربیۃ حصہ سوم ص ۱۹)

چلتے پھرتے تسبیح ہمراہ رکھنا

سوال: اکثر چلتے پھرتے فقط مذکر کے طور پر تسبیح رکھ لیجاوے تو اس میں کوئی نقصان تو نہیں؟

جواب: اولیٰ ہے۔

نوافل تہجد بعد العشاء

اور جو بعد عشاء تہجد پڑھنے کا قصد کرتا ہوں تو طبیعت میں یہ آتا ہے کہ اگر پڑھنا ہے تو اخیر شب میں پڑھنا بیگار ٹالنے سے کیا فائدہ؟ لہٰذا عشاء کے بعد بھی پڑھنے سے رہ جاتا ہوں اگر کبھی پڑھ بھی لیتا ہوں تو طبیعت کو سیری نہیں ہوتی اور یہ خیال جم جاتا ہے کہ اس وقت کا پڑھنا کیا ہے پڑھنا تو اخیر رات کا ہے پھر قصد مصمم پچھلی رات کا کر لیتا ہوں مگر پھر نہیں اٹھتا کوئی تدبیر پچھلے کو اٹھنے کی بتا دیجئے یا جیسا ارشاد ہو ویسا کروں اور میں ناغہ ہونے پر تضرع ضرور کر لیتا ہوں اور دل پر صدمہ بھی بہت ہوتا ہے؟

جواب: یہ شیطان کی رہزنی ہے کہ عزیمت کی ہمت نہیں رخصت کو دل گوارا نہیں کرتا۔ نتیجہ حرمان ہوتا ہے رخصت پر عمل کیجئے خواہ سیری ہو یا نہ ہو مطلوب نہیں غیر مطلوب کو مطلوب سمجھنا یہ بھی طریق کے زلات سے ہے۔ (تربیۃ حصہ سوم ص ۲۱)

اصلاح عادات سے قبل ذکر و شغل نافع نہیں

حال: جو میرے مناسب حال ہو حضرت والا ترمیم و تنسیخ فرماویں؟

تحقیق: بدون اصلاح عادات کے میں ذکر و شغل کے متعلق کوئی حالت سننا نہیں چاہتا ایسے شغل کو سلام ہے۔ (تربیۃ حصہ چہارم ص ۴۱)

شیخ کی اجازت کے بغیر کوئی وظیفہ نہ پڑھنا چاہیے

سوال: مجھ کو ایک شخص نے پاس انفاس کا وظیفہ اللہ پڑھنے کو بتایا ہے اور یہ بتایا ہے کہ

ہر وقت پڑھنا چاہیے اور پیر کے سامنے ہونے کا خیال اس وقت جی میں رکھنا چاہیے؟

جواب: ہرگز نہ پڑھیں اور نہ ایسا تصور وخیال رکھیں جو کچھ پڑھنے کا شوق ہو ہم سے کیوں نہیں پوچھتی ہو۔ (تربیۃ حصہ چہارم ص ۵۳)

ناغہ مضر نہیں

حال: میری حالت بدستور ہے اب کچھ عرصہ سے طبیعت کی حالت یہ ہے کہ اکثر گھبراہٹ ہوتی ہے اور یہ خیال ہوتا ہے کہ سب کام چھوڑ دوں اور حضور کی خدمت میں جا پڑوں مگر پھر اہل وعیال کی طرف خیال کرتا ہوں تو یہ خیال رفع ہو جاتا ہے؟

تحقیق: موقوف ہو جانے کا کچھ حرج نہیں، گاہ گاہ ہو جانا بھی نعمت ہے میری کتابیں دیکھتے رہنے سے ناواقفیت زائل ہو جاوے گی، اپنی ضروری معاش میں مشغول ہونا بھی عبادت ہے، گھبراہٹ خیالات کے بڑھانے سے ہو جاتی ہے اس خط کے مضمون کے سوچ لینے سے گھبراہٹ جاتی رہا کرے گی۔

پاس انفاس

حال: حسب الارشاد حضور والا شغل پاس انفاس جاری ہے مگر جس وقت چلتا پھرتا ہوں پاس انفاس جاری ہو جاتا ہے مگر جائے قرار دکان ومکان وغیرہ پر اجراء بند ہو جاتا ہے مگر یادداشت اور دھیان حق تعالیٰ کا ضرور رہتا ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ جائے قرار پر بھی شغل پاس انفاس جاری ہونے کا طریقہ ارشاد فرما دیجئے؟

تحقیق: واقع میں قرار مانع نہیں۔ اصل مانع مشغولی کاروبار کی ہے سو اس مشغولی کے ساتھ یہ شغل جاری نہیں رہ سکتا اس کی کوشش بے سود ہے اس لیے ایسے وقت میں ذکر لسانی جاری رکھے۔ (تربیۃ حصہ چہارم ص ۶۲)

ذکر میں تمباکو والا پان مضر نہیں

حال: بوجہ غنودگی پان میں تمباکو ڈال کر داب لیتا ہوں اس وجہ سے نیند کا غلبہ نہیں ہوتا ہے اگر اس کی وجہ سے کچھ حرج ہو تو ترک کر دوں؟ تحقیق: کچھ حرج نہیں۔ (تربیۃ حصہ چہارم ص ۷۸)

ذکر میں دانہ تسبیح کی موافقت ضروری نہیں

حال: علاوہ اس کے جب ۲۴ ہزار روزانہ کا معمول تھا اس وقت حرکت زبان اور دانہ تسبیح کی موافقت کا خیال رہتا تھا مگر سوا لاکھ کے ورد میں حرکت زبان اور دانہ تسبیح کی موافقت کا خیال نہیں ہوتا ہے؟ تحقیق: کسی اصلاح کی حاجت نہیں۔ (تربیۃ حصہ چہارم ص ۷۸)

لفظ اللہ ادا کرنے میں کوئی خصوصیت ضروری نہیں

حال: ایک یہ عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرنے کے وقت تجوید کے قاعدہ سے اللہ ایک الفی مد سے لام کو پر کر کے پڑھنا چاہیے یا جس طرح سے عام آدمی بلا مد اور بلا پُر کیے اللہ اللہ پڑھتے ہیں اس طرح پڑھنا چاہیے جس طرح سے اولیٰ ہو رقم فرماویں اور ہا کو ساکن کر کے پڑھے یا پیش کے ساتھ پڑھنا چاہیے؟

تحقیق: لفظ اللہ میں تفخیم اور مد واجبات سے نہیں جس کے ترک سے معصیت ہو ایک امر مستحب ہے اور ذکر میں اس مستحب کے اہتمام و مشغولی سے جو شرط اعظم ہے نافعیت ذکر کی یعنی توجہ و یکسوئی وہ فوت ہوتی ہے پس جو امر غیر ضروری سبب ہو جاوے امر ضروری میں خلل پڑنے کا اس کا ترک کرنا ضروری ہے، ہرگز ان قصوں میں نہ پڑیں جس طرح آسان ہو کرتے رہیے اس کاوش سے ضرر ہوگا۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۹۲)

سفر میں ذکر بلا وضو یا با تیمّم بھی کافی ہے

سفر میں اکثر لوگوں کے ملنے جلنے سے رات بہت گزر جاتی تھی اس لیے بعض دن تو آنکھ نہ کھلی اور اگر کھلی تو برف کی طرح سرد پانی کو دیکھ کر وضو کی ہمت نہ ہوئی مسجد ذرا فاصلہ پر تھی اس لیے پڑا رہا؟

تحقیق: ایسے موقع پر اگر نماز تہجد وغیرہ نہ ہو سکے جس کے لیے طہارت شرط ہے تو خالی ذکر ہی بلا وضو کر لیا جاوے کہ اس کے لیے طہارت شرط نہیں لیکن اگر تیمم کر کے ذکر کیا جاوے تو زیادہ موجب برکت ہے اور ایسی طاعت کے لیے طہارت کے لیے بلا عذر بھی تیمم جائز ہے۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۹۷)

مبتدی کیلئے کثرت ذکر نسبتاً تلاوت وغیرہ سے زیادہ نافع ہے

مبتدی کو کثرت ذکر بہ نسبت کثرت تلاوت کے زیادہ نافع ہے؟

تحقیق: بالکل صحیح خیال ہے اور یہ تنقیص تلاوت کی نہیں بلکہ ذکر اسی نیت سے کیا جاوے کہ میں تلاوت کی لائق ہو جاؤں، کیا نماز پر وضو کی تقدیم سے نماز کی تنقیص ہے۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۰۳)

مرض کی وجہ سے ترک وظائف میں کچھ حرج نہیں اور فکر قائم مقام ذکر ہے

حال: بظاہر سرتا پا مریض نہ بیٹھنے کی طاقت نہ نماز روزہ میں جفاکشی کی طاقت بلکہ معمولی نماز بھی تکلیف سے ادا ہوتی ہے، بیماریوں کی وجہ سے کئی عذرات ایسے ہیں کہ کچھ نہیں ہو سکتا، دوسری طرف دل کی یہ حالت کہ نماز سے ذوق نہ ذکر کا شوق؟

تحقیق: السلام علیکم یہ بدبختی نہیں بیماری ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "**ولا علی المریض حرج**" پھر اپنے کو حرج میں ڈالنا اور اس پر قدرت نہ ہونے کو بدبختی سمجھنا خدا تعالیٰ کے کلام میں شبہ کی صورت ہے۔ آپ بالکل بے فکری سے فرائض و واجبات و سنن مؤکدہ کو جس طرح بن پڑے ادا کرتے رہیں اور اپنے کو ناکارہ اور گنہگار سمجھ کر زبان سے یا دل سے نادم رہیں اور اگر ذکر نہ ہو سکے تو صرف فکر کافی ہے البتہ یہ عزم رکھیں کہ اگر اللہ تعالیٰ صحت کافی عطا فرمائے گا تو کسی محقق کی تعلیم سے طاعات میں زیادہ مشغولی اختیار کروں گا۔ والسلام۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۰۳)

مجموعہ وظیفہ کی تعداد پوری ہونی ضروری ہے، خواہ باہمی اجزاء میں کمی وبیشی ہو جائے

حال: یہ بھی قابل گزارش ہے کہ بندہ کو اثبات مجرد میں ہمیشہ لذت زیادہ معلوم ہوتی ہے اور اسی لیے اکثر تعداد سے کہیں زیادہ کرتا رہتا ہوں۔ غالباً دس تسبیح تک نوبت پہنچ جاتی ہوگی بلکہ اس وجہ سے کبھی کبھی اسم ذات دوضربی کی تعداد میں کمی ہو جاتی ہے؟

تحقیق: کچھ حرج نہیں۔ مجموعہ سب اجزاء کا بارہ بلکہ تیرہ تسبیح سے کم نہ ہو اگر ایک میں کمی رہ جاوے دوسری کی بیشی تلک بتلک کا مصداق ہے۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۰۵)

ذکر میں سر کو جھٹکا دینا اور مخرج پر زور دینا ضروری نہیں

حال: ذکر خفیف ضرب و جہر سے کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی ذکر کے ذرا سر کو جھٹکا بھی

دیا جاتا ہے اس میں دریافت طلب یہ امر ہے کہ اگر سر کو جھٹکا نہ دیا جاوے اور صرف مخرج ہی پر زور دیا جاوے تو کچھ حرج ہے؟

تحقیق: نہ جھٹکے کی ضرورت نہ مخرج پر زیادہ زور دینے کی ضرورت۔ ہاں اگر طبیعت کے جوش سے کوئی بات ہو جائے تو اس کے روکنے کی بھی ضرورت نہیں۔ بشرطیکہ اعتدال سے متجاوز نہ ہو۔

ذکر بلا قید لطائف

حال: بحمد اللہ لطائف خمسہ کی اس قدر مشق ہو گئی ہے کہ ہمیشہ پاس انفاس کی ہیئت قائم رہتی ہے ہاں کسی مشاغل میں ہوتا ہوں تو یہ بات نہیں رہتی ہے مگر معاً متنبہ ہو جاتا ہے؟

تحقیق: بلا قید لطائف ذکر جاری رکھئے یعنی لطائف کی طرف نظر نہ رکھئے۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۱۶)

کشف انوار وغیرہ قابل التفات نہیں

حال: اور کئی دن تک اثنائے ذکر میں کچھ سفیدی مدور نظر آیا کرتی تھی مگر اب نہیں معلوم ہوتی اور جب آنکھ بند کرتا ہوں تو آسمان کی ایسی شکل اور اس میں چھوٹے چھوٹے بہت ستارے نظر آتے معلوم ہوتے ہیں' یہ کیا بات ہے؟

تحقیق: یہ اکثر متخیلہ کا تصرف ہے کبھی انوار ذکر کے اور کشف کونی بھی ہوتا ہے اور ہر حال میں نا قابل التفات ہے۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۱۶)

بعذر مرض تقلیل ذکر میں کچھ حرج نہیں

حال: بتوفیقہ تعالیٰ اذکار بدستور جاری ہیں البتہ بعض اوقات بباعث ناسازی طبع تعداد میں قلت ہو گئی تھی؟ تحقیق: لا باس بہ۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۲۸)

تصور ذات بحث اور مناجات قلبیہ میں سے افضل کون ہے

حال: تصور ذات بحث افضل ہے یا مناجاۃ قلبیہ (یعنی بعض دفعہ دل خود بخود حق تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے جس میں خشوع وخضوع کے ساتھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بندہ اپنے مالک کے دربار میں حاضر ہو کر عرض معروض کر رہا ہے) نیز نماز میں ان دونوں میں سے کون سی صورت افضل ہو گی؟

تحقیق: اگر مناجات کا بیساختہ تقاضا ہو تو وہ افضل ہے ورنہ تصور ذات مگر مقرونا بالذکر اور نماز و خارج نماز دونوں کا ایک حکم ہے مگر نماز میں مناجات ہر رکن میں نہیں ہوگی۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۳۶)

اوراد کیلئے اجازت اصطلاحیہ کی ضرورت نہیں

سوال: قرآن شریف و دلائل الخیرات پڑھنے کی اجازت بندہ کو عنایت فرماویں؟

جواب: اوراد کیلئے اجازت اصطلاحیہ کی ضرورت نہیں۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۲۷)

ذکر کثیر میں شمار کی ضرورت نہیں

حال: بعض وقت ذکر میں جب جی لگ جاتا ہے تو عدد و شمار کا خیال نہیں رہتا کئی گھنٹے گزر جاتے ہیں کہ تسبیح تہلیل اسم ذات وغیرہ میں مشغولی ہو جاتی ہے اور جی چھوڑنے کو نہیں چاہتا مگر بمجبوری ضرورت دنیاوی و درس و تدریس کے خیال سے ترک کرنا پڑتا ہے اور نوکری کی صورت میں اور مجبوری واقع ہوتی ہے؟

تحقیق: شمار کی کچھ ضرورت نہیں، بے شمار کے ذکر اکثیر اکا زیادہ تحقق ہے۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۷۳)

تصور بوقت تلاوت قرآن مجید

سوال: رسالہ التذکیر حصہ دوم میں تراویح کے بیان میں حضرت کا ارشاد ہے کہ میں لوگوں کو تلاوت قرآن کا یہ طریقہ بتلایا کرتا ہوں کہ وقت تلاوت کے یوں تصور کرو کہ اللہ جل جلالہ فرما رہے ہیں اور ہماری زبان سے مثل باجہ کے آواز نکل رہی ہے سو اس کی نسبت حضرت سے یہ دریافت طلب ہے کہ اس کی اجازت اس نابکار کو بھی ہے یا اس قابل نہیں ہے؟

جواب: ہاں ہے لیکن اس کے بعد کی کیفیت سے اطلاع دینے تک یہ اجازت عارضی ہے۔

سوال: اور اگر اجازت ہے تو نماز میں بھی بوقت قرأت ایسا تصور کر لیا جاوے یا صرف تلاوت میں؟ جواب: ابھی صرف تلاوت میں۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۷۵)

ذکر و تدریس جمع ہو سکتے ہیں

بالجملہ خادم کو تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مدارس کی ملازمت کی صورت میں تدریس

کے ساتھ مشاغل اذکار وافکار جمع ہونا نہایت ہی دشوار ہے۔ البتہ اگر حق تدریس کما حقہ ادا نہ کیا جائے تو سہل بھی ہے۔ کما یفعلون الناس سو اس صورت میں ایک تو خیانت مدارس کا کامل اندیشہ دوسرے قلب کا متاثر ہونا ذکر سے دشوار محض ذکر لسانی کیا مفید ہوگا۔ مقصود ذکر تک رسائی مشکل حاصل یہ کہ دونوں طریق بینھما برزخ لایبغیان ہیں بااین ہمہ چونکہ بارگاہ رب العزت سے بتوسل اپنے مرشد کے امید کامل رکھتا ہے کہ نخل مراد کو ضرور مثمر فرما کر تقاضائے جنوں کو پورا فرمائیے گا۔

تحقیق: آپ کے تجربے بالکل صحیح ہیں لیکن یہ باعتبار اکثر کے ہے ورنہ اگر اوقات درس محدود رکھے جائیں جس قدر مدرسہ سے مفوض ہیں اور ذکر و شغل میں بھی اعتدال مقدار سے کام لیا جائے بلکہ تعذر اعتدال کے وقت تقلیل کا بھی مضائقہ نہیں تو پھر دونوں کا جمع آسان ہے۔ گو بلا اجتماع خاطر ہی سہی اور گو بدون انضباط ہی سہی اس کے متعلق آپ کا یہ قول مجھ کو پسند آیا کہ اس راہ میں گرنا پڑتا الخ مولانا رومی نے اس مضمون کی تصریح فرمادی ہے:

کوشش بے ہودہ بہ از خفتگی   دوست دارد دوست ایں آشفتگی

پس اپنا دستور العمل یہی رکھئے میں دل و جان سے دعا کرتا ہوں باقی خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ کی مجموعی حالت بہت اچھی ہے آخر خط میں جو عادت لکھی ہے نہایت محمود نافع ہے انس مع الحق کے لیے یہ لازم ہے مولانا کا بھی ارشاد ہے:

زانکہ در خلوت صفاہائے دل ست   قعر چہ بگزید ہر کو عاقل است

(تربیت حصہ پنجم ص ۱۹۴)

تعلیم مراقبہ

حال: میں بموجب ارشاد استغفار پڑھتا ہوں مگر اکثر اوقات بھول جاتا ہوں اگرچہ بعد یاد آنے کے ندامت ہوتی ہے لہذا دعا فرمائیے اور نماز کے اندر بھی یکسوئی نہیں ہوتی، اگرچہ خیال بار بار کرتا ہوں؟

تحقیق: یاد آجانے پر پھر شروع کر دینا یہ بھی بجائے ذکر دائم کے ہے اور رضائے حق کے موافق ہے۔ انہوں نے صاف فرمایا ہے واذکر ربک اذا نسیت اور نماز میں یکسوئی ہونے کی ضرورت نہیں، یکسوئی کرنے کی ضرورت ہے۔ یعنی اپنے قصد سے فضول

خیالات ذہن میں حاضر نہ کیے جاویں نہ حاضر رکھے جاویں اور اگر اس پر بھی وہ خود حاضر رہیں تو کچھ ضرر نہیں اور موجودہ حالت میں جبکہ سر میں درد ہوتا ہے۔ مراقب ہو کر نہ بیٹھے صرف دل سے سوچ لینا خواہ کسی حالت میں ہو کافی ہے خواہ موت کو سوچ لیا جاوے یا حساب کتاب کو فی الحال یہی کافی ہے۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۲۰۰)

ناغہ ہونے میں فوائد کثیر

حال: الحمدللہ اس وقت بھی معمولات کا پابند ہوں، درمیان میں دو روز بہت عرصہ کے بعد ناغہ ہو گیا جس کا رنج وصدمہ اب تک باقی ہے استقامت کے واسطے دعا فرمائی جاوے؟

تحقیق: احیاناً ناغہ ہو جانا لوازم عادیہ طریق سے ہے۔ ایک تجربہ کار کا قول ہے:

در بزم عیش یک دو قدح درکش و برو　　　یعنی طمع مدار وصال دوام را

علاوہ لوازم میں سے ہونے کے اس میں مصالح بھی ہیں ایک مصلحت مشاہدہ ہے اپنے عجز اور حق تعالیٰ کی قدرت کا ایک مصلحت جو اسی کی فرع ہے علاج ہی عجب کا ایک مصلحت بڑھ جانا ہے اشتیاق کا ایک مصلحت حزن ہے مافات پر جو ایک مجاہدہ عظیمہ ہے ایک مصلحت جو بہت زیادہ ادق اور اغمض ہے خوگر بنانا ہے تسلیم وتفویض وغیر ذالک مما لا یحصی. اس لیے میں آپ کو اس ناغہ پر جو ناگہ ہو گیا ہے ان فوائد کے ترتب پر نظر کر کے مبارک باد دیتا ہوں ونعم ما قال العارف الرومیؒ

روزہا گر رفت گورو باک نیست　　　تو بماں اے آنکہ جز تو پاک نیست

وقال

گر مرادت را مذاق شکرست　　　بے مرادی نے مراد دلبرست

قال

پس زبون وسوسہ باشی دلا　　　گر طرب را باز دانی از بلا

وقال العارف الشیرازی ایضاً

میل من سوئے وصال ومیل او سوئے فراق　　　ترک کام خود گرفتم تا برآید کام دوست

(تربیۃ حصہ پنجم ص ۳۱۴)

غنودگی میں ذکر کرنے کا حکم

سوال: پہلی شب ذکر وشغل میں کچھ غنودگی سی رہتی ہے اور اسی حالت میں ذکر کرتا ہوں کچھ حرج تو نہیں ہے؟

جواب: اگر غنودگی مانع تصحیح الفاظ نہیں تو کچھ حرج نہیں ورنہ یا غنودگی کی تدبیر کی جاوے یا وقت بدلا جاوے۔ (تربیتہ حصہ پنجم ص ۲۱۶)

معمول شروع کرنے کی اجازت لینے میں حرج نہیں

تربیتہ السالک کو دیکھتے دیکھتے جس وقت نمبر ۵۳ پر پہنچا تو دیکھا کہ بلا اجازت کچھ نہ پڑھنا چاہیئے طبیعت میں ایک طرح کا خوف پیدا ہوا اور معمول ۱۴ شعبان کی شب سے پھر ترک ہوگیا؟

تحقیق: چھوڑنا مناسب نہ تھا پڑھتے رہتے اور اطلاع دے کر اجازت لے لیتے سو اب اجازت دیتا ہوں۔ (تربیتہ حصہ پنجم ص ۲۲۵)

ذکر میں دوسرے ذاکر کی آواز سے آواز ملانا

حال: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ذکر کرتے وقت دوسرے ذاکر کی آواز سے آواز مل جاتی ہے تو اچھا معلوم ہوتا ہے پھر ایسا قصداً کرے اچھا معلوم ہونے کی وجہ سے تو کیسا؟

تحقیق: کچھ حرج نہیں لیکن اس شخص کو اس کی اطلاع نہ ہونا چاہیے بعض اوقات یہ دوسرے پر گراں ہوتا ہے۔ (تربیتہ حصہ پنجم ص ۲۲۶)

ذکر قلبی بوقت خطبہ ووعظ

سوال: بوقت استماع خطبہ ووعظ ذکر قلبی جاری باید داشت یا نہ؟

جواب: مقصود اجتماع خاطر بذکر ست پس اگر باستماع خطبہ ووعظ ایں اجتماع حاصل شود ذکر اصلاحی قطع باید کرد ورنہ جاری باید داشت۔ (تربیتہ حصہ پنجم ص ۲۳۶)

اوراد جتنے ہوسکیں نعمت سمجھنے چاہئیں

حال: اوراد اذکار بدستور سابق چلے جاتے ہیں اللہ کا شکر ہے ہاں رمضان شریف

میں البتہ کچھ کسل ہو جاتا ہے سحری کے بعد تہجد میں ایک پارہ سے کم ہی ہوتا ہے اور قبل سحری وقت تنگ اور نیند کا غلبہ رہتا ہے دعا کا طالب ہوں؟

تحقیق: جتنا ہو جائے نعمت ہے اسی کو کیے جائیں اس کی بے قدری کر کے اس سے بھی محروم نہ ہونا چاہیے۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۲۳۶)

ذکر لسانی میں غفلت کا علاج

حال: ایک عجیب عیب پیدا ہو گیا ہے وہ یہ کہ میں اکثر اوقات کچھ نہ کچھ پڑھا کرتا تھا' زبان سے ذکر کے الفاظ جاری رہتے تھے' اب چند روز سے وہ بات نہیں بلکہ اکثر اوقات زبان ساکت رہا کرتی ہے جس سے اندیشہ اور تردد معلوم ہوتا ہے؟

تحقیق: اس عیب کا علاج یہ ہے کہ ہاتھ میں تسبیح رکھا کیجئے' انشاء اللہ تعالیٰ پھر ذکر آسان ہوگا۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۲۴۷)

اثناء ذکر میں اشعار کا پڑھنا

حال: اثنائے ذکر میں بعض دفعہ موقعہ سے بعض بعض شعر خیال آ جاتے ہیں اور اس وقت ان کے مضامین سے خاص لطف حاصل ہوتا ہے اگر ان شعروں کو پڑھنے کی ممانعت نہ ہو تو پڑھ لیا کروں تاکہ روح کو تازہ کریں؟ تحقیق: کچھ مضائقہ نہیں بشرط عدم الافراط فیہ۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۵۵)

تصور شیخ کا خطرناک ہونا

حال: ذکر کی حالت میں حضور کا تصور اگر شرک سے خالی ہو یعنی اس طرح تصور کرنا کہ حضور میرے ذکر کو اصلاحی توجہ سے ملاحظہ فرما رہے ہیں میرے واسطے مفید ہے یا نہیں؟

تحقیق: قصداً تصور کرنے کا انجام اچھا نہیں۔ (تربیت حصہ پنجم ص ۲۶۰)

فکر قائم مقام اظہار ہے

حال: بعض وقت یہ خیال آتا ہے کہ میں نے کبھی اپنا کوئی عیب تو حضرت والا سے عرض ہی نہیں کیا پھر میری اصلاح کس طرح ہوگی؟

تحقیق: فکر بھی بجائے اظہار کے ہے۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۲۶۵)

آثارذکر

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اگرچہ ہم ذکر برابر کیے جارہے ہیں لیکن یہ معلوم نہیں ہے کہ حضور نے ذکر جہر ارشاد فرمایا ہے یا کیا اور ہم ابھی تک برابر ذکر جہر کیے جارہے ہیں اور وہی حالت ہے لیکن نور نیلگون بہت کثرت سے ظاہر ہوتا ہے؟

جواب: عزیزم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ذکر دونوں مفید ہے لیکن جہر اچھا معلوم ہوتا ہے آپ بھی جہر کریں مگر اس قدر جہر نہ ہو کہ لوگوں کو تکلیف پہنچے۔ یہ نور نیلگوں وغیرہ اہل طریقت کے نزدیک انوار لطائف کے ہیں جو ذکر سے منور ہوجاتے ہیں گو یہ مقصود نہیں مگر علامت محمود ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روز بروز ثمرات نیک مرتب ہوتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ مقصود حقیقی تک وصول میسر ہوجاوے گا اپنے کام میں لگے رہیں۔ ان حالات میں غور وفکر نہ کریں کہ یہ کیا چیز ہے کیا بات ہے سب سے قطع نظر کر کے ذکر کو مقصود سمجھنا چاہیے۔ اگر فرصت ہو تو چھ ہزار اسم ذات اور بڑھادیں اور توجہ کی حقیقت اور اس کے اقسام اور حاضر وغائب سے اس کا اثر ہونا یہ بات زبانی بیان کرنے کے قابل ہے تحریر سے سمجھ میں نہ آوے گی۔ (از التکشف صفحہ ۱۹)

سوال: جناب کسی کی تحریر میں بھی پڑھا ہے کہ انسان ذکر اسم ذات کے وقت قلب پر توجہ رکھے اور قلب پر انوار ذات خداوندی مانند بارش کے نزول کا تصور کرے لیکن کمترین میں یہ کوتاہی پائی جاتی ہے کہ اس وقت قلب پر توجہ کا خیال نہیں رہ سکتا بلکہ ذات خداوندی کو اس وقت حاضر وناظر پاتا ہے؟

جواب: اصل یہی ہے اور جو اس پر قادر نہ ہو پہلا تصور اس کے واسطے ہے۔ (تربیۃ حصہ ہفتم ص ۱۲)

سوال: اسم ذات کا ذکر کرتے وقت کس طرف توجہ کو مبذول کروں؟

جواب: افضل تو یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف اگر نہ جمے تو خود ذکر کی طرف اگر یہ بھی نہ جمے تو قلب کی طرف اس طرح سے کہ وہ بھی ذکر کررہا ہے۔ (تربیۃ حصہ ہفتم ص ۴۷)

انوارذکر

حال: پھر آج جب میں دن کے ۸ بجے کے بعد ذکر کرنے بیٹھا تو اثنائے ذکر میں

بیداری کی حالت میں کیا دیکھتا ہوں کہ اوپر سے دو روشنیاں بہت سفید اور ایک دوسرے سے تیزی میں زیادہ ہے میرے قریب آکر غائب ہوگئیں یہ حضور والا کیا اسرار تھا؟

تحقیق: انوار ذکر۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص ۹)

حد ذکر جلی

سوال: ذکر جلی کی حد کیا ہے؟

جواب: ادنیٰ کی حد تو معین ہے اصطلاح اول پر تو تحریک لسان اور اصطلاح ثانی پر اسماع نفس خود کما صرح بہ الفقہاء لیکن اکثر کی کوئی حد نہیں اپنی نشاط پر موقوف ہے مگر اس کے جواز کی یہ شرط ہے کہ کسی مصلی یا نائم کو تشویش وایذا نہ ہو کما صرح الفقہاء بہ فقط واللہ اعلم۔ (التکشف ص ۲)

معنی ربط قلب

سوال: ربط القلب بالشیخ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: حقیقت اس کی شیخ سے ازدیاد محبت ہے اور صورت اس کی شیخ کا تصور ہے جو احیاناً سبب محبت کا ہوتا ہے اور فائدہ اس کی حقیقت کا اضافہ برکات وانوار ہے اور فائدہ اس کی صورت کا دفع خطرات ہے مگر حقیقت وصورت دونوں میں شرط یہ ہے کہ حدود شرعیہ سے علماً وعملاً متجاوز نہ ہو ورنہ معصیت وبدعت سے نسبت باطنی ظلمانی ہو جاوے گی۔ فقط واللہ اعلم (التکشف ص ۱)

حال: بعد تہجد بارہ تسبیح کا شغل کرتا ہوں مگر چار زانو بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے کیونکہ میں اس طرح بیٹھنے کا بالکل عادی نہیں اسی سبب سے رگ کیماس بھی نہیں دبتی اور اگر بجبر دابتا بھی ہوں تو چھٹ جاتی ہے؟

تحقیق: نہ چار زانو بیٹھنا ضروری ہے نہ رگ کیماس دبانا ضروری ہے جس طرح سے راحت ہو اسی طرح بیٹھے۔ (تربیۃ حصہ ہفتم ص ۲)

تصور بوقت تلاوت قرآن مجید

حال: کلام مجید پڑھتے وقت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سن رہے ہیں اور کوئی کلمہ غلط پڑھا جاتا ہے اور دوبارہ صحیح ہو جاتا ہے تو یہ خیال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے

یہ کلمہ صحیح ہوا اور غلطی صحیح ہوئی ہے مناسب ہے کوئی حرج تو نہیں ہے کیونکہ سننے والا غلطی کو ضرور بتلاتا ہے اگر اس کو یاد ہے؟

تحقیق: کچھ حرج نہیں بشرطیکہ اس شخص کی طبیعت میں کسی وقت یہ بات پیدا نہ ہو کہ غلطی بھی ادھر ہی سے ہوئی اگر ایسا احتمال ہو تو صحت کو اپنی سمجھ کی طرف منسوب کرنا بہتر ہے۔(تربیۃ حصہ ہفتم ص ۵۶)

عورت کو ذکر بلا ضرب و بلا جہر

حال: حضور والا ہمشیرہ بھی اس کی درخواست کرتی ہیں کہ حضرت مولانا مرشدنا اجازت فرماویں تو ہم بھی ذکر جس قدر ہو سکے کرلیا کریں؟

تحقیق: بلا ضرب و بلا جہر۔(تربیۃ حصہ ہفتم ص ۶۱)

ذکر باشمار اور بے شمار میں فرق

حال: میں مواعظ اور تربیۃ السالک روزمرہ دیکھتا ہوں اور خود بخود بہت پڑھ گیا مگر شمار یاد نہیں رہتا؟

تحقیق: شمار یاد نہ رہنے میں کوئی حرج نہیں اور شمار میں زیادہ اثر ہونا یہ خاصہ ہے بعض طبائع کا کہ اس سے تسلی ہوتی ہے کہ ہم نے اتنا کام کرلیا اور پریشانی نہیں ہوتی کہ خدا جانے کچھ معتد بہ مقدار تک ہو گیا یا نہیں اور پریشانی نہ ہونے سے خاص آثار پیدا ہوتے ہیں اور بعض کو شمار نہ کرنے سے محویت ہوتی ہے اور شمار کرنے سے خیال ادھر مشغول رہتا ہے۔ غرض یہ طبائع کا اختلاف ہے جس کا کچھ حرج نہیں۔(تربیۃ حصہ ہفتم ص ۶۱)

ذکر کے وقت بزرگوں کی صورت نظر آنا

حال: بارہ تسبیح کے وقت علاوہ احوال سابق کے یہ ہے کہ وقت ذکر ایک شخص ضعیف قد طویل لباس مولویانہ آگے دکھائی دیتا ہے لیکن اس سے کچھ وحشت نہیں بلکہ ایک گونہ انس ہوتا ہے اور اب اکثر جناب والا کی صورت اور حضرت مولانا دیوبندی کی ذکر کے وقت پیش نظر رہتی ہے دفع بھی کرتا ہوں لیکن دفع نہیں ہوتیں؟

تحقیق: نہ جلب کیجئے نہ سلب کیجئے بلا التفات کام میں لگے رہئے۔(تربیۃ حصہ ہفتم ص ۷۵)

ضرورت دوام ذکر

حال: ضعف دماغ کی وجہ سے تسبیح پوری نہیں ہوسکتی صرف نصف ہوتی ہے اسی پر اکتفا کروں یا نصف بعد مغرب اور نصف اخیر شب میں؟

تحقیق: جو طبیعت پر سہل ہو اور خواہ پوری ہو یا نصف ہو ہر حال میں صرف اسی پر اکتفا نہ کیا جاوے ہر وقت یہی ذکر جاری رکھا جاوے جس سے دلچسپی ہو اور اسم ذات زیادہ سہل و نافع ہے۔ (تربیۃ حصہ ہفتم ص ۷۸)

ذاکر کو مسجد میں سونے والے کی رعایت رکھنا

حال: ذاکر بالجہر فی المسجد کو نوم نائم فی المسجد کی رعایت ضروری ہے یا نہیں؟

تحقیق: اس نائم کو اگر نوم فی المسجد جائز ہے تو اس کی رعایت ضروری ہے۔ والا فلا (تربیۃ حصہ ہفتم ص ۸۱)

ذکر میں سانس لینا

حال: آج کل ذکر کے وقت جب الفاظ کی طرف دھیان ہوتا ہے تو سانس لینا ناگوار معلوم ہوتا ہے دل چاہتا ہے ایک ہی دم میں وظیفہ ختم ہو جاوے؟

تحقیق: : کیا اسی طریق خاص و قیود خاصہ سے یہ حالت ہوتی ہے اگر یہ ہے تو ان قیود کو چھوڑ دو جس طرح سہولت و دلچسپی ہو کرو اور مجھ کو اطلاع دو یا مطلق ذکر سے بھی یہ حالت ہوتی ہے۔ (تربیۃ حصہ ہفتم ص ۸۹)

حال: پہلے جو لکھا تھا کہ آج کل اثناء ذکر میں سانس توڑنے کو دل گوارا نہیں کرتا ہے دل چاہتا ہے ایک ہی سلسلہ سے وظیفہ ختم ہو جاوے اور درمیان میں سانس نہ توڑا جاوے یہ کیفیت ہر ذکر کے وقت ہوتی ہے جب اس کی طرف خیال و دھیان رکھوں اگر بے خیال ذکر کروں تو یہ بات نہیں ہوتی ہے؟

تحقیق: پہلے یہ پوری بات نہ لکھی تھی اب جواب دیتا ہوں کہ اس سے کچھ ضرر نہیں اور سبب اس کا میری رائے میں پھیپھڑے کا ضعف ہے کسی طبیب سے مشورہ لو۔ (تربیۃ حصہ ہفتم ص ۸۹)

تصور شیخ

حال: ایک حال یہ ہوا کہ ذکر کے وقت احیاناً حضور کا خیال دل میں آجاتا ہے

باوجودیکہ میں اپنا خیال ودھیان اللہ تعالیٰ کی طرف مائل کرنا چاہتا ہوں مگر حضور کا دھیان جب آتا ہے اس وقت ایک لذت معلوم ہوتی ہے؟

تحقیق: مرشد کا خیال آنا مذموم نہیں خود لانا البتہ ناپسندیدہ ہے۔ پس اگر بلاقصد آوے اور آنے کے بعد بھی قصداً اس کی طرف توجہ نہ کی جاوے بلکہ ذکر ہی کی طرف توجہ رہے تو اس کا باقی رہنا مضر نہیں بلکہ نافع ہے دفع کے اہتمام کی ضرورت نہیں۔ (از النور صفحہ ۱۲۰)

حال: اس وقت ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ تصور باللہ کو مدنظر رکھوں مگر حضور کی جانب دل زیادہ منتقل ہو جاتا ہے؟

تحقیق: بلا اختیار اگر میرا تصور آجاوے تو اس کو دفع نہ کریں وہ تصور بھی چونکہ لا فرع حق ہے اس لیے گویا تصور حق ہی ہے اسی کو یاد رکھا جاوے۔ (از النور ص ۲۱۱)

سوال: حضور اقدس کا خیال میرے دل کے اندر ہر وقت رہتا ہے' یہ خیال نماز کے اندر مضر تو نہیں ہے؟

جواب: ہرگز نہیں' مگر قصداً خیال نہ کیا جاوے۔ (النور ص ۲۱۹)

سوال: میاں نماز در معانی قرأت وتسابیح والتحیات غور نمودن محمود ست یا مذموم یا بینھما ؟

جواب: اصل مقصود حضور قلب ست اگر باستحضار معانی دست دہد آنرا اختیار کنند والا بہر صورت کہ ایں مقصود میسر شود ہماں مناسب ست۔ (النور ص ۵۶۰)

التزام معمول بقدر تحمل ہونا

حال: اس وقت بندہ اسم ذات چھ ہزار پڑھتا ہے اس سے زیادہ پڑھنے کو دل بے حد چاہتا ہے فرصت بھی ہے دماغ کی حالت بھی آگے سے اچھی ہے اگر حضرت مناسب سمجھیں تو اضافہ فرماویں؟

تحقیق: التزام تو اتنا ہی رکھیں اگر کسی روز نشاط ہوا تو بقدر تحمل اضافہ کر لیا ورنہ اسی پر اکتفا کر لیا۔ (النور ص ۴)

سوال: اگر بعد نماز فجر مصلے پر بیٹھا ہوا کلام مجید پڑھوں اور تاوقتیکہ چاشت کی نماز نہ پڑھ لوں ہرگز نہ اٹھوں۔ اس میں جو تنبیہات ہوں اس سے آگاہ کیا جاؤں مگر کوئی مریض

درمیان میں آ جاوے تو کیا کیا جاوے؟

جواب: بقدر تحمل کام کرنا چاہیے' اپنے کو زیادہ مقید کرنا بلاضرورت نہ چاہیے کہ انجام پریشانی ہے۔ (النور ص ۲۳۵)

حال: اور لا الہ الا اللہ کی مخفی ضرب جو لگاتا ہوں اس میں یہ طبیعت چاہتی ہے کہ پڑھے جاؤ اور چھوڑو مت مگر بے گنتی پڑھتا ہوں؟

تحقیق: اچھی بات ہے کہ کچھ گنتی کی قید نہیں' جس دن زیادہ نشاط ہو زیادہ کرلیا کیجئے' بقدر تحمل طبیعت کے۔ (النور ص ۲۳۶)

سوال: اللہ اللہ اسم ذات شریف پانچ سو مرتبہ پڑھتا ہوں اگر اور بڑھاؤں تو کس قدر بڑھاؤں؟

جواب: جس قدر شوق اور نشاط اور تحمل طبیعت کا مقتضا ہو لیکن اس کے ساتھ توقع مواظبت کا بھی لحاظ رہے۔ (النور ص ۲۳۷)

گھر میں پابندی ذکر کی ترغیب

حال: میرے اندر ایک بات یہ ہے کہ ذکر پر پابندی مجھ سے بس اس زمانہ میں تو ہوتی ہے جب کہ میں مدرسہ ہی میں رہتا ہوں اور جب میں گھر میں سے یہاں لے آتا ہوں اور گھر میں رہنے لگتا ہوں تو دو چار روز کے بعد ذکر پر پابندی نہیں رہتی' گھر رہ کر قاعدہ کے موافق ذکر نہیں ہوتا؟

تحقیق: یہ تو ٹھیک نہیں آخر ایسے اتفاقات بھی ہوتے ہیں اور کبھی اس سے مفر نہیں ہوتا یہ تو ہمیشہ کا روگ ٹھہرا اس کوتاہی کی مقاومت کرنا چاہیے۔ اس طرح کہ ایسے وقت میں بھی ذکر کی پابندی کی جاوے۔ آخر ذکر فعل اختیاری ہے پھر کیا وجہ کہ اختیار سے کام نہ لیا جاوے۔ اگر یہی کم ہمتی ہے تو کل کو نفس کہے گا کہ فلاں شہر میں جو مسجد ہے اس میں نماز پڑھنے سے تو نماز کی پابندی ہوتی ہے اور جہاں اب سکونت ہے یہاں کی مسجد میں مجھ سے پابندی نہیں ہوتی تو ہر وقت وہ مسجد کہاں سے آوے گی تو کیا اس مسجد میں پہنچنے تک نماز نہ پڑھی جاوے گی بلکہ بالقصد ایسا اہتمام کرنا چاہیے کہ اگر گھر کے علاوہ دوسری جگہ میسر ہو تب بھی گھر ہی میں ذکر کرنا چاہیے' رائضین کا معمول ہے کہ گھوڑا جس چیز سے چمکتا ہو اس سے دور کرنے کا اہتمام نہیں کرتے کہ ہمیشہ کی مصیبت ہے بلکہ اسی چیز کے سامنے آنے اور دیکھنے کا خوگر کرتے ہیں

یہاں تک کہ چمک نکل جاتی ہے البتہ جس جگہ امر مانع ایسا ہو کہ اس سے کبھی ملابست کی ضرورت نہ ہوگی وہاں اسلم یہی ہے کہ اس مانع سے مباعدت اختیار کی جائے خوب سمجھ لو۔

ذکر کا وقت

حال: اور قصد السبیل میں مرقوم ہے کہ اسم ذات بعد تلاوت قرآن اور ایک منزل مناجات مقبول پڑھے اگر جی چاہے اور کوئی وقت پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ تحقیق: ہاں۔ (النور ص ۲۶)

ضرورت ذکر

حال: مجھ کو دو باتوں سے نہایت پریشانی ہے اول یہ کہ پہلے میں نے بارہا آزمایا کہ جب میری حالت خراب ہوئی بس جہاں حضرت کے پاس دو چار روز بیٹھا اور حالت سنبھل گئی نہ ذکر کرنے کی ضرورت ہوتی تھی نہ کسی اور بات کی؟

تحقیق: ذکر سے استغناء کا خیال غلطی ہے جو کیفیت صحبت سے ہوتی ہے اس کا بقاء و استحکام ذکر ہی پر موقوف ہے۔ (النور ص ۳۳)

آثار ذکر و یبس

حال: اور قلب میں اکثر اوقات حرکت رہتی ہے جو اس سے قبل نہیں تھی، بعض اوقات کان میں آواز بھی آتی ہے۔ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ آواز آواز ذکر ہے یا کیا اور جھینگر جیسی آواز بھی مسموع ہوتی ہے؟

تحقیق: مرکب ہے اثر ذکر اور یبوست سے یبس کا علاج مناسب ہے۔ (النور ص ۳۵)

شوق ذکر

حال: آج بندہ جب ذکر کرنے لگا تو طبیعت میں ذوق و شوق پیدا ہو کر جوش آ گیا حتیٰ کہ آواز بلند ہو گئی بعد اختتام ذکر خواہش یہی رہی کہ اور کیا جاوے؟

تحقیق: مبارک ہو گو یہ مقصود نہیں مگر محمود ہے اور محمود بھی بوجہ معین مقصود ہونے کے قابل مبارکباد اور موجب شکر ہے۔

حال: مگر چونکہ ارشاد عالی اس قسم کا ابھی نہیں ہوا اس لیے بارہ ہزار ہی پر اکتفا کیا؟

تحقیق: اگر پھر ایسا اتفاق ہو ذکر بڑھا دیا کیجئے۔

حال: اور اللہ تعالیٰ کا نام سن کر طبیعت متلذذ ہوتی ہے؟

تحقیق: مبارک ہو اے آخر مامرآ تقاً۔ (النورص ۳۸)

ذکر کیلئے تعین وقت یا عدد کی ضرورت

حال: ذکر کی تعداد متعین نہیں کی جب طبیعت نہیں لگتی ہے بس کرتا ہوں اور شمار سے طبیعت پر گرانی ہوتی ہے کیونکہ تاختم یہ خیال رہتا ہے کہ ابھی اتنا باقی ہے؟

تحقیق: یہ سخت غلطی ہے یا تو عدد مقرر کریں یا وقت محض طبیعت پر چھوڑنا بطالت کا دروازہ کھولنا ہے۔ (النورص ۳۸)

حال: صرف ذکر لسانی جس قدر ہو سکتا ہے اس میں شب و روز مشغول رہتا ہوں؟

تحقیق: کافی ہے مگر عدد کا تعین بھی بہتر ہے۔ (النورص ۷۹)

آثار ذکر

حال: حضرت ذکر کا کوئی اثر ایسا بھی ہے کہ اس کا حصول عاجلاً بھی مطلوب ہو؟

تحقیق: جو اس آیت میں مذکور ہے: فاذکرونی اذکرکم اور اس کا تخلف بھی نہیں ہوتا۔ (النورص ۳۸)

حال: جانب چپ پستان سے دو تین انگل نیچے سے اوپر تک قریب ایک ماہ سے خروش سی معلوم ہوتی ہے بعض وقت پورے دست چپ میں بھی خروش پیدا ہو جاتی ہے خصوصاً نماز میں خواہ جس وقت قلب کے جانب خیال ہوتا ہے اس وقت بہت زیادتی ہو جاتی ہے؟

تحقیق: اثر ذکر کا ہے مبارک ہو مگر مفرحات و مرطبات و مقویات قلب کا استعمال ضروری ہے تاکہ اختلاج نہ ہو جاوے اور اگر ذکر میں ضرب یا حبس معمول ہو چند روز کے لیے ترک کر دیں۔ (النورص ۱۶۹)

حال: اکثر اوقات دل ذاکر معلوم ہوتا ہے اور دھیان تو حق تعالیٰ کی طرف قریب قریب

ہر وقت رہتا ہے، ہر وقت قلب کی ایسی حالت رہتی ہے جیسے کوئی کسی کا سخت منتظر ہوتا ہے؟

تحقیق: آثار محمودہ ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔ (النور ص ۱۹۸)

حال: آج صبح کا وقت حالت ذکر میں غیب سے یہ آواز ہوا کہ تم پر خدا تعالیٰ راضی ہوا، یہ کیا حالت ہے معلوم نہیں؟

تحقیق: یہ واقعہ لَھُمُ البشریٰ فی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ. کا ایک مصداق ہے۔ مبارک ہو، حکمت تبشیر میں یہ ہے کہ دل بڑھے اور زیادہ کام میں لگیں۔ (النور ص ۴۴۰)

حال: گزارش احوال یہ ہے کہ آج صبح نماز فجر سے پہلے ذکر میں مشغول تھا کہ خود بخود ایک حالت غنودگی کی ۵۔۷ منٹ کے لیے طاری ہوگئی اس وقت جناب والا کو دیکھا کہ آپ نے دو ستون نور کے میرے دل کے اندر قائم فرمائے اور یہ فرمایا کہ یہ ایک ستون مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کا ہے اور یہ ایک ستون مولانا محمد قاسم صاحب کا ہے وہ دو ستون بہت باریک اور نور سے چمکتے ہوئے تھے۔ جب میرے قلب میں وہ قائم کیے گئے عجیب حالت ہوئی جس کا اب تک بہت اثر ہے؟

تحقیق: اول نسبت نبوت ہے ثانی نسبت ولایت۔ مولانا گنگوہی پر اول غالب تھی۔ مولانا نانوتوی پر ثانی کا غلبہ تھا۔ مبارک ہو۔ (النور ص ۴۴۷)

حال: ایک روز بعد تہجد کے میں ذکر کر رہا تھا، یہ معلوم ہوا کہ میرا جسم ایک دم سے مثل پھول کے ہلکا ہوگیا اور کچھ وزن نہیں رہا اور چند منٹ یہ حالت رہی اس طور کا معاملہ آج تک کبھی پیش نہیں آیا اور چند دفعہ بحالت ذکر بیداری میں آنکھیں بند تھیں تو یہ معلوم ہوا کہ قرآن شریف کھلا ہوا سامنے رکھا ہے اور تلاوت کرتا ہوں کبھی ایک آیت یا دو آیت تک یہ بات باقی رہی؟

تحقیق: پہلی کیفیت غالباً اثر کا ذکر ہے جس سے روح میں لطافت پیدا ہو جاتی ہے اور روحانیت کے غلبہ سے اس لطافت کا اثر جسم پر ہوتا ہے۔ محمود حالت ہے مگر مقصود نہیں اور دوسری کیفیت علامت ہے ذکر کے سرایت کرنے کی یہ بھی محمود ہے۔ (النور ص ۴۵۲)

حال: حضرت منگل کی رات کو جس وقت نفلیں پڑھ کر بارہ تسبیح شروع کر دی کسی قدر دیر کے بعد دیکھتا ہوں کہ ساری مسجد روشن ہوگئی آنکھ کھول کر جو دیکھا تب بھی روشن معلوم ہوئی؟

تحقیق: ایسے حالات اس مصلحت کے لیے بھی پیش آجاتے ہیں کہ سالک کو نشاط ہو اور طریق میں مشغولی سہل ہو۔ (النور ص ۵۲۴)

حال: گزارش آنکہ آج ایک نئی بات پیش آئی وہ یہ کہ ذکر کرتے کرتے بہت کچھ لطف آیا، روز سے زیادہ اور اس لطف میں تمام جسم موٹا معلوم ہونے لگا اور تمام جسم پر ایک بار سا معلوم ہوا اور بہت دیر تک یہ حالت رہی؟

تحقیق: السلام علیکم۔ وارد کا اثر اول قلب پر ہوتا ہے اور کبھی قلب سے جوارح پر آجاتا ہے اور وہ اثر گو غیبی ہوتا ہے مگر جوارح پر بشکل کیفیات بدنیہ اس کا ظہور ہوتا ہے جیسا وحی کا اثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن شریف پر بشکل وزن ہوتا تھا۔ یہ قاعدہ ہے کہ فرحت اور خوشی میں بدن پھول جاتا ہے۔ اسی طرح باطنی لطف کا اثر بدن پر کبھی اس طرح بھی ہوتا ہے کہ بدن پھولا ہوا اور موٹا متخیل ہوتا ہے اور واقع میں نہ پھولتا ہے نہ موٹا ہوتا ہے۔ (النور ص ۵۹۱)

ذکر لا الہ الا اللہ اور اللہ اللہ میں فرق

حال: لا الہ الا اللہ کے وقت اس کے معنے پر نظر ہو جاتی ہے اور یہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ میں کس کو مخاطب کر کے کہتا ہوں اس خیال سے کبھی تو اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتا ہوں کہ آپ کا یہ وصف میں کرتا ہوں اور کبھی شیطان اور نفس کو مخاطب کرتا ہوں کہ دیکھو میرا معبود یہ ہے جس کی یہ صفت ہے اور کبھی یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ الفاظ تو اللہ سے بُعد پیدا کرتے ہیں صرف اللہ اللہ ہونا چاہیے کئی روز سے یہ وسوسہ پیدا ہو جاتا ہے اور (الا اللہ) کے ذکر کے وقت بھی یہی خیال رہتا ہے؟

تحقیق: یہ قرب بُعد خیالی ہے ورنہ زیادہ قرب لا الہ الا اللہ میں ہے کہ یہ ماثور ہے اور دوسرے اذکار یعنی الا اللہ یا اللہ اللہ مصلحت یکسوئی کے لیے تجویز ہوئے ہیں۔ (النور ص ۴۷)

ناغہ کا مضر نہیں

حال: تین ماہ سے دوازدہ تسبیح چھوٹ گئی، بہت افسوس کرتا ہوں، سر اُبھی نہیں ہو سکتی، ظاہر میں تو خوب موٹا تازہ ہوں مگر دماغ نہایت کمزور ہے؟ تحقیق: کوئی مقصود فوت نہیں ہوا۔ (النور ص ۷۹)

ذکر لا الہ الا اللہ میں خیال غیبت کی تصحیح

حال: بارہ تسبیح کے وقت اکثر یہ خیال آتا ہے کہ اللہ پاک تو پاس موجود ہیں جیسا کہ

ثابت ہے کہ انا جلیس من ذکرنی تو کلمہ لا الٰہ الا اللہ والا اللہ حاضر کے موافق نہیں ہیں یعنی ایسے الفاظ ہونا چاہئیں جیسا کہ حاضر اور موجود سے کرتے ہیں؟

تحقیق: یہ خیال صحیح نہیں ورنہ سب سے زیادہ قرب وحضور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے آپ تغییر عنوان کے زیادہ مستحق تھے اور حقیقت اکابر کا ذکر حضور کی حالت میں غیبت کے عنوان سے معتاد ہے۔ مثلاً بڑے حکام کے روبرو اس طرح کہا جایا کرتا ہے کہ سرکار کے سوا میری کوئی پناہ نہیں' علاوہ اس کے وہ قرب کی حالت میں بھی وراء الوراء ثم وراء الوراء ہیں۔ پس من وجہ قریب اور من وجہ بعید ہیں اس لیے گا ہے لا الٰہ الا اللہ کہا جاتا ہے اور گا ہے لا الٰہ الا انت۔ (النور ص ۸۷)

ذکر میں بی بی کے درد فراق پیش آنا

سوال: عرض یہ ہے کہ بندہ کو معمولات ادا کرتے وقت پیش ازیں رقت وگریہ کبھی کبھی جاری ہوتا تھا اور وہ بھی بتکلف مگر میرے گھر میں سے انتقال کے بعد سے بلاتکلف بلا اختیار ایسے وقت میں گریہ بہت طاری ہو جاتا ہے؟

جواب: السلام علیکم۔ یہ آمیزش غیر اختیاری ہے اس لیے مضر نہیں پس اس کے اہتمام کی بھی ضرورت نہیں بلکہ اپنے اثر کے اعتبار سے کہ شکستگی ہے معین فی المقصود ہے اس لیے نافع ہے کچھ فکر نہ کیجئے۔ (النور ص ۸۹)

ذکر میں دل لگ جانا قائم مقام شغل ہے

حال: بعض روز فرصت کے وقت ذکر اسم ذات میں جی لگتا ہے اس روز شغل ناغہ ہو جاتا ہے؟

تحقیق: اگر ذکر میں دل لگ جاوے تو شغل کی غرض اس سے حاصل ہوگی۔ (النور ص ۱۲۷)

ذکر میں ریاء کا علاج

حال: چند روز سے بندہ کے دل میں ایک تردد ہے وہ یہ ہے اگر کسی شب کو اٹھنے میں دیر ہو جاتی ہے اس وقت اگر تہجد ۱۲ رکعت ادا کیا جاوے تو دوازدہ تسبیح فوت ہو جاوے گا تو اس وقت تہجد ۴ یا ۸ رکعت ادا کر کے دوازدہ تسبیح ادا کرنا یا تسبیح فوت کر دینا دوازدہ تسبیح فوت کرنے کو دل بھی نہیں چاہتا؟

تحقیق: اگر دوازدہ تسبیح اپنی خصوصیات جہر وغیرہ کے ساتھ خود فی نفسہ مقصودیت میں اصل ہوتی تو اس کی تقدیم میں ریاء کی پرواہ نہ کی جاتی خود ریاء کا علاج کیا جاتا لیکن اس میں بمقابلہ تہجد کے مقصودیت نہیں ہے اس لیے تہجد کو مقدم کیا جاوے گا۔ گو دوازدہ تسبیح فوت ہو جاوے جس کو دن میں کسی وقت پورا کر لینا مناسب ہے۔ (النور ص ۱۳۵)

ذکر کے وقت وحشت ہونیکا علاج

حال: میری حالت آج کل بہت خراب ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ معمولات تو پورے ہو رہے ہیں اور عرصہ سے ناغہ نہیں ہوئے، ایک ہفتہ قبل تک یکسوئی سے ذکر یا مذکور کی جانب پوری توجہ رہا کرتی تھی؟

تحقیق: کچھ پریشانی کی بات نہیں، بعض اسباب طبعیہ سے ایسا ہو جاتا ہے ذکر بدل دیا جاوے یعنی جتنا وقت اس ذکر میں صرف ہوتا تھا اس وقت میں تلاوت قرآن مجید یا نوافل یا دُرود شریف یا جس طرف طبیعت کو میلان ہو اس کا شغل کیا جاوے اور ایک ہفتہ کے بعد مع اس پرچہ کے پھر حالت سے اطلاع دی جاوے۔ (النور ص ۱۴۷)

کثرت تلاوت کو کثرت ذکر پر ترجیح

حال یکے از مجازین

حال: السلام علیکم۔ اذکار ماموره پر مداومت ہے اور باقی اوقات میں کثرت تلاوت کلام مجید رہتی ہے۔ البتہ ایک نئی بات یہ محسوس کرتا ہوں کہ تلاوت سے جس قدر شغف ہے اتنا اذکار سے نہیں ہے؟

تحقیق: اصل مقصود یہی حالت ہے کہ ذکر سے زیادہ شغف تلاوت سے ہو اور ابتداء میں اس کا عکس وہ عارض کے سبب خلاف اصل تھا۔ (النور ص ۱۴۹)

ذکر لسانی

سوال: پہلے اٹھتے بیٹھتے اگر ذکر کیا کرتا تھا اب بہت بھول جایا کرتا ہوں کچھ علاج بیان فرماویں؟ جواب: جب یاد آ جاوے شروع کر دیں۔ واذکر ربک اذا نسیت. (النور ص ۱۵۳)

حال: اور مختلف قسم کی کیفیتیں پیدا ہوئیں۔ اب پھر بالکل کورا ہوں، سب حالتیں

مٹ گئیں، دن بھر بیٹھا سلطان الذکر کیا کرتا ہوں کچھ نفع نہیں طبیعت بہت گھبراتی ہے؟
تحقیق: سلطان الاذکار روزانہ نہ کیجئے ایک روز یہ اور ایک روز صرف ذکر لسانی سے اسم ذات۔ (النورص ۲۴۱)

سوال: اگر ذکر لسانی بلا اسماع نفس ہو تو ذکر سمجھا جائے گا یا نہیں؟ بعض وقت اس طرح بھی کرتا ہوں فقہ میں تو ادنیٰ مخافت کا اسماع نفس لکھا ہے اس صورت میں تو یہ نہ سری ہے نہ جہری اور یہ صورت اکثر نوم کے وقت پیش آتی ہے؟

جواب: فقہاء نے جو اعتبار نہیں کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ احکام دنیویہ بدون اس کے معتبر نہیں نہ یہ کہ ثواب بھی نہیں ہوتا۔ آپ بے تکلف ایسا کرتے رہیں۔ (النورص ۴۵۹)

سوتے میں ذکر قلبی

حال: چند روز سے یہ کیفیت ہوگئی ہے کہ بندہ جب عشاء کی نماز کے بعد سوتا ہے تو سونے کی حالت میں یہ ذکر جاری ہو جاتا ہے اور بندہ کو کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ البتہ پاس کے سونے والے بیدار ہو جاتے ہیں اور جب مجھ کو اٹھاتے ہیں تو قلب میں آگ اور بیقراری معلوم ہوتی ہے ایک مرتبہ سوتے میں جب ذکر جاری ہوا تو اپنی آواز سے خود بیدار ہو گیا اس کے بعد بھی قلب اور زبان سے ذکر برابر جاری تھا نہ معلوم یہ ضعف قلب ہے یا خداوندی عطیہ ہے امید کہ حضور اصلاح فرماویں گے؟

تحقیق: اگر دوسرے آثار بھی ضعف قلب کے ہوں مثلاً جلدی غصہ آ جانا، تنہائی میں خوف معلوم ہونا، خیالات بدگمانی کے زیادہ آنا کبھی کبھی اختلاج ہونا تب تو ضعف قلب کی بھی اس میں آمیزش ہے اس صورت میں طبیب سے علاج کرانا ضروری ہے اور اگر یہ آثار نہیں ہیں تو مبارک ہو اور پہلی صورت میں بھی نعمت سے خالی نہیں۔ (النورص ۱۵۴)

ورد میں ناغہ نہ ہونا

حال: دلائل الخیرات اور مناجات مقبول ایک منزل روزانہ پڑھ لیتا ہے مگر شامت اعمال سے کبھی ناغہ بھی ہو جاتا ہے؟

تحقیق: مناجات مقبول کی منزل تو بہت مختصر ہے ناغہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں البتہ دلائل الخیرات میں ایسا ہوسکتا ہے مگر ایک منزل تین چار دن میں پڑھ لیا کریں یعنی پوری دلائل الخیرات ایک ماہ میں پوری کرلیا کریں۔ (النور ص ۱۵۶)

انوار ذکر

حال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض یہ ہے کہ رات کو حالت ذکر میں مشابہ خواب ہوکر اچانک ایک چاند روشن پر سے میرے سینہ کی طرف روشنی پڑی جیسا کہ میں بالکل بیدار ہی ہوں' تھوڑی دیر کے بعد زائل ہوگیا؟

تحقیق: قرائن سے یہ انوار ذکر معلوم ہوتے ہیں۔ مبارک ہو۔ (النور ص ۱۶۳)

حال: انوار ذکر ومراقبہ اکثر تصادم اخلاط سے اور احیاناً تجلی بھی ہوتی ہے اگر ان دونوں میں مابہ الامتیاز فرق بھی ارشاد ہوتو سالکین کی معلومات میں انشاء اللہ جدید اضافہ ہوگا اس لئے متمنی ہوں کہ تفصیلاً تحریر فرمایا جاوے؟

تحقیق: امتیاز بھی ظنی ہی ہوگا اور اگر بالفرض قطعی بھی ہوجاوے جیسا بعض اوقات علم ضروری غیر استدلالی کے طور پر ہوتا ہے تب بھی معتد بہ نفع ہی کیا جبکہ دونوں ناقابل التفات ہیں اور جس درجہ کا نفع ہے کہ ذریعہ یکسوئی کا ہوجاتا ہے وہ دونوں میں مشترک ہے۔ (النور ص ۸۷)

مراقبہ میں کتا وسانپ نظر آنا

حال: کبھی رات کے حالات مراقبہ میں مشابہ خواب ہوکر کتا یا سانپ کی صورت درپیش دیکھتا ہوں؟

تحقیق: کتا نفس کے ساتھ زیادہ اور سانپ شیطان کے ساتھ زیادہ مشابہ ہے اللہ تعالیٰ نفس و شیطان کی صورت اوصافیہ ظاہر فرماتے ہیں تاکہ تنفر ہوکر ان سے بچنے کا اہتمام خاص رکھا جاوے۔

حال: اور دن کو اکثر دنیاوی دشمنوں کا دشمنی مجھ پر ظاہر پاتا ہوں حتیٰ کہ برادر خورد بھی مجھ سے اور والدین سے جدا ہونے پر اور مکان سے مجھ کو نکال دینے پر بالکل مستعد ہوگیا ہے؟

تحقیق: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اپنے ماسوائے کے تعلقات کو اس طرح دل سے نکال لیتے ہیں۔

سوال: مولانا میرے حق میں دعا کیجئے یا اللہ توبہ میری قبول کر خدا جانے کیا قصور سہواً یا

عمداً ظاہر ہوا مجھ سے؟ جواب: ہاں ہاں دعا کرتا ہوں مگر پریشان نہ ہوں۔

مراقبہ میں انوار لطائف نظر آنا

حال: رات کے مراقبہ میں اکثر دو تین شب سے یہ ہے کہ تصور مثل رویۃ باصرہ کے ہوتا ہے کہ تمام جسم کو ایک روشنی نے احاطہ کرلیا ہے کبھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ بالکل تمام روشنی ہے گو کہ جسم نہیں ہے؟ تحقیق: یہ انوار لطائف کے ہیں جو کہ محمود ہیں گو مقصود نہیں۔

حال: دوسری کیفیت یہ ہے کہ شب کو گویا تھوڑے سے پردہ کی آڑ میں بہت سی آگ سرخ مجتمع معلوم ہوتی ہے لیکن سریع الزوال ہے؟

تحقیق: اس میں دو احتمال ہیں اگر مزاج میں حرارت و یبوست غالب ہے تب تو اشتعال اخلاط کا ہے ورنہ شکل مثالی محبت و عشق کی ہے جو خاصیت احراق ماسویٰ میں مشابہ نار کے ہے اس لیے بعض نے ایسی صورتوں کو نسبت چشتیہ سے تعبیر کیا ہے کہ اس پر عشق غالب ہوتا ہے۔

حال: دن کے حالات ذکر میں مشابہ خواب ہو کر مثل اذان کے بہت زور سے اللہ اکبر ایک مرتبہ سنا گیا جب دوسرے مرتبہ کے واسطے ذہن متوجہ ہوا مشابہ خواب چھوٹ گیا؟

تحقیق: کبھی متخیلہ کا تصرف ہوتا ہے اور کبھی انکشاف ملکوتی ہے کہ عالم قدس سے دعوت اللہ کی جاتی ہے والراجح من حالکم هو الثانی انشاء اللہ۔

حال: اکثر رات کے مراقبہ میں لال ٹین چراغ روشن متصور ہوتا ہے بعدہ سریع الزوال ہے؟

تحقیق: غالب یہ ہے کہ صورت مثالیہ مثل نورہ کمشکوٰۃ فیها مصباح المصباح فی زجاجہ کی ہے۔

حال: کبھی خواب میں سرخ رنگ کے گھوڑے پر سوار ہوتا ہوں اور اس کو زور سے چلاتا ہوں؟

تحقیق: یہ صورت نفس بہیمیہ کی ہے کہ مشابہ ہے دابہ کے اس پر رکوب کی تعبیر اس پر غلبہ ہے۔ (النور ص ۱۶۲)

ذکر میں نیند آنا

حال: کئی روز سے (۳ یوم سے) آخر ذکر شریف میں نیند محسوس ہوتی ہے اس کا علاج یا

دفعیہ چاہتا ہوں؟ تحقیق: نینداگر بہت غالب ہو اس کو دفع نہ کیا جاوے وظیفہ چھوڑ کر سورہنا چاہیے پھر دوسرے وقت پورا کرلیا جاوے اور اگر زیادہ غالب نہ ہو تو ہمت کر کے جاگنا چاہیے۔ (النور ص ۱۷۶)

آثار شغل انحد

حال: پچھلی شب کو بعد دوازدہ تسبیح جب متوجہ ہو کر بیٹھتا ہوں تو کان میں شغل انحد کی سی آواز محسوس ہونے لگتی ہے حالانکہ میں اس کی طرف التفات نہیں کرتا' ابتداء میں مع حبس کے شغل انحد حسب ارشاد کچھ روز کیا تھا؟

تحقیق: آواز کا محسوس ہونا یا تو مسبب ہے یکسوئی سے اصل اثر تو اس شغل سے پہلے ہو چکا ہے اب یکسوئی سے اس کا ظہور ہو سکتا ہے اور یا اثر یبس مزاج کا۔ اگر طبیب یبس تجویز کرے تو معالجہ مناسب ہے ورنہ مبارک حالت ہے گو مقصود نہیں مگر محمود ہے۔ ربیع الآخر ۴۲ھ۔ (النور ص ۱۷۷)

نماز عشاء سے پہلے وظیفہ پڑھنا

حال: میں جب عشاء کی نماز پڑھتی ہوں تو وتروں ہی سے مجھے نیند آنا شروع ہو جاتی ہے؟

تحقیق: تم عشاء کی نماز سویرے پڑھ لیا کرو یعنی آفتاب غروب ہونے سے ڈیڑھ گھنٹہ بعد اور کھانا بعد نماز کے کھایا کرو اور وظیفہ نماز عشاء سے پہلے پڑھ لیا کرو۔ (النور ص ۱۸۳)

کثرت استغفار

حال: استغفار جس میں کچھ بھی وقت (یہ بتلایا گیا تھا کہ ہر وقت چلتے پھرتے استغفار کا معمول رکھیے۔۱۲) صرف نہیں ہوتا اور نہایت آسان ہے، بہت بھولتا ہوں کبھی دن میں صبح و شام کبھی وہ بھی نہیں غرضیکہ اپنے نسیان اور دنیاوی جھگڑوں میں انہماک کی وجہ سے استغفار بہت ناغہ ہوتا ہے؟

تحقیق: اس حالت میں استغفار بعد خاص کسی وقت مقرر فرمالیجیے تاکہ اگر ہر وقت یاد نہ رہ سکے تو قلق نہ ہو۔ (النور ص ۱۸۴)

ذکر قلبی

حال: کثرت ذکر سے خاموشی کی حالت میں جو دل اسی ذکر کی حرکت کیا کرتا ہے تو کیا

یہ حرکت دل کی کچھ کارآمد ہوتی ہے؟ تحقیق: بلاقصد نفع مقصود حاصل نہیں ہوتا۔ (النور ص ۱۹۵)

ذکر خفی

حال: بیماری کے بعد سے میں ذکر ادنیٰ جہر کے ساتھ کرتا ہوں؟

تحقیق: کافی ہے بلکہ اگر تعب ہو تو بالکل خفی کر دیں اور خواہ مقدار کم کر دیں حفظ صحت و قوت ضروری ہے۔ حال: الحمدللہ ذکر میں دل نہ لگنے کی مجھے کبھی شکایت پیش نہیں آئی؟

تحقیق: الحمدللہ۔ (النور ص ۱۹۸)

سوال: اکثر تکان کام کی وجہ سے ذکر جہر نہیں کر سکتا؟

جواب: تو آہستہ ہی کر لیا کیجئے۔ مقصود کام ہے نہ کہ یہ خاص قیود۔ (النور ص ۲۱۷)

تصور بوقت ذکر

حال: ذکر کے وقت قلب سے خروج نور پر اس کے احاطہ کا تصور کرتا ہوں؟

تحقیق: اگر زیادہ اہتمام نہ کرنا پڑے نافع ہے۔ (النور ص ۱۹۸)

ایک اجازت یافتہ کا خط مع جواب

حال نمبر ا: ایک ذاکر نے یہ بیان کیا کہ مشغولی ذکر شغل تلاوت قرآن وغیرہ میں میرا خیال و تصور حق تعالیٰ کی جانب بلا تکلف آسمان کی جانب ہوتا ہے۔ میں نے ان سے کہہ دیا کہ بالقصد مت ایسا کیجئے' صرف ذکر کی طرف توجہ رکھئے' یوں پھر بھی ہو جاوے تو کچھ حرج نہیں اب آپ جو تجویز فرماویں عرض کر دیا جاوے اپنی تجویز پر تشفی نہیں ہے۔

نمبر ۲: اور ایک صاحب نے یہ بیان کیا کہ جب میں ذکر کرنے بیٹھتا ہوں تو میرے قلب کا منہ کشادہ ہو جاتا ہے یعنی کھل جاتا ہے اور گدگدی معلوم ہوتی ہے لیکن میں بہت ضبط کرتا ہوں۔ احقر نے اس کے جواب میں یہ کہا کہ یہ حالت بسط معلوم ہوتی ہے اگر ضبط نہ ہو سکے تو ضبط کرنے کی ضرورت نہیں ہے' خوب دل کھول کر ہنس لو اب آپ جو تجویز فرماویں۔

نمبر ۳: احقر کو بلا تکلف اگر کسی نے کبھی اتفاق سے کوئی مضمون دلچسپ مناجات یا شجرہ وغیرہ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ یا اور کسی صاحب حال کا کلام یا قرأت سے کلام مجید

وغیرہ سنادیا تو بلا تکلف ہوُ حق کی آواز با آواز بلند نکل جاتی ہے۔ ہر چند یہ چاہتا ہوں کہ ضبط سے کام لوں مگر معذور ہو جاتا ہوں میرے خیال میں یہ ضعف قلب سے ایسا ہوتا ہے بعد کو مجھ کو پشیمانی بھی ہوتی ہے کہ لوگ کیا کہیں گے جو بات تجویز فرماویں عمل کروں۔

تحقیق: نمبر۱: آپ نے ٹھیک جواب دیا تھا اور کہہ دیا جاوے کہ اگر ایسا تصور بندھے تو اس کا دفع کرنے کا قصد بالکل نہ کریں یہ تصور فطری ہے دفع نہیں ہو سکتا اور کوئی اس سے خالی نہیں۔

نمبر۲: یہ بھی ٹھیک جواب دیا تھا اور کہہ دیا جاوے کہ نماز میں ضبط رکھیں۔ اگر ایسا نماز میں ہو جاوے۔

نمبر۳: یہی معمول رکھئے کہ قصداً ضبط کیا جاوے نہ ضبط ہو معذوری ہے۔ (از النور صفحہ ۴۸۵)

حال: مجھے جہر ذکر میں پہلے تصور معیت رہتا تھا اب تصور وحدت خود بخود ہونے لگا ہے لا الہ کہتے ہوئے خود بخود تمام عالم نیست معلوم ہوتا ہے اور ذکر اسم ذات میں صرف ایک وجود کا وجود معلوم ہوتا ہے؟

تحقیق: ممانعت ان کو ہے جن کے فہم یا محبت میں کمی ہو تم کو اگر نفع معلوم ہو کرو۔ (از النور ص ۴۴۷)

حال: میں اکثر ذکر کرتے ہوئے جب بیچ میں سانس لیتا ہوں تو اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی کہا کرتا ہوں مگر اب بوجہ غلبہ وحدت کے ان الفاظ کو طبیعت گراں سمجھتی ہے؟

تحقیق: نہ اس کی ضرورت نہ اور کی۔ (النور ص ۴۵۵)

تصور بوقت تلاوت قرآن مجید اور نظر بد کا علاج

حال: بندہ پر تقصیر حضور کے ارشاد عالی کے مطابق کلام اللہ کی تلاوت کیا کرتا ہے مگر کلام اللہ جس قسم سے پڑھنے کا طریقہ ہے اس قسم سے نہ ہونے سے طبیعت میں رنج و ملال رہتا ہے۔ لہٰذا بندہ حضور کی خدمت عالی میں باادب التجا کرتا ہے کہ تلاوت قرآن کے لیے کوئی خاص طریقہ ارشاد فرماویں؟

تحقیق: قرآن مجید پڑھنے سے قبل یہ تصور کر لیا جاوے کہ گویا حق تعالیٰ نے مجھ سے فرمائش کی ہے کہ ہم کو قرآن سناؤ اس فرمائش کے سبب میں نے شروع کیا ہے پھر جب اثناء تلاوت میں اس خیال میں ضعف ہو جاوے تلاوت بند کر کے پھر اس خیال کی تجدید کر لی جاوے اور نظر بد کا جس وقت وسوسہ ہو تو تصور کیا جاوے کہ اگر اس وقت استاد یا پیر دیکھتا ہوتا تو میں یہ

حرکت کبھی نہ کرتا اب جو اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں تو میں ایسا کام کیونکر کر رہا ہوں۔ (النورص ۲۰۵)

حال: ایک بات تلاوت قرآن کے متعلق یہ قابل عرض ہے کہ مجھے تلاوت کے وقت زیادہ تاثر الفاظ قرآن سے ہوتا ہے اس کی بلاغت وفصاحت بعض دفعہ دل کو ایسا بے قابو کر دیتی ہے کہ گویا دل پھٹ جائے گا اس وقت معانی سے تاثر محسوس نہیں ہوتا اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

تحقیق: امام صاحب سے تو یہ وجہ منقول نہیں بعض مصنفین نے امام صاحب کے قول کی ایک توجیہ اپنی رائے سے کر دی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ سالک کے حالات مختلف ہوتے ہیں کسی وقت کلام لفظی کی تجلی کا غلبہ ہوتا ہے کسی وقت کلام نفسی کی تجلی کا سب محمود وسائط تربیت ہیں۔ (النورص ۶۲۴)

مراقبہ میں قیود خاص کا لحاظ رکھنا

سوال: مراقبہ کے وقت ضیاء القلوب وارشاد مرشد میں آنکھیں بند کرنا اور خاص ہیئت سے بیٹھنا مذکور ہے، آنکھیں بند کرنے سے میرا دل بہت گھبراتا ہے اور آنکھیں کھلی رہنے سے اور اپنی عادی مجلس سے بیٹھنے سے یکسوئی ہوتی ہے اور سر جھکانے سے بھی دل گھبراتا ہے؟

جواب: طبائع فطرۃً ان امور میں متفاوت ہوتی ہیں۔ اکثر صفراوی یا سوداوی قیود سے متوحش ہوتے ہیں۔ خصوص جب اس کے ساتھ ضعف بھی منضم ہو جاوے اور ضعف مقتضی تکثیر قیود کو نہیں بلکہ مقتضی تقلیل قیود کو ہے، قیود سے جو اصل مقصود ہے تاثر خود ضعف وہی کام دیتا ہے۔

سوال: اکثر مرتبہ قصداً توجہ اور شغل سے وہ بات پیدا نہیں ہوتی جو بلا قصد اور کام میں لگے رہنے کے وقت کیفیت خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی؟

جواب: اس کا سبب وہی توحش عن القیود جب طبیعت پر توجہ اور شغل سے بار پڑتا ہے تو پریشان ہونے سے جو کیفیت موقوف ہے یکسوئی پر وہ پیدا نہیں ہوتی اس لیے آپ سرسری توجہ پر کفایت کریں۔

وظیفہ میں آنکھ بند کرنا

حال: اور آنکھ بند کر کے پڑھنا اچھا معلوم ہوتا ہے اور آنکھ کھولنے میں کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا، اس لیے اگر آنکھ کھل گئی تو فوراً بند کر لیتا ہوں اس میں جو نقصان ہو اس سے حضور مطلع فرمائیں؟

تحقیق: کچھ نقصان نہیں اگر اس میں جمعیت زیادہ ہے ایسا ہی کیجئے۔ (النور ص ۲۴۲)

وظیفہ میں ضروری بات کرنا

سوال: دُرُود شریف پڑھتے پڑھتے اور توبہ استغفار پڑھتے پڑھتے درمیان میں بات چیت کرتا جاتا ہوں اس میں جو حرج ہو اس سے حضور مطلع کریں؟

جواب: ضرورت میں کچھ مضائقہ نہیں۔ (النور ص ۲۳۷)

لیٹ کر دُرُود شریف پڑھنا

سوال: میں عشاء کے بعد سوتے وقت لیٹ کر سو مرتبہ دُرُود شریف بالالتزام پڑھ لیتا ہوں؟

جواب: کچھ حرج نہیں بہت بہتر معمول ہے۔ (النور ص ۲۳۶)

تصور حق سبحانہ

سوال: تصور اور جو کچھ میرے واسطے تجویز کریں اس سے شرف بخشا جاوے؟

جواب: کسی خاص تصور کی ضرورت نہیں بس مقصود حقیقی یعنی حضرت حق کا جس قدر آسانی سے تصور ہے کافی ہے۔ (النور ص ۲۳۷)

حال: یہ بات دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب تصور کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے تو خیال سامنے اور اوپر کی طرف سے ہوتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ تو سامنے اور پیچھے سب طرف دیکھتا ہے یہ کہیں ضعف اعتقاد کی علامت تو نہیں؟

تحقیق: بلکہ سلامت فطرت کی علامت ہے فطری امر یہی ہے جس کا راز یہ ہے کہ علو شان بصورت علو مکان متمثل ہوتا ہے۔ (النور ص ۵۲۵)

لا الٰہ الا اللہ کے بعد محمد رسول کا ضم بلا قید عدد مخصوص

سوال: لا الٰہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنی بار اول مذکورہ لفظ کے بعد پڑھنا چاہیے؟ جواب: کسی عدد کی قید نہیں اور نہ چاہیے گاہ گاہ بلا قید کہہ لیا جاوے۔ (از النور ص ۲۳۸)

حال: میرا یہ خیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال و تصور غیر اللہ کا خیال و

تصور نہیں اور میں شیخ کامل کے خیال کو بھی باعتبار ہادی و رہبر ہونے کے توجہ الی اللہ میں حاجب و مانع نہیں سمجھتا ہوں' مہربانی فرما کر میرے خیال کی اصلاح فرماویں؟

تحقیق: خیال خدا ہی کا رکھئے مگر حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ادا کیجئے' شہادت رسالت درُود شریف کہ وہ بھی حق اللہ کا جزو ہے گو اس وقت استحضار ذات نبویہ کا نہ ہو۔ (النور ص ۲۷۸)

ذکر جہر بلا ضرب

حال: ضرب میں منہ خشک ہو جاتا ہے اور کانٹے زبان اور حلق میں پڑنے لگتے ہیں؟

تحقیق: ضرب یکلخت موقوف کر دیجئے' قوت آنے تک۔ (از النور صفحہ ۲۳۸)

آثار سرایت ذکر

حال: اب تھوڑے عرصہ سے جس وقت ذکر کرتا ہوں اس میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آواز کے ساتھ ایک اور آواز شامل ہے؟ تحقیق: ماشاء اللہ یہ علامت ہے ذکر کے رگ و پے میں سما جانے کی۔

حال: اور اکثر ذکر میں باوجود احتیاط کے اس قدر زور سے نکل جاتی ہے کہ میں کچھ عرض نہیں کر سکتا؟ تحقیق: اس وقت ذکر بند کر کے ذرا دم لے لیا۔

حال: اکثر یہ حالت ہوتی ہے کہ سر کو زمین پر دے ماروں عجیب حالت ہوتی ہے کہ اپنے دل کو اس وقت کیا کروں؟ تحقیق: ذرا ٹھہر جایا کریں۔ (النور ص ۲۳۹)

ناغہ ہو جانے میں حکمتیں

حال: تمنا یہ ہے کہ کبھی ناغہ نہ ہو' بعض افتاد ایسی پڑ جاتی ہے کہ ناغہ ہو ہی جاتا ہے؟

تحقیق: کچھ مضائقہ نہیں اس میں بھی حکمتیں ہیں اس میں اظہار ہے' بیچارگی کا۔ اس میں قطع ہے دعویٰ کا ہے۔ اس میں علاج ہے عجب کا۔ البتہ حتی الامکان تساہل خود نہ ہو اور ناغہ کا عوض بھی کر دیا جاوے۔ اگر تام نہ ہو غیر تام سہی۔ ذیقعدہ ۳۴ ھجری۔ (النور ص ۲۸۷)

ذکر کے وقت آواز مسموع ہونا

حال: ذکر کے وقت نشاط کی حالت میں یہ شعر پڑھ رہا تھا:

بدے را نظر کن کہ بہتر کس ست　　　　گدا را زشہ التفاتے بس ست

اس کے جواب میں معلوم ہوا کہ کہا جارہا ہے' کردم' کردم۔اس کے بعد ایسا سرور پیدا ہوا کہ جو احاطہ تحریر سے باہر ہے' حضرت یہ آواز واقعی بطریق بشارت تھی یا یونہی خیال پیدا ہو گیا؟

تحقیق: دونوں احتمال ہیں اور دونوں محمود ہیں۔اما الاول فظاهروا ماالثانی فلتضمنه الرجاء.

حال: یا وسوسہ تھا؟ تحقیق: اس کا احتمال نہیں۔لکون هذا الوارد موافقاً للشرع.

حال: اور حضور ایسی حالت میں شیطان بھی اپنی طرف سے کچھ غلط سلط کر سکتا ہے؟

تحقیق: ہاں جبکہ وہ مخالف شرع ہو۔

حال: اگر قلب کے اطمینان پر ہے تو مجھ کو اپنی قلبی حالت پر اطمینان نہیں ہے؟

تحقیق: یہ خوف عین ایمان ہے۔(النورص ۳۲۶)

ذکر کے وقت روشنی نظر آنا

حال: ذکر کے وقت ایک روشنی سفید اور خوشگوار نظر آئی مگر بجلی کی طرح بہت جلد غائب ہوگئی اور بائیں طرف چمکی لیکن بجلی اور اس کی روشنی میں بہت فرق تھا وہ کیا چیز تھی؟

تحقیق: نور ناسوتی وملکوتی دونوں محتمل ہیں۔والکل محمود۔

ذکر میں غنودگی آنا

حال: آج کئی روز سے کمترین صبح کو جس وقت اسم ذات کے ورد کو بیٹھتا ہے تو غنودگی سی معلوم ہوتی ہے یہاں تک کہ تسبیح ہاتھ سے گر جاتی ہے' آیا یہ غلبہ نیند ہے یا ضعف دماغ؟

تحقیق: غنودگی اور ذکر کے اثر سے ربود کی دونوں محتمل ہیں اور بعد اس واقعہ مشابہ رویا کے نیند نہ آنا ایک درجہ میں مرجح احتمال اول کا ہے۔واللہ اعلم (از النور صفحہ ۳۳۵)

اذان کے وقت ذکر

سوال: اذان ہوتے ہوئے ذکر سے رُک جاوے یا نہیں؟

جواب: رُک جانا اولیٰ ہے۔(النورص ۳۳۹)

کسی نمازی کے پاس ذکر جہر

سوال: کسی نماز پڑھتے کے پاس ذکر جہر کیے جاوے یا خفیہ؟

جواب: اتنا جہر نہ کرے کہ مصلی کو تشویش ہو یا دوسری جگہ دور چلا جاوے۔ (النور صفحہ ۳۳۹)

مجلس شیخ میں ذکر

سوال: بعد ظہر حضور کے پاس بیٹھنا اچھا ہے یا اسم ذات کی تلاوت؟

جواب: کیا یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے کہ پاس بیٹھے بیٹھے اسم ذات میں مشغول رہو۔ البتہ جس وقت میں کوئی بات کروں اس وقت ساکت ہو کر اس کو سنو۔ کما قال تعالٰی اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہٗ وانصتوا' قال وفی حکمہ کل مواعظۃ. (النور ص ۳۴۵)

باوضو ذکر کرنا

حال: ایک آدھ مرتبہ بے وضو ذکر کیا تو دم گھٹنے لگا اور بالکل خلاف وخلاف عظمت معلوم ہوا اور ذکر ناقص معلوم ہوا؟ تحقیق: ادب کا طبعی ہو جانا حالت مطلوبہ ہے۔ (النور ص ۳۴۵)

تکثیر ذکر

حال: حضرت اب تو یہ حالت ہے کہ ذکر کے بعد نشاط معلوم ہوتا ہے؟ تحقیق: مبارک ہو۔

حال: اور جی یہ چاہتا ہے کہ دن بھر ذکر ہی کیا کروں پڑھنا چھوڑ دوں؟

تحقیق: شبہ غیر ناشی عن دلیل کا اعتبار نہیں ولو فرضنا ایسا بھی ہو تو خود اس عمل کے حسن ذاتی کی برکت سے شر عارضی دفع ہو جائے گا۔ البتہ بقدر ممکن نیت خالص رکھے اور نفع دفع کا قصد رکھئے۔ (النور ص ۳۵۳)

وقت کی پابندی

حال: حضرت جی بوقت شب کی جو تعلیم ہے اگر شب ہی کو ادا کی جاوے تو قلب میں ایک حظ پیدا ہوتا ہے اور ایک نور سا معلوم ہوتا ہے اور اگر قضا ہو جاتا ہے اور پھر دن میں پورا کیا جاوے تو یہ بات نہیں معلوم ہوتی؟

تحقیق: وہ برکت وقت کی ہے جو خاص ہے وقت کے ساتھ باقی ذکر کی برکت وہ دونوں وقت میں مشترک ہے۔ (النور ص ۳۵۹)

معمول وقتی کا مقدم ہونا قضاء پر

سوال: حضرت جی بوقت شب کی تعلیم اگر قضا ہو جاوے اور بوقت بعد نماز فجر اس کو پورا کیا جاوے تو پیشتر شب کی تعلیم پوری کی جاوے یا صبح کی؟ جیسے ارشاد ہو تعمیل کی جاوے؟

جواب: اول صبح کی پھر شب کی۔ (النور ص ۳۵۹)

ذکر میں اشعار پڑھنا

حال: درمیان وظیفہ کے کبھی بعد وظیفہ کے یہ دو شعر زبان پر جاری ہو جاتے ہیں:

الٰہی دیدے وہ دل غیر کا اثر نہ رہے — سوائے تیرے کسی غیر پر نظر نہ رہے
پلا دے مے کہ محبت میں تیری اے ساقی — ہوں مست ایسا کہ مجھ کو مری خبر نہ رہے

کیا اس کو پڑھ لیا کروں؟ تحقیق: احیاناً۔ (النور ص ۳۶۰)

حب ذکر

حال: ذکر سے قلب بے حد مانوس ہے۔ خواب وغیرہ حالات ثمرات کی طرف مطلق توجہ نہیں، محض ذکر ہی مقصود ہے مگر مذکور ہنوز حاصل نہیں؟

تحقیق: مذکور حاصل ہونے کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ کام کرنے پر بھی اپنے کو غیر واصل سمجھتا ہے۔ (النور ص ۴۰۴)

حال: عرض یہ ہے کہ بعض وقت دل میں آتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ تندرستی عطا فرماویں تو دن رات اللہ اللہ کیا کروں گا اور کسی سے بات نہ کروں گا اور احکام شرعی پر پورا پورا عمل کرنے کی کوشش کروں گا تو یہ خیالات خادم کے واسطے نفع ہے یا نقصان شیطانی وسوسہ ہے یا اللہ کی طرف سے ہے؟ تحقیق: عین نفع اور من اللہ۔ (النور ص ۴۷۹)

استغراق سے ذکر و فکر کا افضل ہونا

سوال: ذکر فکر استغراق ان میں کون سی حالت ارفع و افضل ہے؟

تحقیق: ذکر وفکر میں تو تقابل ہی نہیں اور استغراق سے وہ دونوں افضل ہیں کہ استغراق میں ترقی نہیں اور ان میں ترقی ہے۔ (النور ص ۴۰۴)

بزرگوں کے مزار کے پاس مراقبہ

حال: دوسرے جب میں حضرت کے مزار پر مراقب تھا اس وقت وہاں مولوی صاحب بھی تھے جب میں فارغ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اس وقت حضرت کی تمام تر توجہ تیرے اوپر تھی؟

تحقیق: یہ دائی ضعیف تھے۔ میں دونوں کو مشورہ دیتا ہوں (ان سے بھی کہہ دیا جاوے) کہ ان امور کو لاشئی سمجھیں حالاً موجب مسرت اور قالاً موجب مضرت ہیں۔ اکثر تو خیال کی آمیزش ہو جاتی ہے پھر ان کی طرف التفات کرنے سے ان پر اعتماد ہونے لگتا ہے جب حالات ہی کوئی چیز نہیں تو خیالات تو کسی شمار میں نہیں۔ اگر کوئی ایسا امر محسوس ہوا کرے تو اس کا اظہار جلدی نہ کیا جاوے جب تک تین روز تک نہ ہو دونوں کو یہی وصیت ہے اس عمل سے یہ قطع یا کم ہو جاوے گا۔ وہو اعلم۔

ٹہلتے ہوئے ذکر کرنا

حال: اگر ایسی حالت میں (یعنی غلبہ نوم میں) ٹہل کر تعداد پوری کر لیا کروں تو کوئی حرج تو نہیں ہے؟ تحقیق: کچھ حرج نہیں لیکن جب نوم دفع ہو جاوے پھر بیٹھ جانا چاہیے۔ (النور ص ۴۵۷)

مراقبہ موت و ما بعد الموت

حال: حضرت نے جو مراقبہ موت و ما بعد الموت کا ارشاد فرمایا ہے یوں تو بسا اوقات موت کا دھیان رہتا ہے مگر جب کبھی تھوڑا بہت بیمار ہوتا ہوں تو ہر وقت ہی اپنی موت کا دھیان رہتا ہے اور یہ خیال کر کے بہت پریشان ہوتا ہوں کہ اگر اس مرتبہ تیرا وقت آ گیا تو کیا ہوگا؟ دنیا کی کسی طرح کی نعمت دیکھنے' کھانے پینے کو جی نہیں چاہتا اور اسی حال میں سرگرداں رہتا ہوں کہ ہائے تو نے کچھ نہیں کیا اور اب تیرا وقت آ گیا اب کیا کر سکتا ہے عذاب آخرت سے کس طرح نجات پائے گا یہ ایک خیال ہی نہیں ہوتا بلکہ قطعی طور پر جازم یہ یقین ہوتا ہے؟

تحقیق: عین مطلوب ہے لیکن اگر اس کے قصداً استحضار سے کوئی مرض جسمی ہونے کا خوف ہو تو روزانہ نہ کریں گاہ گاہ جب غفلت محسوس ہو کر لیں۔ (النور ص ۴۹۵)

حال: جب مراقبہ موت و مابعد الموت میں بیٹھتا ہوں اور ہر ہر واقعہ کی طرف خیال کرتا ہوں تو ہر ایک واقعہ کی ایک ایک صورت ذہن میں آتی ہے۔ مثلاً بہشت کی عمارت رنگین باغ و نہر وغیرہ اور ایسا ہی دوزخ پل صراط میزان' حساب' شفاعت' نامہ اعمال' حشر و نشور اور سوالات منکر نکیر کی بھی ایک ایک صورت ذہن میں آتی ہے لیکن ان کو مقصود نہیں سمجھتا ہوں' مقصود تو صرف رضائے مولا ہے؟

تحقیق: یہ سب مقصود ہے کیونکہ عمل ہے حال نہیں ہے۔ پھر اس مقصود سے مقصود رضائے حق ہے۔ (النور ص ۵۴۲)

حال: مراقبہ موت میں اب تک دل نہیں لگتا۔ جب مراقبہ میں بیٹھتا ہوں اور آنکھیں بند کرتے ہی سامنے مختلف قسم کے رنگ سا معلوم ہوتا ہے لہٰذا طبیعت منتشر ہو جاتی ہے؟

تحقیق: ایک دن مراقبہ کرو ایک دن ناغہ کرو۔ (النور ص ۵۵۴)

ذکر میں اضافہ

حال: اسم ذات کا معمول بعد نماز فجر بجائے دو ہزار کے تین ہزار کر دیا ہے اور ایسے ہی بعد عصر اور اگر کسی روز زیادہ پڑھنے کو دس بارہ ہزار تک جی چاہے تو کیا حکم ہے؟

تحقیق: پڑھیے اور اس زائد کو اپنے ذمہ لازم نہ سمجھئے اور جب بعد چندے امید دوام ہو جاوے التزام کر لیجئے۔ (النور ص ۴۹۶)

ذکر سے آرام لینا

سوال: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کثرت ذکر و تلاوت سے دماغ اور زبان دونوں میں کلال پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں کیا شغل رکھا جاوے جیسا ارشاد ہو عمل میں لاوے؟

جواب: آرام کیونکہ دوسرا مستقل شغل مثلاً فکر بھی اسی کلال کا موجب ہوگا اور یہ آرام گو صورتاً غفلت ہے مگر چونکہ مقصود اس سے تہیئو للذکر ہے اس لیے بحکم ذکر ہی نوم عالم کو عبادت اسی جگہ سے کہا گیا ہے۔ (النور ص ۵۳)

سب اوراد کا نافع ہونا

سوال: درخواست ہے کہ دعا فرمائی جاوے اگر اور کچھ اجازت ہو تو کچھ پڑھوں یا وہی پڑھوں؟

جواب: اگر اور کچھ پڑھنے کو بتلایا جاوے گا وہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ یہ دوائیں تو ہیں نہیں کہ ہر دوا کی جدا خاصیت ہو ایک سے نفع نہ ہوا دوسری بدل دی۔ (النور ص ۵۴۳)

تکثیر ذکر میں رغبت قلبی کا ملحوظ ہونا

حال: علاوہ دوازدہ تسبیح کے کبھی تو ذکر اسم ذات کرنے کو دل چاہتا ہے اور کبھی درود شریف و استغفار کی طرف زیادہ رغبت ہوتی ہے اس کے متعلق ارشاد فرماویں کہ کیا پڑھنا چاہیے؟

تحقیق: شروع میں دیکھ لیا کس کی رغبت زیادہ ہے بس اسی جلسہ میں اسی میں وقت پورا کر دیا۔ (النور ص ۵۵۱)

مبتدی کو دل لگنے کے اہتمام کا مفید ہونا

سوال: مشہور ہے اور بعض کتب میں بھی ہے کہ نماز فجر جس جگہ پر پڑھی جاوے اسی جگہ پر تا طلوع آفتاب بیٹھا رہنا اور ذکر وغیرہ کرنا افضل اور زیادہ باعث ثواب ہے لہٰذا اس پر پابندی کی جائے یا مسجد سے مکان پر آ کر تخلیہ میں بہتر ہے؟

جواب: مبتدی کو زیادہ دل لگنے کا اہتمام بہ نسبت فضائل مستحبہ کے زیادہ ضروری ہے۔ (النور ص ۵۵۱)

ذکر میں اذان کا جواب دینا

حال: اور بعض مرتبہ ذکر میں فجر کی اذان ہو جاتی ہے تو طبیعت ذکر موقوف کرنے کو نہیں چاہتی لیکن یہ بھی خیال آتا ہے کہ جواب اذان کی بہت فضیلت ہے پس ایسے وقت کیا کرنا چاہیے؟

تحقیق: جواب ہی دیا جاوے اور اس کو مخل ذکر نہ سمجھا جاوے سنن کی برکت سے ذکر کا معدن منور ہوتا ہے تو اس سے ذکر میں زیادہ اعانت ہوتی ہے۔ (النور ص ۵۵۱)

معمول غیر ماثور کو ماثور پر چندروزہ ترجیح میں حکمت

حال: ایک تسبیح درود شریف (حضرت مرشدی مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ بھائی حضرات چشتیہ کا معمول یہ درود تو یہ ہے "اللّٰھم صلّی علیٰ سیّدنا محمد وعلیٰ آل سیّدنا محمد بعدد کل معلوم لک" اب تجھے اختیار ہے کہ یہ پڑھے یا

دُرُود ماثورہ) احقر کا معمول دُرُود چشتیہ رہا ہے باوجود اس اعتقاد کے کہ افضل ماثور ہے مگر محض اس وجہ سے عملاً اسے اختیار کیا کہ وہ حضرت مرحوم نے بطور تلقین ارشاد فرمایا تھا؟

تحقیق: معمول کو نہ بدلا جاوے گو فی نفسہ ماثور افضل ہے لیکن کسی عارض سے کبھی دوسری شق کو تجویز کر لیا جاتا ہے۔ وہ عارض ایک مستمر ہے یعنی اس کو حدوث میں بھی دخل ہے اور بقاء میں بھی اور ایک عارض مدت کے بعد پیدا ہو گیا ہے۔ عارض اول یہ ہے کہ ہم میں اہلیت اصل کی نہیں وہ اہلیت پیدا کرنے کے لیے دوسرے طریق غیر اکمل کو اختیار کیا اور یہ ایک دقیق تواضع ہے جس تک اہل ظاہر کی رسائی نہیں پھر شیخ بعد مشاہدہ رسوخ تواضع و تحقیق اہلیت کے افضل کو تجویز کر دیتا ہے یا اذن تجویز کا دے دیتا ہے اور عارض ثانی یہ ہے کہ مدت کے بعد معمول میں دوام کی برکت پیدا ہو جاتی ہے اس لیے تبدیل میں تعجیل نہ کی جاوے۔ (النور ص ۱۷۵)

آثار دعاء

حال: نوافل سے فارغ ہو کر ذکر دوازدہ تسبیح کو ادا کیا' ازاں بعد نماز فجر سے فارغ ہو کر تلاوت قرآن شریف و مناجات مقبول پڑھی اس وقت بجز میرے کوئی آدمی نہیں تھا' میں نے اس وقت تنگی رزق کے متعلق ہاتھ اٹھا کر اللہ پاک سے عرض کیا دعا مانگ چکا تو اپنی چادر کے اوپر دو کاغذ کے ٹکڑے پڑے ہوئے پائے' اس چادر کو اوڑھ کر بیٹھا ہوا تھا جب کاغذوں کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ پانچ پانچ روپیہ کے دو نوٹ ہیں' صبح تنہائی میں حضرت مولانا سلمہ اللہ سے تمام واقعہ عرض کیا' انہوں نے فرمایا کہ یہ تمام واقعہ حضرت مولانا کی خدمت میں تحریر کر کے روانہ کرو' جب تک جواب نہ آوے ان کو اپنے مصارف میں صرف نہ کرنا؟

تحقیق: واقعہ کی حقیقت کے درپے مت ہو کہ بے ضرورت ہے بلکہ معتبر ہے احکام شرعیہ پر عمل کرو۔ وہ حکم یہ ہے کہ جس مال کا مالک معلوم نہ ہو غریب آدمی کو اس کا صرف کر لینا جائز ہے تم صرف کرو اور کسی سے ذکر مت کرو اور چونکہ لقطہ بھی خدا تعالیٰ کی نعمت ہے اس لیے اس کا شکر کرو اور دعاء ہمیشہ مانگتے رہو۔ (النور ص ۹۲)

زمانہ محدود تک کیلئے معمول میں اضافہ کرنا خلاف دوام نہیں

حال: رمضان شریف میں بوجہ تعطیلات فرصت ہو گی اس لیے خیال ہے کہ اسم ذات

کی تسبیح زیادہ کرلیا کروں؟ تحقیق: نہایت مستحسن ہے۔

حال: لیکن بعد میں دوام کی امید نہیں حضور جیسا مناسب ہو ارشاد فرماویں؟

تحقیق: کچھ حرج نہیں یہ خلاف دوام نہیں کیونکہ اول ہی سے دوام کا قصد نہیں۔ جیسا حدیث میں وارد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال رمضان میں زیادہ ہوجاتے تھے۔ (النور ص ۵۹۴)

تکثیر تلاوت

حال: اور جی یوں چاہتا ہے کہ اوراذکار کو کم کرکے تلاوت کلام اللہ شریف جس قدر ہوسکے کیا کروں چونکہ ضعیف الجثہ ہوں اس لیے یہ خیال ہے کہ ایک منزل روزانہ ہوجایا کرے تو غنیمت ہے؟ تحقیق: بہت مناسب ہے اصل مقصود توجہ الی الحق ہے خواہ ذکر سے ہو یا تلاوت سے۔ (النور ص ۵۹۶)

مراقبہ نیت

حال: مراقبہ نیت کے تصور سے بھی مطلع فرمایا جاوے؟

تحقیق: یعنی اس کی دیکھ بھال کہ میری نیت غیر طاعت کی تو نہیں۔ (النور ص ۶۱۴)

ذکر حق کا قلب میں دائمی نہ ہونا

حال: حضرت والا ایک چیز کی عرصہ سے طلب ہے مگر وہ ہاتھ نہیں آتی' وہ یہ کہ ذکر حق قلب میں ایسا پیوستہ ہو کہ بھولنے کی کوشش بھی کروں تو بھول نہ سکوں اور غیر کا خطور قلب میں ناممکن ہوجائے؟

تحقیق: یہ تو مجھ کو بھی نصیب نہیں نہ جی چاہتا ہے کیونکہ اس صورت میں مختار نہ رہوں گا مضطر ہوجاؤں گا۔ (النور ص ۶۲۲)

باب ۷

رویاء وکشف کے بیان میں

حال: میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ ایک تالاب میں وضو کررہے ہیں اور میں ایک مسجد میں بیٹھ کر آپ کا انتظار کررہا ہوں' ذرا دیر کے بعد میں نے بھی اس تالاب میں جا کر وضو کیا؟ **تحقیق:** اعمال صالحہ میں اتباع میسر ہوگا۔

حال: میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ کو لوگ منع کررہے ہیں کہ اس راستہ سے مت جاؤ اس میں شیر بیٹھا ہے اتنے میں مجھے خوف معلوم ہوا جلدی کر کے ایک درخت پر چڑھ گیا؟ **تحقیق:** نفس وشیطان سے حفاظت رہے گی۔ (تربیۃ حصہ اول ص ۴۴)

حال: جمعہ کی رات کو منام میں دیکھا ہے کہ کچھ صلحاء خلفاء رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کا تذکرہ فرمارہے ہیں' ناگاہ حضور تشریف فرما ہوئے پس ایک سفید پوش صحابی نے (ولا اعرفہ) حضور سے سوال کیا "من خلفائک او کما قال فاجاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " خلفائے بعد عمر وعثمان وعلی خوب اچھی طرح یہ عبارت محفوظ ہے۔ ہاں اس میں شبہ ہے کہ پہلے عثمان فرمایا یا پہلے علی فرمایا اور پھر عثمان فرمایا' ان دو اخیر کے اسماء مبارکہ کی تقدیم وتاخیر میں شبہ ہے' باقی عبارت اور حاصل مضمون جو مذکور ہوا خوب یاد ہے اور اس کلام اور منام کی صحت میں کچھ خلل تو نہیں ہے اور کچھ میرے لیے کسی نوع کی خیر وتنبیہ ہو تو ارشاد فرمائیے؟

تحقیق: شاید آپ کو اس سے شبہ ہوا ہوگا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام مبارک نہیں لیا گیا سو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غایت فنافی المحبوب کے سبب معیت غالب ہے۔ بہ نسبت بعدیت کے "کمایفھم من قولہ تعالیٰ ان اللہ معنا وھو السرفی قولہ علیہ السلام لو کان بعدی نبی لکان عمر حیث لم یقل ابوبکر ھکذا سمعتہ من مولنا و استادنا الشیخ محمد یعقوب قدس سرہ." (تربیۃ حصہ اول ص ۴۵)

حال: چنانچہ پرسوں کی شب دیکھا کہ حضور اس مہجور الخدمت سے کچھ ارشاد فرمارہے ہیں ایک شخص کے ظاہری اخلاق کے متعلق گفتگو تھی کہ یہ ان کا ظاہر ہے باطن میں ادب نہیں ہے رات کا وقت ہے چراغ جل رہا تھا لیکن مدھم ہو رہا تھا' حضور نے یا کسی دوسرے صاحب نے فرمایا کہ چراغ روشن کرؤ میں نے اٹھا کر دیکھا تو تیل کم تھا' بتی نہیں تھی' چراغ کے نیچے ہی ایک کپڑا بتی بنانے کے لائق مجھے مل گیا' میں نے بتی بنائی یہ بخوبی یاد نہیں کہ چراغ میں بتی ڈالی یا نہیں اس کی تعبیر کیا ہے اس کے علاوہ دوبار پہلے بھی خواب ہوا ہے؟

تحقیق: یہ سب علامات محمودہ ہیں مگر ان کو کمال نہ سمجھئے۔ یہاں یہ بھی نعمت ہے۔ شکر کیجئے۔ (تربیۃ حصہ اول ص ۴۹)

سوال: دن کے حالات ذکر میں مشابہ خواب ہو کر دیکھتا ہوں کہ میں اور میرے ساتھ ایک اور شخص دونوں گاڑی میں سوار ہو کر ایک اسٹیشن پر اترے۔ میرے ساتھی کا بالکل ٹکٹ نہیں تھا اس کو ٹکٹ بابو نے گرفتار کیا اور میرا ٹکٹ جہاں تک تھا اس سے ایک اسٹیشن زیادہ چلا آیا ہوں جب اس کو ٹکٹ دیا تو پہلے ہی اس سے سارا ماجرا بیان کر کے ٹکٹ دیا۔ اس نے خوش ہو کر ٹکٹ لیا اور کہا یہ کمی پورے ٹکٹ والے سے بھی اچھی ہے' اس کی کیا تعبیر ہے ارشاد فرمایئے؟

جواب: کوئی امر خلاف شرع کسی حال کے غلبہ میں صادر ہو گیا ہے جس میں معذور قرار دیئے گئے اور حسن نیت کے سبب استحسان کیا گیا تسلی کے واسطے مگر فی نفسہ یہ کمال نہیں آئندہ احتیاط واجب ہے۔ (تربیۃ حصہ دوئم ص ۴۲)

سوال: چار دن ہوئے کہ میرے خواب میں رات کے گیارہ بجے ایک سفید ریش سفید لباس بزرگ مع ایک ہمراہی کے جو کالا صافہ سر پر رکھتے تھے اور ملبوس سفید اور سن ادھیڑ تھا' تشریف لائے' سلام کیا اور تہجد پڑھی اور بزرگ سفید ریش نے اپنے ہمراہی سے دریافت کیا کہ تم نے اب تہجد کی کتنی رکعتیں پڑھیں اور اس میں قل ھواللہ کتنی بار پڑھا' انہوں نے عرض کیا کہ بارہ رکعت پانچ قل ھواللہ سے ہمراہی نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کتنی رکعتیں کس قدر قل ھواللہ سے فرماتے ہیں: فرمایا کہ مثل تمہاری پھر بزرگ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تو' عرض کیا کہ آٹھ رکعت تین قل ھواللہ سے پڑھا کرتا ہوں' فرمایا تم بھی بارہ رکعت

پانچ قل ھو اللہ سے پڑھو اور تہجد کو نہ چھوڑنا یہ بڑی برکت کی نماز ہے؟

جواب: خواب کے موافق عمل کیجئے کہ اس میں اجر زیادہ ہے یعنی حساب سے بیس قرآن مجید روزانہ کا ثواب ملتا ہے لیکن خواب کو نہ کمال سمجھئے اور نہ ہر خواب پر بدون پوچھے عمل کیجئے۔ (تربیت حصہ دوئم ص ۴۷)

حال: ایک شب میرے پاؤں میں درد نقرس اور وجع الورک کا شدت سے دورہ تھا۔ تہجد کی نماز میں سستی ہوئی بوجہ درد کے اور خیال ہوا کہ صبح کو قضا ہی پڑھ لوں گا' نیند آ گئی' خواب دیکھا کہ ایک زنجیر میں بندھا ہوا پتنگ اُڑ رہا ہے اس کو میں نے پکڑ لیا ہے' نیچے کھینچ کر لانے سے معلوم ہوا کہ یہ آدمی ہے اس شخص سے میں نے خائف ہو کر ارادہ بھاگنے کا کیا اس نے مجھے پکڑ لیا اور کہا کہ جیسے میں اُڑتا تھا ایسے ہی تم اُڑو گے۔ بشرطیکہ کوئی گناہ کرو گے' میرے دل میں خیال آیا کہ ایک گناہ تو ابھی کیا ہے یعنی تہجد نہیں پڑھی' فوراً آنکھ کھلی اور وقت کم رہ گیا تھا' چار رکعت ادا کی؟

تحقیق: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی وہ شیطان تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے اغوا کو ایک کوتاہی یاد آ جانے کا سبب بنا دیا۔ گویا اس نے عداوت سے ضرر پہنچانا چاہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو نافع بنا دیا جس سے وہ خاسر ہوا۔ کقولہ تعالیٰ قلنا یانار کونی بردا وسلاماً علیٰ ابراھیم وارادوا بہ کیداً فجعلنا ھم الاخسرین. (تربیۃ حصہ سوم ص ۸)

حال: عالم رویا میں ایک سالک کو دیکھا (اور میں اس کو پہچانتا ہوں) اور اس کے دیکھنے سے میرے قلب میں سوزش پیدا ہوتی ہے' ناگہاں ذکر قلب میں جاری ہو گیا' جریان سے لذت بھی آتی تھی اور انقباض اور قبض بھی ایسا ہونے لگا کہ دل چاہتا تھا کہ اگر بند ہو جائے تو بالکل خواب ہو پھر جب دن ہوا تو ماجرا بالکل نسیان ہو گیا' خیر جب دوپہر کو سونے کے ارادہ سے بستر پر لیٹا تو ایک طالب علم دوسرے کو میرے سامنے کہنے لگا کہ میاں دین محمد کا بہت ذکر جاری ہے؟

تحقیق: خواب انشاء اللہ محمود ہے حالت بھی محمود ہے۔ ذکر بدون مرشد کے جاری ہو سکتا ہے لیکن اس کی حقیقت وہ نہیں ہے جو اس طالب علم نے سمجھی کہ وہ تو محض ایک حرکت ہے جو حرارت طبعی وغیرہ کی وجہ سے بھی ہو جاتی ہے اس کی حقیقت بلکہ یادداشت ہے جو مدتوں کے

بعد راسخ ہوتا ہے' انشاء اللہ تعالیٰ حالت موجودہ اسی کا مقدمہ ہے۔ (تربیتہ حصہ سوم ص ۲۵)

سوال: احقر شب کو سو رہا تھا' خواب میں یہ آیت شریف بینھما برزخ لایبغیان زبان پر جاری کی گئی اس کی تفصیل اور تعبیر کا محتاج ہوں؟

جواب: اشارہ ہے اس طرف کہ حق تعالیٰ دولت جمع بین الظاہر والباطن عطا فرمائیں گے۔ (تربیتہ حصہ مذکور ص ۳۴)

سوال: پرسوں دوپہر کو احقر لیٹ گیا تھا سویا نہیں تھا' صرف غنودگی ہوگئی تھی اسی حالت میں رکوع "اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ" تاختم زبان پر جاری ہوگیا اور پڑھتے ہوئے بیدار ہوگیا' سو اس کے متعلق عرض ہے کہ اس میں کیا ارشاد ہے؟

جواب: بشارت ہے ایمان کامل عطا ہونے کی اور اتباع سنت نصیب ہونے کی۔ (حصہ مذکور ص ۴۰)

حال: رات بندہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک میدان ہے اور وہاں ایک قبر ہے اور مجھ سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیری قبر ہے تو اس میں جا' میں بہت رویا اور کہا حکم خدا علی الراس والعین۔ مگر میرے ذمہ حقوق ہیں یعنی قرض ہے اس کو حق تعالیٰ ادا کردیں تو بڑا اچھا ہو تو کہا گیا' اچھا تین دن کی مہلت ہے تو میں دنیا ومافیہا سے قطع نظر کر کے ایک پرچہ پر وہ حساب لکھ رہا ہوں اور کہتا ہوں کہ کیا اچھا ہو کہ ان تین دن میں ایک لحہ بھی مجھے سوائے امور شرعی کے کوئی کام دنیا کا پیش نہ آوے اور بالکل متوجہ الی اللہ رہوں اور کتاب مجالس الحکمت بھی تھوڑی باقی ہے اس کو جلدی پورا کر رہا ہوں اور غایت خضوع ہے' دعا مانگ رہا ہوں کہ یا اللہ اس بقیہ وقت میں میرا رخ کسی طرف نہ پھرے اور ایسا استغراق تھا کہ آنکھ کھلنے کے بعد پھر آنکھ بند کی تو وہی حالت نظر آئی حتیٰ کہ صبح ہوگئی اور صبح سے اب تک کسی کام میں دل نہیں لگتا' حتیٰ کہ کھانا کھانے میں بھی یہ معلوم نہ ہوا کہ میں کیا کھاتا ہوں اور کسی سے بولنے کو بھی دل نہیں چاہتا' نہ معلوم کیا بات ہے' حضور والا دعا فرمائیں؟

تحقیق: مبارک ہو حق تعالیٰ نے مقام فنا کا باب مفتوح فرمادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تکمیل فرمادیں اور اس کے بعد مقام بقا عطا فرمادیں۔ فنا میں مشغولی بخلق ہے کم ہو جاوے گی اور بقا میں وہ پھر عود کرے گی مگر دوسرے رنگ سے یعنی مشغولی بخلق للحق حالاً وذوقاً اگرچہ علماً و

قصداً پہلے سے بھی ہے۔ امیدوار رحمت حق کے رہیے۔ والسلام (تربیۃ حصہ مذکور ص ۴۱)

سوال: اس احقر کی دعوت ایک قصاب نے کی تھی۔ میں اس کے ہاں جمعہ کو بوقت صبح کھانا کھانے گیا میرے شامل ایک طباق میں ایک غیر مقلد صاحب نے کھانا کھایا' کھانا کھا کر مکان پر چلا آیا' رات کو تین بجے خواب میں دیکھا کہ اجابت کی ضرورت ہوئی۔ خواب ہی میں اجابت (رفع حاجت) کو چلا گیا' میدان میں بیٹھا ہوں' تھوڑی سی اجابت تو جائے مخصوص سے ہوئی اور بہت زیادہ اجابت خواب میں منہ سے ہوئی' اس بات سے فوراً آنکھ کھل گئی' دیکھا تو محض خواب تھا' بفضلہ تعالیٰ پنجگانہ نماز بھی پڑھتا ہوں اور قرآن شریف کی تلاوت بھی روزمرہ ہو رہی ہے اس خواب کی تعبیر مطلوب ہے؟

جواب: ظاہراً وہ شخص سلف پر لعن وطعن کرتا ہوگا۔ اگر ایسا ہے تو حق تعالیٰ نے گستاخی و زبان درازی کا اثر دکھلا دیا کہ تلبس سے یہ اثر ہے چہ جائے مباشرۃ۔ (تربیۃ حصہ چہارم ص ۴۴)

حال: غلام نے خواب دیکھا کہ ایک دریا ہے اور بہت طغیانی پر چل رہا ہے' میں نے اس کے عبور کا ارادہ کیا تو وہ خشک ہوگیا' اتنا خشک ہوا میں اس کو چھلانگ مار پار ہوگیا' پھر اس دریا میں پانی اچھی طرح ہوگیا' پھر میں نے اس کے عبور کا ارادہ کیا' اس کو عبور کر کے پھر واپس آگیا' خداوند کریم اس کو میرے لیے باعث خیر کرے؟

تحقیق: خواب بہت اچھا ہے دریا کو پار کرنا عروج وفنا پر پہنچنا ہے اور پھر عبور کر کے واپس آنا نزول و بقاء سے مشرف ہونا ہے اور اس کا قریب خشک کے ہو جانا اشارہ ان مقامات کے آسان ہونے سے ہے نہایت مبارک خواب ہے۔ (تربیت چہارم ص ۵۶)

حال: ایک بہت بڑا دریا ہے اور اس دریا کے بیچ میں ایک پتلی دیوار بنی ہوئی ہے' سب لوگ جو اس دریا سے پار ہوتے ہیں وہ تو اور کسی راستہ ہوتے ہیں لیکن کسی شخص کی ہمت اس دیوار کے راستہ سے نہیں ہوتی ہے جو اس دریا کے پار ہونے کا سیدھا راستہ ہے کیونکہ ایک تو دیوار پتلی ہے دوسرے دریا کا خوف ہے لیکن ہم دونوں غلام' میں اور بھائی...... آپ کے ہمراہ ایسی چیز میں بیٹھے جو دیوار پر رپٹ چلی گئی اور اس کے پار ہوگئے خشکی پر پہنچ کر آپ کو سردی معلوم ہوئی تو میں نے اپنی رضائی آپ کے اوپر ڈال دی' تب بھی آپ کو سردی

معلوم ہوئی تو میں نے بھائی ...... کا لحاف ڈال دیا؟

تحقیق: خواب نہایت پاکیزہ ہے وہ دریا طریقت ہے اور دیوار صراط مستقیم شریعت کی انشاء اللہ تعالیٰ آپ دونوں طریقت کو بدولت اتباع شریعت کے طے کریں گے۔ سردی اشارہ ہے راحت روح واطمینان وثلج صدر کی طرف جو توجہ الی الحق سے حاصل ہوتا ہے اور لحاف ڈال دینا اشارہ ہے جذب طالبین حق کی طرف جس سے کچھ توجہ الی الحق کرنا پڑتی ہے جس سے وہ غلبہ استغراق کچھ کم ہو جاتا ہے' غرض سب کے لیے مبارک ہے۔ صفر ۳۴ھ (تربیۃ جلد مذکور ص ۵۶)

حال: ایک دو خوابیں جن کی نسبت طبیعت کو ذرا تردد ہے عرض کرتا ہوں' ایک تو یہ دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے مجھے کھانا دے رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں آٹھ آدمیوں کی گنجائش ہے اگر تمہاری مرضی ہو لے لو' آٹھ کی تحدید کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا؟

تحقیق: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کام کرنے والوں میں آٹھ شخص کی تکمیل ہوگی۔ جعلکم اللہ منہم.

حال: دوسرے یہ کہ میں نے دیکھا کہ آپ اور میں اسی اپنی مسجد میں ہیں اور آپ نے عمامہ مجھے دیا پھر نہ معلوم کس نے صلاح دی کہ عمامہ کی چادر بنالو پھر وہیں آپ کے سامنے عمامہ کو دُہرا کر کے اور دونوں پاٹ کھول کر ملائے تو اچھی خاصی چادر بن سکتی تھی' چادر کی نسبت یہ بات میرے دل میں گزری ہے کہ چادر بہ نسبت عمامہ کے اشمل واستر ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

تحقیق: عمامہ علامت مقتدائیت اور چادر علامت اشتمالی شفقت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں شفقت متعاقباً عطا فرمادے گا۔ صفر ۳۴ھ (تربیۃ حصہ چہارم ص ۶۲)

حال: بندہ نے خواب دیکھا وہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سعید ابن المسیبؓ تھے اور ان کے ساتھ ایک صندوق تھا' مسدس آپ نے امر کیا کہ اس کو رکھو اور اس صندوق کے ہر جانب اسما مکتوب تھے اور فوق جانب (راقم محمد صلی اللہ علیہ وسلم) یہ لفظ بعینہ تھا اور شرق جانب میں جناب کا نام تھا' اس طریق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے نام کی طرف اشارہ کیا اور مجھے فرمایا کہ اس نام کو یاد رکھو؟

تحقیق: خواب بہت مبارک ہے اور ظاہراً اس کے معنی یہ ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ

کو اس احقر سے کچھ دینی نفع ہوگا' گو میں اس قابل نہیں لیکن مقتضاء انا عند ظن عبدی بی آپ کے گمان کی برکت سے ایسا ہوگا' آپ اپنا مفصل حال لکھئے تو مشورہ دوں کہ آپ کیا پڑھتے ہیں اور کیا کیا کب تک پڑھنے کا ارادہ ہے' بدون میرے مشورہ کے کسی امر میں تعجیل نہ فرمایئے۔ والسلام۔ ربیع الاول ۳۴ھ (حصہ مذکور ص ۶۴)

حال: اس عرصہ میں فدوی نے تین خواب دیکھے جو بہ تفصیل گزارش کرتا ہوں چونکہ خواب عجیب اور نیز ایک شعر عربی کا جس کے بھول جانے سے دل نہایت مضطرب ہے:

خواب اول: بتاریخ ۱۸ ذی الحجہ مبارک بروز منگل بوقت ۲ بجے شب کے عالم رویا میں حضور نے کتاب بہشتی زیور نیاز مند کو عطا فرمائی اور زبان مبارک سے فرمایا کہ اس میں سے کوئی عبارت پڑھ' فدوی نے کتاب لے کر ایک عبارت جس کا مضمون یاد نہیں خوب رواں بلا لکنت پڑھ دی' زاں بعد حضور نے فدوی سے وہ کتاب لے کر اسی مضمون کے لکھنے کا حکم دیا اور خود زبان مبارک سے لفظ بہ لفظ فرماتے رہے اور فدوی لکھتا رہا' جب پانچ یا سات سطر لکھ چکا تو حضور نے فدوی سے لے کر ملاحظہ فرما کر حکم دیا کہ آج کے دن سے ہمارے یہاں جو کام چاہے لکھنے پڑھنے کا کیا کر ہم تجھ سے خوش ہیں' فدوی اس خوشی میں پھولا نہ سماتا تھا اور بہت جلدی جلدی اپنا کام انجام دے رہا تھا اور نہایت شاداں اور فرحان تھا؟

تحقیق: فیض دینی پہنچنے کی بشارت ہے۔ مبارک ہو

حال: خواب دوئم۔ بتاریخ ۱۹ ذی الحجہ مبارک بروز بدھ ۲ بجے شب کے عالم رویا میں دیکھتا ہوں کہ حضور کے ہمراہ بہت سے مرید ہیں جو بائیں جانب حضور کے برابر چلے جا رہے ہیں اور فدوی داہنی جانب دائیں ہاتھ کے قریب پشت مبارک سے نہایت متصل (اتنا قریب ہوں کہ حضور کے داہنے کھوے کے اوپر سے روبرو کی تمام اشیاء مجھ کو دکھلائی دیتی ہیں' جا رہا ہوں یہاں تک کہ ایک میدان میں یا احاطہ میں جس کے نقشہ کی طرف توجہ نہیں کی بہر صورت وہاں آسمان دکھلائی دیتا تھا' پہنچ گئے' حضور وہاں کھڑے ہو گئے' تمام ہمراہی جس ہیئت سے جا رہے تھے کھڑے ہو گئے' فدوی بھی جس طرح جا رہا تھا اسی طرح کھڑا ہو گیا اس وقت حضور نے فرمایا کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار ہے' خوب غور سے دیکھو' فدوی خوب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا تھا تو حضور سرور

دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کبارؓ ایک بڑے تخت پر رونق افروز ہیں اور وہاں ایک مجمع کثیر حلقہ باندھے کھڑا ہے لیکن فدوی کو یہ تمام مجمع اور تخت مبارک اور حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کبارؓ دھندلی نظر سے معلوم ہوتے ہیں جیسے کہ چاندنی میں کوئی شے دکھلائی دیا کرتی ہے' فدوی نے جناب اقدس سے نہایت گریہ وزاری سے عرض کیا کہ مجھے حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ صاف اچھی طرح نہیں دکھلائی دیتا' جناب اقدس نے فرمایا کہ ذکر کی کثرت کیا کرانشاء اللہ صاف دکھائی دیں گے' فدوی کی اسی رقت وزاری میں آنکھ کھل گئی؟

تحقیق: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب روحانی کی بشارت ہے کمال اتباع سنت پر موقوف ہے اس کا خاص اہتمام ہونا چاہیے۔

حال: خواب سوئم۔ بتاریخ ۲۴ ذی الحجہ مبارک بروز پیر دوپہر کو قیلولہ کے لیے لیٹ گیا' کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ متبرک صورت سفید ریش دراز فدوی سے فرماتے ہیں کہ تو کس سے رابطہ رکھتا ہے؟ فدوی نے حضور کا نام مبارک بتلایا' ان بزرگ نے بجائے کسی جواب کے ایک شعر عربی مکرر سہ کرر پڑھا جس کو فدوی نے یاد کرلیا' ان بزرگ کے تشریف لے جانے کے بعد نیاز مند اس شعر کو نہایت بلند آواز سے پڑھتا رہا۔ اس کے پڑھتے پڑھتے حالت وجد طاری ہوگئی' جب آنکھ کھلی تو مصرعہ اولیٰ بالکل فراموش ہوگیا' مصرعہ ثانیہ کے لکھنے کا ارادہ کیا وہ بھی ذہن سے نکل گیا لیکن مضمون شعر بخوبی یاد ہے۔ مصرعہ اولیٰ وہ مسافر یا وہ راہ رو کب گمراہ ہوسکتا ہے مصرعہ ثانی جس کی ہر منزل کے نصف پر مشعل روشن ہو' عربی میں کوئی لفظ ایسا تھا جس کے معنی میں مسافر یا راہ رو ہم معنی ہوں گے؟

تحقیق: عالم قدس سے آپ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ کا راہبر نور حق پر ہے۔ اندیشہ ضلالت نہیں۔ مبارک ہو۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۸۵ تا ۸۶)

حال: کل شب جمعہ کو بعد نماز تہجد لمراقب لیٹا ہوا تھا کہ کچھ غنودگی طاری ہوئی۔ اسی حالت بین النوم والیقظ میں مولانا صاحب کی زیارت نصیب ہوئی۔ مولانا سفید لباس پہنے ہوئے خوش وخرم معلوم ہوتے تھے' میں نے دریافت کیا کہ حضرت کس طرح گزری اور آپ کس حال میں ہیں (اس وقت میں خوب سمجھتا تھا کہ مولانا کا وصال ہوچکا ہے اور یہ جسم دوسرا ہے)

فرمایا کہ تو خوب جانتا ہے کہ محبوب کا ذرا سا عتاب بھی بہت ہوتا ہے اور میرے اوپر تو ذرا سی بات کا بھی بہت اثر ہوتا ہے اور تو سب طرح خیریت ہے مگر لڑکوں کی بابت سوال ہو رہا ہے (اس کے بعد مجھے ایک باعظمت صورت سے یہ الفاظ مسموع ہوئے) لڑکوں سے محبت کیوں کی تھی (میں غنودگی میں اس کو کلام الٰہی سمجھ رہا تھا اور عجیب کیفیت تھی' پھر یہ الفاظ سنے) خیر اس کا بدلہ ہم دنیا ہی میں دے چکے تھے کہ آنکھیں جاتی رہی تھیں اس کے بعد میں نے مولانا سے عرض کیا کہ اب تو راحت ہوگئی' فرمایا ہاں اب راحت ہوگئی اور کھانے پینے کی چیزیں تو یہاں عجیب عجیب آتی ہیں' یہاں بہت راحت ہے پھر بطور نصیحت کے مجھ سے یہ الفاظ فرمائے کہ صوفی ہی بن کر نہ بیٹھ جانا' کتابوں کی تقریر کیا کرو' درس و تدریس خالی ذکر ہے حق تعالیٰ کے یہاں افضل ہے جو اذکار احادیث میں وارد ہوئے ہیں ان کا ورد رکھو اور قلب کا خیال رکھو کہ غفلت نہ ہو' بس۔ مولانا مرحوم نے جو اذکار احادیث کے ورد کو فرمایا ہے تو مولانا حصن حصین کے بہت پابند تھے' شاید یہ اسی طرف اشارہ ہو' اگر اجازت ہو تو میں بھی اس کا ورد کرلوں؟

تحقیق: رویاء سراپا ہدایت ہے غض بصر کی تاکید ظاہر ہے اور اشاعت شرائع کا مہتم بالشان ہونا بھی مگر بشرط عدم غفلت حصن حصین کا شغل بہت بہتر ہے' اگر التزام ہو سکے دریغ نہ کریں۔ (حصہ مذکور ص ۸۸ تا ۸۹)

حال: آج شب اتوار کو ایک طویل خواب دیکھا جو عرض خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ حضرت والا نماز پڑھا رہے ہیں اور جماعت میں یہ احقر بھی شریک ہے اور بھائی صاحب مرحوم بھی شریک ہیں' جماعت میں احقر نے ایک ذاکر کو دیکھا کہ کانپتے ہوئے بہت پیچھے ہٹ گئے' بعد نماز کے احقر نے جناب بھائی صاحب مرحوم سے عرض کیا کہ حق تعالیٰ جہالت کا برا کرے بعض ذاکر نماز میں بہت مقدار چل کر بھی نماز کو درست سمجھتے ہیں' فرمایا کہ یہی لوگ ایک وقت میں ہدایت پھیلائیں گے اور دنیا کو نور سے بھر دیں گے' میں نے عرض کیا تو شاید یہ کوئی حالت و کیفیت ہوگی' فرمایا شاید۔

تحقیق: اس میں اشارہ ہے ترک تعجیل فی الانکار کی طرف لاحتمال العذر۔

حال: پھر میں نے دیکھا کہ حضرت کی خدمت میں ہم لوگ مثنوی پڑھ رہے ہیں'

برادرم مولوی شبیر علی صاحب کلید مثنوی سامنے رکھے ہوئے بیٹھے ہیں' ایک شعر کے مطلب کی تقریر مولوی شبیر علی صاحب نے کی مگر حضرت نے قبول نہ فرمائی' دوسرے لوگوں نے بھی شاید تقریر کی' حضرت نے پسند نہ فرمائی' حضرت والا نے مجھے ارشاد فرمایا تو میں نے اس شعر کی یہ تقریر کی کہ اے سالک تو جو سلوک کا لطف اس وقت حاصل کر رہا ہے یہ بھی اسی حالت جذب و دیوانگی کی برکت ہے اگر وہ حالت پریشانی کی نہ ہو چکتی تو یہ سکون کا لطف کیونکر حاصل ہوتا' شعر یاد نہیں رہا' حضرت والا نے اس تقریر پر تبسم فرمایا کہ ہاں تم سمجھ گئے ہو؟

تحقیق: بشارت ہے حصول علم لدنیہ کی۔

حال: اس کے بعد میں نے دیکھا کہ حضرت والا مسجد میں تشریف لائے اور خدام سے فرمایا کہ آؤ بیعت ہو جاؤ' سب خدام مجتمع ہو گئے' میں بھی ان میں تھا اور ہم سب نے اپنے ہاتھ اکٹھے حضرت والا کے دست مبارک میں دیدیئے' مولانا محمد عبداللہ صاحب بھی اس وقت تشریف لے آئے اور انہوں نے بھی اپنا ہاتھ اور سب کے ہاتھوں کے ساتھ شامل کر دیا؟ تحقیق: اشارہ ہے اتحاد سلاسل کی طرف۔

حال: اور حضرت سیدی مولائی مولانا صاحب دام مجدہم کی علالت طبع کی خبر سنائی اور یہ معلوم کر کے کہ بندہ سہارنپور جانے والا ہے کوئی دوا مجھے شیشی میں دی جب میں نے چلنے کا ارادہ کیا تو حضرت والا نے فرمایا کہ میرا ارادہ بھی سہارنپور چلنے کا ہے اور حضرت کچھ تیاری کے لیے مکان تک تشریف لے چلے' چلتے وقت ایسا معلوم ہوا کہ حضرت کو روئی کی ضرورت ہے کیونکہ کان میں درد ہے اور میرے بھی کان میں درد تھا اور میں نے روئی رکھ رکھی تھی تو مولوی شبیر علی صاحب نے فرمایا کہ کچھ روئی حضرت کو دیدو تو اس میں سے یا اور اپنے پاس سے کچھ روئی میں نے حضرت کے سامنے پیش کی تو حضرت نے فرمایا کہ یہ روئی علی گڑھ کی میں نہ لوں گا کیونکہ مجھے منشی شرافت اللہ صاحب سے معلوم ہوا ہے کہ اس مرتبہ روئی کے بارے میں کاشتکاروں پر علی گڑھ میں ظلم ہوا ہے میں نے عرض کیا حضرت یہ مشتبہ نہیں میں خود خرید کرلایا تھا' انتہی' تعبیر سے مطلع فرما کر مشرف فرمادیں؟

تحقیق: غالباً اشارہ ہے علی گڑھ کے اس تعلق کے خیر ہونے کی طرف کیونکہ کسب کا

غیر مشتبہ ہونا موقوف ہے اس عمل کی عدم فتح پر۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۸۹)

حال: احوال یہ کہ بتاریخ دس کو مجھے خواب نظر آیا کہ بہت اچھا باغ ہے کہ ایسا میں نے کبھی نہیں دیکھا اور اس میں ایک مکان ہے اور اس میں ایسا کوئی ہے جس کو میں نے خوب نہیں پہچانا اور اس میں کئی آدمی ایسے ہیں کہ بہت ہی خوبصورت اور اس میں ایک پلنگ ہے کہ میں نے اس کو دریافت کیا تو یوں کہا کہ یہ پلنگ مولانا اشرف علی کا ہے میں بہت خوش ہوا اور میری بہت طبیعت خوش ہوگئی؟

تحقیق: بہت مبارک خواب ہے میرے لیے بھی کہ بشارت ہے اور آپ کے لیے بھی کہ اس نعمت کا اظہار ہے کہ ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں جس سے امید ہوتی ہے ثبات علی الصراط کی۔ (حصہ مذکور ص ۹۱)

حال: چند روز ہوئے خواب میں کسی نے میرے سامنے ایک کاغذ پیش کیا کہ اس کو دیکھو اس میں حضرت والا کے خلفاء کی فہرست تھی اس میں دو درجہ مقرر کیے گئے تھے اوپر ایک درجہ تھا جس پر لکھا ہوا تھا خلفاء ذلت نیچے کے درجہ میں لکھا ہوا تھا' خلفاء دیوانگی' احقر کا نام خلفاء ذلت میں تھا تعبیر سمجھ میں نہیں آئی؟

تحقیق: ماشاء اللہ مبارک ہو واللہ بڑی مسرت ہوئی ذلت ٹھیک ترجمہ ہے عبدیت کا **"یقال طریق معبد ای مذلل والتعبد التذلل والعبادۃ غایۃ التذلل وھو معروف"** اور ظاہر ہے کہ عبدیت خاص مذاق ہے نبوت کا وہ طریق شورش سے کہ مراد ہے دیوانگی سے افضل ہے۔ ع **فطوبی لھم ثم طوبیٰ لکم**۔ (حصہ مذکور ص ۶۹)

حال: آج شب کو خواب میں مولانا شبیر احمد صاحب دیوبندی کو دیکھا کہ حضرت والا کے سامنے پیالہ ہاتھ میں لیے (جیسا کہ طلبہ کھانا لانے کے واسطے جایا کرتے ہیں) حاضر ہوئے میں اس وقت ان کے قلب کی طرف نگاہ کرنے لگا اور قلب کی اچھی حالت معلوم ہوئی' مولوی صاحب موصوف کہنے لگے کہ میں سمجھ گیا جو کچھ تیرے دل میں ہے میں نے ہنس کر عرض کیا کہ ماشاء اللہ اب تو آپ صاحب کشف ہوگئے اس کے بعد ہم دونوں میں مقامات انبیاء علیہم السلام کی بابت گفتگو ہونے لگی وہ فرماتے تھے کہ مقامات انبیاء علیہم السلام کی کسی کو ہوا بھی نہیں لگی' میں نے عرض کیا کہ مقامات انبیاء علیہم السلام میں رسوخ تو غیر نبی کو نہیں ہوسکتا

لیکن محض ان مقامات کی سیر کرنا اوران کو جان لینا ممکن ہے اور بحمد اللہ میں نے مقامات انبیاء علیہم السلام کی سیر کی ہے صعود تو بہت سہل تھا مگر نزول کے وقت دشواری معلوم ہوتی تھی' اس گفتگو کے بعد میں نے اپنے آپ کو ایک عالیشان عمارت پر چڑھتے دیکھا اور دل میں یہ بات آرہی تھی کہ میں مقامات انبیاء علیہم السلام کی سیر کررہا ہوں' مقام بہت ہی بلند تھا اور واقعی صعود تو بہت ہی سہل تھا' نزول کے وقت دقت معلوم ہوتی تھی' تعبیر سے مشرف فرمایا جاوے؟

تحقیق: مولوی شبیر احمد کی کامیابی کی یہی بشارت ہے خدا تعالیٰ نصیب کرے اور مقامات انبیاء علیہم السلام کے متعلق عجیب تحقیق معلوم کرائی گئی جو مجموعہ قولین سے ثابت ہوئی یعنی حصول قدمی تو ان مقامات کا غیر نبی کو نہیں ہوسکتا مگر سیر نظری ہوسکتی ہے۔ فاجتمعا. (حصہ مذکور ص ۱۶۱)

حال: ایک بار بین النوم والیقظ دیکھا کہ حضرت والا کانپور کی جامع مسجد میں نماز فجر پڑھا رہے ہیں احقر بھی نماز میں شریک ہے' سورہ مدثر کی تلاوت فرمائی اور درمیان نماز ہی میں طلوع آفتاب ہوگیا؟

تحقیق: اگر یہ محض متصرفہ کا تصرف نہیں ہے تو قم فانذر کے ظہور کی صورت ہے یعنی آفتاب ارشاد طلوع ہوا۔

حال: ایسے ہی حالت غنودگی میں دیکھا کہ خواجہ صاحب اور حکیم مصطفیٰ صاحب حضرت والا کے قدیمی مکان کے بیرونی کمرہ میں بیٹھے ہوئے دسترخوان پر بیٹھے چاول کھارہے ہیں احقر بھی حاضر ہوا اور میں نے ان صاحبان سے عرض کیا کہ مجھے نہ خبر تھی کہ آپ یہ مزے لے رہے ہیں ورنہ میں پہلے سے آتا یہ کہہ کر میں بھی ایک رکابی پر بیٹھ گیا جس میں سے حضرت والا نے کچھ تناول فرما کر کچھ حصہ بچادیا تھا' خواجہ صاحب ہنس کر بولے اور کیا چاہتے ہو تم نے تو حضرت شیخ کے سامنے کا کھانا کھایا؟ تحقیق: وراثت کی طرف اشارہ ہے۔

حال: پھر احقر نے ایک کتاب کی زیارت کی جو سیدنا امام حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف تھی۔ اس کتاب پر یہ مضمون لکھا ہوا تھا' اس کتاب میں یہ مضمون دیکھا کہ نماز کا قعدہ اخیر قعدہ اولیٰ سے اس لیے طویل رکھا گیا ہے کہ قعدہ اولیٰ تو وسط نماز میں ہے اور قعدہ ثانیہ اخیر میں اس کا طویل ہونا مناسب ہے تا کہ مصلی کے تمام اعضاء

مطمئن ہو جائیں اور حرکت دم ساکن ہو جائے اور وہ اچھی طرح اطمینان سے سوچ سمجھ کر نماز کو ختم کرے اور سلام پھیر دے' تعبیر سے مشرف فرمایا جاوے؟

تحقیق: علوم ولایت کا زیادہ منبع حضرات اہل بیت ہیں' اشارہ ہے ایسے علوم کے فیضان کی طرف۔ سبحان اللہ۔

حال یکے از منتہیان

حال: شب سہ شنبہ کو خواب میں دیکھا کہ حضرت والا نے احقر کو چند اوراق مرحمت فرمائے جن میں احادیث نبویہ کثرت سے مکتوب تھیں' پھر ایک ورق عطا فرمایا جن میں روایات فقہ مکتوب تھیں اور مضمون سب کا حقوق العباد کی تاکید تھی' ایک مضمون یاد بھی ہے کہ "کسی شخص کی مسواک بلا اجازت استعمال نہ کرنی چاہیے البتہ صاحب مسواک کو چاہیے اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو استعمال کیلئے دیدے؟

تحقیق: بشارت ہے جمع بین علوم الروایة والدرایة وبین العمل بھما کی۔

سوال: ۱۴ جمادی الآخر بروز جمعۃ المبارک بوقت شب خواب میں احقر نے حضور مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شاہ عبدالرحیم صاحب مولانا اشرف علی صاحب شیخ کامل ہیں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے نام میں مولوی اشرف علی صاحب کہہ کر سکوت فرمایا' بعد کو غالباً دو منٹ سکوت فرما کے لفظ صاحب کہا اور شاہ عبدالرحیم صاف فرما گئے بیچ میں سکوت نہ کیا نہ معلوم وجہ سکوت کیا ہے جو کچھ تعبیر ہو مطلع فرمایا جاوے؟

جواب: عن عائشةؓ قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم مضطجعاً فی بیته کاشفًا عن فخذیه او ساقیه فاستاذن ابوبکرؓ فاذن لهٗ وهو علی تلک الحال فتحدث ثم استاذن عمر فاذن لهٗ وهو کذالک فتحدث ثم استاذن عثمان فجلس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم و سوی ثیابه الٰی قوله قال انّ عثمان رجل حیی وانی خشیت ان اذنت لهٗ علی تلک الحالة ان لا یبلغ الیّ فی حاجة رواه مسلم مشکوٰة.

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طرز تھا کہ حضرت عثمانؓ پر صفت حیا و لحاظ کے غلبہ سے آپ نے ان کے ساتھ برتاؤ لحاظ کیا اور شیخین کے ساتھ بے تکلفی کا برتاؤ کیا اور لفظ صاحب ہمارے محاورے میں لحاظ کے موقعہ پر بولا جاتا ہے۔ سو جن صاحب کے نام کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ صاحب فرمایا ہے ان میں اس شان عثمانی کا غلبہ مشاہدہ ہے اور جس کے نام کے ساتھ یہ لفظ فوراً نہیں فرمایا اس سے شیخین کا سا برتاؤ کیا اور پھر وقفہ کے بعد صاحب کا لفظ فرمانا یہ مخاطب کی رعایت مصلحت سے ہے کہ وہ خالی نام لینے سے بے وقعتی اس نام والے کی نہ کرے آگے اللہ کو معلوم ہے کیا راز ہے بہتر یہ ہوتا کہ ایسے شخص سے تعبیر پوچھی جاتی جو خواب کے تعلق والوں سے علیحدہ ہوتا اور محقق بھی ہوتا۔ والسلام مکرر یہ ہے کہ محض اس خواب کی بناء پر کسی کے کمال وغیرہ کے معتقد نہ ہوں کہ خواب حجت شرعیہ نہیں ہے حالت بیداری میں جس کی حالت کو شریعت پر پورا منطبق دیکھیں اس کو کامل سمجھیں۔ والسلام (حصہ مذکور ص ۱۴۷ تا ۱۴۸)

حال: بندہ اثیم نے خواب دیکھا کہ آنحضور نے جامع مسجد سہارن پور میں وعظ فرمایا' بندہ بھی اور بندہ کا بہنوئی مرحوم بھی وعظ میں شریک رہا' بعد وعظ کے آنحضور اور بندہ کا بہنوئی مسجد میں تشریف لے گئے' بندہ باہر رہا' بندہ کو آنحضور نے آواز دی کہ محمد ابراہیم آ جاؤ کہا لو بندہ حاضر خدمت ہوا' آنحضور کے آگے شہد میں تر کیے ہوئے پھول رکھے تھے وہ پھول آنحضور کے ساتھ بندہ اثیم نے بندہ اثیم کے بہنوئی مرحوم نے خوب دل لگا کر کھائے' پس اسی حالت میں خواب سے بیدار ہوا' آنحضور مطلع فرما دیں کہ یہ تمام کیا کیفیت تھی چونکہ بندہ کو یہ علم نہیں کہ کیا پھول تھے اور کیا شہد؟

تحقیق: یقینی تعبیر معلوم ہونا تو مشکل ہے ظناً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شہد شفا ہے اور پھول راحت و فرحت بخش ہے۔ اشارہ ہے یہ طریق جامع ہے شفا اور راحت کا جس کی وجہ موافقت ہے سنت کی جس کے لیے یہ دونوں ثمرے لازم ہیں۔ واللہ اعلم اور جامع مسجد میں وعظ ہونا اشارہ ہے تعمیم نفع مذکور کی طرف اور مسجد کے مضاف الیہ میں اشارہ ہے کہ اہل شقاق عود کریں گے وفاق کی طرف۔

سوال: اس سے قبل جب میں نجیب آباد میں تھا تو حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ کو خواب میں دیکھا تھا کہ آپ فرماتے ہیں کسی کے آنکھ میں جادو میرے بیان میں ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: بالکل سچا خواب ہے اور مطلب ظاہر ہے وہ یہ کہ اس سلسلہ مطہرہ میں تعلیم کا طریق لسان سے ہے جو بوجہ ناشی عن القلب ہونے کے مؤثر اور باقی التاثیر ہے انبیاء علیہم السلام کا بعینہ یہی طریق تھا: "قل لھم فی انفسھم قولا بلیغا" کا حاصل یہی ہے اور اس سلسلہ میں تصرف وہمت سے کام نہیں لیا جاتا گو ادنیٰ توجہ میں کیا جا سکتا ہے کہ یہ طریق باوجود متعارف فی اہل تصوف ہونے کے منقول عن صاحب السنہ نہ ہونے کی وجہ سے مرجوح اور مفضول ہے نیز اس میں اور بھی بہت سے غوائل خفیہ ہیں۔ پس آنکھ کے جادو سے یہی تصرف مراد ہے۔ اس علاقہ سے کہ اس میں کبھی آنکھ سے بھی کام لیا جاتا ہے اور بیان کے جادو سے مراد وہ تعلیم مسنون کی تاثیر ہے۔ پس مولانا کا مشرب اس مصرعہ سے ظاہر کرنا منظور تھا۔ عجب نہیں ہے کہ آپ کو اس لیے دکھلایا گیا ہو کہ آپ کو اس طریقہ غیر منقول کی کبھی تمنا ہوئی ہو۔ (تربیۃ حصہ مذکور ص ۱۹۰)

حال: پھر جب تہجد کو فارغ ہو کر لیٹا تو طبیعت بہت بشاش تھی ذرا آنکھ لگ گئی خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوں اور کوئی کام غالباً حساب کا حضرت مجھ سے لے رہے ہیں اتنے میں ایک بازاری عورت آ کر بیٹھ گئی میں نے بائیں جانب کو منہ پھیر لیا؟ حضرت نے اس سے نرمی سے گفتگو فرمائی۔ اسی وقت یہ خیال ہوا کہ حضرت اس سے اس وجہ سے خوش اخلاقی سے پیش آ رہے ہیں کہ اس کی حالت دینی درست ہو جاوے اس کے بعد وہ بازاری عورت میری زوجہ کی شکل بن گئی میں نے اسے ہاتھ سے چھوا تو خواہش بھڑکی نہیں اور پھر مجھے اس سے نفرت نہ رہی پھر میری آنکھ کھل گئی اس کی تعبیر سے بھی حضرت والا مشرف فرمادیں؟

تحقیق: آپ کا نفس تھا جس کی میں اصلاح بہ نرمی کرتا تھا اور وہ آپ کا مسخر ہو گیا۔ (حصہ مذکور ص ۱۸۸)

حال: رات بعد تہجد خواب دیکھا کہ حضرت والا امام بنے ہوئے نماز پڑھا رہے ہیں میں جماعت میں شریک ہوں اور نماز ختم کی بعد سلام پھیرنے کے دیکھا کہ آفتاب نکل کر خوب پھیل گیا ہے؟

تحقیق: یہ آفتاب انوار قلب ہیں جن کا تہجد سے حاصل ہونا متوقع ہے۔

حال: اس کے بعد میں نے علیحدہ نماز کی نیت باندھ لی اور پڑھنے میں مصروف ہو گیا؟ تحقیق: عبادت میں مشغول دیکھنا خود علامت محمودہ ہے۔

حال: آج قلب کو بالکل سکون واطمینان ہے۔ تحقیق: اللھم زد فزد۔ (حصہ مذکور ص ۱۹۰)

حال: گزشتہ شنبہ کی شب کو خواب دیکھا کہ بندہ حضور کی خدمت میں حاضر ہے' حضور کے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے' حضور نے بندہ سے دریافت فرمایا کہ حضرت گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ کے انتقال کو کتنا عرصہ ہوا اور جواباً عرض کیا کہ تقریباً دس سال کا عرصہ ہوا ہوگا' غالباً تیسری شوال تھی حضرت نے اس کاغذ پر مضمون معلوم نہیں کیا ہے حضرت گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ کے دستخط کر کے بندہ کو مرحمت فرمادیا۔

تحقیق: اس کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو میری اس نسبت سے فیض ہوگا جو میرے اندر مولانا کی نسبت کے مشابہ ہے کیونکہ متعدد نسبتوں میں سے بعض کی خاص شان ہوتی ہے۔ (حسن العزیز ص ۲۴۷)

حال: ایک روز حضور نے ایک قبر پختہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ تمہاری قبر ہے؟ تحقیق: اشارہ ہے بقاء آثار اعمال صالحہ کی طرف۔

حال: ایک شب حضور نے غلام سے فرمایا کہ تم عورتوں سے بیعت لے لیا کرو؟

تحقیق: اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہدایت ناقصین کی اہلیت نصیب کریگا۔ (تربیت حصہ ششم مرابع دوم ص ۱۹)

حال: تھوڑے روز ہوئے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم یا کوئی اور بڑے بزرگ مجھے اچھی طرح یاد نہیں جارہے ہیں اور میں ان کے پیچھے جارہا ہوں' ان کے پیروں کے نشان زمین پر بن جاتے ہیں اور میں اپنا قدم انہی نشانوں پر سنبھال سنبھال کے رکھ کر چل رہا ہوں اور زیادہ یاد نہیں بس اتنا ہی خواب یاد رہ گیا ہے؟

تحقیق: مبارک مبارک (تربیۃ حصہ ہفتم ص ۵)

حال: یہ خانقاہ مع احاطہ سونے کا اور موتی کا دالان مرصع مصفع رفیع نظر آیا' خواب میں اس میں بہت سی خوابگاہیں اور مسہریاں ٹانگی ہوئی ہیں اس میں خوبرو مرد سب ہیں تعبیر فرمانے کی مرضی ہو؟ تحقیق: انشاء اللہ تعالیٰ علامت ہے برکت وقبول کی۔ (تربیۃ النور صفحہ ۵۲۳)

حال: ایک شب خواب میں دیکھا کہ حضور والا مع دو تین اصحاب کے کھانا تناول فرمارہے ہیں۔ حضور انور نے ایک صاحب کو جو بائیں ہاتھ کو تشریف فرما ہیں اپنی رکابی میں سے چاول نکال کر دیئے ہیں' جب بندہ حاضر ہوا تو حضور والا کے سامنے بیٹھنے لگا' اس پر حضور نے فرمایا میرے پاس آجا بندہ حضور کے پاس آن بیٹھا' حضور انور نے اپنے شیرو چاول کی رکابی جس میں سے حضور بندہ کی حاضری سے پیشتر تناول فرماچکے تھے' بندہ کو

مرحمت فرمائی، بندہ کے دل میں خیال ہوا کہ اگر حضور والا اس میں سے تناول فرمائیں تو حضور والا کا پس خوردہ جو باعث برکت ہے اس کو کھاؤں، عرض کرنے نہ پایا تھا کہ حضور والا نے دوبارہ اسی رکابی میں سے تھوڑا سا تناول فرمایا اور بعدہ بندہ کو مرحمت فرمادی جس میں سے بندہ نے شیر و چاول کھائے، بعدہ معلوم ہوا کہ وہ پیشتر ہی حضور والا کا پس خوردہ تھا، اس کے بعد آنکھ کھل گئی؟ تحقیق: انشاء اللہ تعالیٰ بشارت ہے نفع کامل کی۔ (تربیت حصہ ہفتم ص ۱۷)

حال: بندہ نے منگل کی رات کو ایک خواب دیکھا ہے اس کی تعبیر چاہتا ہے وہ یہ کہ بندہ نے دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، انداز ایک بالشت کی ہوگی، یہاں تک مسواک کی کہ گھستے گھستے قریب ایک مشت کی رہ گئی پھر آنکھ کھل گئی؟

تحقیق: انشاء اللہ تعالیٰ استقامت علی السنۃ نصیب ہوگی۔ (تربیت حصہ ہفتم ص ۲۹)

حال: میں نے ایک خواب دیکھا جس کا مضمون یہ ہے کہ میں نے پیشاب کیا اور پیشاب کر کے تیل سے استنجا کیا، قیاس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ میٹھا تیل تھا اور پھر اسی تیل سے میں نہایا ہوں، میں اپنے سر کے اوپر پٹھے دیکھتا ہوں حالانکہ میں پٹھے نہیں رکھتا مگر اس وقت خواب میں پٹھے ہی دیکھتا ہوں، حضرت جواب کا منتظر ہوں؟

تحقیق: معلوم ہوتا ہے بعضے افعال حسنہ میں کچھ بدعات مل جاتی ہیں کہ وہ تطہیر باطنی کے لیے موضوع نہیں اور ان کو نیک سمجھ کر کیا جاتا ہے اور بعضے افعال حسنہ حدود کی رعایت سے کیے جاتے ہیں پس اس خواب میں تنبیہ اور تسلی دونوں ہیں۔ (تربیت حصہ ہفتم ص ۶۸)

حال: دوسرا خواب یہ دیکھا کہ حضرت عمرؓ کا جنازہ آرہا ہے اور مجمع بہت زیادہ ہے، نعش مبارک حضرت عمرؓ کی ایک پلنگ پر ہے اور جسم کھلا ہوا ہے یعنی کرتا اتارے ہوئے ہیں اور پاجامہ پہنے ہوئے ہیں اور بالکل حضور سے مشابہ ہیں یعنی جس وقت حضور غسل کے لیے جاتے ہیں پس وہ ہی شکل معلوم ہوئی جب جنازہ قریب آیا میں جنازہ کے قریب گیا اور چلا کر کہا خلیفہ ثانی کی نعش ہے، پس دوسری جانب حضور بھی کھڑے تھے اور حضور نے مجھ سے ڈانٹ کر کہا کہ تم کمزور بہت ہو اور بھی فرمایا جو یاد نہیں اور خود حضور مجمع کی طرف متوجہ ہو کر کچھ فرمانے لگے اور جنازہ بدستور پلنگ پر مشابہ بہ حضور اقدس موجود تھا اور دوسری جانب حضور کرتہ پہنے ہوئے جو آج کل استعمال میں ہے کچھ فرما رہے ہیں؟

تحقیق: اشارہ ہے کہ میرا مذاق حضرت عمر کے مناسب ہے اور ان کا جنازہ دیکھنا اشارہ ہے کہ یہ مذاق مردہ ہو چلا تھا' خدا تعالیٰ نے اس ناکارہ کے ہاتھوں اس کا احیاء فرمایا اور کمزور اس پر کہا کہ چلا جواٹھے اس عدم ضبط پر تنبیہ کی گئی ہے اس میں اشارہ ہے آپ کے متاثر ہونے کی طرف' مذاق صحیح کے کم ہو جانے سے اور تنبیہ کا حاصل یہ ہے کہ صبر وسکون سے کام لینا چاہیے' پس خواب جامع ہے بشارت رائے وموئی لہ کے۔ (تربیۃ ہفتم ص ۷۳)

سوال: گو خوابوں کی طرف ملتفت نہیں ہوں نہ ان کا کچھ اعتبار کرتا ہوں مگر ایک خواب برائے تعبیر عرض خدمت اقدس ہے: حضور والا نے میری طرف اشارہ فرمایا کہ تم اس راہ کو جلد طے کرو' میں نے ڈر کر عرض کی کہ حضور ایسا پر خطر راستہ بغیر رہبر کے کیسے طے کروں' یہ سن کر حضور والا نے فوراً ایک کتاب مجھ کو عنایت کی اور وہ کتاب قصد السبیل تھی' بندہ جب مستعد ہوا تو ایک تیز رفتار گھوڑا سواری کو ملا' بندہ نے آناً فاناً سارا سفر طے کیا۔ گو راہ میں داہنی طرف درندے ملے مگر کسی نے گزند نہ پہنچائی اور جب سارا راستہ بلا تعب ختم کر چکا تو غلام کو حضور کا خیال آیا' خیال آتے ہی بندہ نے اپنی سواری پھیر لی اور آن واحد میں حضور کے پاس آن موجود ہوا' آتے ہی حضور والا نے سوال فرمایا کہ تم نے راستہ کو کیسا پایا' غلام نے نہایت ادب سے عرض کیا کہ حضور بہت ہی آسان راستہ میں نے پایا اس کے بعد حضور نے قصد السبیل غلام سے واپس لے لی' اس خواب میں پریشان کن امر یہ ہے کہ حضور نے قصد السبیل واپس کیوں لے لی؟

جواب: ماشاء اللہ مبارک خواب ہے اس میں بشارت ہے طرق کے سہل ہو جانے کی اور اشارہ ہے طریق قصد السبیل کے صحیح ہونے کا اور قصد السبیل کی واپسی اشارہ ہے مقام تکمیل کی طرف کہ کسی نے حضرت جنیدؒ سے پوچھا! ما النھایۃ انہوں نے فرمایا! العود الی البدایۃ جس کا ایک جزو یہ بھی ہے کہ بعد کمال کے مجاہدہ ابتدائیہ کی حاجت نہیں رہتی۔ بقول مولاناؒ خلوت وچلہ بر و لازم نہ ماند۔

خواب: ایک روز مسافر خانہ خانقاہ میں سوتا تھا' ایک شخص کوئی بزرگ آئے اور فرمایا کہ یہ (یعنی حضرت) محبوبیۃ کا درجہ رکھتے ہیں؟

تحقیق: ہاں خدا تعالیٰ کی رحمت سے سب امید ہے ورنہ مجھ کو جو حالت اپنی معلوم ہے اس پر نظر کر کے تو بے حد شرمندگی ہے۔ (حصہ مذکور ص ۹۷)

حال: آج رات کو خواب میں دیکھا کہ نماز کی جماعت ہو رہی ہے۔ حضرت والا نماز سے علیحدہ ہیں، میں جماعت میں شریک ہوں اور غالباً امام ہوں اور قرأت جہر سے کر رہا ہوں؟

تحقیق: یہ امامت رہبری ہے سلوک کی جو کہ بوجہ ذریعہ قرب ہونے کے نماز کی صورت میں متمثل ہوا اور چونکہ اس رہبری کے لیے اسماع طریق کا مخاطب کو لازم ہے اس لیے قرأت کو بالجہر دیکھا اور چونکہ اس رہبری میں میرا تعلق تم سے متبوعیت کا ہے نہ کہ تابعیت کا اس لیے مجھ کو شریک یعنی مقتدی نہیں دیکھا بلکہ نگرانی کرتے ہوئے پایا، چنانچہ واقعہ بھی یہی ہے؟

حال: اور نماز میں قرآن کی بجائے قضٰی قَضَیَا قَضَوا الخ گردان پڑھ رہا ہوں، حضرت نے ذرا تیز لہجہ میں فرمایا کہ اس وزن پر مہموز کی گردان بھی تو ہے وہ کیوں نہیں پڑھتے؟ تو میں سوچنے لگا کہ مہموز کی کون سی گردان مراد ہے، پھر فوراً میں نے رائی رایا راؤا لخ کی گردان پڑھی، حضرت خوش ہوئے، معلوم ہوا کہ یہی مراد تھی، پھر میں نے اس کا مضارع یری، یریان، یرون پڑھا؟

تحقیق: قضیٰ بمعنی ادا کے ہے یہ اشارہ ہے صدورِ اعمال کی طرف، میرے مشورہ کے معنی یہ ہیں کہ صرف مباشرت اعمال پر کفایت نہ کریں بلکہ ان میں مراقبہ رویت کا بھی ملحوظ رکھیں کہ اعمال کی روح بھی ہے مطلب یہ کہ تعلیم و تربیت میں اس کا اہتمام زیادہ رکھیں کہ صورت اعمال کے ساتھ ان کی روح بھی ہو۔

خواب: ایک راستہ ہے جس میں طوائفیں رہتی ہیں، میں بہت روز کے بعد مکان پر پہنچا، کیا دیکھتا ہوں کہ جہاں اور ہیں وہیں میری اہلیہ و دور کے رشتہ کی ہمشیرہ بھی ہیں اور ان کا بھی وہ طریقہ ہے اور علیحدہ علیحدہ مکان ہے اور شاید کچھ بات میں نے کی یاد نہیں؟

تحقیق: بے ساختہ جو تعبیر ذہن میں آئی وہ لکھتا ہوں، یوں معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم آپ کی نگاہ کسی اجنبی نامحرم پر پڑی ہے، اللہ تعالیٰ نے متنبہ فرمایا کہ اگر کسی کی بی بی یا رشتہ دار اس وضع کی ہو کتنا صدمہ ہوتا ہے تو بے انصافی کی بات ہے کہ دوسرے شخص کی بی بی یا رشتہ دار عورت کے لیے اس کو گوارا کیا جائے، پس یہ عقلی دلیل ہے زجر ہے سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ (تربیت النور صفحہ ۴۷)

حال: اور یہ خواب دیکھا کہ کوئی شخص احقر کو امانت دینا چاہتا ہے اور کچھ ایسا کہتا ہے کہ ضائع نہ کرنا اس پر بندہ نے حماقت سے مسئلہ لزوم ضمان و عدم لزوم ضمان کا شروع کر دیا، فوراً آنکھ کھل گئی؟

تحقیق: مبارک خواب ہے بشارت ہے اسی امانت محمولہ انسان کے حقوق کی توفیق کی اور ضمان کا مسئلہ شروع کردینا حماقت نہیں تھا دلیل ہے اتباع سنت کی کہ خواب میں بھی اس کا خیال رہا بناءً علیٰ ذہاب الذہن الی الامانۃ الحسیۃ اور اس کے ساتھ ہی یہ اس اشارہ کو بھی متضمن ہوسکتا ہے کہ اس امانت معنویہ کے حقوق سے ڈر لگا اور یہی ڈر جالب رحمت وتوفیق ہے۔ جیسا حدیث میں ہے کہ اگر قضاء پر کوئی مجبور کیا جاوے تو اس کی غیب سے اعانت ہوتی ہے۔ (تربیت السالک صفحہ ۳۹)

حال: حضرت والا میں نے چند ماہ ہوئے یہ خواب دیکھا کہ میں دعوات عبدیت اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے مسجد میں جارہا ہوں، راستہ میں ایک شخص نے دریافت کیا کہ یہ کیا کتاب ہے میں نے اس کو معاند ومخالف سمجھ کر جواب دینا مناسب نہیں سمجھا اور نہ کتاب کا نام بتلایا اس نے دوبارہ دریافت کیا پھر میں نے یہی سمجھ کر جواب نہیں دیا میری دائیں جانب اور اس کی بائیں جانب سے اچانک ایک شخص نمودار ہوا اس نے فوراً اس کتاب کی طرف اشارہ کیا اور یہ کہا ہذا خیر کثیر اس کے بعد میں بیدار ہوگیا اس روز سے برابر مواعظ کے بارہ میں میری زبان پر خیر کثیر آتا ہے؟

تحقیق: تعبیر ظاہر ہے کہ ان مواعظ کے نافع ہونے کی خبر دی گئی ہے اور ان سے منتفع ہونے پر تنبیہ کی گئی ہے۔ (تربیت السالک صفحہ ۸۹)

حال: رات جو میں عشاء کے بعد حصن حصین پڑھ کر سورہا تو عجیب خواب دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہے اور حضرت قبلہ مولانا کی جماعت بھی ہے اور ہم خدام بھی ہیں، حضرت کی جماعت میں سے بعض لوگوں نے ہم خدام کو بنظر حقارت دیکھا اور شاید کچھ اعتراض بھی کیا اس پر مجھے جوش ہوا اور میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابدالآبدین سے عرض کرو کہ ہم خدام کو حوض کوثر کا پانی پہلے پلادیں (اور نیت یہ تھی کہ دوسروں پر تا کہ ہماری حقانیت واضح ہوجاوے، چنانچہ موصوف نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً حوض کا پٹ کھول دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم خدام کو اجازت دی کہ تم پہلے سیراب ہوجاؤ۔ چنانچہ ہم سب خدام حوض پر جا پڑے، احقر نے تو حوض میں منہ ڈال دیا اور خوب پیا اس پانی کی لطافت وشیرینی عرض نہیں کرسکتا اب تک مزہ آرہا ہے؟

تحقیق: ماشاء اللہ تبارک اللہ سبحان اللہ خواب ہے کہ بشارت لاجواب ہے جس میں صریح دلالت ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس جماعت کے محق ہونے پر گو دوسری جماعت بشرطیکہ

منکرات سے محفوظ ہوں ماجور ہیں مگر مصیب فی الاجتہاد کا مخطی فی الاجتہاد تقدم واضح کردیا گیا' مری لہم کے ساتھ رائی کو بھی مبارک ہو۔ ثبتنا اللھم ابداً ابداً علی ماتحب وترضی واجعل آخرتنا خیرا من الاولیٰ. (تربیت النور صفحہ ۹۲)

حال: آج رات میں نے ایک خواب دیکھا جس سے میری طبیعت بہت پریشان رہی' وہ یہ ہے کہ میری داہنی آنکھ میں ایک ناسور ہوگیا ہے اس سے اور کانوں سے کیڑے نکلتے ہیں بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے؟

تحقیق: ناگوار غیر مشروع امور دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں جن سے تکلیف ہوتی ہے۔ یہ اس طرف اشارہ ہے تمہارے کسی نقص کی طرف اشارہ نہیں چنانچہ محاورہ میں منکر باتوں کی نسبت کہا کرتے ہیں کہ کانوں کے کیڑے جھڑتے ہیں۔

حال: پھر اسی تکلیف کی حالت میں میں کسی کچی کوٹھڑی میں پہنچا جس میں ایک فقیر ہندو اور دو چیلے اس کے وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے' میں نے اس سے کہا کہ میرے ناسور کا علاج کرو؟

تحقیق: یہ شخص اس وقت کا قائد المشرکین ہے جو زاہدانہ شکل میں ہے جس کے دو چیلے مشہور ہیں اور کچا کوٹھڑا اشارہ ہے ان لوگوں کی عمارت خیالی کی سست ہونے کی طرف جس کو اس طرح تعبیر فرمایا گیا ہے' امن اسس بنیانہ علی شفاجرف ھار الآیہ۔

حال: اس نے غصہ سے آنجناب کا نام لیا کہ وہاں پر جاوہ علاج کیا کرتے ہیں ایسے علاج ہم نہیں کرسکتے؟

تحقیق: ظاہر ہے کہ وہ ان منکرات کا کیا علاج کرسکتا ہے یہ کام تو خادمان دین کا ہے اور غصہ اشارہ ہے عدم توافق کی طرف۔

حال: تو میں وہاں سے رنجیدہ ہوکر ایک مکان زمین دوز میں پہنچا تو وہاں پر جناب اور ایک اور شخص تشریف رکھتے تھے اور لکھنے پڑھنے کا کچھ کام کررہے تھے؟

تحقیق: بشارت ہے توفیق خدمت دین کی اور وہ شخص عجب نہیں کہ صاحب المستہ الخیر ہو اور زمین دوز ہونا مکان کا اشارہ ہے محفوظیت کی طرف۔

حال: میں نے جاکر السلام علیکم کی تو جناب نے سلام علیک کا جواب دینے کے بعد فوراً ایک ایک ڈبہ اٹھا کر میرے سر پر اور منہ پر اور ہاتھوں پر پھیر دیا جس سے میرے منہ ہاتھ

وغیرہ میں سے ایک نہایت عمدہ خوشبو مہکنے لگی اس خوشبو کی مسرت سے میرا مرض جاتا رہا؟

تحقیق: یہ ڈبہ غالباً قلب ہو مفیض کا جو حامل ہے علوم حقہ کا اور اس کا اٹھانا متوجہ کرنا ہے اور پھیرنا اثر پہنچانا افادہ حقائق سے اور خوشبو مہکنا متاثر ہونا اور مرض جاتا رہنا سکینہ سے شکوک ووساوس دفع ہو جانا جیسے ریح قمیص یوسفی کی خاصیت مرض حسی کے لیے ظاہر ہوئی تھی؟

حال: پھر میں خوش ہوتا ہوا باہر چلا گیا' دیکھتا کیا ہوں کہ ایک کسی تاجر کی دکان ہے' اس پر بڑا ہنگامہ ہے میں نے آگے کو بڑھ کر دیکھا تو ایک ہندو ترک موالات کے بارے میں بیان کر رہا ہے جس میں مولوی مذکور بالا بھی شریک ہیں؟

تحقیق: اللہ تعالیٰ نے دکھلا دیا کہ اس وقت یہ مقصود اصل ہنود کا بن گیا ہے اور مسلمان حتیٰ کہ بعض اہل علم ان کے تابع بن رہے ہیں۔

حال: اور دو شخص ایک چبوترے پر بیٹھے ہوئے کوئی انگریزی کی کتاب یاد کر رہے ہیں اور میں اس حالت میں قرآن شریف تلاوت کر رہا ہوں اور دل میں کہہ رہا ہوں کہ یہ شخص انگریزوں کی مار پیٹ کے لیے تیار ہیں اور اپنا دشمن بتاتے ہیں پھر بھی ان کی کتاب پڑھنا نہیں چھوڑتے؟

تحقیق: یہ بالکل ظاہر ہے کہ جس طرز سے یہ کام چل رہا ہے وہ بالکل تقلید یورپ کی ہے جس کا حاصل یہ ہے جس طرح بن پڑے اپنی اغراض کو حاصل کیا جاوے اور جائز و ناجائز کو بالکل نہ دیکھا جاوے' نیز اشارہ اس طرف ہے کہ زیادہ لوگوں کا مقصود ان تحریکات سے دنیائے محض ہے۔

حال: یہ کہتے کہتے آنکھ کھل گئی' یہ بتلا دیجئے گا کہ یہ سب کیا باتیں تھیں؟

تحقیق: ایک ایک جزو کی تعبیر جو میرے وجدان میں تھی ساتھ ساتھ لکھ دی۔ واللہ اعلم بالاسرار۔

حال: ۱۳ ذی الحجہ شب جمعہ کو ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر میں سویا تھا' رات کو خواب دیکھا کہ حضور والا کی مجلس میں چند خدام ہم لوگ حاضر ہیں' خواجہ صاحب بھی ان میں تھے' حضور کے سامنے ایک قاب میں اور ایک دوری میں تازہ خرمے مثل عربی کھجوروں کے رکھے ہیں' میں حضور کے قریب ہوں' حضور والا نے مجھ کو اور نیز دیگر حاضرین کو خرمے عطا فرمائے ہیں جن میں سے ایک میں نے اسی جگہ کھا لیا ہے؟

تحقیق: روحانی غذائیں متمثل بشکل رطب عربیہ کے نظر آئیں جس کا لینا دینا دونوں مبارک ہیں۔ (تربیۃ السالک صفحہ ۹۲)

حال: گزارش حال یہ ہے کہ خادم جن زمانہ میں جناب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونے کی دعا کرتا تھا' اس زمانہ میں ایک شب خواب میں سنا کہ کوئی کہتا ہے ما اُرید لما یرید. اس خواب کی تعداد مدت تو خادم کو یاد نہیں ہے' اطلاعاً و بامید تحقیق معروض خدمت ہے؟

تحقیق: اس عبارت عربیہ کا ترجمہ یہ ہے کہ میں اس بات کا ارادہ نہیں کرتا جس کا بندہ ارادہ کرتا ہے' میرے نزدیک اس میں تعلیم تھی کہ زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا جو پوری نہیں ہوئی اس سے دل شکستہ نہ ہوں' ہم وہی کرتے ہیں جو رحمت اور حکمت ہوتی ہے' یہ ضروری نہیں کہ جو بندہ چاہے ہم وہی کریں اور یہ وہی مسئلہ ہے جو میں کہا کرتا ہوں کہ جو امر بندہ کے اختیار میں نہ ہو اس کا ہر پہلو خیر ہے' نہ اس کے درپے ہو نہ اس کو علامت مقبولیت یا مردودیت کی سمجھے تربیت السالک کو بغور نہ دیکھنے سے غالباً ابھی یہ غلطی آپ کی رفع نہیں ہوئی۔ (تربیت السالک صفحہ ۳۸۷)

حال: مجھے امید ہے کہ حضور کے ذریعے سے میری پوری اصلاح ہو جاوے گی اور جواب آنے پر انشاء اللہ احقر ایک ماہ کے بعد حاضر ہو کر قدم بوسی حاصل کرے گا اور جو ارشاد ہوگا تعمیل بجالائے گا؟

تحقیق: خواب سرتا سر ہدایت ہے۔ شیخ مخالفت سنت کو چھوڑ دینا اور اہل حق کی طرف رجوع کرنا واجب ہے مجھ کو تعلیم طریق سے عذر نہیں' مسائل رسالہ بہشتی زیور و اصلاح الرسوم سے اور اوراد قصد السبیل سے اور نصائح میرے مواعظ سے لے کر عمل شروع فرمایا جاوے باقی مفصل و مکمل مشورہ ملاقات کے وقت معروض ہوگا۔ (قبل سفر قریب زمانہ میں میرے قیام وطن کی تحقیق مکرر فرمائی جاوے)

حال: خواب دیکھا ہے جو عرض ہے کہ بندہ ایک بہت بڑے میدان میں ہے جس کا کوئی کونہ نظر نہیں آتا' بندہ چلا جاتا ہے' دور جا کر حضور کھڑے ہوئے ملے اور یہ معلوم ہوا کہ حضور کسی کے انتظار میں کھڑے ہیں' تھوڑی دیر میں معلوم ہوا کہ تین شخص آئے ایک درمیان میں جو ہیں وہ اس قدر حسین ہیں کہ بندہ نے ایسا کوئی نہیں دیکھا' حضور نے مصافحہ کیا اور بندہ

کو بھی ارشاد کیا کہ تو بھی کر' حضور ادب سے کھڑے ہو گئے اور بندہ مشغول ہے' مجھ سے وہ حضرت دریافت کرتے ہیں کہ تو مجھ کو جانتا ہے فوراً بندہ نے عرض کیا کہ ہاں حضور جانتا ہوں آپ وہ ہیں جنہوں نے بشارت دی تھی اپنی قوم کو حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عیسیٰ علیہ السلام اس کو سن کر وہ مسکرائے اور حضور بھی مسرور ہیں' بندہ سے وہ فرماتے ہیں کہ یہ تو سچ ہے لیکن میرا نام جو ہے وہ لکھ' بندہ نے عرض کیا کہ حضور ہی تحریر فرمائیں' یہ سن کران بزرگ نے ایک کاغذ نکالا جو بہت سفید ہے اس پر دو سطر لکھیں وہ یہ ہیں **مصمصیح مسمسحی** اور کہا خوب یاد کرلو' بندہ نے حضور کو دیا' جناب نے فرمایا کہ یہ تجھ کو عطا ہوا ہے مبارک ہو؟

تحقیق: نہایت مبارک ہے۔ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے مصافحہ و قرب بشارت ہے۔ دونوں کو عطائے **زهد و تبتل مذكور قوله تعالىٰ وتبتل اليه تبتيلا** کی اور عبارت میری سمجھ میں نہیں آئی یا تو خواب میں دیکھا ہوا ذہن میں نہیں رہا یا کوئی عبرانی عبارت ہوگی' اخیر میں شاید مسیح ہو جس کی ہیئت کچھ بدل گئی' قرآن مجید میں بھی ہے: **بكلمة منه اسمه المسيح الخ**۔ (تربیۃ النور صفحہ ۴۵۸)

حال: آج میں بعد نماز صبح کے کام کرتا کرتا لیٹ گیا تو حضرت والا کو دیکھا کہ عمامہ اور کرتہ تو بالکل سیاہ پہنے ہوئے ہیں اور پاجامہ سفید ہے اور حالت جذب مجذوبانہ ہے' یہ کیا تھا ارشاد ہو اور حضرت والا بندہ نے اپنے آپ کو ایک دن خواب میں دیکھا کہ اور تو سب جسم اور پاؤں تو بالکل برہنہ ہوں اور ایک تہبند باندھے ہوئے ہوں؟

تحقیق: پاجامہ اعمال شرعیہ ضروریہ کی صورت ہے جیسا پاجامہ ضروری لباس ہے اور اس کا تعلق قدمین سے ہے اور قدم آلہ ہے قطع طریق کا اور اعمال شرعیہ حاصل ہے سلوک طریق کا اور کرتہ و عمامہ اشارہ ہے کیفیات خادمہ للشرع یعنی ذوق عشقی کی طرف جیسا کرتہ و عمامہ لباس زائد ہے اور ان کا تعلق قلب و دماغ ہے اور قلب و دماغ محل ہے فنا و جذب کا اور یہ حاصل ہے جذب کا پس مجموعہ خواب اشارہ ہے جمع بین العمل والعشق و بین السلوک والجذب کی طرف اور بیاض نور ہے شریعت کا اور سواد نور ہے فناء کا۔ اللّٰھم ارزقنا اور برہنگی اشارہ ہے بے تعلقی کی طرف اور تہبند اشارہ ہے بقاء تعلق واجب کی طرف۔ (تربیۃ النور صفحہ ۴۷۷)

کشف انوار وغیرہ قابل التفات نہیں

حال: اور کئی دن تک اثنائے ذکر میں کچھ سفیدی مدور نظر آیا کرتی تھی مگر اب معلوم نہیں ہوتی اور جب آنکھ بند کرتا ہوں تو آسمان کی ایسی شکل اور اس میں چھوٹے چھوٹے بہت ستارے نظر آتے معلوم ہوتے ہیں، یہ کیا بات ہے؟

تحقیق: اکثر متخیلہ کا تصرف ہے کبھی انوار ذکر کے اور کشف کونی بھی ہوتا ہے اور ہر حال میں ناقابل التفات ہے۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۱۶)

کشف بحس باطنی ہوتا ہے

حال: اہل کشف کو انکشاف محسوسات خواہ وہ ملکوتی ہوئے یا ناسوتی بحس بصیرت باطنی آنکھوں کے بند کرنے پر بحالت بیداری ہوتا ہے یا بحس باطنی اس کا مکاشفہ ان آنکھ ظاہری کے کھلے رہنے پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اہل طریق کا معمول ہے کہ آنکھیں بند کر کے کشف قبور یا اشراف خواطر کے لیے مراقب بیٹھ جاتے ہیں اور ادراک کرتے ہیں میرا تو خیال ہے کہ جس کو کشف ہوتا ہوگا بغیر آنکھیں ظاہری بند کیے ہوئے بھی ہوتا ہوگا خواہ آنکھیں بند کرے یا نہ کرے کیونکہ ادراک تو بحس باطنی ہوتا ہے؟

تحقیق: صحیح ہے لیکن چونکہ اس میں یکسوئی شرط ہے اور وہ بعض کو بدون آنکھ بند کیے نہیں ہوتی ایسے بعض کو کشف بھی بدون آنکھ بند کیے نہیں ہوتا۔ (از تربیۃ حصہ ششم ربع اول صفحہ ۱۱۹)

کشف قبور ہونا

حال: یہاں مزار حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ منیری قدس سرہ کا ہے ہفتہ میں جب زیارت کو جاتا ہوں تو یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ قبر بالکل حائل نہیں جنازہ کبیرہ دکھائی دیتا ہے اور ارد گرد تمام باغ غرضیکہ مومن کی قبر کی جو کیفیت ماثور ہے پاتا ہوں اور یہ کیفیت آنکھ کھولنے کے وقت رہتی ہے اور یہی کیفیت اپنی ہمشیرہ کی قبر کی جس کا فی الحال انتقال ہوا ہے پاتا ہوں اور ایک بزرگ کے اور مزار پر بھی اور بعض کے مزار پر فاسق کی قبر کی کیفیت مشاہدہ ہوتی ہے؟

تحقیق: ان عوارض کی طرف ہرگز التفات نہ کیجئے نہ اس کا اعتبار کیجئے سب حجاب ہیں۔

(تربیۃ حصہ ہفتم ص ۷۵)

باب ۸

وساوس وخیالات کے بیان میں

وساوس کے فوائد اوران کا علاج

حال: کبھی ایسے وساوس قلب پر آتے ہیں جن سے ایمان کا خطرہ رہتا ہے؟

تحقیق: یہ تو رحمت ہے کیا حدیث میں آپ نے ذاک صریح الایمان نہیں پڑھا اور اس میں بڑی حکمت ایک یہ ہے کہ اس سے عجب کی جڑ کٹ جاتی ہے اور عدم تضرر یقینی اور منصوص ہے۔ (از تربیۃ السالک حصہ اول ص ۴ مطبع احمد واقع لکھنؤ)

تحقیق: بسا اوقات نفس عاصی بندوں کو نظر حقارت سے دیکھتا ہے اور اپنے کو اہل علم سمجھ کر دوسرے سے تعظیم چاہتا ہے حالانکہ نہ علم کا اثر ہے نہ عمل کی ہمت' کبھی رئیس زادہ سمجھ کر توقیر کی خواہش ہوتی ہے حالانکہ العزۃ للّٰہ ولرسولہ وللمؤمنین؟

تحقیق: یہ سب وساوس ہیں جب آپ ان کو برا کہتے ہیں اور قصد نہیں ہے کہ ایسا خیال ہو بلکہ یہ قصد ہے کہ ایسا نہ ہو تو یہ نہ طلب تعظیم ہے نہ تکبر ہے نہ ترفع ہے کیونکہ یہ سب افعال مذمومہ اختیاری ہوتے ہیں بس جو اختیار سے نہ ہو وہ اخلاق مذمومہ سے خارج ہے صرف وسوسہ ہے اخلاق مذمومہ کا جس پر مواخذہ نہیں مواخذہ عزم پر ہے۔ (تربیۃ حصہ اول ص ۳)

حال: کمترین کو آج کل وساوس وہوا جس کا سخت غلبہ ہے طاقت بیان سے خارج ہے اور ایسے وسوسوں کا ہجوم ہوتا ہے کہ نقل کرتے ہوئے بھی خوف معلوم ہوتا ہے سخت حیرانی و پریشانی میں مبتلا ہوں؟ اور تو کچھ پاس نہیں صرف جو کچھ ہے ایمان ہے اس کے بھی سلب ہوجانے کا گمان ہے۔ ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب. بس زیادہ کیا عرض کروں؟

تحقیق: وساوس کوئی پریشانی کی چیز نہیں' پریشانی سے قلب ضعیف ہوجاتا ہے جس سے دونا ہجوم ہوجاتا ہے بجز بے پروائی اور بے التفاتی کے اور کوئی تدبیر نہیں بلکہ بہتر ہے کہ اس پر خوش ہو اس

سے قلب کو قوت ہوتی ہے اور وساوس کو قبول نہیں کرتا بہت جلد قطع ہو جاتے ہیں اور حقیقت میں جب اس میں گناہ نہیں تو پھر پریشانی کیوں ہو۔ (تربیۃ السالک حصہ اول ص ۱۰۱-۱۰۰)

حال: وساوس اس درجہ آتے ہیں کہ پریشان ہو جاتا ہوں یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ معمولات چھوٹ جاتے ہیں جو چسپیدگی پیدا ہوتی ہے وہ سب فنا ہو جاتی ہے؟

تحقیق: پریشان نہ ہوئیے اگر دل نہ لگے بے دل لگے ہوئے معمول ادا کر لیجئے اور اگر پورا نہ ہو سکے تو تھوڑا کر لیجئے مگر بالکل ناغہ نہ کرنا چاہیے' تھوڑا سا بھی ہوتا رہے تو برکت رہتی ہے اس کی فکر چھوڑ دیجئے کہ ذرہ برابر کمی نہ ہو جتنی کمی ہو جاوے اس کا تدارک استغفار سے کر دیا کیجئے اور پریشان ہرگز نہ ہوں اس سے اور بھی ہمت ضعیف ہو جاتی ہے۔

حال: حسب ارشاد حضور اور دعا کی برکت سے اسم ذات روزمرہ چھ ہزار پڑھتا ہوں مگر خیالات بجا نہیں ہیں اور وسوسے بہت آتے ہیں اور طبیعت گھبراتی ہے اور کسی ذکر و عبادت میں جس طرح پیشتر کچھ دل کا لگاؤ اور لذت حاصل تھی وہ بالکل نہیں ہے بعض وقت دین و دنیا کے خسارہ کا پورا اندیشہ ہو جاتا ہے؟

تحقیق: یہ تلوین کے آثار میں سے ہے نیز تشویش خاطر بسبب امور دنیویہ کے اس کا سبب ہو جاتا ہے کیفیات لذت و عدم لذت کی طرف التفات نہ کریں خود عمل کو مقصود سمجھ کر کرتے رہیں انشاء اللہ محرومی نہ رہے گی ثمرات پر نظر کرنا یہ اصل سبب ہے پریشانی کا یا باسط بعد عشاء کے ایک ہزار بار پڑھ لیا کریں۔ (از تربیۃ حصہ اول ص ۱۱۱ و ۱۱۲)

حال: حضور نے ارقام فرمایا تھا کہ نماز میں عرش سے قلب پر نور مترشح ہوتا ہوا تصور تو کیا جس وقت امام صاحب قرأت پڑھیں اس وقت کیا کروں اور حضور تفکرات دنیوی کی وجہ سے نماز میں دل نہیں لگتا' عادتاً ہی پڑھی جاتی ہے؟

تحقیق: وہ شغل آپ کی حالت کے مناسب نہیں اس کو ترک کر دیجئے نماز میں خیالات کا آنا کچھ مضر نہیں ہے اس سے پریشان نہ ہوں اور اگر اس سے تسلی نہ ہو تو دو چار دن یہاں آ کر جائیں اپنی کہہ لیں اور میری سن لیں۔ (تربیۃ السالک حصہ اول ص ۱۴۰ مطبع مذکور)

حال: حضور نے بارہ سو مرتبہ لا الہ الا اللہ زبانی پڑھنے کے لیے ارشاد فرمایا تھا عاجز

نے حسب ارشاد اس کو شروع کر رکھا تھا لیکن معلوم نہیں کہ قلب میں کس وجہ سے انتشار پیدا ہو گیا ہے کہ اس کے پورا کرنے میں قاصر رہتا ہوں؟

تحقیق: تعداد کے خیال کو چھوڑ دیجئے تعداد مقصود بالذات نہیں کمی بیشی مضر نہیں اور دنیاوی خیال پیدا ہو جانے کی پروانہ کیجئے۔ ان خیالات کے ساتھ بھی ذکر نافع ہے، رہا رجوع قلب سو ذکر کے دوام سے خود بخود یہ بات پیدا ہو جائے گی۔ (تربیۃ السالک حصہ اول ص ۱۶ و ۱۷ مطبع مذکور)

حال: حالت مراقبہ میں شب کے وقت کچھ نیم خوابی کی سی حالت میں دیکھا کہ ایک سیاہ فام شخص سفید کپڑا پہنے میری طرف آنے کا قصد کرتا ہے اور میں اس سے کہہ رہا ہوں کہ تم ٹھہرو میں وظیفہ سے فراغت کر کے تم سے کلام کروں گا اور میرے تصور میں یہ تھا کہ دلائل الخیرات سے فراغت کر چکا ہوں اور مناجات مقبول باقی ہے تھوڑی دیر کے بعد یہ حالت مشابہ خواب زائل ہو گئی؟

تحقیق: یہ موسوس تھا سفید لباس عبارت ہے اس کی تلبیس الباطل بصورۃ الحق سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا کہ ذکر میں مشغول رہے اللہ تعالیٰ نے اس کو غائب کر دیا' ایسے احوال میں ایسا ہی چاہیے کہ ذکر کی طرف توجہ رہے۔

در راہ عشق وسوسہ اہرمن بسے ست   ہشدار گوش را بہ پیام سروش دار

اللہ تعالیٰ حافظ و نگہبان ہے۔ **انہ لیس لہ سلطان علی الذین آمنوا وعلی ربھم یتوکلون۔** (از تربیۃ السالک حصہ اول ص ۱۹۰ مطبع مذکور)

حال: کوئی ایسا وظیفہ بتلا دیجئے کہ نماز با جماعت پڑھوں' میں حضور کو اپنا مرشد جانتا ہوں اگر حضور نہ بتلاویں گے تو میں بہک جاؤں گا؟

تحقیق: اس کے لیے وظیفہ کافی نہیں ہمت کی ضرورت ہے آپ خیالات کے اچھے برے ہونے کی طرف اصلاً التفات نہ کیجئے اس سے کوئی ضرر نہیں البتہ اعمال میں اگر کوتاہی ہو تو اس کا تدارک ضروری ہے اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جب کسی عمل میں کمی ہو بیس رکعت نفل جرمانہ کی پڑھا کریں۔ (تربیۃ السالک حصہ اول ص ۲۵ مطبع مذکور)

حال: اب یہ چاہتا ہوں کہ کوئی اس قسم کا ورد تعلیم فرمایا جاوے کہ جس سے قلب کی خرابیاں زائل ہوں اور حق تعالیٰ کی طرف توجہ ہو' وساوس قلب کے رفع ہوں؟

تحقیق: ان مطالب کے لیے کوئی ورد مخصوص نہیں ہر ذکر اور طاعت کو جبکہ شرائط کے ساتھ ہو اس میں دخل ہے اور ان شرائط میں سے ایک بڑی شرط صحت فہم بھی ہے جس کا اصل طریق صحبت ہے اس سے بہت سی غلطیاں بھی رفع ہو جاتی ہیں جو کہ مخل مقصود یا مجمل مقصود ہیں باقی دعا تو سب کے لیے کرتا ہوں۔ (از تربیۃ السالک حصہ اول ص ۳۵ مطبع مذکور)

حال: شبہ ہوتا ہے کہ کہیں قطرہ پیشاب نکل آیا، طہارت پوری طرح نہیں ہوئی، نماز میں فلاں رکن چھوٹ گیا، فلاں واجب ترک ہو گیا اور یہ وسوسہ اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ چھوٹا استنجا کرنے میں ایک بڑے لوٹے سے زائد پانی خرچ ہوتا ہے اور بڑے استنجے کے لیے ویسے ہی دو بڑے لوٹے صرف ہوتے ہیں اور غسل میں بھی بہت پانی خرچ ہوتا ہے ایک ایک نماز کے لیے چار چار پانچ پانچ مرتبہ نیت باندھنا پڑتی ہے تب نماز ادا ہوتی ہے اور وہ بھی سجدہ سہو کے ساتھ؟

تحقیق: حق تعالیٰ بندہ کو ماں باپ سے زیادہ چاہتے ہیں اگر وہ بیمار بھی رہیں تو اس میں بھی رحمت اور حکمت ہے اس پر راضی رہنا چاہیے پس پھر کچھ بھی غم نہ ہوگا اور وسوسہ کا علاج یہی ہے اس پر عمل نہ کیا جاوے، طہارت ونجاست میں بہت وسعت رکھی گئی ہے کسی نہ کسی کے قول پر طہارت ہو جاتی ہے اور اپنی آواز کان میں پڑنا یہ سب کا قول نہیں بعض کے نزدیک بدون اس کے بھی نماز ہو جاتی ہے، بےفکر رہیں۔ (از تربیۃ السالک حصہ اول ص ۳۷ و ۳۸ مطبع مذکور)

حال: پہلے حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ قصد السبیل میں دیکھ کر عمل شروع کرنا چنانچہ خاکسار نے وہ عمل جو حضور نے عامی مشغول کے واسطے تجویز فرمایا ہے شروع کر دیا لیکن تہجد کا پابند نہیں ہوں بعد عشاء کے نفلیں پڑھ لیتا ہوں جس طریق سے حضور نے لکھ دیا ہے اب میری کیفیت یہ ہے کہ نماز کے اندر دل میں خیالات بہت پیدا ہوتے ہیں اور ایسے خیالات کہ جن کا گمان مجھے قطعی نہیں ہوتا بے حد پریشان ہوتا ہوں اور بہتیرا چاہتا ہوں کہ نماز میں یکسوئی حاصل ہو لیکن امکان سے باہر ہے؟

تحقیق: اس میں زیادہ کوشش نہ کریں کہ پریشانی بڑھنے سے قلب پژمردہ ہوتا ہے اور اس سے بعض اوقات ضروریات سے بھی معطل ہو جاتا ہے اس لیے صرف اتنا کریں کہ جو کچھ زبان سے پڑھیں ان الفاظ کی طرف متوسط توجہ رکھیں اس سے خود بخود وساوس کم

ہو جاویں گے اور بعد چندے پھر اطلاع دیں۔

سوال: حضور تحریر فرماویں کہ اگر دل میں خفیف سی کمزوری اور بداعتقادی کبھی کبھی بوجہ مصیبت وغیرہ اللہ کی طرف سے ہو جاتی ہے تو کیا اس سے ایمان میں کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہے؟

جواب: ایسے وساوس مضر نہیں احتیاطاً استغفار بھی کر لینا بہتر ہے زیادہ فکر و کاوش نہ کیجئے۔ (تربیۃ حصہ دوم ص۱۶ اشرف المطابع تھانہ بھون)

سوال: ایک مرتبہ کان پور میں آپ نے وعظ میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ خطرات و وساوس کا آنا مضر نہیں بلکہ اچھا ہے کہ چور وہیں آتا ہے جہاں مال ہو اور شیطان دولت ایمان کا دشمن ہے یہ بھی خیال وہی لاتا ہے اس کی طرف التفات نہ چاہیے پہلے تو مجھے وسوسہ بہت آتے تھے میں اسی وجہ سے خوش تھا کہ الحمدللہ دولت ایمان تو ہے مگر اب عرصہ سے کوئی وسوسہ یا خطرہ نہیں آتا تو خیال ہے کہ خدانخواستہ مجھ سے وہ دولت کیا ہوئی؟

جواب: لاحول ولا قوۃ۔ آپ خوب سمجھے یہ کس نے کہا ہے کہ وسوسہ نہ آئے گا سبب اسی میں منحصر ہے بلکہ اس کا ایک دوسرا سبب بھی ہے کہ شیطان ناامید ہو کر وسوسہ ڈالنا چھوڑ دیتا ہے کبھی یہ سبب ہوتا ہے کہ یکسوئی میں ملکہ راسخہ ہو گیا اس لیے نفس کو دوسری طرف توجہ نہیں ہوتی۔ (تربیۃ حصہ دوم ص۸ مطبع اشرف المطابع تھانہ بھون)

حال: بتوفیق الٰہی وتوجہ باطنی آنقبلہ اوراد معمولہ سے غافل نہیں ہے لیکن ذکر اسم ذات و دیگر معمولات کے وقت خیالات لایعنی سے بڑی پریشانی ہوتی ہے دل ایک خیال پر نہیں جمتا؟

تحقیق: کچھ حرج نہیں اس کا قصد ہی نہ کیجئے ایسے عوارض تو سب کو پیش آتے ہیں اور بدون کسی خاص تدبیر کے خود بخود اس کی اصلاح ہو جاتی ہے البتہ کام کیے جانا چاہیے۔ (تربیت حصہ دوم ص۱۱)

وساوس عشقیہ کا علاج

سوال: میری ایک عزیزہ ہے پہلے بھی اس کی طرف سے بدون اختیار وساوس اور طبعی الفت اس کی طرف سے ہوئی تھی اور اڑھائی ماہ تک برابر وساوس کے دورے پڑے جن میں حد بیان سے باہر انقباض اور تکلیف قلب پر ہوتی تھی کہ پریشان کر دیا تھا دعا کرتے کرتے وہ حالت موقوف ہو گئی تھی اب میں وطن آیا وہ عزیزہ بیمار ہوئی میں اس کا معالج ہوں اس قدر وساوس

والفت اس کی طرف قلب میں حلول کررہی ہے کہ میں پریشان ہوں اپنے اختیار سے ہرگز نہیں کرتا میں تو اس پر نگاہ بھی نہیں ڈالتا بوجہ خوف الٰہی کے مگر واردات قلبی کا کیا علاج کروں؟

جواب: ان وساوس کا علاج صرف یہی ہے کہ خارجاً وذہناً اس سے بعد ہو خارجی بعد تو یہی کہ اس سے نہ ملے نہ بات کرے نہ پیام وسلام رکھے اور ذہنی بعد یہ کہ اس کا تذکرہ نہ کرے اور نہ سنے اور قصداً اس کا تصور دل میں نہ لاوے اگر بلاقصد آوے دوسری طرف متوجہ ہو جاوے اور درگاہ حق میں تضرع بھی کرے۔ (تربیۃ حصہ دوم ص ۴۶ مطبع مذکور)

سوال: حقیر جس وقت انگریزی پڑھتا تھا اس وقت کثیر بلکہ کل نماز قضا کیا وہ نماز جب ادا کرنا شروع کردیتا ہوں دوچار روز کے بعد پھر چھوٹ جاتی ہے اور نماز میں دل بہت پراگندہ ہو جاتا ہے۔ ازراہ کرم علاج فرماویں؟

جواب: شاید آپ ایک دم سے بہت سی نمازیں پڑھنے لگتے ہیں تھوڑا تھوڑا پڑھیں سہل یہ ہے کہ ایک ایک نماز کے ساتھ ایک ایک نماز پڑھ لیا کریں اور دل پراگندہ ہونا اگر اختیاری خیالات سے ہے تو ان خیالات کی طرف بالقصد توجہ نہ کریں اور اگر غیر اختیاری اسباب سے ہے تو کچھ پرواہ نہ کریں یہی اس کا علاج ہے زیادہ درپے ہونے سے زیادہ پراگندگی ہوگی اور بے پروائی سے بعد چندے خود دفع ہو جاوے گا۔ (از تربیۃ السالک حصہ سوم ص ۱ مطبوعہ الامداد)

حال: ہر چند خیالات دور کرنا چاہتا ہوں مگر دور نہیں ہوتے؟

تحقیق: اس کی کوشش نہ کریں مداومت ذکر وتقویٰ سے از خود یہ سب دفع ہو جاویں گے۔ (از حصہ مذکور ص ۲)

حال: احقر کا حال بہت خراب ہو رہا ہے قسم قسم کے وساوس قلب میں پیدا ہوتے ہیں یہاں تک ان کا غلبہ ہوتا ہے کہ زبان پر جاری ہو جاتے ہیں، ہمت کمزور ہو گئی ہے، نفس کا غلبہ زیادہ ہوتا جاتا ہے، معمولات سب چھوڑے ہوئے ہیں، پچھلی شب میں چار بجے سے جاگتا رہتا ہوں مگر اتنی ہمت اور توفیق نہیں ہوتی کہ پلنگ سے اُٹھ بیٹھوں اور کچھ پڑھ لوں، ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کسی نے باندھ دیا ہے، پہلو کروٹیں لیتے لیتے دکھ جاتے ہیں نماز فجر بھی آخیر وقت میں میسر ہوتی ہے کیا کروں تحریر فرماویں؟

تحقیق: آپ کی یہ حالت یا تو غم کے سبب سے ہے یا کسی مرض سے اگر اول سبب ہے تو آپ کو کچھ تفریح مباح کا سامان کرنا چاہیے غالباً نکاح زیادہ مصلحت ہو اور اگر ثانی سبب ہے تو علاج اہتمام سے ہونا چاہیئے میں بھی دعا کرتا ہوں باقی ہر حال میں یہ حالت مذموم اور خراب نہیں کیونکہ ذم منحصر ہے معصیت میں اور اس میں کچھ معصیت نہیں۔ (حصہ چہارم ص ۷۱، ربیع ۱۳۳۱ھ)

حال: حضرت ایک بڑی خلش ہنوز باقی ہے اس کے لیے خاص توجہ و دعا فرماویں گے اللہ تعالیٰ اس کو بھی دفع کردیں (آمین) وہ یہ کہ ابھی تک چشم باطن اغیار سے کور نہ ہوئی ہے گاہ گاہ ان کی نافہمی و بیہودہ گوئی سے قلب پر ملال وصدمے پہنچتے رہتے ہیں اور چند قسم کے وساوس وفکر باطل سے ان کے ساتھ قلب کو ایک لگاؤ و تعلق رہا کرتا ہے اور نفس کے اندر خود پسندی بھی ہنوز باقی ہے تعریف پر تو خوش ہوتا ہے اور مذمت پر ناخوش اور حریص ہے اپنی ستائش کا اور عیب جو اور بدبیں غیروں کا بس اب بھی اتنی خلش سے سخت بیزار ہوں؟

تحقیق: السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ ماشاء اللہ حالات نہایت عالی ہیں' اللہ تعالیٰ اور اعلیٰ فرمادیں جس خلش کی شکایت لکھی ہے یہ خود بھی احوال محمودہ کی علامات سے ہے کیونکہ اثر کے زائل ہوجانے پر نہ مجاہدہ ہے نہ صبر کا اجر' سو یہ کیا کمال ہے گو توسط میں غلبہ حال سے ایسا بھی ہوجاتا ہے مگر اس کو بقاء نہیں رہتا منتہی کو پھر وہی حالت عود کرتی ہے کہ ہر چیز سے اثر ہو مگر اس اثر کے مقتضاء پر عمل نہ ہو صرف مبتدی و منتہی میں اتنا فرق ہے کہ مبتدی بہت دشواری سے ضبط پر قادر ہوتا ہے اور منتہی آسانی سے' سو اگر ضبط میں دشواری بھی ہو تو اس کے اہتمام کرنے سے واجب سے سبکدوش ہوجاتا ہے باقی وساوس کا آنا ہرگز مضر نہیں' اطمینان سے مشغول رہے' فوراً تشویش نہ کیجئے میں بھی دعا کرتا ہوں۔ والسلام (از تربیۃ حصہ پنجم مطبوعہ الامداد ص ۱۱۲)

حال: اور قرآن شریف اگر جہر سے پڑھتا ہوں تو بڑا مزا آتا ہے اور طبیعت لگتی ہے اور سراً پڑھتا ہوں تو یہ بات نہیں ہوتی مگر طبیعت اس کو گوارا نہیں کرتی کہ ترک کروں اور نماز میں کسی روز تو بہت طبیعت لگتی ہے اور عجیب کیفیت معلوم ہوتی ہے اور کبھی بالکل پراگندہ اور وساوس کا ہجوم ہوتا ہے؟

تحقیق: کچھ حرج نہیں ابقاء کی فکر میں نہ پڑے نہ رہے اپنی طرف سے امر اختیاری کی سعی کافی ہے اور وہ بھی اعتدال سے بدون کاوش ومبالغہ۔ (حصہ مذکور ص ۱۱۶)

حال: میرے دل پر وسوسہ جات زیادہ رہتے ہیں اور بعض وقت جب کسی برے کام کی طرف رغبت دلاتے ہیں تو اللہ اپنے فضل سے بچا بھی دیتا ہے اور بعض میں مغلوب بھی ہو جاتا ہوں لیکن بعد میں از حد پریشانی وندامت ہوتی ہے اگر آں حضرات اپنے دربار فیض سے کوئی نسخہ مرحمت فرماویں جس کی حسب ہدایت پیروی کرنے سے میری طبیعت پر اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل ہو اور راہ ہدایت نصیب ہو تو کمال عنایت ہوگی اور امید ہے کہ میں اس سے محروم بھی نہ رہوں گا؟

تحقیق: اگر ممکن ہو معمولات ذیل مقرر کر لیجیے۔ انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہوگا اور پھر حالات سے اطلاع دیجیے انشاء اللہ سلسلہ تلقین کا جاری رکھوں گا معمولات یہ ہیں:

(۱) تہجد چار رکعت سے بارہ رکعت تک جس قدر سہل ہو خواہ آخر شب میں یا عشاء کے بعد

(۲) بعد تہجد کے یا اور کسی وقت فرصت ہو ذکر لا الہ الا اللہ چھ سو سے بارہ سو تک اتنی آواز سے کہ اپنی آواز کان میں پڑتی رہے اور دوسروں کو پریشانی نہ ہو کبھی کبھی درمیان میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا لیا جاوے۔

(۳) سوتے وقت محاسبہ نفس یعنی تنہا بیٹھ کر دن بھر کے گناہوں کو یاد کر کے سوچنا کہ گویا میدان قیامت قائم ہے اور میں حق تعالیٰ کے روبرو حاضر ہوں اور ایک ایک گناہ پر باز پرس ہو رہی ہے اور میں لاجواب ہو جاتا ہوں اور میرے لیے سزا کا حکم ہو چکا ہے اور میں اس وقت معافی کی درخواست کر رہا ہوں بس ایسے وقت میں جس کیفیت سے معافی کی درخواست کی جاسکتی ہے اسی طرح اس وقت استغفار میں مشغول ہونا چاہیے اور عہد کرنا چاہیے کہ میں پھر نافرمانی نہ کروں گا اور اسی خیال میں سو رہنا چاہیے پھر صبح اٹھتے ہی یاد کیا جاوے کہ میں شب کو کیا عہد کر چکا ہوں اور جب کسی معصیت کا تقاضا ہو اس عہد کو یاد کر لیا جاوے اور اللہ کے حاضر و ناظر ہونے کا خیال کر لیا جاوے انشاء اللہ روز بروز حالت درست ہوتی جاوے گی اور پھر اطلاع دیجیے۔ (حصہ پنجم ص ۱۳۱)

حال: دو شبہے ہر وقت قلب کو پریشان کرتے ہیں ایک تو باطن میں جب قلب پر انوار کا نزول ہوتا ہے جس سے قلب میں حرکت پیدا ہو کر سارے جسد میں پھیلتی ہے اور اس کے

اندر عجیب قسم کے خیالات وحالات پیدا ہوتے ہیں؟

تحقیق: دو چیزوں کے ہوتے ہوئے مکروخطرہ کا وسوسہ بھی نہ لایا جاوے ایک اتباع سنت اور دوسرا حب شیخ۔

حال: دوسرے ظاہر میں ایک شبہ اور پریشانی یہ کہ جب میں اپنی زوجہ سے ہمبستر ہوتا ہوں تو اس وقت بھی پریشانی اور قلب میں تختی پاتا ہوں حالانکہ شرعی طور پر کوئی خلاف ظاہر میں نظر نہیں آتا ہر چند غور کرتا ہوں مگر کچھ پتہ نہیں چلتا امید کہ ان کو دفع فرما کر مطمئن کیا جاؤں؟

تحقیق: یہ پریشانی اور تختی خیال ہے حرارت کم ہو جانے سے کیفیت شوقیہ میں ایک قسم کی افسردگی آجاتی ہے سو وہ کوئی چیز نہیں جس کا فقدان موجب تشویش ہو۔ (حصہ مذکور ص ۱۷۲ و ۱۷۳)

حال: تھوڑے دنوں سے خاتمہ کی طرف سے قلب کے اندر ایک خدشہ پیدا ہو گیا ہے یاد آنے پر جی دھڑ سے ہو جاتا ہے وہ یہ کہ نہیں معلوم کہ اس حالت غشی و بے اختیاری میں کون سی حالت قلب پر وارد ہوتی ہے آیا محبت دنیا کا غلبہ ہوتا ہے یا بقائے حق کا مبادا اگر شیطان مردود کا قابو چل گیا اور محبت دنیا کا غلبہ ہوا اور نعوذ باللہ من ذالک کہیں اسی حالت مکروہہ میں جان نکل گئی تو پھر کیا کروں گا؟

تحقیق: اس کا ہرگز وسوسہ نہ کریں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہو بھی تو مضر نہیں میرا رسالہ خاتمہ بالخیر ضرور دیکھئے تمام شبہات انشاءاللہ رفع ہو جائیں گے اور تسلی ہو جائے گی۔ (حصہ مذکور ص ۱۸۰)

حال: اس سے قبل والا خط بھیجنے کے بعد قلب کے اندر ایک دہشت وندامت پیدا ہو گئی تھی اور تا آنے جواب قلب کی وہی کیفیت رہی بعض مضامین پیرائے ادب وتہذیب سے کچھ گرے ہوئے معلوم ہونے لگے تھے جب جواب دیکھا جب جا کر جی میں جی پڑا اور قلب کو مسرت ہوئی لہٰذا امیدوار ہوں کہ بشر ہوں ممکن ہے کہ کبھی چوک ولغزش ہو جاوے تو حضور اس کو اپنے فضل وکرم سے معاف فرما کر اصلاح فرمادیا کریں؟

تحقیق: اول تو کوئی بے تہذیبی نہیں ہوئی اور اگر ہو بھی تو صدق اور محبت میں سب معاف ہے ہرگز وسوسہ نہ لاویں۔ (حصہ مذکور ص ۱۹۲)

حال: واقعات متاخرہ خواب میں کثرت سے دکھلائی دیتے ہیں قلب کو اس سے ایک

طرح پریشانی سی ہوتی ہے اور خوف ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ باعث ابتلاء ہو خواہش یہ ہے کہ حالت موقوف ہو جاتی تو اچھا ہوتا؟

تحقیق: واقعات کا انکشاف اگر بلاتوجہ و بلا استحسان ہو تو کچھ مضر نہیں بس متوجہ نہ ہونا کافی ہے خواہ موقوف ہو یا نہ ہو یہ بھی ایک قسم کا مجاہدہ ہے کہ ایک امر کے وقوع سے دلچسپی نہیں پھر خلاف مذاق اس کا وقوع ہو رہا ہے ممکن ہے کہ موقوف نہ ہونے تک حق تعالیٰ کو اجر صبر کا عطا فرمانا ہو۔ (حصہ مذکور ص ۲۴۷)

حال: وساوس جب کبھی نماز وغیرہ میں زیادہ آتے ہیں تو میں بہت خوش ہوتا ہوں کہ خوب تفریح ہو رہی ہے اور میرے ثواب میں کچھ کمی بھی نہیں ہوئی اس خیال سے پریشانی بالکل نہیں ہوتی اور پھر وساوس کم ہوتے ہوئے معلوم ہونے لگے اور میں سمجھتا ہوں کہ شیطان عجب بیوقوف ہے کہ آرام و تفریح دے رہا ہے انہیں سب حرکتوں سے شاید شیطان نے نسیاں کا طریقہ کر لیا ہے مگر چونکہ "ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا او اخطانا" موجود ہے اس باعث سے امیدوار کو اطمینان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیں اور شیطان کو خائب و خاسر کریں حضور مدد فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس پر غالب کر دیں؟ والسلام

تحقیق: سب مقدمات ٹھیک ہیں صرف جز اول میں ایک گونہ خطاء اجتہادی ہے کیونکہ یہ خیال کبھی مفضی ہو سکتا ہے وساوس کے ذاتاً مذموم نہ سمجھنے کی طرف اور ان کا ذاتاً مذموم نہ سمجھنا کبھی مفضی ہو جاتا ہے ان کے ابقاء کی طرف اور ابقاء عمداً مضر ہے و کل مایفضی الی المضرو لوفی بعض الاحیان مضر. اس قدر اصلاح کی اس میں ضرورت ہے۔ (حصہ مذکور ص ۲۵۶)

حال: وسوسہ کی حالت میں اگر تیرا انتقال ہو گیا تو کیسا مرنا ہو گا بس اتنا سوچنے سے دفع ہو جاتا تھا؟ تحقیق: وساوس کو جواب سے دفع کرنا مضر ہے اس کا علاج عدم التفات ہے نہ جلباً التفات ہو نہ سلباً۔ (تربیۃ حصہ ششم ربیع اول از ۱۳۳۱ھ ص ۶)

حال: وساوس بہت زیادہ آتے ہیں؟

تحقیق: وساوس مضر نہیں قصداً اس طرف التفات نہ کریں۔ (تربیۃ حصہ ششم ربیع اول ۳۶ھ ص ۹)

حال: چند روز سے پریشانی رہتی ہے اور معاصی کی کچھ کثرت ہے اس وجہ سے بعض مرتبہ اپنے سب کیئے ہوئے کو برباد و بیکار سمجھتا ہوں' دعائے خیر فرمادیں تاکہ تسلی ہو اور بعض مرتبہ وساوس شیطان کا غلبہ ہوتا ہے کہ عبادت کس واسطے کرتا ہے امید کہ اس کا علاج تحریر فرماویں؟

تحقیق: اختیاری مرض کا کہ کثرت معاصی ہے علاج کہ ہمت ہے نیز اختیاری ہے اور کیا علاج بتلاؤں' باقی وساوس گو غیر اختیاری ہیں مگر وہ مرض ہی نہیں اس کا یہی علاج ہے کہ کچھ علاج نہ کیا جاوے یعنی التفات ہی نہ کیا جاوے۔ (تربیتہ حصہ ششم ربع اول ص ۵۶)

حال: نماز میں توجہ الی اللہ کامل یعنی اول سے آخر تک نہیں رہتی خطرہ آتا ہے بے اختیاری سے مگر طبیعت بھی مشغول ہو جاتی ہے اس خطرہ میں گویا خطرہ اختیاری ہو جاتا ہے؟

تحقیق: ابتداء میں ایسا ہی ہوتا ہے لیکن ہمت نہ ہارنا چاہیے' برابر کوشش میں لگے رہیں' انشاء اللہ تعالیٰ ایک روز حالت مطلوبہ پیدا ہو جاوے گی۔ (تربیتہ حصہ مذکور ص ۶۱)

حال: بے اختیاری خیالات شتی آ کر ہر کام میں بہت نقصان کرتے ہیں خصوصاً نماز پڑھانے میں دفع کرنے میں بہت کوشش کر رہا ہوں' التماس از آنحضرت یہ ہے کہ بندہ کی ایسی حالت ناقصہ پر دعا خیر فرماویں؟

تحقیق: بجائے ان کو قصداً دفع کرنے سے یہ زیادہ نافع ہے کہ اس وقت کسی دوسرے امر خیر کی طرف کسی قدر اہتمام کے ساتھ توجہ کر دی جاوے وہ خیالات از خود مندفع ہو جاویں گے اور اس پر بھی اگر ان کا کچھ بقیہ رہے تو پرواہ نہ کی جاوے۔ اس طرح از خود مضمحل ہو جاویں گے' میں بھی دعا کرتا ہوں۔ (تربیتہ حصہ ششم ص ۹۴ ربع اول)

حال: حالت احقر یہ ہے کہ کئی بار روز و شب میں طبیعت پریشان ہوتی ہے اور حسرت در و اندیشہ حرمان سے حزیں ہو کر مبتلا آہ و بکا ہو جاتا ہوں؟

تحقیق: اس کا سبب غالباً مرکب ہے دو چیزوں سے ایک سوء مزاج طبی اس کا علاج طبیب سے ضروری ہے دوسرا طلب مقصود کے ساتھ مقصود کی تعین میں غلطی اس کا علاج تربیت کا مطالعہ ہے اگر یہ دونوں امر نہیں تو قبض طبعی ہے جو حالات رفیعہ سے اور نفع میں بسط سے زیادہ ہے اور جب علم الٰہی میں مصلحت ہوتی ہے تو خود زائل ہو جاتا ہے اس کا ادب صبر و تفویض ہے۔

یکسوئی کا پسندیدہ ہونا

حال: اور اکثر طبیعت کو یکسوئی پسند ہے؟ تحقیق: فال نیک ہے۔

حال: یہ تو حضور کا کام تھا کہ پھر راہ پر لگ گیا یہ غلام قدیم ہے بجز حضور والا کے اس کا کہیں ٹھکانا نہیں ہے عمر بھی اخیر ہو چکی ہے، رضاء حق اب تک نہ حاصل ہوئی؟

تحقیق: ایسا گمان نہ کیا جاوے رجاء کو خوف پر غالب رکھنا چاہیے۔ (تربیۃ السالک حصہ دوم ص ۸۰)

حال: جی چاہتا ہے کہ کسی طرح اطمینان قلب کے ساتھ عبادت ادا کرنے کی توفیق عنایت ہو؟ تحقیق: اطمینان اختیاری حاصل ہے اور اضطراری کا انسان مکلف نہیں۔

حال: اکثر یہ خیال دل کو بیقرار رکھتا ہے کہ میں جو کچھ کرتا ہوں وہ آسانی سے نہیں ہوتا؟

تحقیق: خود آسانی مطلوب نہیں۔ حدیث میں ہے: "والذی یتتعتع فیہ وھو علیہ شاق لہ اجران"

حال: بلکہ طبیعت کو مجبور کر کے کرتا ہوں اور آیت "وانھا لکبیرۃ" الخ پر نظر رہتی ہے کہ یہ تو بار ہے؟

تحقیق: لکبیرۃ میں بار اعتقادی ہے جس سے ہر مومن مبرا ہے اور طبعی بار مذموم نہیں بلکہ موجب زیادت فی الاجر ہے۔ حدیث میں ہے: "واسباغ الوضوء علی المکارہ"

حال: کسی طرح نماز کا بار ہونا مرتفع ہو جائے اور آیت کے آخر حصہ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لقاء کا مجھ میں ظن بھی نہیں جو یہ حالت ہے؟

تحقیق: یہ مبنی ہے بار کے معنی میں غور نہ فرمانے پر جس کو میں اوپر عرض کر چکا ہوں۔

حال: معلوم نہیں مجھ میں ایمان ہے بھی یا نہیں؟

تحقیق: ایمان اعتقاد کا نام ہے اور وہ امر مشاہد ہے اور آگے اس پر ایک دلیل بھی آتی ہے۔

حال: لیکن باوجود ان حالات کے میں ترک صلوٰۃ پر بھی قدرت نہیں رکھتا، عشاء میں اگر سونے کا کبھی اتفاق ہو گیا تو دفعتہً آنکھ کھلی اور جب تک نماز نہ پڑھ لی قرار نہ ہوا اور نیند نہ آئی؟ تحقیق: یہی دلیل ہے اعتقاد و ایمان کی۔

حال: مرنے سے قلب کے گھبرانے کی حالت بھی باقی ہے؟

تحقیق: حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول کلنا یکرہ الموت اور اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکیر نہ فرمانا مصرح ہے پس اس میں مذموم ہونے کا احتمال بھی نہیں امر طبعی ہے۔

حال: پھر قلب گھبراتا ہے میں مواعظ اور دیکھوں گا؟

تحقیق: زیادہ حاجت تربیۃ السالک ملاحظہ فرمانے کی ہے۔

حال: التماس دعا قاضی عزیز الحسن صاحب کا اکثر خیال پیش نظر رہتا ہے اور جی چاہتا ہے کہ ان جیسا بن جاؤں؟

تحقیق: قال اللّٰہ تعالیٰ لاتتمنوا ما فضل اللّٰہ بہ بعضکم علی بعض (ای من الامور الغیر الاختیاریۃ) للرجال نصیب مما اکتسبوا (من الامور الاختیاریۃ) وللنساء نصیب مما اکتسبن (مثل ماذکر فاجتھدوا فی المکسوبات ولاتتمنوا الموھوبات) واسئلوا اللّٰہ من فضلہ (ای لاباس بالدعاء للموھوبات فشتان مابین المتمنی والدعاء لکن بشرط ان لایکون مما لم یجربہ سنۃ اللّٰہ) ان اللّٰہ کان بکل شئی علیما من الاستعداد لما سال العبد وفیہ اشارۃ الی النھی عن التضجر عن علم اجابۃ الدعاء والی الامر بالرضی بما وقع و اعتقاد الحکمۃ فیہ. (تربیۃ السالک مطبوعہ النور بابت ماہ محرم ۱۳۴۱ھ ص ۱۰۲)

حال: حضور ایک خیال اب بھی دل کو بے چین رکھا کرتا ہے کہ اب تک تو اپنے آپ کو ملانے پن کی وجہ سے اکثر لذائذ دنیاوی سے اول میں معصیت کے ڈر سے خود کو بچایا گو اس احتراز میں نیت تو جیسی اچھی ہونی چاہیے نہ ہوتی تھی بعض وقت تو خیال تھا کہ بعض لوگ مولوی کہتے ہیں منہیات میں مبتلا دیکھ کر مطعون کریں گے اور بعض وقت یہ خیال تھا کہ مجھ پر انعام خداوندی تیری لیاقت سے زیادہ ہے کہ مجھ کو عربی و انگریزی کے اتنے سارے امتحانات پاس کرائے اور معقول تنخواہ کی ملازمت دی' کہیں ایسا نہ ہو اللہ پاک خفا ہوں اور یہ نعماء چھین لیں۔ اب یہ اندیشہ ہوا کرتا ہے کہ کہیں وہاں یہ نہ کہہ دیا جائے کہ ہم نے وہاں تو بہت کچھ دیدیا اب کیا باقی رہا اس ڈر سے طبیعت کانپ اٹھتی ہے؟

تحقیق: لذات معاصی کے ترک کے منشاء میں جو تردد ہے اس کا نہایت سہل معیار یہ

ہے کہ یوں فرض کرلیا جاوے کہ اگر باوجود ترک معاصی کے پھر بھی لوگ مطعون کریں یا ایسے طور سے معاصی کا ارتکاب ہو کہ نہ کسی کو علم ہو نہ کوئی مطعون کرے تو کیا ان دونوں صورتوں میں معاصی سے احتراز نہ کروں۔ اگر یہ جواب ملے کہ اس وقت احتراز نہ کروں تب تو واقعی منشاء غیر محمود ہے اور اس پر اجر کا وعدہ نہیں اور اس کی تبدیل واجب ہے جو کہ اختیاری فعل ہے وہ تبدیل یہی ہے کہ عزم کرلیا جاوے کہ ان دونوں حالتوں میں بھی معاصی کا ارتکاب نہ کروں گا بس کافی ہے اور اگر یہ جواب نہ ملے تو اس وقت ترک کا یہ منشاء بھی نہ ہوگا اور پھر اس منشاء کا خطور محض وسوسہ ہے جس پر مواخذہ نہیں علیٰ ہذا نعماء کے چھن جانے کے خیال میں یہی کلام اور تفصیل ہے بلکہ میرے نزدیک یہ دوسرا امر یعنی خوف سلب نعم اگر منشاء بھی ہو تب بھی محمود ہے کیونکہ یہ بھی خشیت حق ہی ہے اور دلیل ہے تعلق مع اللہ کی گو خشیت کا یہ ادنیٰ ہی درجہ ہو مگر غیر حق کی طمع یا خوف تو نہیں ہے اور یہ خوف کہ کبھی قیامت میں یہ کہہ دیا جاوے یہ خوف اگر طبعی اور ناشی ہیبت حق سے ہے تو سنت حضرت عمرؓ کی اور حالت محمودہ ہے کہ انہوں نے بھی توسیع فتوح کے موقع پر یہ فرمایا تھا اور اگر کسی دلیل سے ہے تو دلیل اس کے خلاف ہے اسی آیت کا آغاز یہ ہے: "**ویوم یعرض الذین کفروا علی النار اذھبتم طیباتکم الآیة**" اور خاتمہ یہ ہے "**فالیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تستکبرون فی الارض بغیر الحق وبما کنتم تفسقون ای تکفرون کما ھو اصطلاح التنزیل الکریم**" ورنہ یوں تو ہر شخص کو حتیٰ کہ انبیاء کو بھی طیبات عطاء ہوئے ہیں تو عموم خطاب کیسے محتمل ہے۔ (النور بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۱۱۱)

سوال: اکثر اوقات توجہ رہتی ہے ایک شبہ ہر وقت رہتا ہے وہ یہ ہے کہ جس وقت توجہ ہوتی ہے بے اختیار آسمان کی طرف خیال جاتا ہے اگرچہ اس خیال میں معذور ہوں مگر شبہ ہوتا ہے کہ یہ خیال کیوں ہوتا ہے شاید شبہ کفر کا نہ ہو اگر اس کا کوئی علاج ہو تو ضرور عنایت فرماویں؟

جواب: السلام علیکم حق تعالیٰ جہت سے منزہ ہے مگر تاہم اس کی خاص تجلیات عرش سے خاص خصوصیت ہے اسی لیے فطری طور پر جہت فوق کی طرف خیال جاتا ہے جس کا منشاء امر واقعی ہے اس میں کفر کی کوئی بات نہیں۔ (حصہ مذکور ص ۱۲۶)

وسوسہ نظر بد کا علاج

حال: ایک وسوسہ میں گرفتار ہوں علاج ارشاد ہو، راستہ میں جب کوئی عورت نظر آتی ہے نفس کہتا ہے ایک دفعہ نظر کر لے کیا حرج ہے کیونکہ تو بدفعلی تو نہیں کرے گا اگر بالفرض بڑی خواہش ہی ہو تو اس سے باز رہنے میں مجاہدہ ہے سو دیکھ اگر نظر نہ ہوتی تو یہ مجاہدہ کہاں سے حاصل ہوتا تو مولوی ہے اس کو سمجھ سکتا ہے پھر اپنے مرشد سے یہ بات عرض نہ کیا کریا حضرت اس کید سے نجات دیجئے؟

تحقیق: جب کید ہونا معلوم ہوگیا تو نجات یہی ہے کہ عمل نہ کیا جاوے اور جو اس میں نفس نے نکتہ گڑھا ہے اول تو حسب فتوئی اہل طریق کل حقیقة ردتها الشریعة فهی زندقة یہ نکتہ ہی مردود ہے چونکہ شریعت نے اس کو زنا بتلایا ہے پھر یہ نکتہ اصول فن کے بھی خلاف ہے کیونکہ حکمت اس میں مجاہدہ کی نکالی ہے سو باوجود تقاضا کے نظر نہ کرنا کیا یہ مجاہدہ نہیں بلکہ آپ کے نفس کے مجوزہ مجاہدہ میں تو کچھ حظ بھی ہے اور کچھ مجاہدہ اور نہ دیکھنا خالص مجاہدہ ہے پھر کون اکمل ہوا سو یہ حکمت غض بصر میں بھی حاصل ہے اور اگر مجاہدہ مطلوبہ ایسا عام ہے نصف اھلیل داخل کر کے سکون سے بیٹھا رہنا اور پورا علاج نہ کرنا اس سے بڑھ کر مجاہدہ ہے تو کیا یہ بھی مطلوب ہوگا' آئندہ ہرگز ایسے نکات میں ذہن نہ دوڑائیں' شریعت کو امام بنادیں ورنہ بہت جلد باب الحاد کے قرع کا خوف ہے وفیہ قال العارف الشیرازیؒ:

درراہ عشق وسوسہ اہرمن بسے است ہشدار گوش را بہ پیام سروش دار

(حصہ مذکور ص ۱۳۵)

سوال: گزارش ہے کہ ایک شخص ہے جو پوری طور سے پابند صوم وصلوٰۃ ہے عقائد بھی اس کے اہل سنت کے سے ہیں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھی ہے حدود شرعی کا بھی لحاظ کرتا ہے باوجود ان تمام اوصاف کے بدقسمتی سے ایک موذی مرض میں مبتلا ہے وہ یہ کہ بعض اوقات اس کے دل میں بزرگان دین کی طرف سے برے برے خیالات، ہر قسم کے برے وسوسے پیدا ہو جاتے ہیں لیکن دراصل وہ شخص اس کا اثر قبول نہیں کرتا بلکہ جس وقت اس قسم کے خیالات فاسدہ پیدا ہوتے ہیں وہ نادم ہوتا ہے اور توبہ کرتا ہے اور خداوند کریم سے اس بلا کے متعلق پناہ مانگتا

ہے اس مرض کی وجہ سے وہ شخص پریشان ہے بلکہ یوں کہیے کہ وہ اپنی نجات سے مایوس ہے جب وہ اپنے وساوس کی طرف نگاہ کرتا ہے تو اس کو اپنے کامل ایمان ہونے میں شک پیدا ہوتا ہے؟

جواب: السلام علیکم ورحمۃ اللہ بحالت موجودہ ذرا بھی مواخذہ نہ ہوگا بالکل بے فکر رہیں یہی بے فکری اس کا علاج ہے اور اس کے دفع کے لیے زیادہ وظیفے نہ پڑھیں اور پھر اطلاع دیں۔ (تربیۃ حصہ مذکور ص ۱۶۹)

حال: اپنی بدقسمتی کے سوا اور کیا عرض کروں ایسے دربار کی غلامی نصیب ہو کر اور پھر یہ حالت ہو کہ ہر وقت دنیا ہی میں انہماک رہے اور اپنی کوئی اصلاح نہ کی جاوے؟

تحقیق: یہ بھی کافی ہے اور یہ بھی ایک دن انشاء اللہ تعالیٰ رنگ لاوے گا' مایوس نہ ہوں۔

حال: اور ہر وقت دنیاوی خیالات میں رہتا ہے

تحقیق: اسی ذکر عادت کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ بھی قلب سے ایک روز رخصت ہو جاوے گا۔ (تربیۃ السالک مطبوعہ النور بابت ماہ رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ)

حال: ایک مرض کئی روز سے ہو گیا ہے وہ یہ کہ اِدھر اُدھر کے خیالات دنیوی ذکر شریف اور نماز میں زیادہ آنے لگے؟

تحقیق: جس کو آپ نے مرض لکھا ہے مرض نہیں ہے یہ ان تغیرات میں سے ہے جو مریض کو ''خروج من المرض الی الصحۃ'' میں لزوماً پیش آتے ہیں' گھبرانا با ختیار نہ چاہیے اور بلا اختیار یہ بھی ایک مجاہدہ اضطراریہ ہے جو کہ نافع ہے طریق خاص ضرب نہ مقصود ہے نہ موقوف علیہ مقصود جس طرح بے تکلف بن جاوے اور جس طرح آپ کر رہے ہیں کافی ہے۔ (تربیۃ السالک مطبوعہ النور ماہ رمضان المبارک ۴۲ھ ص ۲۰۸)

حال: اس وقت کوئی خاص امر قابل گزارش نہیں جو کمترین کو پڑھنے کے واسطے ارشاد ہوا ہے وہ برابر روزانہ بلاناغہ بفضلہ تعالیٰ پڑھے جاتا ہوں مگر اس وقت تک یکسوئی نہیں ہوئی جس کی وجہ سے بعض وقت پریشانی ہوتی ہے یہ اپنی بدقسمتی ہے؟

تحقیق: یکسوئی پر نظر نہ کیجئے کہ غیر اختیاری ہے غیر اختیاری کے درپے ہونا تحمل مالایطاق کا قصد ہے جو ہر طرح ممنوع ہے عمل کیے جایئے کہ اختیاری ہے اور اصل مقصود میں

اسی کو دخل بھی ہے نہ کہ امور غیر اختیاریہ کو بالکل مطمئن ہو کر کام میں لگے رہیے البتہ حالات سے اطلاع دیتے رہیئے میں دعا کرتا ہوں۔ (ذیقعدہ ۴۴ھ تربیۃ حصہ مذکور ص ۲۸۷)

حال: احقر باقرار لسانی وتصدیق تمام عقائد اسلامیہ کا پختہ طور سے معتقد ہے باوجود اس کے بعض وقت دل میں ایسے خطرات گزرتے ہیں گویا بعض احوال بعد الموت کے متعلق دل میں کچھ شک سا ہو رہا ہے خدا جانے یہ کیا بلا ہے جس سے مجھے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تو سراسر کفر ہے مبادا کہیں اسی شک کے شک ہی میں خاتمہ ہو جائے اور پھر عذاب جاودانی میں مبتلا ہو جاؤں اور فرشتے کہنے لگیں "**علی شک کنت وعلیہ مت وعلیہ تبعث معاذ اللہ منہا**" ایسے خطرات کے دفع کی کوئی تدبیر ہو تو بہتر ہے؟

تحقیق: اگر اس پر خاتمہ بھی ہو گیا تب بھی کچھ حرج نہیں بے فکر رہنا چاہیے یہ شک نہیں شک اور پختہ طور سے معتقد ہونا باہم کیسے جمع ہو سکتے ہیں یہ وساوس ہیں جو بروے حدیث صریح علامت ایمان کی ہے بلکہ ایسی حالت میں مرنا بوجہ مشقت علی النفس کے شہادت ہے۔

حال: اور اکثر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ کسی نیک آدمی کی قدم بوسی کروں یا پاؤں پکڑلوں، گلے سے لپٹالوں اور کچھ دل کی حالت بیان کروں اور بار بار قلب میں یہ خطرہ آتا ہے کسی سے کچھ کہوں مگر کیا کہا جاوے سمجھ میں نہیں آتا؟

تحقیق: ایسے وقت میں بزرگوں کے کلام پڑھنے سے سیری ہوتی ہے۔ (تربیۃ السالک ملخص ص ۳۲۸)

حال: اگر میرے قلب کے اندر معلوم نہیں ہوتی بزرگان دین کی محبت معلوم ہوتی ہے بلکہ زیادہ گو ظاہر نہیں ہے میرے اوپر اور جب خدا سے ہی اعتقاد نہ ہو تو اور اس سے زیادہ بری بات کیا ہوگی، غرض باطن بہت خراب ہے میرا میں یہ نہیں چاہتا ہوں، انوار ہوں باطن میں اور کشف و کرامات ہوں بلکہ مقصود اعتقاد کی درستی ہے اور باری تعالیٰ کی رضامندی نہ کچھ یہ بات کہ عبادات کے اندر مزا آوے اور اگر کچھ ان میں سے ہو بھی جاوے کوئی بات حاصل ان کی عنایت ہے؟

تحقیق: کس وہم میں مبتلا ہو گئے اگر اللہ کی محبت نہ ہوتی تو اس کی فکر ہی نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہونا چاہیے یہ خود محبت ہی کا ثمرہ ہے۔ رہا یہ کہ جب محبت ہے تو پھر ہوتی ہوئی معلوم کیوں نہیں ہوتی۔ عزیز من رنگ محبت کے مختلف ہیں تمام خاص رنگ کو محبت سمجھے

ہوئے ہو حالانکہ دوسرے رنگ سے ہے دوسرے اللہ والوں کی محبت کیوں ہوتی اگر اللہ کی نہ ہوتی اور پہلا اثر جو لکھا ہے سو یہ تمہاری غلطی ہے یا تو تم اس کی یاد کو اثر سمجھتے ہو سو یہ اثر نہیں اور یا اس خاص رنگ کے نہ ہونے کو اثر سمجھتے ہو سو اس کی تحقیق اوپر لکھ دی ہے رہا رونا نہ آنا سو اس کی وجہ اختلاف ہے طبائع کا بعض پر عقلیت کا رنگ طبیعت پر غالب ہوتا ہے اس وقت ایسے آثار کم ہوتے ہیں اور یہ کچھ نقص نہیں مطلوب بکاء قلب ہے نہ بکاء عین ورنہ یہ ارشاد ہوتا "فان لم تبکوا فتباکوا بلکہ لم تبکوا" پر کوئی ملامت و مذمت ہوتی۔ میں توکلا علی اللہ قسم کھاتا ہوں کہ تمہارے دل میں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے وہم نہ کرو کام میں لگے رہو۔ (تربیۃ السالک مطبوعہ النور ماہ ربیع الاول ۴۵ھ ص ۳۴۹)

حال: آج کل دوسرے تیسرے دن شجرہ بھی پڑھتا ہوں جس سے ہر وقت دل پر خوف اور بری باتوں سے پرہیز ہے مگر جب مصرعہ ذیل پر پہنچتا ہوں تو دل میں کہتا ہوں کہ تو ابھی پڑھ رہا ہے اور پڑھنا چاہتا بھی ہے اور زبان سے یہ کہتا ہے:

ع نے عبادت نے زہد نے خواہش علم و ادب

اس شبہ کو حضور دور فرما دیں کیونکہ میں عربی میں شرح وقایہ وغیرہ پڑھ رہا ہوں۔ فقط

تحقیق: مراد یہ ہے کہ ان چیزوں کو مطلوب بالذات نہیں سمجھتا ورنہ لازم آتا ہے کہ نماز بھی چھوڑ دی جاوے کہ وہ عبادت ہے۔ فقط

حال: اور دوسری جگہ ہے:

گرچہ عالم میں الٰہی سعی میں بسیار کی ‏ پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کی

جان و دل لایا و لے تجھ پر فدا کے واسطے ‏ گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابل منظور ہے

پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے

اس میں شبہ ہوتا ہے کہ نہ تو عالم میں سعی کی اور نہ جان و دل ہدیہ کیا ہے اور یہ زبان سے پڑھتا ہے اس کو نہ پڑھ مگر میں پڑھتا چلا جاتا ہوں ان دونوں شبہوں کو حضور رفع فرما دیں؟

تحقیق: اس کا ازالہ یہ ہے کہ یہ سمجھے کہ جس بزرگ کا یہ کلام ہے اس کی نقل اس لیے کرتا ہوں کہ مجھ کو بھی یہ حال حاصل ہو جاوے۔ (تربیۃ السالک ص ۴۰۷)

حال: حضرت کوئی وظیفہ اپنی زبان مبارک سے عطا فرماویں جس سے وساوس نفسانی دور ہوکر اطمینان قلب وذوق عبادت میسر ہو؟

تحقیق: کسی خاص وظیفہ میں یہ کوئی خاص اثر نہیں کہ اس سے عبادت میں جی لگنے لگے اسی طرح اس کی اور بھی کوئی تدبیر نہیں اسی واسطے محققین کی تعلیم ہے کہ اس کا نہ قصد کرے نہ اس کا انتظار کرے کام میں لگا رہے اور جتنی توجہ ومداومت اختیاری ہے اس میں کوتاہی نہ کرے بس اسی پر تمام برکات مرتب ہوجاتے ہیں جو اس وقت سمجھ میں بھی نہیں آسکتے بعد ترتب نظر آجاویں گے۔ (النور رمضان ۱۳۵۶ھ)

حال: جس وقت ذکر کرتا ہوں تو دل بھی لگتا ہے اور شوق بھی ہوتا ہے مگر بعضے خیالات بھی آجاتے ہیں اور بہ نسبت ذکر کے فرصت کے وقت خدا کی طرف زیادہ دھیان رہتا ہے اس وجہ سے بھی فکر میں ہوں کہ ذکر میں تو بعضے خیالات بھی آتے ہیں اور فرصت کے وقت خدا کی طرف دھیان جاتا ہے یہ کیا عجیب بات ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا' اب اس کا علاج حضرت برائے مہربانی فرما کر خادم کو سرفراز فرماویں؟

تحقیق: خیالات تو دوسرے وقت بھی آتے ہیں مگر ان اوقات میں انقطاع خیالات کا خاص اہتمام کیا نہیں جاتا اس لیے ان کے آنے کی طرف التفات نہیں ہوتا اور ذکر کے وقت اہتمام ہوتا ہے اس لیے ان کی طرف التفات ہوتا ہے نیز قصد نفی سے بعض اوقات خود خیالات بھی آجاتے ہیں اور عدم قصد سے نہیں آتے۔ یہ وجہ ہے تفاوت کی مگر یہ مضر نہیں جب قصداً خیالات نہ لائے جاویں۔ (تربیۃ ص ۴۸۰)

حال: سستی بہت ہے بعض وقت شیطان یوں بہکاتا ہے کہ نماز مت پڑھو اور سب اچھے کام کرو' خیرات کرو' زکوٰۃ دو' لوگوں سے نیکی کرو' کتابیں پڑھو' عالموں کے پاس جاؤ وغیرہ وغیرہ اور خصوصاً عشاء کی نماز میں کھانا کھانے کے بعد بہت سستی پیدا ہوجاتی ہے اور قطعی نماز پڑھنے کو طبیعت نہیں چاہتی' طرح طرح سے شیطان بہکا کر نماز سے باز رکھتا ہے مگر اس وقت ایک عجیب حالت ہوتی ہے' شیطان نماز سے منع کرتا ہے اور کوئی چیز اندر سے شیطان کے تمام بہانوں اور خیالات کی تردید کرتی ہے اور نماز کے واسطے پلنگ پر سے اُٹھا

دیتی ہے اکثر شیطان یا نفس مغلوب ہوا ہے مگر ان جھگڑوں سے بچنے کے واسطے میں کھانا کھانے سے پہلے نماز پڑھ لیتا ہوں؟

تحقیق: یہ سب مجاہدہ ہے جس سے اجر دونا ہو جاتا ہے۔ (النور ماہ ذیقعدہ مذکورہ بالا ص ۴۹۴)

حال: امراض باطنی نے زور دکھایا اس قدر سخت ہیجان پیدا ہوتا ہے کہ مجھے بعض وقت یقین ہوتا ہے کہ اب قطعی ایمان سے خارج ہو گیا؟ تحقیق: یہ وساوس غیر اختیاریہ مکمل ایمان ہیں نہ کہ مزیل۔

حال: رمضان شریف میں ضعف ہو گیا تو سخت تر نفس کے اعتراض سنائی دیتے تھے۔ قرآن شریف پڑھنے میں اس قدر گستاخی وانکار و تردید و تردد پیدا ہوتا رہا کہ معاذ اللہ اور نماز بھی پوری کرنا مشکل اور خیال ہٹانے پر کچھ منٹ تک قدرت وقابو نہیں پاتا تھا' جناب باری تعالیٰ کی عظمت قدرت کا خیال جمانے سے سخت بے ادبی و گستاخی پیدا ہوتی ہے؟

تحقیق: یہ احتمال بے وجہ ہے یقین اختیار و استحسان سے ہوتا ہے اگر ایسے میں زبان سے بھی نکل جائے گناہ نہیں نہ کہ کفر۔

حال: اس قدر تو یقین ہے کہ وساوس مضر نہیں مگر تشویش یہ ہے کہ شاید کہ اپنے اختیار ارادہ سے پیدا ہوتے ہیں؟

تحقیق: ارادہ واختیار ایسی چیز نہیں کہ اس میں شاید کی گنجائش ہو وہ تو یقینی الوجود ہوتا ہے۔

حال: بعض وقت تو حدیث نفس ایسی پیدا ہوتی ہے کہ میں خود اپنے کان سے سن رہا ہوں؟

تحقیق: اعتقاداً اس کا باطل سمجھنا بس ہے۔

حال: حضرت والا مجھ کو ایک اشکال پیش آیا' وہ یہ کہ جب کوئی وسوسہ آیا تو اتنی دیر خدا سے غفلت ہوئی اس سے استغفار کرتا ہوں اور گو استغفار جملہ معاصی سے کرتا ہوں مگر زیادہ توجہ غفلت ہی سے ہوتی ہے اور توبہ استغفار میں ندامت کے ساتھ اس کا بھی قصد کرنا چاہیے کہ پھر غافل نہ ہوں گا مگر بلا اختیار پھر وسوسہ آتا ہے تو پھر غفلت ہوئی؟

تحقیق: وسوسہ اور اس کا جو لازم ہے غفلت جب غیر اختیاری ہو بایں معنی گناہ نہیں کہ اس پر مواخذہ نہیں لیکن اپنی ذات میں نقص اور قبیح ہے اور استغفار جیسا رافع ذنب ہے ایسے ہی جابر نقص بھی ہے اسی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غین کے بعد جو آپ کے

مذاق میں کمال سے منقول تھا استغفار فرماتے تھے۔ (النور ماہ شوال ۴۷ھ ص ۵۵۵)

حال: مہتمم مدرسہ عربیہ رائے پور گوجران کے فرزند ارجمند کی ماتم پرسی اور تعزیت کو بندہ گیا تھا راستہ میں دریا پڑتا ہے اس میں ایک جگہ پانی سے گزرنا ہوا' اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور گزرا پانی زائد تھا اس میں غوطے آئے اس حالت کا جو اس وقت دھیان کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اپنی جان کی فکر تھی خدائے عالم کا خیال نہ تھا تو جان کندنی کا وقت جو کہ نہایت نازک ہوگا تو اس وقت ایمان کا کیا ٹھکانا بر مثال طوطے کے کہ اس کو کتنا ہی پڑھاؤ لیکن بلی کے سامنے ٹیں ہی کہے گا۔ یہ خیال کر کے نہایت غم رہتا ہے؟

تحقیق: ماشاء اللہ عالم ہو کر ایسے غلط خیال میں مشغول ہو گئے اول تو یہ قیاس صحیح نہیں کیا یہ احتمال نہیں کہ اگر ہلاک کا تیقن ہو جاتا تو اس وقت حق تعالیٰ کا خیال غالب رہتا یہ حالت تو تیقن کے قبل لازم تھی کہ اپنی جان بچانے کی فکر غالب ہو اور اگر بالفرض اس وقت بھی حق تعالیٰ کا خیال غالب نہ رہتا تو کیا کسی چیز سے ذہن کا خالی ہونا مستلزم اس چیز کی نفی ذات یا صفات کو ہے اگر ہے تو کس دلیل سے اگر نہیں ہے تو پھر ایمان کے متعلق خطرہ کیسا۔ خلو ذہن تو منافی ایمان کے نہیں البتہ نفی مذکور منافی ایمان کے ہے تو جو واقع ہوا وہ منافی نہیں اور جو منافی ہے وہ واقع نہیں ہوا پھر شبہ کیسا' ایمان حاصل پر جب تک اس کی ضد طاری نہ ہو وہ حاصل ہے ہر وقت اس اعتقاد کا استحضار شرط نہیں جب وہ حاصل ہے تو اس کے سب لوازم نجات وغیرہ اس پر مرتب ہوں گے۔ (تربیۃ ص ۵۸۵ النور ماہ رجب ۴۸ھ)

سوال: حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ کو جب ذکر شریف تعلیم فرمایا تھا تو یہ فرمایا تھا کہ لا الہ کے وقت یہ خیال کرے کہ جس قدر محبتیں غیر خدا کی قلب میں ہیں سب کو نکال کر پس پشت ڈال دیں اور الا اللہ کے وقت یہ خیال کرے کہ صرف اللہ کی محبت قلب میں داخل کی تو اب وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو بھی بروقت ذکر شریف کے ایسا ہی خیال کرے اور حدیث شریف میں ہے کہ جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ہوگی مسلمان نہیں؟

جواب: چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عین خدا کی محبت ہے بلکہ جمیع اہل اللہ کی

محبت بھی عین خدا تعالیٰ کی محبت ہے پس مراد اس تعلیم میں یہ ہے کہ جو محبتیں اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں رکھتیں ان کو پس پشت ڈال دیا اب کوئی اشکال نہیں۔ فقط (۳ ربیع الثانی ۴۴ھ الکشف ص ۴۴)

بوقت ذکر وساوس آنیکا علاج

حال: شام کے بعد اسم ذات کا وظیفہ پیشتر تو نیچی آواز سے ہوتا تھا مگر اب بالکل دل میں رہتا ہے بہت کوشش کرتا ہوں کہ آواز سے ادا کروں مگر ناکامیابی ہوتی ہے بلند آواز سے کرتے وقت طبیعت زیادہ رجوع رہتی ہے اور دل میں کرتے ہوئے کسی قسم کے خیالات وسوسے آتے رہتے ہیں؟

تحقیق: تو جہر سے کیوں نہیں پڑھتے۔

حال: پھر اس وقت خیال ہوتا ہے کہ جب دل دوسرے خیالوں کی طرف ہے تو پھر شاید اس حرف کو زبان سے ادا کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہو' وسوسے عموماً رہتے ہیں؟

تحقیق: غلط وسوسہ ہے پھر بھی نفع ہے "فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہٗ" خصوصاً جبکہ خیالات غیر اختیاری ہوں آپ کو الکشف کا مطالعہ ضروری ہے۔ (از حصہ مذکور ص ۳)

وسوسہ ریا کا علاج

حال: بعض لوگوں نے جو میرے حفظ کلام اللہ شریف کی کیفیت معلوم کی تو میری تعریف کی اس سے ایک قسم کی میں نے نفس میں بشاشت پائی' اس وجہ سے مجھے اپنے خلوص نیت میں شبہ واقع ہو گیا ہے اور ارادہ کرتا ہوں کہ حفظ کلام اللہ شریف کا شغل تا خلوص نیت ملتوی کر دوں' آئندہ جیسا حضرت کا امر ہو؟

تحقیق: ہرگز ایسا نہ کیجئے بشاشت سے شبہ نیت میں عدم خلوص کا کرنا خود بھی غلط ہے ورنہ شیطان کو ہر عمل صالحہ کے چھڑا دینے کا ایک اچھا ذریعہ ہاتھ آوے گا کہ لوگوں سے تعریف کرا دی اور آپ کو شبہ میں ڈال دیا' بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس طرح عمل للخلق ریا ہے ترک عمل للخلق بھی ریا ہے۔ (محرم الحرام ۴۶ھ تربیۃ السالک ص ۴۲۰)

حال: بندہ کو نماز میں بہت وساوس ہوتے ہیں اور ہر کار خیر میں خصوصاً نماز کے وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ تجھے فلاں فلاں دیکھ رہا ہے اس لیے یہ فعل تیرا ریا ہے اور سمعہ میں داخل ہے؟

تحقیق: محض کسی کے دیکھنے سے تو ریا نہیں ہوتی جب تک کہ عامل دکھلانے کا قصد نہ کرے اور یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ قصد فعل اختیاری ہے محض دکھلانے کا خیال بلا اختیار آ جانا یہ قصد نہیں ہے اس علم کی تصحیح بھی اس خیال کا علاج ہے اور اس خیال کے مقتضاء پر عمل نہ کرنا یعنی طاعت کو ترک نہ کرنا اس علاج کا تکمیل ہے۔ (آغاز ۱۳۴۲ھ تربیۃ ص ۴۹۵ النور ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ)

وسوسہ ریا و عجب کا علاج

حال: کبھی ذکر کرتے وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ کوئی سنے گا تو تعریف کرے گا؟

تحقیق: عزم نہ ہو تو مضر نہیں۔

حال: اگر کوئی منہ پر تعریف کرتا ہے تو بھلا معلوم ہوتا ہے اس کا علاج فرمادیں؟

تحقیق: اگر یہ بھلا معلوم ہونا عقلاً برا معلوم ہوتا ہے تو مضر نہیں۔ (تربیۃ السالک ص ۵۱۶)

وسوسہ ناشکری کا علاج

حال:: چوری جو ہوگئی ہے اس کا سوچنے سے بھی افسوس نہیں ہوتا کہیں یہ حق تعالیٰ کی ناشکری تو نہیں ہے؟

تحقیق: چوری کا حال حکیم صاحب سے سن کر چوری کا افسوس اور آپ کے استقلال پر سرور ہوا ناشکری کا احتمال عجیب ہے ناشکری جو مذموم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ناشی ہے منعم کی بے تعلقی سے اور جو چیز منعم کی غایت تعلق سے ناشی ہو وہ محمود ہے۔ اگرچہ اس کا نام کسی کی اصطلاح میں ناشکری ہو وہ حقیقتاً ناشکری نہ ہوگی گو صورتاً ہو۔ (النور ماہ جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ تربیۃ السالک ص ۵۸۲)

وسوسہ عجب کا علاج

حال: ایک حافظ ۱۸۔۱۹ پارہ کے ہیں اکثر وہ پڑھاتے ہیں بلکہ میں بھی کہہ دیتا ہوں کہ نماز پڑھائیں مگر وہ مسائل نماز وغیرہ کچھ نہیں جانتے نہ تجوید کے مطابق صحیح قرآن پڑھتے ہیں اس لیے ان کے پیچھے نماز تو اکثر پڑھ لیتا ہوں مگر یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ مسائل وغیرہ...... نماز وغیرہ سے ناواقف ہیں دوسرے الفاظ بھی اچھی طرح سے ادا نہیں ہوتے کہیں میری نماز تو خراب نہ ہو جاتی ہو اس سے انقباض ہوتا ہے اسی وجہ سے خود نماز پڑھاتا ہوں مگر ساتھ ہی اس

کے یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اس خیال سے تو اپنے کو ان سے اچھا سمجھنا پایا جاتا ہے؟
تحقیق: نہیں اپنے کو اچھا سمجھنا لازم نہیں آتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو دولت علم تصحیح قرآن کی عطا فرمائی ہے اس عطیہ سے جو اس کو عطا فرمایا ہے افضل سمجھنا لازم آتا ہے۔ سو اس میں کیا حرج ہے اور چونکہ وہ اپنی ذاتی صفت نہیں اس لیے اپنے کو اچھا سمجھنے کا لزوم بھی نہیں۔ (مفر المظفر ۴۶ھ تربیۃ ص ۴۴۲)

نماز میں تشتت قلبی کا علاج

حال: نماز میں جس وقت خیالات لایعنی آویں ان کا دفعیہ کس طرح کیا جاوے؟
تحقیق: ذکر و قرآن کے الفاظ کی طرف متوجہ ہو جانے سے خیالات بند ہو جاتے ہیں۔ (تربیۃ حصہ اول ص ۱۹)

سوال: جس قدر یکسوئی کے واسطے کوشش کی جاتی ہے اسی قدر اور خیالات کی زیادتی ہوتی جاتی ہے۔ اکثر ان خیالات کی وجہ سے نماز میں سہو ہو جاتا ہے اس وقت طبیعت بہت پریشان ہوتی ہے اور یہ جی چاہتا ہے کہ اپنا سر زمین پر دے ماروں؟

جواب: یہی تو غلطی ہے کہ زیادہ کوشش کی جاتی ہے کیونکہ اس سے طبیعت پریشان ہو کر خطرات بڑھ جاتے ہیں' سرسری توجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ یکسوئی ہو جاوے گی اور اگر باوجود اس کے بھی پوری کامیابی نہ ہو تب بھی اطمینان رکھیں' چند روز میں اس طریق سے ضرور ہو گی۔ (النور ص ۲۱۸)

حال: آٹھ مہینے سے دکان پر بہت کم بیٹھنا ہوتا ہے صرف صبح کو دو تین گھنٹہ کے لیے جاتا ہوں دن بھر سوداگر کی مسجد کے ایک حجرہ میں تنہا پڑا رہتا ہوں' تنگی معاش بھی گوارا کی مگر روز بروز ذاتی حالت میں کمی ہوتی جاتی ہے' سخت پریشان ہوں؟

تحقیق: ذوقی حالت کے ابقاء یا زیادت کی فکر کرنا ہی پریشانی کی بنیاد ہے کیونکہ وہ غیر اختیاری ہے اور غیر اختیاری کے ساتھ قصد کا تعلق ممتنع اور ممتنع کی فکر یقیناً پریشانی۔ (النور ص ۲۲۵)

تعریف مشاہدہ و معائنہ

حال: مشاہدہ کسے کہتے ہیں؟ تحقیق: التفات الی الصفات

حال: اور معائنہ کسے؟ تحقیق: التفات الی الذات۔

حال: اور ان دونوں میں کیا فرق ہے گو بعد حضور ترقی کے بہت سے طرق ہیں مگر من جملہ ان کے اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے یا نہیں کہ تصور اسم ذات میں خوب ملکہ و بے تکلفی پیدا کرنا؟ تحقیق: یہ بعد حضور نہیں ہے عین حضور ہے۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص ۷۹)

انضباط اوقات کی تعلیم

حال: جب کوئی کام دینی کر رہا ہوتا ہوں اور اس وقت کالج کا کام یاد آ جاوے تو بڑی بدمزگی سے دین کا کام چھوڑ کر کالج کے کام میں لگ جاتا ہوں، اس وقت یہ خیال زیادہ تنگ کرتا ہے، کیا کیا کروں کیا مناسب ہے کہ کالج کے کام کی پروا نہ کر کے اپنے حقیقی کام میں مشغول رہا کروں؟ تحقیق: سب جائز کاموں کا وقت منضبط کیجئے۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص ۸۱)

حال: حضور دعا فرماویں کہ اسلام پر قائم رہوں اور راہ حق کے خلاف نہ چلوں؟ "اللّٰھم ثبت قلبی علیٰ دینک اللّٰھم ثبت قلبی علیٰ طاعتک ربنا لاتزغ قلوبنا بعداذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمة انک انت الوھاب" حالت بہت ہی خراب ہے جس کا بیان مشکل ہے نہایت بے رغبتی سے نماز وغیرہ ہوتی ہے ذکر و نفل پڑھنے کو طبیعت بالکل نہیں چاہتی اللہ رحم کرے میرے حال پر، حضور دعا فرماویں ہلاکت کے قریب ہو گیا ہوں؟ اللّٰھم احینی مسلماً وامتنی مسلما واحشرنی فی زمرة المسلمین؟

تحقیق: یہ خیالی پریشانی ہے اس کا سبب عدم انضباط اوقات ہے جو مبتدی کو بہت مضر ہے اور اس عدم انضباط کا سبب سفر ہے۔ اسی واسطے اہل طریق نے مبتدی کے لیے سفر کو مضر کہا ہے آپ بتکلف انضباط اوقات کیجئے ان شاء اللہ تعالیٰ یہ شکایت بہت جلد رفع ہو جاوے گی؟ (تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص ۸۵)

رسالہ تبلیغ دین میں قدرے مبالغہ ہے

حال: تبلیغ دین میں جو امراض مسطور ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہی کوئی مرض ہو جس میں یہ غلام مبتلا نہ معلوم ہوتا ہو پورے طور سے الحمدللہ نہیں تو جزوی طور سے یقیناً ہے بڑا خوف معلوم ہوتا ہے؟ تحقیق: امید غالب رکھیں تبلیغ دین میں قدرے مبالغہ سے بھی کام لیا گیا ہے۔ یہ

رائے ہے طبیب کی بقول بمرکش بگیر تا بہ تپ راضی شود یا حال ہے۔ (تربیت حصہ ششم ربع دوم ص۳۵)

جو قرض با آسانی ادا ہو سکے مضائقہ نہیں

حال: والدین معمران کی امداد پیرانہ سالی میں اولین فرض اہل وعیال کا نفقہ سر پر تنخواہ غیر مکتفی اگر حضور اجازت بخشیں تو کہیں سے قرض وام کر کے حاضر ہوتا کہ دل کی جلن بند ہو؟

تحقیق: اگر قرض آسانی سے ادا ہو جانے کی امید ہو کچھ مضائقہ نہیں۔ (تربیت حصہ ہفتم ص۱)

گانے کی طرف التفات نہ کرنا چاہیے

حال: لیکن اگر کسی ذریعہ سے گانے کی آواز کانوں میں پہنچتی ہے تو طبیعت نہایت غمگین ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی مر گیا ہے اور ہر طرف سناٹا سا معلوم ہوتا ہے؟

تحقیق: مگر پھر بھی اس طرف التفات نہ کیجئے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص۶)

عزم ادا قرض آخرت میں بمنزلہ اداء ہے

حال: احقر کو پرسوں سے لرزہ بخار آ گیا ہے تکلیف جسمانی وطبعی تو ضرور ہے مگر بحمداللہ روحانی تکلیف نہیں معلوم ہوتی' البتہ ادائیگی مہر کی ذمہ داری سے گھبراہٹ ہے' خداوند کریم اس کی ادائیگی سے سبکدوش فرماویں تو بالکل اطمینان ہو جاوے؟

تحقیق: غیر ذی وسعت کے لیے عزم اداء کا معاملات آخرت میں بجائے ادا ہونا حدیث سے ثابت ہے مطمئن رہنا چاہیے' البتہ عزم اداء میں کوتاہی نہ ہو۔ (تربیت حصہ ہفتم ص۱۵)

لفظ اللہ کا ادب

حال: چوتھی بات یہ ہے کہ اللہ پاک بے نیاز کی شان میں لفظ تو کہنے سے خادم کو ادب مانع آتا ہے لفظ تم کے ساتھ خطاب کرتا ہے تو معترضین کہتے ہیں کہ تم کہنے سے وحدانیت میں نقص آتا ہے کیونکہ لفظ جمع کا ہے؟

تحقیق: معترضین نہیں سمجھتے آپ بلا وساوس ادب کا لفظ برتئے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص۴۱)

حال: خیال رہتا ہے کہ خدانخواستہ اگر ایسی حالت میں انتقال ہو گیا تو پھر کیا ہوگا' خدا تعالیٰ

سے دعا فرمادیجئے کہ تمام پریشانیوں سے اللہ تعالیٰ نجات بخشیں اور خاص اپنے کام میں مشغول رکھیں؟

تحقیق: دعا کرتا ہوں اور اس کے ساتھ خوش تدبیری کی بھی دعا کرتا ہوں، میرے خیال میں زیادہ حصہ پریشانی اپنا خریدا ہوا ہے۔ (تربیت ہفتم ص ۵۶)

تعویذ گنڈے کا حکم

حال: بہت روز سے خیال تھا کہ حضور کو اپنی خرابی کی حالت تحریر کروں مگر ڈر اس کا تھا کہ کہیں گنڈہ تعویذ والوں میں نہ شمار کیا جاؤں؟

تحقیق: تعویذ گنڈہ براوہ ہے جو خلاف شرع ہو یا اس پر تکیہ اور اعتماد ہو جاوے اور اگر من جملہ تدابیر عادیہ سمجھا جاوے اور شرع کی موافق ہو کچھ حرج نہیں۔

حال: آج کل جب بہت پریشانی ہوئی اور بڑی تکلیف دینے لگا تو حضور میں عرض کیا گیا حضور کی تجویز سے تشفی ہو جاوے گی کہ یہ کیا بلا ہے اور اس کے دفع کی کوئی تدبیر حضور ارشاد فرمائیں؟

تحقیق: میں عامل تو ہوں نہیں تو کلا علی اللہ ایک تعویذ بھیجے دیتا ہوں اس کے گلے میں ڈال دیجئے اور سوتے وقت قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اس پر دم کر دیا کریں اور وہ خود پڑھ لے تو اور بھی بہتر ہے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص ۵۷)

احیاء العلوم وغیرہ کا مطالعہ بعض کے لیے نافع نہ ہونا

حال: میں نے پہلے احیاء العلوم کا مطالعہ کیا ہے اس میں اکثر جوع کی فضیلت دیکھ کر میں نے جوع میں پڑ کر بہت تکلیف اٹھائی ہے یعنی اس سبب سے بدہضمی اور ڈکار کی بیماری میں ہوں اور باب الریاء اور صدق و اخلاص کے باب دیکھ کر کسی عمل میں بھی مجھ کو رجا نہیں آیا لیکن حد سے زیادہ خوف ہوتا تھا؟

تحقیق: ان کتب کا مطالعہ بعض کے لیے نافع نہیں، آپ میرے مواعظ اور تربیۃ السالک اور تکشف دیکھئے اور پھر حالات سے اطلاع دیجئے۔ (تربیت حصہ ہفتم ص ۶۷)

ایصال ثواب

سوال: قرآن شریف پڑھ کر اس کا ثواب کسی کو بخشا جاتا ہے تو پڑھنے والے کو بھی کچھ حصہ

ملتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ اس نے اپنا حصہ ثواب دوسرے کو بخش دیا پھر اس کو کونسا حصہ ثواب کا ملتا ہے؟

جواب: اس کی فکر ہی کیا ہے کہ پڑھنے والے کے پاس ثواب رہتا ہے یا نہیں' اتنا یقینی ہے کہ اگر دوسرے کو ثواب بخشنا کسی درجہ میں بھی موجب حرمان یا نقصان ہوتا تو شارع کی طرف سے اس کی اجازت نہ ہوتی۔ (تربیۃ حصہ ہفتم ص ۷۳)

سنن مؤکدہ ملحق بفرائض ہیں

حال: بجز فرائض کے سنن ونوافل کو تنہائی میں پڑھنے کو طبیعت چاہتی ہے اگر خلاف ہو تو حضرت والا اس میں اصلاح فرماویں؟

تحقیق: سنن مؤکدہ بھی اس حکم میں ملحق بالفرائض ہیں۔ (تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۶)

دیوان حافظ ومثنوی کا مطالعہ

حال: حضور نے ایک مرتبہ خطاب علم میں فرمایا تھا کہ دیوان حافظ ومثنوی کے مطالعہ سے شوق ومحبت پیدا ہوتی ہے اجازت ہو تو میں بھی اس کو زیر مطالعہ رکھوں؟

تحقیق: چندے دیکھ کر مجھ کو اطلاع کی جاوے۔ (تربیۃ حصہ ہفتم ص ۸۰)

مدرسہ سے تنخواہ مانگنا عار نہیں

حال: مدرسہ سے تنخواہ مانگنے میں عار (اہل علم کی شان کے خلاف ہے) سی معلوم ہوتی ہے دل چاہا کرتا ہے کہ مہتمم خود ہی دیں تو اچھا ہے' گو ماہ کے اختتام پر تقاضا پیدا ہوتا ہے کہ تنخواہ ملے البتہ جب زیادہ دن گزر جاتے ہیں تو خود ہی مانگنا پڑتی ہے۔ اب ارادہ ہے کہ ان سے کہہ دوں کہ آپ بلا مانگے تنخواہ دیدیا کریں اس میں کبر تو نہیں؟

تحقیق: کہہ دیں اور اگر پھر بھی نہ ملے تو مانگیں' کیسی شان جب نوکری خلاف شان نہ ہوئی تو "الشئی اذا ثبت ثبت بلوازمہ" بلکہ اس سے انقباض کبر ہے۔ (تربیۃ حصہ ہفتم ص ۸۰)

پردہ کی تاکید

حال: پردہ کے متعلق میں نے بہت چاہا مگر یہ ناممکن سا معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ

عورتوں کی جہالت سے محفوظ رکھے؟

تحقیق: خدا جانے چاہنے کے کیا معنی جو صورت میں بتلاتا ہوں وہ کیجئے۔ وہ یہ کہ ایک روز بی بی اور ساس اور سب گھر والوں کو ایک جگہ بٹھلا کر ان سب سے کہئے کہ فلانی کو مجھ سے پردہ کراؤ اور سب مل کر تاکید کرو کہ مجھ سے پردہ کریں ورنہ میں گھر میں آنا بالکل چھوڑ دوں گا' پھر یہ انتظام کر کے مجھ کو اطلاع دیجئے اب جب تک یہ انتظام نہ کر لیا جاوے میرے پاس خط نہ آوے۔

حال: مگر میں نے اپنی طرف سے یہ انتظام کر لیا ہے کہ میں گھر میں بہت کم جاتا ہوں اور اگر جاتا ہوں تو دروازہ سے سیدھا نیچی نظر کئے دوسرے مکان میں جہاں صرف میری بیوی آسکتی ہے چلا جاتا ہوں اس صورت سے امید ہے کہ فتنہ سے محفوظ ہوں گا؟

تحقیق: یہ آپ کی ناواقفی ہے مکائد نفس وشیطان سے اس میں انسداد فتنہ کا نہ ہوگا اصل میں آپ کا نفس یہ گوارا نہیں کرتا کہ اس کا جی برا ہو۔ (تربیۃ حصہ ہفتم ص ۸۱)

وظیفہ فراخی رزق

حال: خانگی ضروریات نے پریشان کر رکھا ہے اس واسطے ایک وظیفہ فراخی رزق کے لیے بعد عشاء کے کچھ دنوں سے پڑھنا شروع کر دیا ہے جس کی اجازت مولانا مرحوم رائے پوری سے ہے وہ یہ ہے کہ سورہ مزمل شریف گیارہ بار مع گیارہ سو بار یا مغنی کے اگر یہ وظیفہ میری باطنی حالت کے کچھ خلاف ہو تو تحریر فرما دیجئے میں فوراً چھوڑ دوں گا؟

تحقیق: خلاف نہیں گو کچھ زیادہ مناسب بھی نہیں۔ (تربیۃ حصہ ہفتم ص ۸۲)

قابلیت اصلاح سب میں ہے

حال: بزرگان دین کی حالت دیکھنے سے اور اپنی حالت کو موازنہ کرنے سے اس وقت خیال ہوتا ہے کہ اس نا قابل کی اصلاح ہونا مشکل ہے؟

تحقیق: یہ خیال غلط ہے خطاب اصلاح کا عام ہے اور بدون قابلیت خطاب نہیں ہوتا۔ (تربیۃ حصہ ہفتم ص ۹۰)

تطبیق مابین عبارت حضرت مجدد صاحب
ومولانا جامی علیہ الرحمۃ وعبارت مالا بدمنہ

حال: حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات میں یا کہیں لکھا ہے کہ صوفی تا خودراز کافر فرنگ بدتر نداند از کافر فرنگ بدتر ست اور جامی علیہ الرحمۃ نے لوائح جامی میں دو شعر بطور مناجات کے لکھے ہیں:

یا رب برہانیم زحرماں چہ شود　　　راہے دہیم بکوئی عرفاں چہ شود
بس گبر کہ از کرم مسلماں کردی　　　یک گبر دگر کنی مسلماں چہ شود

اس اخیر مصرعہ میں مناجی یک گبر دگر کنی مسلماں چہ شود سے کس کو مراد لیتا ہے۔

(ج اپنے کو) سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ مالا بدمنہ میں یاد آتا ہے کہ لکھا ہے کہ اپنے ایماندار ہونے میں شک کرنا کفر ہے ان دونوں میں تطبیق کی کیا صورت ہے۔

(ج) تعارض ہی نہیں جو تطبیق کی ضرورت ہو گبر یا کافر فرنگ سمجھنا یا اس سے بدتر سمجھنا باعتبار اس احتمال فی المآل کے ہے کہ ہم شاید اُس سے بدتر ہو جاویں اور وہ ہم سے بہتر ہو جاوے اور مالا بد کا حکم باعتبار حال کے ہے۔ (تربیۃ حصہ اول ص ۱۶)

خودرائی کی ممانعت اور اخیر شب جاگنے کی تدبیر

سوال: مکرر درمیان میں اس احقر کے مطالعہ کتاب تحفۃ العاشقین وہدایۃ الانسان سبیل العرفان کے بعد دل پر ایک چوٹ لگی؟

جواب: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اگر کوئی نیا وظیفہ بڑھالیا ہے اس کو چھوڑ دیا جاوے اور میں نے تعلیم ہی کا تو سلسلہ شروع کیا تھا مگر آپ نے خودرائی سے کتابوں کا مطالعہ شروع کردیا۔ اُس کو میں کیا کروں' اگر آپ باقاعدہ تعلیم چاہتے ہیں تو کتابوں کا مطالعہ بالکل چھوڑ دیا جاوے اور جو لکھنا ہو مجھ کو لکھیں' کاملین کی تلاش کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ جنگلوں کو نکل جاویں بلکہ کسی کے پاس جس سے اعتقاد ہو چندے رہنا چاہیے۔ وہاں سب راہیں مل جاتی ہیں اگر اس پر عمل کرنے سے تسلی نہ ہو یا سمجھ میں نہ آوے تو زبانی سمجھ جاویں۔

سوال: مجھ کو آج کل نیند بہت زیادہ آتی ہے' نیند کا غلبہ تو مجھ پر ہمیشہ رہا ہے صبح کی نماز جماعت سے تو شاذ و نادر ہی دستیاب ہوتی ہے؟

جواب: رات کو کھانا کم کھایئے سویرے کھایئے پانی کم پیجئے اور سورہ کہف کی آخری آیتیں ان الذین آمنوا سے آخر سورۃ تک ایک بار پڑھ کے دعا کر کے سو رہا کیجئے۔ (تربیت حصہ دوم ص ۴۳)

حافظ قرآن کا ادب قرآن کی طرح نہیں

سوال: ایک نئی بات سوجھی ہے جس کی اطلاع آپ کو دینا ضروری ہے۔ چھاپہ کا قرآن جبکہ اس پر کاغذ چمڑہ کی جلد ہو جزدان بھی ہو قابل ادب ہے تو حافظ کے سینہ اور دماغ تو قدرتی چھاپہ سے چھپ جاتا ہے انسان کی کھال جزدان اور جلد' میرا خیال ہے کہ حافظ کے سینہ اور دماغ کا اس سے زیادہ ادب ہو' میرے اس خیال کی مہربانی فرما کر اس طور پر تشفی کر دیں کہ اطمینان ہو جاوے؟

جواب: چونکہ دماغ حافظ میں انتقاش باطنی ہے انتقاش ظاہری نہیں اس لیے اس کا ادب اس قسم کا نہیں کہ اس کو بے وضو مثلاً ہاتھ نہ لگا دے ورنہ خود حافظ کو بلکہ ہر مایجوز بہ الصلوٰۃ کے یاد رکھنے والے کو استنجا خانہ میں جانا جائز نہ تھا۔

تصرف متخیلہ و دماغ

سوال: مولائی اکثر نماز میں یہ حالت ہو جاتی ہے کہ بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے ہیں؟

جواب: مبارک حالت ہے:

اے خوشا آں دل کہ آں بریاں اوست　　　اے خوشا چشمیکہ آں گریاں اوست

سوال: اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ چاروں طرف سے یہ آواز آ رہی ہے کہ ہے تو بڑا بدنصیب تو اتنا بڑا گنہگار ہے کہ دنیا میں رہنے کے لائق نہیں تیرا وجود اس دنیا کے قابل نہیں؟

جواب: یہ آواز محض دماغ اور متخیلہ کا تصرف ہے قابل التفات نہیں اور اگر آپ کے خیال کے موافق اس کو صوت غیبی بھی فرض کر لیجاوے تب بھی سرتا سر ارشاد و ہدایت ہے کہ آپ اپنی اصلاح حال کریں تو بھی یہ رحمت ہوئی آپ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور میری اول تشخیص کے احتمال پر اپنے دماغ کی بھی اصلاح فرما دیں۔

سوال: یہ سن کر قلب کو سخت پریشانی ہوتی ہے اور بہت رونے کو جی چاہتا ہے۔ اسی کشاکش میں زندگی گزار رہا ہوں' یہ کیا ہے حضور اس کے واسطے کوئی دعا یا ورد تجویز فرما دیں؟

جواب: پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے تفصیل اس کی اوپر لکھ دی ہے۔ خدا کا شکر کیجئے اور اپنی جسمی وروحی اصلاح کیجئے۔ (تربیۃ حصہ دوم ص ۶)

اعتقاد ہمہ اوست وغیرہ بدون غلبہ حال کفر ہے

سوال: عارفین بمصلحت اپنے علاج ومعالجہ کے اور بغرض اشکیت کے معدوم ہونے کے اس قسم کے اشغال عمل میں لائے لیکن اگر کسی کا ظاہر الفاظ کے موافق یہ اعتقاد ہو جاوے کہ ہمہ اوست ہے تو کافر ہو گا یا نہیں؟

جواب: فرمایا اگر بہ غلبہ حال یہ بات ہے تو معذور ہے کیونکہ فرق کی تمیز درمیان سے اُٹھ گئی ہے اور اگر بلا غلبہ حال کسی کا یہ اعتقاد ہو گیا ہے اور حادث قدیم میں فرق نہیں کرتا تو بلا شبہ کافر ہے:

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد ۔ گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

حق تعالیٰ نے اپنی مثال تو فرمائی لیکن مثل کی نفی بھی آیت لیس کمثلہ میں فرمادی ہے۔ (تربیۃ حصہ دوم ص ۴۰)

حفاظت اولیاء اور عصمت انبیاء میں فرق

جواب تحریر یکے از منتہیان

حال: حضرات صوفیہ کرام مشہور ہے کہ جب بندہ مقام مرادیت سے فائز ہو جاتا ہے تو حق تعالیٰ کی طرف سے اس کی حفاظت ہونے لگتی ہے۔ ولو یدہ الحدیث کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصربه ویده التی یبطش بها الخ مگر دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس حفاظت میں اور عصمت انبیاء علیہم السلام میں کیا فرق ہے؟

تحقیق: انبیاء علیہم السلام میں داعیہ معصیت کا نہیں ہوتا گو قدرت ہوتی ہے جیسے ہم لوگوں میں پیشاب پینے کا داعیہ نہیں گو قدرت ہے اور اولیاء میں داعیہ ہوتا ہے گو ضعیف ہی ہو جس کی مقاومت آسان ہے۔

حال: دوسرے دن جن حضرات صحابہؓ سے صدور کبائر مثل زنا وشرب خمر وغیرہ کے ہوا ہے کیا وہ اس مقام سے فائز نہ تھے؟ تحقیق: ہاں اس وقت نہ تھے۔

حال: اور اگر تھے تو ان معاصی کا صدور کیسے ہوا اور فائز نہ ہونے کی صورت میں کیا

ولی فائز بذالک المقام کو ان حضرات صحابہ پر فضیلت جزئی ہوگی یا کچھ اور جواب ہے؟

جواب: ہاں ہوگی جو فضل صحابیۃ سے وہ مرجوح ہے۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۴۲)

تکرار سورت نوافل میں بلاالتزام جائز ہے

سوال: اکثر لوگ تہجد میں ہر رکعت میں قل ھواللہ مکرر سہ کرر پانچ پانچ یا تین تین دفعہ معمول کر لیتے ہیں یہ جائز ہے؟

جواب: تکرار صورت خصوص نوافل میں جائز ہے مگر التزام نہ چاہیے اگر میں نے کسی کو مطلقاً اجازت دی ہے اب اس اجازت کو مقید کرتا ہوں۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۵۸)

مناجات مقبول و دُرود شریف پڑھنے کی اجازت لینے کے متعلق تفصیل

سوال: مناجات مقبول پڑھتا ہوں لیکن اس کے پڑھنے کی اجازت حضور سے نہیں لی ہے لہٰذا اجازت پڑھنے کی مع ترکیب عطا فرمائی جاوے؟

جواب: اگر اس غرض سے اجازت لی جاتی ہے کہ بدون اجازت اثر نہ ہوگا تب تو یہ اعتقاد غلط ہے اور اگر اس قاعدہ طریقت کے موافق لی جاتی ہے کہ حالت کے مناسب نامناسب کو تلقین کرنے والا ہی بصیرت سے پہچان سکتا ہے تو اس کی تصریح مع اپنے حالات و معمولات کے تحریر کیجئے۔ جیسا مشورہ ہوگا عرض کیا جاوے گا۔

فجر کی سنت وفرض کے درمیان ۴۱ بار سورہ فاتحہ پڑھنا

سوال: دو تین روز سے سورہ فاتحہ ۴۱ بار درمیان سنت اور فرض فجر پڑھنا شروع کیا مگر پھر یہ خیال آیا کہ حضور کی اجازت لی جائے تو بہتر اگر آپ فرمائیں تو پڑھا کروں ورنہ چھوڑ دوں؟

جواب: کیوں چھوڑا جاوے لیکن اگر قبل پورا کرنے کے تکبیر ہو جاوے تو جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے پھر بقیہ بعد فرض کے پڑھ لینا چاہیے۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۶۱)

تفسیر آیت وَمَا تَشَاؤُنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللهُ

حال: بیس پچیس روز کے التزام جدید سے حالت سابقہ قلب کی نہایت قوت کے ساتھ عود کر آئی نہ اس طرح کہ جیسے عدم سے کوئی چیز وجود میں آتی ہے بلکہ ایسے جیسا کہ راکھ کے ہٹا دینے

سے چنگاری پھر چمک اٹھتی ہے یا کسی کی کوئی گم شدہ چیز دستیاب ہو جاتی ہے یا مخزونات خیالیہ مدرکہ کو بعد ذہول کے واپس مل جاتے ہیں بلکہ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت والا کی تحریر کی تصدیق عیاناً ہوگئی یعنی اس دفعہ کا جوڑ بند پہلی دفعہ سے شاید کچھ مضبوط اور بہتر ہی ہے اور واقعی عجب و پندار کی تو خوب قلعی کھل گئی۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ امید مداومت کی ہے۔ وَمَا تَشَاؤُنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہُ

تحقیق: اس کے ساتھ یہ بھی پیش نظر رہنا چاہیے۔ ومن ارادا لآخرۃ وسعیٰ لھا سعیھا وھو مومن فاولئک کان سعیھم مشکورا. جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ارادہ عبد کی تائید ارادہ حق سے بھی موعود ہے چنانچہ من اراد پر کان سعیھم مشکورا کو مرتب فرمایا گیا ہے تو اولاً مشیت حق ہوتی ہے کہ عبد کی مشیت ہو پھر اس کے بعد مشیت عبد ہوتی ہے کہ فعل ہو اور وہ موقوف تھا ایجاد حق پر مگر اس کے بعد مشیت حق ایجاد فعل کر ہی دیتی ہے اس سے بعض اغلاط عظیمہ جو آیت و ماتشاؤن کے متعلق پیدا ہو جاتے ہیں رفع ہو گئے۔ (تربیتہ حصہ پنجم ص ۱۷۲)

علامات سیر طریق و حسن خاتمہ

حال: اور قسم قسم کے خیالات دل میں پیدا ہوتے ہیں کبھی اپنے گناہوں اور قصور پر نظر ہوتی ہے تو نا اُمیدی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے؟

تحقیق: مسافت قطع کرنے والے کو بھی تو رستہ میں طرح طرح کی باتیں پیش آتی ہیں۔ ماشاء اللہ یہی علامتیں ہیں سیر طریق کی اور یہی علامت ہے حسن خاتمہ کی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (تربیتہ حصہ پنجم ص ۱۷۳)

سورہ نصر کا بے اختیار دل و زبان میں آنا فیوض باطنی کی بشارت ہے

حال: کل عشاء کے بعد سے سورہ اذا جاء نصر اللہ دل میں ہر وقت اور زبان پر اکثر جب کچھ پڑھنے بیٹھتا ہوں آ جاتی ہے یہاں تک کہ رات نوافل میں بھی جب الحمد کے بعد بلکہ پہلے بھی کوئی سورۃ پڑھنا چاہتا ہوں یہی زبان پر آ جاتی ہے اب تک یہی حال ہے؟

تحقیق: اس واقعہ جدیدہ سے حق تعالیٰ نے آپ کے باطن میں فیوض باطنی کی ایک خاص قابلیت عطا فرمائی ہے ان فیوض کی آمد کی بشارت زبان پر جاری ہو جاتی ہے اور نیز عموم الفاظ سے بشارت عموم نصر و فتح کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے۔ (تربیتہ حصہ پنجم ص ۱۷۵)

وجدانیات عبارت میں نہیں آسکتے

حال: جو کچھ عرض کیا نہایت مختصر کیا کیونکہ جو احوال و واردات بندہ کو پیش آتے رہتے ہیں ان کے ادا کرنے پر واللہ بندہ قادر نہیں ہے اور ہر وقت کے ایک حال کو کیا لکھے؟

تحقیق: وجدانیات عبارت میں نہیں آتے۔ ولنعم ماقیل فی امثالہ

خوبی ہمیں کرشمہ و ناز و خرام نیست بسیار شیوہ ہاست بتاں راکہ نام نیست

(تربیۃ حصہ پنجم ص ۲۲۹)

اظہار مافی الضمیر میں کمی آجانا عی کا ظہور ہے

حال: یہ عجیب بات ہے کہ بندہ کو جس قدر قدرت حق تعالیٰ کی طرف سے تحریر میں اظہار مافی الضمیر کی تھی اب اس کا عشر عشیر نہیں بڑی مشکل سے اتنے مضمون کو ادا کرسکا ہوں؟

تحقیق: واللہ بہت مسرور ہوا کہ مضمون حدیث ترمذی الحیاء والعی شعبتان من الایمان الخ کا ظہور ہوا اور ظہور بھی معاینۃً وحالاً اور واقعی حدیث کا انکشاف تام بھی حال ہی سے ہے اس کو میں بھی اپنے اندر محسوس کرتا ہوں اور خوش ہوں۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۲۲۹)

حدیث الحیاء والعی شعبتان من الایمان میں لفظ عی کی متعدد تفسیریں

سوال: ہاں ایک بات حضرت والا کے نامہ میں سمجھ میں نہیں آئی' الحیاء والعی شعبتان من الایمان کے مطابق تو تمام مؤمنین کاملین راسخین فی العلم کے اندر عی کا شبہ موجود ہونا چاہیے لیکن دیکھنے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی اور پہلے زمانہ میں بھی ان لوگوں کی برابر قدرت کسی میں نہیں ہے اس میں شفاء پوری طرح نہیں ہوئی۔ گویا حضرت والا کے نامہ سے علیحدہ ہو کر بھی نفس حدیث کے متعلق یہ شبہ گزرتا ہے؟

جواب: یہ عی عجز نہیں بلکہ مشابہ عجز ہے۔ یعنی باوجود قدرت کے یہ خوف کہ کبھی منہ سے کوئی کلمہ خلاف مرضی حق نہ نکل جاوے۔ جس کو حدیث میں حیاء سے تعبیر کیا ہے ان کی روانی مقدور کو روک کر مشابہ عاجز کے بنا دیتا ہے اور وہ رُک رُک کر بولتے ہیں اور جتنی روانی اس حالت میں بھی ہوتی ہے وہ بہ نسبت روانی مقدور کے عی ہوتی ہے اگر یہ خوف نہ ہوتا تو ان کی روانی زیادہ ہوتی۔ البتہ جب اصابتہ میں ملکہ تامہ راسخہ ہو جاتا ہے تو پھر یہ احتیاط عادت بن کر بشکل عی ظاہر نہیں ہوتی اور کبھی

غلبہ التفات الی الحق سے علوم اصطلاحیہ سے ذہول ہونے لگتا ہے اس لیے تکلم میں عی واقع ہوتا ہے۔ سو یہ التفات بھی شان مومن سے ہے اور اس تقدیر پر حیاء مستقل صفت ہوگی عی کی علت نہ ہوگی۔ الا بوجیہ بعید و ھو حمل الحیاء علی الحیاء عن الالتفات الیٰ غیر الحق اور لیک حالت جو صورۃً عی ہے منتہی غیر مغلوب الحال کو پیش آتی ہے وہ یہ کہ امر محقق ہے کہ اشغال لسان میں مقصود بالذات ذکر ہے اور کلام مقصود بالذات نہیں اور طبع سلیم کا مقتضی یہ ہے کہ غیر مقصود میں مشغول ہونا گراں معلوم ہوتا ہے اور اشتغال بالمقصود میں انبساط ہوتا ہے پس محقق مبصر جب کلام میں مشغول ہوگا اچاٹ دل سے ہوگا اور اس وقت بھی اس کو انجذاب ذکر کی طرف ہوگا اس لیے اس کو اس میں ایک گونہ تکلف ہوگا اور شکستگی ہوگی اور اس کے لیے کسی درجہ میں عی لازم ہے اگر ایسے شخص کو عی نہ ہو تو اس کا سبب غلبہ حال ہے جو احیاناً اکابر کو بھی ہوتا ہے۔ جیسا سابق میں عی کا سبب حال کا غلبہ تھا۔ یہاں عدم عی کا سبب حال کا غلبہ ہے۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۲۴۲)

مبتدی کو کسی کے نفع وضرر سے مطلب نہ ہونیکا مطلب

حال: کمترین کے دل میں معلوم ہوتا ہے کہ تمام مسلمانوں کی خیر خواہی پلا دی گئی ہے یہ قوت پہلے بھی تھی مگر یہاں آنے کے بعد بہت زیادتی پیدا ہوگئی کسی کو کسی مصیبت میں دیکھا نہیں جاتا جہاں تک اس کی مدد ہو سکے ایسی طیب خاطر سے کرنے کو جی چاہتا ہے؟

تحقیق: میرا یہ مطلب تھا کہ اس کا اہتمام نہ کرے یا جو نفع درجہ ضرورت تک نہ ہو اس کا قصد نہ کرے باقی عین وقت پر اگر اضطراراً کسی ضروری نفع (بایں معنی کہ اس کے عدم سے اُس دوسرے کو کوئی ضرر ہو) پہنچانے کا تقاضا قلب میں پیدا ہو اس کو منع نہیں کرتا وہ نافع ہے۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۲۴۹)

مفضی الی المذموم خطرناک چیز ہے

سوال: بندہ کو چند امور میں عرصہ سے خلجان تھا اور بارہا ارادہ ہوا کہ ان کو جناب میں پیش کر کے رفع خلجان کرلوں مگر توفیق نہ ہوئی آج بحمد اللہ توفیق اس کے عرض کی ہوگئی ہے۔ لہٰذا عرض کرتا ہوں (۱) باجے کی آواز سے بجائے اس کے کہ اس کی طرف میلان ہوتا خداوند تعالیٰ کی محبت جوش مارتی ہے اور دل سے رونا آتا ہے اور عجیب سوزش اور درد کی

کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور سماع آواز قصداً نہیں کیا جاتا۔ اب اس کے متعلق دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا یہ صفت محمود ہے یا مذموم؟

جواب: یہ ایک اضطراری حال ہے جو خود تو مذموم نہیں لکونہ اضطراراً یا لیکن خطرناک ہے لافضائه الی المذموم فی بعض الاحیان۔

حال: اربر تقدیر اول گانا بجانا جو ایک حرام چیز ہے امر محمود اور جائز کے لیے کیسے سبب ہو سکتا ہے؟

تحقیق: سبب ہونا تو بعید نہیں کالذنب للتوبة سبب بنانا جائز نہیں۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۲۵۰)

اشعار سے دلچسپی بشرط عدم اکثار مذموم نہیں

حال: (۱) دوسری بات یہ ہے کہ مجھ کو اشعار سے نہایت ہی دلچسپی ہے حتیٰ کہ اگر کوئی شعر پڑھتا ہے اور میں کسی کام میں مشغول ہوتا ہوں تو نہایت ہی اضطراب ہوتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ کام چھوڑ کر اشعار سننے لگوں؟ تحقیق: نہیں بشرط عدم الاکثار فیہ۔

سوال: اور گاہے گاہے از دیاد شوق کے لیے اثنائے ذکر میں یا ویسے پڑھنے کی اجازت ہے یا نہیں اور کوئی مضر تو نہیں ہے؟ جواب: نہیں بالشرط المذکور۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۲۵۱)

طریق سے ناواقفی کا علاج

حال: ہمیشہ سے مجھے نیند کا غلبہ رہتا ہے اور اب بہت زیادہ نیند آتی ہے سوتا ہوں تو پھر آنکھ جلد نہیں کھلتی، ہاں کچھ خوف ہوتا ہے تو کھل بھی جاتی ہے کیا کروں کہ خوف خدا کا غلبہ رہے؟

تحقیق: مطلقاً خوف خدا کا رنگ ایسا ہونا ضروری نہیں جس سے نیند اُڑ جاوے یہ ہوسات ناشی ہیں ناواقفی سے سخت ضرورت ہے کہ احقر کی تالیفات خصوص مواعظ و تربیت کی جلدیں حرفاً حرفاً توجہ سے دیکھی جاویں کہ یہ اغلاط رفع ہوں۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۲۵۸)

عربی کی طرح اردو الفاظ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو سکتے ہیں

سوال: اور اک الفاظ اردو زبان کے اللہ کے ہو سکتے ہیں؟

جواب: جس توجیہ سے عربی ہو سکتے ہیں اسی سے اردو ہو سکتے ہیں۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۲۶۶)

گلزار ابراہیم سننا نافع ہے

سوال: میرا دل تفسیر سورہ یوسف کے سننے کو بہت چاہتا ہے اگر آپ تحریر کریں تو میں سن لیا کروں؟

جواب: تفسیر سورہ یوسف سننے کی نسبت اگر گلزار ابراہیم سنو تو امید زیادہ نفع کی ہے کیونکہ اس میں نصائح زیادہ ہیں مگر آدھے گھنٹہ سے زائد روزانہ مت سننا والسلام۔ (تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۴۹)

مسمریزم کے اثر سے پاگل ہونیوالے کا علاج

سوال: صاحب جائیداد اور سرکاری نوکر تھے' ان پیر صاحب کے دام میں پھنسے ان کو یہ شغل بتلایا کہ پرہ بینی پر نظر جماؤ اور میرا تصور کرو وہ کرنے لگا اور عرصہ تک کیا آنکھیں سرخ ہوگئیں اور آنکھوں پر پانی اتر آیا اور آنکھوں سے پانی جاری ہوگیا' پیر صاحب سے عرض حال کیا تو فرمایا کہ آنکھوں سے آنکھوں کو ملاؤ جب پیر سے آنکھیں ملائیں کیا اثر ڈالا کہ جدھر دیکھتے ہیں پیر صاحب کی شکل ہر چارسو دکھائی دینے لگی ان کے یہاں وصول یہی ہے کہ خدا پیر کی شکل میں دکھائی دیتا ہے کہ جس سے اب وہ واصل ہوگئے' ہر وقت اس مسمریزمی اثر سے اٹھتے بیٹھتے' کھاتے پیتے ان ہی کا تصور بندھ گیا' یہی شغل تقریباً پانچ چھ سال تک رہا اب وہ شخص پاگل ہوگیا؟

جواب: السلام علیکم۔ بیچارہ مظلوم کا حال معلوم کر کے سخت افسوس ہوا لیکن ماجعل اللہ من داء الاوقد جعل لہ دواء انشاء اللہ ان کا حال درست ہو جاوے گا اگر صحیح تدبیر کا التزام کیا گیا۔ وہ تدبیر جو میرے خیال میں یہ ہے:

(۱) کسی حاذق شفیق طبیب کے مشورہ سے مقویات دماغ و مفرحات قلب و مقالات سوداء کا استعمال بالالتزام کرنا چاہیے۔ (۲) ایسے مباح مشاغل میں لگنا چاہیے جس سے طبیعت میں نشاط ہو جیسے سیر و تفریح انہار و اشجار سے۔ (۳) کسی وقت تنہا نہ رہیں۔ (۴) کوئی کام ایسا نہ کریں جس میں قوت فکریہ زیادہ صرف ہو۔ (۵) ایسا بھی کوئی کام کرتے رہیں جس میں اعتدال کے ساتھ قوت فکریہ صرف ہو بشرطیکہ اس سے دلچسپی بھی ہو مثلاً کوئی دستکاری اگر جانتے ہوں یا صلحاء و انبیاء یا سلاطین عادل کے تذکرے یا مواعظ کا مطالعہ۔ (۶) دماغ کی تدہین روغن کدو یا کاہو سے (۷) اگر اس کا کبھی تصور آ جاوے تو کسی دوسرے ایسے بزرگ کا جس سے عقیدت و محبت ہو۔ اس طور سے تصور کرنا کہ گویا یہ بزرگ محقق اس مبطل کو مار کر ہٹا رہے ہیں اور وہ بھاگا جا رہا ہے اور جو تدبیریں آپ نے تجویز کی ہیں وہ بھی جاری رہیں اور یہ نئی تدبیریں مزید براں انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جاوے گی اور اس شخص سے ہرگز نہ تو ملیں نہ ایسے شخص سے ملیں جو اس سے خصوصیت رکھتا ہو یا اس کا تذکرہ کرے۔ والسلام (تربیۃ النور ص ۶۸)

آثار انہماک وحدۃ الوجود

حال: پہلے ذکر کے وقت میں تو اپنی زبان سے اللہ اللہ کہتا تھا مگر قلب کے اندر انا اللہ متصور ہوتا تھا' اب حضور کی شفقت اور ترحم قدیمانہ سے پہلے سے زاید حضور قلب رہتا ہے مگر انا اللہ کا وہم بھی نہیں ہوتا؟ تحقیق: الحمدللہ وہ بھی اثر تھا انہماک فی الوحدۃ کا۔

حال: پہلے مظاہر میں اس درجہ ظہور معلوم ہوتا تھا کہ سبز گھاس پر پیر رکھنا یا چراغ کے سامنے کشف ستر سوء ادب معلوم ہوتا تھا اب یہ اضطراری حالت جاتی رہی اس میں نقصان یہ تھا کہ قلب سے ذہول ہو گیا تھا؟ تحقیق: فیہ ماقدمر آنفا۔ (تربیۃ النور ص ۸۰)

بینائی قائم رکھنے کا عمل

حال: عرصہ ہوا کمترین نے ایک بزرگ سے سنا تھا کہ (الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیم) نماز کے بعد پڑھ کر انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لینے سے آنکھوں کی روشنی قائم رہتی ہے؟

تحقیق: جواز کے لیے یہ کافی ہے لیکن کمال توحید کے خلاف ہے بجائے اس کے یہ بہتر ہے کہ یا نور ے بار یا ۲۱ بار پڑھ کر یہی عمل کیا جاوے۔ (تربیۃ النور ص ۸۰)

استفادہ از اموات

حال: حضرت کی تالیفات میں کہیں دیکھا ہے کہ صاحب نسبت کے مزار پر جانے سے اتنا فائدہ ہوتا ہے کہ نسبت میں قوت اور ترقی باطنی ہوتی ہے نسبت میں قوت اور ترقی ہونے سے کیا مطلب؟

جواب: اعمال سے جو احوال حاصل ہوتے ہیں جیسے محبت خشیت وغیرہما یہ کبھی غیر راسخ ہوتے ہیں کبھی راسخ اور راسخ ہونے کے اسباب مختلف ہوتے ہیں کبھی تعلیم کبھی دعا کبھی صحت گو صاحب صحبت کا قصد بھی نہ ہو جیسے آگ کی مصاحبت سے پانی گرم ہو جاتا ہے اور یہ صحبت جیسے احیاء کی نافع ہوتی ہے اسی طرح اموات کی بھی جبکہ دونوں کی روح میں مناسبت ہو جو کہ شرط فیض ہے پس جبکہ صاحب مزار صاحب نسبت ہو اور زائر بھی صاحب نسبت ہو اور دونوں کی نسبت میں تناسب ہو اس سے زائر کے احوال حاصلہ میں رسوخ و

استحکام ہو جاوے' اسی کو ترقی وقوت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور نسبت کا رسوخ وجدانی ہونے کے سبب وجدان سے مدرک بھی ہو جاتا ہے۔

سوال: اور اہل اللہ کی قبر سے استفاضہ حاصل کرنے کا بطور صوفیہ کیا طریقہ ہے اور ان کے مزار پر حسن اتفاق سے اگر جانا کبھی ہو گیا تو کیا کرنا چاہیے تا کہ ان کے فیضان روحانی سے طالب مستفیض ہو؟

جواب: اول کچھ پڑھ کر بخشے پھر آنکھیں بند کر کے تصور کرے کہ میری روح اس بزرگ کی روح سے متصل ہو گئی ہے اور اس سے احوال خاصہ منتقل ہو کر پہنچ رہے ہیں۔ (تربیۃ السالک صفحہ ۱۲۹)

استفادہ از اہل قبور

حال: ہم لوگ مولانا اسماعیل قریشی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں ان کا مزار میرے موضع میں ہے اکثر ان کے مزار پر جا کر فاتحہ پڑھ آیا کرتا ہوں' بزرگوں سے سنتا ہوں کہ کاملین میں سے تھے علاوہ ایصال ثواب کے اور بھی کوئی ذریعہ ایسا ہے جس سے ان کا فیض مجھ تک پہنچے؟

تحقیق: فاتحہ کا ثواب پہنچا کر مزار کے پاس آنکھیں بند کر کے یہ تصور کر کے بیٹھ جائے کہ میرا قلب ان کے قلب سے متصل ہے اور اس سے میرے قلب میں نور آ رہا ہے۔ (تربیۃ السالک ص ۳۳۹)

سوال: کبھی مزار ہائے مقدسہ کی زیارت کو جانا میرے لیے مفید ہے یا نہیں نہ بغرض عبرت بلکہ بقصد فیض جیسا کہ اہل کشف نے لکھا ہے؟

جواب: اکثار مناسب نہیں گاہ گاہ مضائقہ نہیں کسی قدر مفید ہے۔ (تربیۃ السالک صفحہ ۴۰۶)

اموات سے درخواست دعاء کا ثبوت نہیں

سوال: قبور اولیاء پر جا کر بعد سلام زیارت مسنونہ کہ آپ مقرب خدا ہیں' ہمارے لیے دعا فرماویں کہ ہماری فلاں حاجت رفع ہو جاوے سائل کی درخواست وہ حضرات سن کر دعا کر دیتے ہیں یا نہیں اور اس قسم کی سماعت کا عقیدہ جبکہ قریب سے ہو ان کے مزار پر جا کر کوئی بات کہی جاوے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: سماع میں تو اختلاف ہے اکثر اہل کشف اس کے قائل ہیں مگر ان سے درخواست دعا کسی دلیل سے ثابت نہیں کیونکہ ان کو دعاء کا اختیار دیا جانا کہیں منقول نہیں

البتہ ان کے توسل سے دعاء کرنا ثابت ہے۔

سوال: سماع اموات سلام زیارت قبور کے تو لوگ قائل ہیں کہ اموات سن لیتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں؟ جواب: خود اس میں بھی اختلاف ہے۔

جامع دعاؤں کے علاوہ خاص خاص دعاؤں میں حکمت

سوال: دعا اللّٰھم اتنا فی الدنیاء الخ ایک جامع دعاء ہے اس کے علاوہ اور بہت سی دعاء ہیں اب میں خیال کرتا ہوں کہ جب ہم نے ایک باغ مانگ لیا ہے جس میں گلاب، لیموں نارنگی وغیرہ کل اشیاء موجود ہیں۔ پھر علیحدہ علیحدہ لیموں نارنگی مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس میں میرے عقیدہ کی درستی فرماویں؟

جواب: حق تعالیٰ کے دربار میں خشوع وخضوع بڑی چیز ہے۔ تجربہ ہے کہ خاص خاص چیزوں کے مانگنے میں زیادہ خشوع خضوع ہوتا ہے اس واسطے احادیث میں جامع دعاءوں کے علاوہ خاص خاص مقاصد کی بھی دعائیں آتی ہیں۔ (تربیۃ السالک ص ۲۱۰)

مسجد میں سونا

حال: بعض وقت تنہائی کے لیے مسجد میں سوتا ہوں کیونکہ جہاں لوگوں کی ذراسی آواز بھی آتی ہو نیند نہیں آتی، اس لیے مسجد میں آ کر دو رکعت نماز پڑھ کر اعتکاف کی نیت کر لیتا ہوں، بعد اس کے سوتا ہوں مسافر شرعی نہیں ہوں اور بجز مسجد کے تنہائی کی جگہ کم ملتی ہے، اب گزارش یہ ہے کہ حیلہ مذکور سے مسجد میں سونا جائز ہے یا نہیں جو ارشاد ہوگا ویسا ہی کیا جاوے گا؟

جواب: اس مصلحت سے جائز ہے۔ (تربیۃ السالک ص ۲۱۳)

نوافل میں سورہ واقعہ کو بنیت ایصال ثواب ودفع فاقہ پڑھنا

سوال: دو رکعت نماز سورہ واقعہ سے پڑھتا ہوں اس میں یہ نیت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کو مردگان اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحوں پر بخشے اس کے ضمن میں یہ نیت بھی ہوتی ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ رات کو سورہ واقعہ ایک دفعہ پڑھنے سے کبھی فاقہ نہیں رہے گا اب عرض یہ ہے کہ یہ دونوں نیتیں کیسی ہیں؟

جواب: کچھ حرج نہیں، دفع فاقہ کا قصد اس لیے کرتا کہ اطمینان رزق سے دین میں اعانت ہوگی دین ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خاصیت بیان فرمانا اس کی محمودیت کی دلیل ہے۔ البتہ جو عملیات خاص قیود کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں اور عامل ان کی دلیل سے زائد مؤثر سمجھ کر گویا اثر کو اپنے قبضہ میں سمجھتا ہے وہ عملیات طالب حق کی وضع کے خلاف ہیں۔ (تربیۃ السالک ص ۲۱۴)

سالک کو تصنیف وغیرہ میں مشغول ہونے کی شرائط

سوال: میرے ذہن میں بعض کام متعلق لکھنے پڑھنے کے آیا کرتے ہیں اور وہ مفید ہوتے ہیں مثلاً کسی کتاب کا ترجمہ کرنا یا طلبہ کے لیے کوئی مفید مضمون یا کسی درسی کتاب میں کچھ حاشیہ وغیرہ اس قسم کے امور کی طرف مشغول ہونا میرے لیے بہتر ہے یا حتی الوسع ضروری امور پر اقتصار کروں قلب کی حالت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ضروریات میں سے بھی بہت ضروری امر کو رکھوں، باقی سب کو ترک کردوں اور دوسری مقتضیات کو موانع جانتا ہوں، جناب کے نزدیک جو امر انفع ہو اس سے مطلع فرماویں؟

جواب: امر اول میں دو امر کا اندازہ کیجئے ایک اپنے ضعف وقوت طبیعت کا دوسرے اس کا کہ یہ شغل ضروریات میں تو مخل نہ ہوگا اگر دونوں امر کی طرف سے اطمینان ہو تو نفع متعدی میں اجر عظیم ہے ورنہ اپنا کام مقدم ہے۔ (تربیۃ السالک ص ۲۱۵)

غیر واجب فدیہ صوم کی صورت میں زکوٰۃ ادا کرنا

سوال: میری ایک دادی نے اپنی کل جائیداد میرے نام ہبہ کردی ہے جس پر میرا قبضہ اور تصرف ہے۔ صدقہ خیرات کرنے کی ان کی بہت عادت ہے چونکہ اب وہ بے حد ضعیف ہوگئی ہیں اس وجہ سے روزہ رمضان شریف کا نہیں رکھ سکتیں، انہوں نے کہا کہ میرا فدیہ دیدو اب ان کے پاس کوئی جائیداد یا کوئی مال واسباب نہیں ہے، ایسی صورت میں ان کو فدیہ دینا واجب ہے یا نہیں اگر واجب نہیں ہے اور محض ان کی تسلی کے لیے فدیہ کا حساب جوڑ کر ایک رقم دیدوں اور اپنے دل سے یہ ارادہ اور نیت کرلوں کہ یہ رقم زکوٰۃ کی جو مجھ کو ادا کرنا چاہیے اس کو دیتا ہوں کہ ہر مستحقین کو اپنے ہاتھ سے دیدیں تو ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا سمجھی جاوے گی یا نہیں؟

جواب: ہاں زکوٰۃ ہوجاوے گی کیونکہ انکے ذمہ فدیہ واجب نہیں مگر اپنے محسن کے

ساتھ ایسا دھوکہ کرنا خلوص کے خلاف ہے اور یہ جب ہے کہ ہبہ اپنے شرائط سے صحیح ہو ورنہ سوال مکرر کیا جاوے۔ (تربیۃ النور ص ۳۰۹)

بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا ۔۔۔ غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

اس شعر میں بے ادبی ہے

حال: الامداد میں تربیۃ السالک سے میں اپنے لوگوں کی حالت کو پڑھتا ہوں تو حسرت بھی ہوتی ہے کہ افسوس ایک ہم کم بخت اور ایک یہ لوگ ہیں ہم سے خاک بھی نہیں ہوتا اور یہ شعر یاد آتا ہے:

بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا ۔۔۔ غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

تحقیق: اس شعر میں بے ادبی ہے سخت احتیاط واجب ہے بجائے اپنی کمی کے اعتراف کے اپنے محسن پر اعتراض ہے۔ (تربیۃ النور ص ۳۲۱)

حفاظت مال کا عبادت ہونا

سوال: موت ہر وقت پیش نظر رہتی ہے چھوٹے بھائی مرحوم کے یتیم بچے ہیں ان کی تربیت کا بار بھی میرے ہی ذمہ ہے جس سے بہت خوف ہے کہ کہیں ان کے حقوق میں کوتاہی نہ ہو جائے' آج کل جائیداد کے کام میں سخت دشواریاں ہیں' خصوصاً مجھ بے وقوف وناواقف کے واسطے حضور دعا فرمادیں کہ حق تعالیٰ میری مدد فرمادیں' اب جیسے میرے واسطے حکم ہو اس سے مطلع فرمایا جائے؟

جواب: اپنے مال کی حفاظت بھی عبادت ہے۔ خصوصاً جبکہ دوسرا طریقہ معاش نہ ہو اور بدون انتظام معاش کے دل جمعی نہ ہو اور بدون دل جمعی کے طاعت نہ ہو جب اس وقت عام طبائع ضعیف کی یہی حالت ہے نیز یتامیٰ کی نگرانی بھی عبادت ہے جبکہ ان کا کوئی نگران نہ ہو جب یہ عبادت ہے تو عبادت سے کیا گھبرانا' رہا پریشانی سو اس کا سبب ناواقفی ہے اور یہ عارضی ہے اور عارضی بھی سریع الزوال' پس ایسی سریع الزوال پریشانی جو سبب ہو جاوے جمعیت دائمہ کی قابل تحمل ہے اور اس عارض کے سبب جو ناغہ وغیرہ ہو جاوے قابل گوارائی ہے بس جب تک کام قابو میں نہ آوے ضرور اس میں دخل دیں اور توجہ رکھیں اور ناواقفی کا تدارک کسی واقف خیرخواہ کو

شریک کرنے سے کرلیں۔ جب کام قابو میں آجائے پھر مناسب انتظام کر کے تفرغ للعبادت کی صورت نکال لیں کہ اس وقت یہ آسان ہوگا اور ایسے تفرغ کے میسر ہونے تک اوراد میں اختصار کو گوارا کرلیں مگر مداومت کی کوشش کریں اور اہل اللہ کے ملفوظات اور حالات کا مطالعہ کبھی ناغہ نہ کریں خواہ روزانہ پانچ ہی منٹ کے لیے ہو۔ (تربیۃ السالک صفحہ ۳۴۴)

التزام مالایلتزم کا بدعت ہونا

حال: کچھ عرصہ سے بندہ کا یہ معمول ہوگیا ہے کہ کسی دنیاوی معاملہ میں ناکامی کی خبر سن کر قبض ہوجاتا ہے اور بعد نماز دو رکعت نفل برائے دفع قبض پڑھ لیا کرتا ہوں یا اگر کوئی امر اطمینان دہ سنتا ہوں تو خوش ہو کر دو رکعت نماز نفل شکریہ حالت بسط کا ادا کرتا ہوں' یہ طرز عمل اچھا ہے یا نہیں؟

تحقیق: اس کا التزام بعد چندے بدعت کی حد میں آجاوے گا۔ (تربیۃ السالک ص ۴۶۲)

نسبت الی الاسباب میں حکمت

حال: چند روز سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے سب خدا کے حکم سے ہوتا ہے اسباب کو کوئی دخل نہیں بموجب مضمون لاتحرک ذرۃ الا باذن اللہ کے؟

تحقیق: اس دخل میں حقیقی کی قید اور ضروری ہے۔

حال: اور جو کچھ مصائب یا انعامات بندہ پر وارد ہوتا ہے سب خدا کی طرف سے ہے اگر کوئی شخص میرے سامنے کوئی حادثہ کو اسباب کی طرف نسبت کرے تو مجھے بہت برا معلوم ہوتا ہے اور جی جلتا ہے؟ تحقیق: اس میں طبعاً کی قید اور ضروری ہے۔

قانون کے پابند عہدیداروں کو افادہ کا طریق

حال: جو حکام ہیں پھانسی تک کا مدار ان کے حکم پر ہے جس میں ان سے قانون شرعی کی رعایت یقیناً ناممکن ہے پس ایسے لوگ اگر اصلاح کا تعلق پیدا کریں تو اس باب میں کیا مشورہ دیا جائے کیونکہ ایسے عہدوں سے مسلمانوں کا دست بردار ہوجانا بھی بہت سی مصالح کے خلاف معلوم ہوتا ہے کیا ایسوں سے اس بات میں چشم پوشی کی جائے اور نفیاً و اثباتاً کسی طرح تعرض ہی نہ کیا جائے مگر جب وہ خود ہی استفسار کریں تو بجز اس کے کیا کہا جاسکتا ہے کہ ہاں عالی ہمتی کا مقتضی بالکلیہ بے تعلق ہوجاتا ہے کیونکہ

رند عالم سوز را با مصلحت بینی چہ کار

تحقیق: چشم پوشی اظہار حقیقت سے کرنا کوئی وجہ نہیں خصوصاً جب استفسار کریں البتہ اگر ان پر حقیقت پہلے سے ظاہر ہو تو پھر اظہار واجب نہیں لیکن اشتراط میں تسامح کرنا اس طور پر کہ اگر سب امراض زائل نہ ہوں بعض کا ہی زائل ہو جانا غنیمت ہے مضائقہ نہیں۔ (النور ص ۵۸۲)

دعاء ماثور اللّٰھم لاتجعل لفاجر عندی نعمۃ اکافیہ بھا الخ میں نعمت کی تفسیر

حال: ادعیہ میں جو آتا ہے اللّٰھم لاتجعل لفاجر عندی نعمۃ اکافیہ بھا فی الدنیا والآخرۃ. اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ فاجر کا ہدیہ نہ قبول کرنا چاہیے ہاں البتہ چونکہ تجسس منہی عنہ ہے اس لیے مخصوص ہونا چاہیے بین الفسق والفجور کے ساتھ کیا یہ مفہوم صحیح ہے یا اس کے متعلق کچھ اور تفصیل ہے (مناجات مقبول پڑھتے پڑھتے خود ہی دفعۃً یہ کھٹک پیدا ہوگئی)

تحقیق: فاجر سے مراد اگر عام بھی ہو کافر و غیر کافر کو تب بھی مراد اس نعمت سے ہدیہ نہیں ہے کیونکہ اس کی مکافات آخرت میں کرنا نہیں پڑتی بلکہ معنی یہ ہیں کہ میرے ذمہ اس کا کوئی حق نہ رہ جائے حق کو نعمت سے تعبیر فرما دیا۔ (تربیۃ النور صفحہ ۵۸۲)

ومن دعوۃ لایستجاب بھا کی تفسیر

حال: ادعیہ تعوذ میں ومن دعوۃ لایستجاب بھا وارد ہوا تعوذ تو امر مذموم و مضر سے ہوا کرتا ہے۔ اس امر مفید سے جو نا قابل برداشت ہو اور اس کے سبب دوسرے ذمائم میں ابتلاء کا اندیشہ ہو جیسے مصائب اور تذلل للحق تو نہ کسی حال میں مذموم ہے اور نہ اس کے سبب کسی مذموم میں ابتلاء کا اندیشہ ہے پھر اس سے تعوذ کس وجہ سے ہے یا شاید یہ وجہ ہے کہ عدم استجابت سے پریشان ہو کر اعراض عن الحق کی نوبت نہ آ جائے اور بے دین نہ ہو جائے چنانچہ بعض نادانوں کو دیکھا جاتا ہے کہ ان کی یہی حالت ہو جاتی ہے؟

تحقیق: یہ شبہ پیدا ہوا ہے استجابت کے معنی نہ جاننے سے سو استجابت خاص اسی حاجت کا پورا ہونا نہیں ہے بلکہ توجہ الحق الی العبد برحمۃ خاصۃ اس کی حقیقت ہے پس عدم

استجابت اس کا عدم ہے اور وہ قابل تعوذ ہے۔ (تربیۃ السالک صفحہ ۵۸۴)

مبتدی کیلئے معصیت اختیاری وامر غیر اختیاری کا برابر ہونا

حال: اور آنجناب ایک روز فرماتے تھے کہ دل میں معصیت کا تقاضا پیدا ہونا مضر نہیں ہاں تقاضا پر عمل کرنا یہ مضر ہے اس لیے کہ وہ غیر اختیاری امر ہے اور یہ اختیاری سو حضور والا احقر کو یہ بات دریافت کرنی ہے کہ کسی نامحرم کی محبت کا جوش دل میں پیدا ہونا اختیاری امر ہے یا غیر اختیاری امید ہے کہ حضور والا اس اشکال کو رفع فرمادیں گے؟

تحقیق: تم کو یہ تحقیق مضر ہے شیطان کو اس میں ایک آڑ مل جاوے گی کہ وہ تاویل سے اختیاری درجہ کو غیر اختیاری بتا کر معصیت میں مبتلا کر دے گا' ایسے مبتدی کا علاج یہی ہے کہ جو معاملہ اختیاری کے ساتھ کیا جاوے وہی غیر اختیاری کے ساتھ بھی کرے یعنی سب کو اختیاری امر سمجھے اور علاج کرے۔ (تربیۃ السالک صفحہ ۵۸۵)

بغیر اشراف نفس ہدیہ لینا

حال: احقر نے آج تک کسی سے دنیاوی غرض سے تعلق نہیں رکھا اور سب عیوب سے برا معلوم ہوتا ہے اور اگر کسی سے دوستی ہو دنیاوی منافع کی غرض سے نہیں بلکہ ویسے ربط وضبط ہے اور پھر کچھ مدت کے بعد وہ دنیاوی نفع پہنچانے لگے پھر نہ وہ بشاشت نہ وہ فرحت رہتی ہے بلکہ طبیعت اس سے مکدر ہو جاتی ہے اور خیال ہوتا ہے کہ اس کا شکریہ کرنا چاہیے۔ جیسا کہ ایک احقر کے استاد ہیں طبیب ہیں اور اچھے مالدار ہیں جب سے احقر نے ملازمت ترک کی ہے تو وہ خرچ کے متعلق بہت کچھ اعانت کرتے ہیں اور احقر نے بھی ان کو عرض کیا کہ گرانی ہوتی ہے لیکن انہوں نے تسلیم نہیں کیا تو اب عرض یہ ہے ڈر لگتا ہے کہ شاید اس کا منشا مرض ہو؟

تحقیق: ڈرنا تو بہت اچھی بات ہے ڈر ہی سے امن ہے لیکن جب اپنی طرف سے نہ طلب ہے نہ اشراف بلکہ انقباض کو ظاہر بھی کر دیا اور پھر بھی وہ خدمت کرتے ہیں تو یہ نعمت ہے اس پر گو طبعاً انقباض ہو مگر عقلاً انبساط ہونا چاہیے اور اولاً خدا تعالیٰ کا کہ منعم حقیقی ہیں اور ثانیاً ان صاحب کا کہ منعم مجازی یعنی واسطہ نعمت میں شکر ادا کرنا چاہیے اور وہ شکر حق تعالیٰ کا تو

ان کی طاعت ہے اور ان صاحب کا ان کے لیے دعا ہے۔ (تربیۃ السالک صفحہ ۵۹۳)

قول من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کی شرح

حال: براہ کرم آگاہ فرمایا جاوے کہ حدیث شریف **من عرف نفسہ فقد عرف ربہ** میں کس طرح پہچاننا اپنے نفس کا وارد ہے کہ جس سے پہچان رب کی حاصل ہو جاتی اس شناخت نفس کا کیا طریقہ ہے اور حصول شناخت و معرفت خدا تعالیٰ سے کیا مراد ہے؟

تحقیق: اول تو اس کے حدیث ہونے میں کلام ہے ثانیاً اس میں معرفت رب کے طرق میں سے ایک طریق کی تعلیم ہے اور اس کے علاوہ اور طرق بھی ہیں غرض معرفت مقصودہ اس طریق پر موقوف نہیں پس اس حدیث کی تحقیق حصول مقصود کی شرط نہیں بلکہ محض حل مراد مقصود ہوگا جو مشابہ ہے مقالات کی تحقیق کے جس کے متعلق میں پہلے مشورہ دے چکا ہوں کہ غیر ضروری ہے مقصود تربیت میں محض حالات کی اطلاع اور معالجہ کا استفسار ہے معلم جس طریق سے چاہے معالجہ کرے سو معرفت مقصودہ وہی ہے جس کا شارع نے حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کمال کا عقیدہ رکھو اور ان کے تصرفات کا استحضار رکھو یہ تصرفات تمام مخلوقات میں ہیں جن میں انسان کے اندر تصرفات زیادہ عجیب ہیں پھر ان میں بھی اپنے نفس کے اندر تصرفات زیادہ مستحضر و مشاہد ہو سکتے ہیں۔ اس بناء پر نفس کی تخصیص کر دی گئی ورنہ نفس مقصود نہیں سب تصرفات کا استحضار برابر ہے اسی لیے تفکر کا محل قرآن مجید میں انفس اور آفاق دونوں کو فرمایا ہے۔ "**فی قولہ تعالیٰ سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم**" (تربیۃ السالک ص ۶۱۸)

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی ایک عبارت مکتوبات پر شبہ کا جواب

حال: حضرت مجدد صاحب قدس سرہ نے غیر حق سے گرفتار نہ ہونے کا معیار یہ بتلایا ہے اور دل کے گرفتار نہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ ماسوائے حق کو کلی طور پر فراموش کر دے اور تمام اشیاء سے بے خبر ہو جائے۔ حتیٰ کہ اگر تکلف سے بھی اشیاء کو یاد کرے تو اس کو یاد نہ آئیں (ایک مقام پر اتنا اور زیادہ ہے کہ ماسوائے حق کا خطور قلب پر ناممکن ہو جائے) پس اشیاء کی گرفتاری کی اس مقام میں کیا مجال ہے اس حالت کو اہل اللہ فنا سے تعبیر کرتے ہیں

اوراس راہ میں یہ پہلا قدم ہے (وبلدونہا خرط القتاد) اس معیار کو دیکھ کر جو میں اپنے اندر نظر کرتا ہوں تو اس سے اپنے کو کورا پاتا ہوں؟

تحقیق: اکثر اہل مقام پر بھی کسی وقت حال کا غلبہ ہوتا ہے تو اس وقت مسائل کی تعبیر میں بھی جوش کا اثر ہوتا ہے میرے نزدیک عنوان تیز ہے مگر معنون وہی ہے جو نصوص سے مستفاد ہوتا ہے میں اس کو ایک اور سہل عنوان سے تعبیر کرتا ہوں جو حضرت مجدد صاحبؒ کے کلام کی قریب تفسیر ہے اور مشہور تعبیر سے قدرے واضح ہے وہ یہ ہے گرفتاری سے مراد مطلق تعلق نہیں کیونکہ تعلق مغلوب مذموم نہیں بلکہ ایسا تعلق مراد ہے کہ محل تعلق کے بعد یا فوت سے قلب پر ایسا اثر ہو کہ قلب کو ایسا بے چین کردے کہ اسی کے تصور و حسرت میں اشتغال ہو جاوے اور اسی اشتغال سے طاعات میں قلت وضعف آجاوے اور اگر یہ نوبت نہ پہنچے تو محض حزن کا اثر مانع نہیں ہے، کیا حضرت یعقوب علیہ السلام کے حزن شدید کا کوئی انکار کرسکتا ہے اور کیا ان کی حالت کو کوئی مانع عن الحق کہہ سکتا ہے۔ (تربیۃ النور صفحہ ۶۲۲)

شیخ کو اطلاع حالات کا طریق

حال: مجھ میں ایک بڑا مرض ہے کہ جب میں حضور والا کو عریضہ لکھنا چاہتا ہوں تو میری یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا لکھوں جب اپنی برائیوں پر نظر کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ حضور والا کو لکھوں تاکہ اصلاح ہو تو اس وقت اس خیال میں پڑ جاتا ہوں کہ پہلے کس برائی کے واسطے لکھوں اکثر اس میں عریضہ لکھنا رہ جاتا ہے؟

تحقیق: جب کوئی مرض یاد آجاوے اس کو فوراً نوٹ کرلیا اور ایک ہفتہ تک دیکھا کہ وہ زائل ہوا یا نہیں اگر زائل نہ ہوا ہو تو نفس کو اور مہلت نہ دی بلکہ مصلح کو اطلاع کردی۔ (النور ص ۶۴۱)

ضرورت شیخ

حال: بحمد اللہ بہت مستفید ہوا ان سے ایک خاص بات معلوم ہوئی وہ یہ کہ مامورات شرعیہ سب کے سب اختیار ہیں چونکہ مامورات اختیاریہ ہیں اس لیے جہاں رکنے کا امر ہے وہ بھی اختیاری ہوئے اس سے تو سارے امراض کا علاج یہی ہے کہ اپنے اختیار سے رُکے

اب اپنے متعلق بھی ہمیشہ یہی تقریر جاری کرتا رہا۔ اب سوال یہ ہے کہ مشائخ طریقت سے اس قاعدہ کے معلوم ہونے کے بعد کیا سوال اور علاج کرانا چاہیے' میری یہی سمجھ میں نہیں آتا بہت عرصہ سے اس امر پر غور کر رہا ہوں امید کہ جناب والا مطلع فرمائیں گے تاکہ احقر اسی پر عمل کرے' آخر اس قاعدہ کلیہ کے علم کے بعد معالج و مشائخ کی ازالہ مرض میں کیا حاجت باقی رہتی ہے؟ امید کہ اگر کوئی غلطی ہوگئی ہو تو مطلع فرمائیں گے؟

تحقیق: مامورات اور منہیات سب اختیاری ہیں پس مامورات کا ارتکاب اور منہیات سے اجتناب یہی سب اختیاری ہیں لیکن اس میں کچھ غلطیاں ہو جاتی ہیں کبھی تو یہ کہ حاصل کو غیر حاصل سمجھ لیا جاتا ہے کبھی اس کا عکس مثلاً ایک شخص نے نماز میں خشوع کا قصد کیا اور وہ اپنی حقیقت کے اعتبار سے حاصل بھی ہوگیا مگر ساتھ ہی ساتھ وساوس و خطرات کا ہجوم بھی ہوتا رہا یہ شخص اس کو خشوع کا مضاد سمجھ کر خشوع کو غیر حاصل سمجھا' ابتدائی عبادت میں وساوس غیر اختیاری تھے مگر اسی سلسلہ میں وہ وساوس اختیاریہ کی طرف منجر ہوگئے اور یہ ابتداء کے دھوکہ میں رہ کر خشوع کو باقی سمجھا حالانکہ وہ زائل ہو چکا اور کبھی غیر راسخ کو راسخ سمجھ لیا جاتا ہے۔ مثلاً دو چار خفیف حادثوں میں رضا بالقضا کا احساس ہوا یہ سمجھ گیا کہ یہ ملکہ راسخ ہوگیا پھر کوئی بڑا حادثہ واقع ہوا اور اس میں رضا نہیں ہوئی یا درجہ مقصود تک نہ ہوئی مگر یہ اسی دھوکہ میں رہا کہ اس میں رسوخ ہو چکا ہے اب بھی رضا معدوم یا ضعیف نہیں ہے اور حاصل کو غیر حاصل سمجھنے میں یہ خرابی ہوئی ہے کہ شکستہ دل ہو کر اس کا اہتمام چھوڑ دیتا ہے پھر وہ سچ مچ زائل ہو جاتا ہے اور اس کے عکس میں یہ خرابی ہوتی ہے کہ اس کا اہتمام ہی نہیں کرتا اور محروم رہتا ہے اور غیر راسخ کو راسخ سمجھنے میں بھی وہی خرابی عدم اہتمام تکمیل کی ہوتی ہے کبھی یہ غلطی ہوتی ہے کہ حاصل راسخ کو زائل سمجھ لیتا ہے۔ مثلاً شہوت حرام کی مقاومت کی اور وہ زمانہ غلبہ آثار ذکر کا تھا اس لیے داعیہ شہوت حرام کا ایسا مضمحل ہوگیا کہ اس کی طرف التفات بھی نہیں ہوتا پھر ان آثار کا جوش و خروش کم ہونے سے طبعی التفات گو درجہ ضعیفہ میں سہی ہونے لگا یہ شخص یہ سمجھ گیا کہ مجاہدہ بیکار گیا اور شہوت حرام کا رذیلہ پھر عود کر آیا پھر اصلاح سے مایوس ہو کر سچ مچ بطالت و خلاعت میں مبتلا ہوگیا یہ چند مثالیں ہیں غلطیوں کی اور ان کے مضار کی اگر کسی شیخ سے تعلق ہو اور اس پر اعتماد ہو تو اس کو اطلاع کرنے سے وہ اپنی بصیرت و تجارب کے سبب حقیقت سمجھ لیتا ہے اور ان اغلاط پر مطلع کرتا ہے اور یہ ان مضرتوں سے محفوظ رہتا ہے اور فرضاً سالک اگر ذکاوت و سلامت

فہم کے سبب خود بھی مطلع ہو سکے مگر نا تجربہ کاری کے سبب مطمئن نہیں ہوتا اور مشوش ہونا مقصود میں مخل ہوتا ہے یہ تو شیخ کا اصل منصبی فرض ہے اور اس سے زیادہ اس کے ذمہ نہیں لیکن تبرعاً وہ ایک اور بھی خدمت کرتا ہے وہ یہ کہ مقصود یا مقدمہ مقصود کے تحصیل میں اور اسی طرح کسی ذمیمہ یا مقدمہ ذمیمہ کے ازالہ میں طالب کو مشقت شدید پیش آتی ہے گو تکرار مباشرت اور تکرار مجاہدت سے وہ مشقت اخیر میں مبدل بہ یسر ہو جاتی ہے لیکن شیخ تبرعاً کبھی ایسی تدابیر بتلا دیتا ہے کہ اول امر ہی سے مشقت نہیں رہتی یہ ایک اجمالی تحقیق تقریب فہم کے لیے ہے باقی ضرورت شیخ کا مشاہدہ اس وقت ہوتا ہے جب کام شروع کر کے اپنے احوال جزئیہ کی اس کو بالالتزام اطلاع کرتا رہے اور اس کے مشورہ کا اتباع کرتا ہے اور یہ اتباع کامل اس وقت ہو سکتا ہے جب اس پر اعتماد ہو اور اس کے ساتھ تعلق انقیاد ہو اس وقت حساً معلوم ہوگا کہ بدون شیخ کے مقصود کا حاصل ہونا متعذر ہے الا نادراً والنادر کالمعدوم پھر اس ضرورت میں تفاوت فہم و استعداد کے اعتبار سے تفاوت بھی ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ متقدمین کو کم ضرورت تھی۔

ضمیمہ باب سوئم

تقاضائے معصیت کا علاج

حال: حضرت والا احقر کو نفس کے اندر ایک بات کچھ دنوں سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ معصیتوں کا تقاضا بالکل پہلا جیسا ہونے لگا' حیران ہوں کہ عرصہ کا نفس مضمحل ہوا اور اب پھر دوبارہ اسی شدت اور جوش و ہیجان کے ساتھ تقاضا کرنے لگا جیسا تقاضا ابتداء میں ہوتا تھا؟

تحقیق: اکثر اہل طریق کو یہی حالت پیش آتی ہے کچھ گھبرانے کی بات نہیں اس وقت جو نفس کا مقابلہ کیا جاتا ہے وہ مجاہدہ ثانیہ کہلاتا ہے اور اس مجاہدہ کا اثر انشاء اللہ تعالیٰ راسخ ہوگا اور شاذ و نادر کسی امر طبعی کا خفیف تقاضا یہ منافی رسوخ کا نہیں اس تغیر و تبدل کی مثال حسیات میں ایسی ہے جیسے شب کے اخیر میں تاریکی کے بعد ایک نور ہوتا ہے جس کو صبح کاذب کہتے ہیں ناواقف خوش ہوتا ہے کہ تاریکی گئی پھر دفعتہً وہ نور زائل ہو جاتا ہے اور تاریکی چھا جاتی ہے مگر تھوڑی ہی دیر میں پھر دوسرا نور آتا ہے جس کو صبح صادق کہتے ہیں وہ قائم بلکہ ترقی پذیر ہوتا ہے۔

حال: حضرت والا نے احقر کو جو معصیتوں کے علاج وقتاً فوقتاً ارشاد فرمائے ہیں احقر ان ہی پر کاربند ہے اور حضرت والا کی دعا سے نفس کی مخالفت کرنے سے ہر معصیت کا تقاضا

جلدی ہی فرو ہو جاتا ہے اور سابق جیسی نفس کو روکنے میں تنگی و دشواری پیش نہیں آتی اور تھوڑی سی مخالفت و تنبیہ سے نفس معصیت کے تقاضے سے باز آ جاتا ہے؟

تحقیق: یہی علامت ہے کہ یہ عود الی الطبعیات ضعیف ہے ورنہ مقاومت دشوار ہو جاتی جیسے پہلے تھی۔

حال: حیرانی یہ ہے کہ نفس و شیطان کی اس میں کیا مخفی چال ہے کیونکہ اعمال میں معمولات کے بجالانے میں کچھ سستی و مخالفت نہیں کرتا بلکہ نفس نے ایسا سمجھ لیا ہے کہ یہ اعمال تو تجھ کو کرنے ہی پڑیں گے' حضرت والا احقر کی عاجزانہ عرض ہے کہ نفس کی اس مکر و چال کے لیے احقر کیا تدبیر کرے جو ارشاد عالی ہوگا احقر اس کو بجالاوے گا معصیتوں کے علاج سابق پر احقر بدستور عمل کرتا ہے؟

تحقیق: بس یہی تدبیر ہے اسی سے انشاءاللہ سب شکایتیں دور ہو جائیں گی اور جب کبھی ایسا ہو یہی علاج ہے فارغ ہونے کا قصد ہی نہ کیا جاوے بخار کے موسم میں بعض کو ہمیشہ بخار ہوتا ہے مگر علاج اس کا یہی ہے کہ بخار کا نسخہ پیا جاوے اس کی سعی بیکار ہے کہ بخار ہی نہ آوے۔ (النور ص ۶۳۲)

کذب کا علاج

گزارش بخدمت اقدس یہ کہ صدور کذب کے وقت بندہ کو اختیار رہتا ہے اختیار سلب نہیں ہوتا لیکن بندہ کی عادت کی بناء پر زبان صدور کذب میں بہت سرعت کرتی ہے بعض اوقات اپنے اختیار سے زبان بند کر لیتا ہوں بعض اوقات صدور کے بعد اپنے کو ملامت کرتا ہوں؟

تحقیق: جب کذب صادر ہو فوراً اپنی تکذیب مخاطب کے سامنے کرو کہ یہ بات میری کذب ہے۔

غصہ کا علاج

حال: حضور والا نے جو ارشاد فرمایا کہ (سلام و کلام کرنے کو دل نہ چاہنا) اختیاری ہے یا غیر اختیاری جواباً عرض ہے کہ جو دل میں ہوتا ہے وہ غیر اختیاری ہے مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ نہ کسی کی برائی میرے دل میں ہو نہ میری برائی کسی کے دل میں ہو ہر وقت طبیعت مسلمان بھائی سے صاف رہے لیکن جب وہ مجھے برا کہتا ہے تو اس سے میرے اندر بھی نفرت پیدا ہوتی ہے؟

تحقیق: اس پر ملامت نہیں لیکن بتکلف سلام و کلام کرتے رہنے سے چند روز میں وہ

اثر دل میں بھی ضعیف ہو جاتا ہے۔

حال: غصہ کا اثر بہت دنوں تک باقی رہتا تھا اس کی وجہ سے سلام وکلام کرنے کو جی نہ چاہتا تھا اب بہت دن تک حضرت کے ارشاد کے موافق عمل کرتا رہا یعنی بتکلف سلام وکلام کرنے سے وہ اثر بفضلہٖ تعالیٰ باقی نہیں رہا؟ تحقیق: مبارک ہو۔

حال: اور اگر کبھی رہتا بھی ہے تو تھوڑی دیر تک پھر ویسا ہی جیسا کہ پہلے تھا ہو جاتا ہے اور غصہ بھی بہ نسبت پہلے کے بہت کم آتا ہے لیکن جس وقت خیال نہیں رہتا اس وقت غصہ آ جاتا ہے بعد خیال آنے کے ندامت و پشیمانی ہوتی ہے کہ میں نے یہ بات بری کی یہ بات قابل اصلاح ہو تو علاج فرماویں؟

تحقیق: اس کا التزام کرلیں کہ جب ایسا ہو جاوے اس مغضوب علیہ کو کچھ ہدیہ دیا کریں گو قلیل ہی مقدار میں ہو۔ (النور ص ۶۳۵)

کبر کا علاج

حال: حضرت والا سے عرض یہ ہے کہ اپنے آپ کو سب مسلمانوں سے یقیناً چھوٹا سمجھنے کا کیا طریقہ ہے: ارشاد فرمایا جاوے اور اگر ہم اس بات کے مکلف نہیں تو کس بات کے مکلف ہیں ارشاد فرمایا جاوے؟

تحقیق: اگر اپنی خوبی پر اور دوسرے کی زشتی پر نظر پڑے تو یہ سمجھنا واجب ہے کہ ممکن ہے کہ اس میں کوئی ایسی خوبی ہو اور مجھ میں کوئی ایسی زشتی ہو کہ اس کی وجہ سے یہ شخص مجھ سے عنداللہ اچھا ہو پس کبر سے خارج ہونے کے لیے کافی ہے۔ (النور ص ۶۳۸)

حال: احقر میں علاوہ اور رذائل کے ایک یہ بھی ہے کہ تو تعلیم یافتہ یا وہ علماء جو ذکر و شغل میں نہیں لگے یا کسی بدعتی شیخ کے معتقد ہیں یا کسی متبع سنت کے تو معتقد ہیں مگر وہ شیخ طریق معالجہ سے واقف نہیں اور مریدین کو حضور والا کی طرح تعلیم نہیں کرتا غرض یہ سب فرق ناقص معلوم ہوتے ہیں قلب میں ان میں سے کسی کی عظمت نہیں جس سے اپنی افضل اور کمال کی شان اور ان کی تحقیر معلوم ہوتی ہے مگر بعد غور اس خیال کو بلا دلیل اپنے قلب میں پاتا ہوں کہ ہم کو عنداللہ کسی کے مرتبہ کا کیا پتہ ہے اپنے عیب بھی پیش نظر رکھتا ہوں اور ان کے اعمال حسنہ کا بھی خیال کرتا ہوں کہ ممکن ہے کہ ان میں کوئی

خوبی ایسی بھی ہو جس کا مجھ کو علم نہیں اور وہ حق تعالیٰ کو پسند ہو اور اپنے اندر عیب ہیں اور ان پر مواخذہ ہو اس استحضار کے بعد اپنے کمال یا قبول کا متیقن تو نہیں ہوتا مگر ان کی عظمت بھی قلب میں کسی طرح نہیں آتی۔ اسی طرح درس یا وعظ میں اپنا درس و وعظ پسند آتا ہے اور حضرات کا خصوص بعض کا تو بالکل ناقص معلوم ہوتا ہے غرض یہ کبر ہے اس کے ازالہ کی تدبیر فرما کر دستگیری فرمائی جاوے؟

تحقیق: یہ کبر نہیں جو احتمال متحضر ہوتا ہے وہ ازالہ کبر کے لیے کافی ہے مگر یہ اعتقاد کبر کا علاج ہے اور ضرورت ہے عمل کبر کے علاج کی بھی عمل کبر یہ ہے کہ برتاؤ تحقیر کا ہو وہ علاج یہ ہے کہ ان میں جو اہل حق ہیں ان کو مدح زبان سے اور اکرام برتاؤ سے کیا جاوے اور جو اہل باطن ہیں ان کی بلاضرورت محض مشغلہ کے طور پر غیبت وغیرہ بالکل نہ کی جاوے۔

اس کے بعد ان کا دوسرا خط آیا جو ذیل میں درج ہے

حال: (المعروض) کبر میں تو ایک اعتقاد ہے اور ایک عمل اس کے سوا باقی رذائل میں مثلاً حسد ایک درجہ عمل اور دوسرا اس کا منشاء اور وہ منشاء عقیدہ تو نہیں ہوتا ایسی ہی حب مال حب جاہ ایک تو ان کے مقتضی پر عمل ہے اور اس عمل کا منشاء وہ بھی عقیدہ نہیں مثلاً انا افضل من فلان اس قضیہ کے ساتھ علم ہے یہ علم جرم ہے اور انا اَحسَدُ اس قضیہ کے ساتھ عقیدہ نہیں گو قلب میں حسد کی کیفیت ہے اور بعد تفکر اس قول کی تصدیق ہوتی ہے لاکن یہ علم جرم نہیں بلکہ اس کا منشا جرم ہے اس سمع خراشی سے مطلوب یہ ہے کہ احقر یہ سمجھا ہے کہ کبر میں تو علم جرم ہے اور حسد اور حب مال حب جاہ غیبت وغیرہ کیفیات خاصہ جو منشا ہوتی علوم کے وہ جرم ہیں ان کے بعد علوم جرم نہیں احقر کا یہ فہم غلط ہے یا درست ہے؟

تحقیق: یہ علوم جو کہ معصیت ہیں ناشی ہیں ان رذائل سے نہ کہ مناشی اور جو علوم مناشی ہیں ان رذائل کے وہ معاصی بھی ہیں مثلاً حسد میں انا احق بالنعمة من فلان اور حب مال و جاہ میں المال والجاہ احق ان یطلبا و یرغب فیھما. پس علوم مناشی سب جگہ معصیت ہیں اور علم ناشی کبر میں بھی معصیت نہیں مثلاً ان متکبر بلکہ یہ تو اپنے عیب کا علم ہے۔ (النور ص ۶۴۲)

بہانہ نفس کا علاج

حال: اول شب میں کچھ ایسی تکلیف ہو جاتی ہے کہ وقت پر آنکھ نہیں کھلی ہے اس شکایت

پر حضور نے تحریر کیا تھا کہ کسی وقت دن میں ادا کرلیا کرو لہٰذا مجھ کو فرصت عصر کے بعد ملتی ہے کیا حکم ہے حضور کا یہ بھی خیال آتا ہے کہ نفس کو اچھا بہانہ ہو جاوے گا جو غیر وقت کام کیا جائے؟

تحقیق: کیا بہانہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور کیا یہ نفس کا بہانہ نہیں کہ اس حیلہ سے وہ کام سے بچنا چاہتا ہے۔ (النور ص ۶۴۰)

غصہ کا علاج

حال: حضور غصہ کے مقتضے پر عمل تو یقیناً بالاختیار ہی ہے لاکن شدت ہیجان میں مقاومت میں بہت تکلیف ہوتی ہے؟

تحقیق: مغضوب علیہ کو اپنے پاس سے جدا کر دیا جاوے یا اسکے پاس سے خود جدا ہو جائیں اور فوراً کسی شغل میں لگ جائیں۔ (النور ص ۶۴۰)

حسن پرستی کا علاج

حال: پہلے تو بندہ کی یہ حالت تھی کہ (خدانخواستہ) جب کسی خوبصورت لڑکے کو دیکھ لیتا تو جی چاہتا کہ اس سے بدفعلی کروں لیکن اب اتنی خباثت ضرور ہے کہ دیکھنے کے بعد نفس کا رجحان خود بخود ان کی جانب ہوتا ہے اور جی چاہتا ہے کہ ان کی جانب ہر وقت دیکھتا رہوں؟

تحقیق: علاج یہی ہے کہ بزرگوں کے تذکرہ کی کتابیں پابندی سے دیکھو اور کسی وقت خلوت میں معاصی پر جو وعیدیں اور عقاب وارد ہوا ہے اس کو سوچا کرو اور وسوسہ معصیت کے وقت بھی ایسی ہی استحضار کی تجدید کرلو انشاء اللہ تعالیٰ نفس سے تقاضا جاتا رہے گا اور اگر خفیف میلان ہو تو اس کا مقابلہ ہمت سے کرو بدون ہمت کے کوئی تدبیر کافی نہیں۔ (النور ص ۶۴۱)

وسوسہ حب مال کا علاج

حال: جائیداد کے متعلق چند باتیں دریافت طلب ہیں جس وقت اس کا بیع نامہ ہو گیا تو بہت خوشی ہوئی تھی حتیٰ کہ رفتار میں ایک قسم کا تبختر محسوس ہوتا تھا مجھے معلوم ہوا کہ یہ خوشی حدود سے زائد ہے اس واسطے بالقصد اس رفتار کو بدلا اور وہاں جا کر دو نفل پڑھ کر دعا مانگی:

اللّٰھم لاتعجل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا ولا غایة رغبتنا اور

اللّٰھم لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت

پھر کئی دن تک وہاں نہ گیا اس میں کیا بات اصلاح طلب ہے اور کیا اصلاح ہے اور یہ خیال ہوا کہ اتنے کی زکوٰۃ اب نہ دینا پڑے گی اس سے دل میں خوشی کا اثر محسوس ہوا یہ حب مال ہے یا نہیں، یہ بھی ہوا کہ تقریباً ایک مہینے کی کوشش کے بعد بیع نامہ ہوا تو دل میں عجلت تھی کہ قبل اس کے کہ زکوٰۃ کا وقت آوے بیع نامہ ہو جاوے تو اچھا ہے احقر زکوٰۃ کا حساب اخیر یوم ذی الحجہ میں کرتا ہے غور کر کے دیکھا تو یہ تو نہ تھا کہ اگر تاریخ زکوٰۃ کی آجاوے اور بیع نامہ نہ ہوا ہو تو زکوٰۃ ادا کرنے میں طیب خاطر میں کچھ کمی ہو مگر کچھ عجلت ضرور تھی اور یہ اچھا معلوم ہوتا تھا کہ تاریخ زکوٰۃ سے پہلے بیع نامہ ہو جاوے، یہ کیا ہے اس میں کچھ گناہ ہے یا نہیں اور جب سے بیع نامہ ہوا ہے ایک قسم کا بھروسہ اس پر قلب میں ضرور محسوس ہوتا ہے گو اس پر بھی اطمینان ہے انشاء اللہ کہ اگر خدا تعالیٰ چاہیں تو اب بھی اس کا ہاتھ سے نکل جانا یا کرایہ پر نہ چلنا سب کچھ ممکن ہے دراصل بندہ نے اس کو اس غرض سے خریدا ہے کہ نہ معلوم کیا اتفاق ہے اگر مجھے موت آجاوے تو بال بچے کسی کی دست نگر نہ ہوں اور کچھ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب سے بیع نامہ ہوا ہے مطب کی آمدنی کم ہو گئی اس کی احقر کو پرواہ تو نہیں بلکہ یہ دعا مانگا کرتا ہے "اللّٰھم اکفنی کل ھم من حیث شئت ومن این شئت" صرف خیال یہ ہے کیا اس میں کوئی گناہ اور مفسدہ تو نہیں جس کا یہ اثر ہو۔

تحقیق: الحمد للہ اس میں نہ کوئی مفسدہ ہے نہ گناہ ہے یہ سب آثار حب مال کے تو ہیں مگر یہ حب طبعی ہے جو کہ مذموم نہیں نہ کہ حب اعتقادی یا عقلی جو کہ مذموم ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح فارس و مشاہدہ غنائم کے وقت یہی دعا کی تھی کہ اے اللہ آپ کا ارشاد ہے: "زین للناس حب الشھوات الایہ (جعل المزین ھو اللہ تعالیٰ وھو احد وجوہ الایۃ) جب آپ نے یہ حب پیدا کی ہے تو فطری ہوئی اس لیے ہم اس کے ازالہ کی درخواست نہیں کرتے کہ جلیات نہیں بدلہ کرتے۔ البتہ اس کی درخواست کرتے ہیں کہ اس حب کو اپنی حب میں معین فرما کر یہ اسباب طاعت میں سے ہو جائے اور موانع طاعت کے لیے (جیسے ناداری کی پریشانی وغیرہ) یہ سد باب ہو جاوے کہ جبلیات ان کے مضرت ہونا یہی ان کی تعدیل اور یہی مامور بہ ہے (اس میں اپنے ضعف اور حکمت تخلیق مال کی طرف بھی اشارہ

آیت میں: "قل ان کان آباؤکم وابناء کم الیٰ قولہٖ تعالیٰ احب الیکم من اللّٰہ ورسولہٖ (علق الوعید بالاحبیۃ لا بالحب)" البتہ اس حب طبعی کے آثار بعض اوقات منجر ہوجاتے ہیں بعض غوائل کی طرف سو اس کا وہی تدارک ہے جو آپ نے کرلیا۔ فھنیئاً لکم العلم والعمل واللّٰہ اعلم۔

عمل کا مقصود ہونا

حال: کوئی محمود کیفیت راسخ نہیں؟

تحقیق: رسوخ کی طرف التفات نہ فرمایا جاوے رسوخ سے مقصود عمل ہے عمل سے رسوخ مقصود نہیں، اگر عمل بلا رسوخ ہوتا رہے مقصود حاصل ہے۔ (النور ص ۱۶۳)

وساوس کا علاج اور دعاء کی حقیقت

روزگار کی قلت کا اثر جیسا عام دنیا پر ہے ویسا ہی یا اس سے کسی قدر زائد مجھ پر بھی ہے خیال طبیعت میں یہ آتا ہے کہ دنیا کی راحت مال سے ہے مال کی طلب جائز یا ناجائز طریقہ سے جیسے ہوسکے کرنی چاہیے وظائف میں وقت دینے سے اور اس پر صبر کرنے سے دنیا کی راحت و آسانی ہرگز حاصل نہ ہوگی اس کے علاوہ ہفوات و واہیات خیالات گزرتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ مجھ سے گناہ ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں یہ ان کی سزا ہے پھر شیطان یہ جواب دیتا ہے اور دنیا بھی تو گناہ کرتی ہے ان کی حالت ایسی کیوں نہیں اس کا جواب مجھے نہیں آتا؟

للہ میری اس حالت زار پر رحم فرما کر دعا بھی فرماویں اور کوئی تجویز جو میرے لیے مناسب ہو تحریر فرماویں اگر توسیع روزگار کے لیے کوئی وظیفہ مناسب حال خاکسار تجویز فرماویں تو عنایت ہوگی؟

جواب: علاج کلی اور مفید تو یہی ہے کہ ان وساوس کو اعتقاداً برا سمجھا جاوے اور ان کے مقتضا پر عمل نہ کیا جاوے یہ از خود دفع ہوجائیں گے اور اگر دفع بھی نہ ہوں تو کچھ مضر نہیں بلکہ یہ ایک گونا مجاہدہ ہے جس سے عمل کا اجر بڑھتا ہے لیکن اگر ان وساوس کی وجہ فساد ہی معلوم کرنے کا شوق ہو تو مجملاً اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ مقصود اعمال صالحہ سے راحت دنیا نہیں ہے بلکہ راحت آخرت ہے اور اس کا مدار جو فضل و رحمت ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ اعمال کو

دخل نہیں بلکہ معنی یہ ہیں کہ ملے گا تو عمل ہی سے لیکن جتنا ملے گا اتنا اثر اعمال میں نہیں وہ فضل ورحمت کا اثر ہے لیکن جو عمل ہی نہ کرے گا وہ قانوناً اس فضل ورحمت سے بھی محروم رہے گا باقی طبیعت کا لگنا یہ شرط قبول نہیں ہے اگر دوا پینے میں طبیعت نہ لگے تب بھی اس کی خاصیت یعنی صحت مرتب ہوگی۔ رہی دعا وہ ضرور قبول ہوتی ہے مگر اس کے قبول ہونے کی وہ حقیقت ہے جو مریض کی اس درخواست کی منظوری کی حقیقت ہے کہ کسی طبیب سے درخواست کرے کہ میرا علاج مسہل سے کر دیجئے اور وہ فوراً علاج شروع کر دے مگر مسہل اس کی حالت کے مناسب نہ تھا اس لیے دوسرے طریق سے علاج شروع کر دیا' اس کو کوئی یوں نہیں کہہ سکتا کہ طبیب نے جب مسہل نہیں دیا تو مریض کی درخواست کو منظور نہیں کیا' اسی طرح اصل مطلوب دعا سے حق تعالیٰ کی توجہ خاص ہے اور عبد نے جو طریق معین اختیار کیا ہے یہ بھی مقصود نہیں بلکہ مقصود کا محض ایک طریق ہے جیسے اس مقصود کے اور بھی طرق ہیں لہٰذا وہ جس طریق سے توجہ خاص فرماویں وہ اجابت دعا ہی ہے خواہ وہ عبد کا مجوزہ طریق ہو یا حق تعالیٰ کا مجوزہ طریق ہو یہ تو طاعات وحاجات میں کلام ہے باقی معاصی کا ارتکاب جو موصل الی النار ہو وہ ایسا ہے جیسے مریض کو بدپرہیزی سے لذت ملتی ہے اور اس سے صبر کرنے میں لذت فوت ہوتی ہے لیکن جو شخص جانتا ہے کہ لذت مقصود نہیں صحت مطلوب ہے وہ صبر کرے گا اسی طرح جس شخص کو نجات آخرت مقصود ہے وہ راحت دنیا کو مقصود نہ سمجھے گا' رہی سزا گناہ کی کسی کو یہاں ملتی ہے کسی کو وہاں اور جو تجویز مناسب بلکہ واجب بھی ہے کہ طاعات میں حتی الامکان مشغول ہوں معاصی سے مجتنب رہیں اور مقصود صرف رضائے حق کو سمجھیں خواہ اس کا ظہور یہاں ہو یا وہاں ہو اور ایسی حالت میں روزگار کا وظیفہ پڑھنا وساوس میں اضافہ کرنا ہے۔ (النور ص ۶۳۲)

جز دوم ختم شد